LIBRARY
Muhammad Iqbal Mujaddidi
LAHORE. 3088

بعون صناع مکین و مکان خلاق زمین و زمان

کہ حسب فرمایش عالیجناب بابو رامدین سنگھ صاحب عم نامدار عالیجناب
راجہ اودہیش سنگہ صاحب تعلقدار رام پور و کالا کانکر دام اقبالہ

نسخہ



# تاریخ کرہ ناپکیتور

من تالیف لطیف جناب منشی عبداللہ خانصاحب علوی متخلص
بہ قیس رئیس قصبۂ مانکپور ضلع پرتابگڈہ

سنہ ۱۹۱۶ء

دفعہ اول ۴۰۰ جلد

دفعہ اول ۴۰۰ جلد

قیصر ہند پریس الہ آباد باہتمام محمد فصیح اللہ مینجر طبع شد

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

# پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
## پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

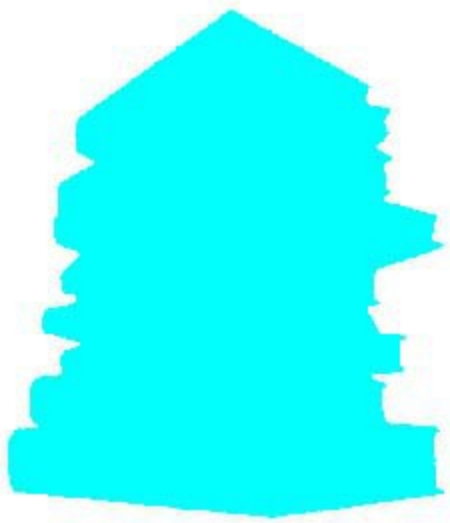

Marfat.com

# مختصر فہرست مضامین کتاب تاریخ گڑھ مانکپور


| نمبر صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۱ | دیباچہ۔ |
| ۲ | شکریہ ناظرین۔ |
| ۳ | پہلا حصہ جغرافیہ (گڑھ مانکپور) |
| ۴ | نمونہ خشت ہائے کہنہ۔ |
| | **(باب اول متعلق قصبہ گڑھ)** |
| ۵ | وجہ تسمیہ آبادی گڑھ۔ |
| ۷ | ترجمہ عبارت سنسکرت سنگ پارینہ قصبہ گڑھ |
| ۸ | حدود اور رقبہ آبادی قصبہ گڑھ مع دیگر حالات۔ |
| | **(مشہور عمارات و معابد و مقابر)** |
| ۱۹ | اقوام موجودہ قصبہ گڑھ مع دیگر حالات۔ |
| | **باب دوم متعلق قصبہ مانکپور** |
| ۲۱ | حدود قصبہ مانکپور معہ دیگر حالات |
| ۲۲ | وجہ تسمیہ آبادی قصبہ مانکپور |
| ״ | عمارات و معابد و مقابر مشہورہ قصبہ مانکپور |
| ۳۶ | نقل فرمان شہاب الدین آباد |
| ۳۸ | اقوام موجودہ قصبہ مانکپور مع دیگر حالات |
| | **(دوسرا حصہ تواریخ)** |
| ۴۳ | ہندوستان کے اصلی باشندہ اور دیگر مقامات سے حملے |
| ۴۳ | آریہ |

| نمبر صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۴۵ | نام و لقب اقوام اہیر و بہر |
| ۴۶ | اقوام بہر کا طرز معاشرت و پرستش و تعمیرات و حالات مجمل |
| ۴۸ | کنپوریہ راجگان |
| ۴۹ | رامایان ڈال و بان و قوم کالیستھ |
| ۵۰ | اقوام مورائی و کورمی |
| ۵۱ | اقوام پاسی اور صوبہ اودھ کے راجپوت |
| ۵۲ | قوم بیس |
| ۵۵ | کنپوریہ راجپوت اور حالات ترقی قوم اور علاقہ جات صوبہ اودھ |
| ۵۷ | عرب اور اسلام |
| ۵۸ | شجرہ قبایل عرب از آدم علیہ السلام |
| ۵۹ | شجرہ آل غالب |
| ۶۰ | شجرہ آل عبدالشمس |
| ۶۱ | شجرہ آل ہاشم |
| ۶۲ | شجرہ آل عباس |
| ۶۳ | شجرہ آل چنگیز خان مغل |
| ۶۴ | افغانستان کے اقوام |
| ۶۵ | فتح کابل |
| ۶۷ | حملہ اسلام ہندوستان پر |


Marfat.com

| نمبر صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۶۸ | واقعات سید سالار مسعود غازی |
| ۷۱ | مسلمانان عہد غازی میان |
| ۷۲ | نشان ہراول فوج غازی میان |
| ۷۳ | سلطنت اسلام ہندوستان مین اور مسلمانون کا منصب جاگیر |
| ۷۵ | اقوام پیشہ ور نو مسلم ہند |
| ۸۸ | مختصر فہرست فرمانروایان اسلام ہند ونام حکام متعینہ کڑہ مانک پور |
| | **باب اول متعلق قصبہ کڑہ** |
| ۹۸ | مختصر حالات قصبہ کڑہ |
| ۱۰۰ | گہروار راجپوت وسادات قطبی قصبہ کڑہ |
| ۱۰۵ | شجرہ سادات قصبہ کڑہ |
| ۱۰۶ | سادات اجہوا ورسولپور پرگنہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۰۷ | شجرہ سادات قطبی راجپور ضلع رائے بریلی |
| ۱۰۸ | شجرہ سادات قطبی موضع کورالی ضلع الہ آباد |
| ۱۰۹ | سادات قطبی قصبہ جائس نصیر آباد وڈلمؤ وتکیہ رائے بریلی |
| ۱۱۱ | سادات قطبی کورہ سادات ضلع فتحپور مع شجرہ |

| نمبر صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۱۱۴ | حالات خواجہ کرٹک مجذوب |
| ۱۱۸ | سادات اصفہانی قصبہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۲۱ | شجرہ سادات زیدی قصبہ کڑہ |
| ۱۲۲ | شجرہ سادات زیدی موضع بہیرہ سادات ضلع فتحپور |
| ۱۲۳ | سادات جعفری قصبہ کڑہ |
| ۱۲۴ | خاندان علوی قصبہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۲۶ | سادات رضوی قصبہ کڑہ ودارانگر |
| ۱۲۷ | خاندان شاہ اسمعیل فاروقی قصبہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۲۹ | سادات نجدی قصبہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۳۱ | شیوخ عثمانی قصبہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۳۲ | خاندان تکیہ گدا علی شاہ قصبہ کڑہ |
| ۱۳۴ | سادات بخاری قصبہ کڑا مع شجرہ |
| ۱۳۷ | خاندان مہنت قصبہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۳۸ | سادات موسوی مشہدی قصبہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۵۱ | شجرہ خاندان حسن الحسینی قصبہ کڑہ |
| ۱۵۲ | نسبنامہ خاندان حسن الحسینی قصبہ کڑہ |
| ۱۵۲ | فہرست شیوخ وسادات جنکی اولاد اب قصبہ کڑہ مین آباد نہین ہے |
| | **باب دوم متعلق قصبہ مانکپور** |
| ۱۵۳ | اقوام گہروار و بوندیلہ راجپوت |


Marfat.com

| نمبر صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۱۵۴ | گہروار - راجپوت اور حالات تاریخی قصبۂ مانک پور |
| ۱۵۸ | قوم بسین راجپوت معہ اصلیت قوم |
| ۱۶۰ | بنساوتی راے ہوم مل بسین |
| ۱۶۱ | ذکر قیام راے ہوم مل اور ترقی اولاد و ریاست |
| ۱۶۴ | فہرست علاقہ جات سندی اولاد راے ہوم مل |
| ۱۶۵ | تعلقداران رامپور اور فہرست دیہات آباد کردہ مع شجرہ |
| ۱۷۱ | تعلقداران ڈہنگوس اور فہرست دیہات آباد کردہ معہ شجرہ |
| ۱۷۵ | علاقہ ڈیرہ مع تعلقہ بہدری و شمس پور و چوراس و دہیانوان و فہرست دیہات آباد کردہ مع شجرہ |
| ۱۸۹ | قوم کایستہہ قصبۂ مانکپور مع شجرہ - |
| ۱۹۱ | عروج و تنزل اقوام شیوخ و امغانی مانک پور و حالات علاء الدین خلجی |
| ۱۹۹ | شیوخ غوری قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۰۳ | خاندان قاضیان بلندہ واقع قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۰۶ | سادات نقوی گردیزی قصبۂ مانکپور مع شجرہ |

| نمبر صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۲۲۵ | سادات موضع مصطفےٰ آباد پرگنہ چایل مع شجرہ |
| ۲۳۳ | سادات موضع اونچا گانؤن مع شجرہ |
| ۲۳۶ | سادات موضع رسولپور ضلع راے بریلی مع شجرہ |
| ۲۴۲ | سادات موضع محترم پور مع شجرہ |
| ۲۴۳ | سادات موضع بازید پور مع شجرہ |
| ۲۴۵ | سادات موضع مصطفےٰ آباد ضلع راے بریلی مع شجرہ |
| ۲۵۰ | خاندان حسامی پیرزادگان قصبۂ مانک پور مع شجرہ |
| ۲۵۷ | خاندان پیرزادگان پاٹی گلی قصبۂ مانک پور مع شجرہ |
| ۲۶۱ | خاندان پیرزادگان حسامی الکریمی قصبۂ سلون مع شجرہ |
| ۲۷۰ | خاندان شیوخ فاروقی فریدی قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۷۳ | خاندان حکیم حیدر علی فاروقی قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۷۶ | افغانان خٹک قصبۂ مانکپور |
| ۲۷۷ | خاندان علوی قصبۂ مانکپور مولف کتاب ہذا مع شجرہ |
| ۲۸۳ | خاندان نانہالی مولف کتاب ہذا واقع شہر نجیب آباد ضلع بجنور |
| ۲۸۷ | خاندان موسوی نانہالی زوجہ مؤلف کتاب ہذا |


Marfat.com

تذکرۃ المتقین در لغز مولوی سید محمد امیر حسن
مداری منصوری بنا شاہ افغان ابن کوتاب
در حالت بزرگان مانکپور بہشت دلبر ۱۳۱۵ھ
در دو جلد مشتمل ۱۴۱۰ ذکر کردہ است
از اقبال نوری
۲۸ ر ۸ ر ۱۹۶۹
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِدًا وَمُصَلِّیًا

نام نیکو رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

افسوس باشندگانِ لندن اور فرانس تو ہمارے وطن پر طبع آزمائی کرین اور ہم اپنے بزرگوار کے نامون سے بہی واقف نہین ہین سچ ہے کہ اگر مورخ کا قلم اپنی روانی سے صفحۂ عالم کو بوقلمون نکرتا تو آج مشاہیر عالم کے کارنامے ہمارے سامنے خیالی تصویرین ہوتین اونکی ہستیٔ جاوید پر گمنامی کا تاریک پردہ پڑا ہوتا اور دست بُرد زمانہ اُن جواہرات کو خاک مین چہپائے رکھتا۔

بس نامور بزیر زمین دفن کردہ ایم
کہ از ہستی اش بروے زمین یک نشان نماند

اِس لئے مؤلف نے آیندہ نسلون کے واسطے حالات تواریخی قصبہ جات کڑا و مانکپور قلمبند کرنا مناسب سمجہا کیون کہ زمانِ سابق مین قصبہ جات مذکور داخل قلمرو بلاد ہند اور بہت سی قومونکا عروج و تنزّل ہو چکا تھا اور کسیوقت مین یہہ مقامات اہل ہنود و اسلام کی حکومت کے مرکز تھے۔ پس مؤلف نے کوشش کے ساتہہ جہانتک ہو سکا واقعات گذشتہ اور موجودہ قلمبند کرکے اس مختصر تحریر کا نام تاریخ کڑا مانکپور رکہا اگرچہ ان حالات کے لکہنے مین راقم کو وقفیت یہہ واقع ہوئی کہ اہل ہنود کے یہان سیوائے نام کسی واقعہ کا صحیح پتہ



Marfat.com

نہین چلتا اور مسلمانونکی کتب تواریخ اور روزنامچہ سلاطین مین یکجائی نام کڑہ مانکپور بلا واؤ عطف تحریر ہے اور اسوقت دفاتر سرکاری مین قصبۂ کڑا کا نام اور سواد خط لکہا جاتا ہے لیکن قصبۂ مانکپور کا نام تبدیل ہو گیا ہے صرف نام پرگنہ مانکپور کے نام سے لکہا جاتا ہے ایسی صورت مین تحریرات سابق کا صحیح فیصلہ کرنا دشوار ہوا البتہ صحت اسکی بیانات قوم اور ملفوظ بزرگان اور اسناد شاہی سے ممکن تھی لیکن وہ بھی صاف طور سے دستیاب نہین ہوتے زبانی بیانات تعلّی کے ساتھ ہین ہر شخص اقوام پارینہ کا بیان ہے کہ ہمارے مورث بوسیلہ جہاد تشریف لائے اور فلان راجہ جو یہان کا حاکم تھا اوسکو قلع قمع کر کے مسند نشین ریاست ہوئے اور ظاہر ہے کہ روایت کے ساتھہ درایت کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ زبانی روایت زمان دراز کی غیر وقعت خیال کیجاتی ہے اور جہان روایات زبانی اور تحریری بلا وجوہ عقلی قابل تسکین نہون وہان ثبوت مادی اولی سمجہا جاتا ہے اسلئے مؤلف نے کتب تواریخ و اسناد شاہی و کاغذات خانگی اور خطاب و عہدہ و علاقہ دہات و ساخت عمارت و طرز معاشرت اور دستورات قوم سے نتیجۂ تواریخ منتخب کر کے تاریخ کڑا مانکپور مرتب و تالیف کی ہے اور اس کتاب کے دو حصہ اور چار ابواب کر کے حصہ اوّل متعلقہ جغرافیہ اور دوسرے حصہ مین تواریخی حالات اور سوانح عمری و شجرۂ خاندان درج کئے گئے ہین۔ ناظرین سے امید انصاف ہے۔

ملتمس

عبداللہ علوی قیس مانکپوری۔ مؤلف۔ کتاب۔

## شکریہ

الحمد للہ کہ یہ نسخہ تاریخ بزبان حکومت رعایا پرور عدل گستر عالیشان والا دودمان عالیجناب معلّی القاب جناب مولوی سید محمد ہادی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع پرتابگڈہ دام اقبالہ بعد ملاحظہ سرسری طبع ہوئی اور مین تہ دل سے اون حضرات عالیشان کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے قبل طبع کتاب نظر عمیق سے اس نسخہ کا مطالعہ فرمایا۔ لہذا چند صاحبان ذیشان کا نام نامی و اسم گرامی ظاہر کرتا ہون۔

(فہرست اسماء)

Marfat.com

| اسم شریف | مضمون |
|---|---|
| (۱) عالیجناب مسٹر ہوپ سیمپسن صاحب بہادر رجسٹرار کواپریٹو سوسایٹی ممالک متحدہ آگرہ و اودھ | اِنہون نے کتاب کو پسند فرمایا اور جناب مسٹر برن صاحب بہادر کو اس کتاب کی تعریف تحریر فرمائی۔ |
| (۲) عالیجناب آنریبل راجہ رام پال سنگہ صاحب بہادر مرحوم رئیس کالاکانکر۔ | کتاب کی بعد ملاحظہ تقریظ تحریر فرمائی۔ |
| (۳) عالیجناب خان بہادر مولوی فریدالدین احمد صاحب پنشنر سب جج و رئیس قصبۂ کڑا۔ | اِنہون نے کتاب کا ملاحظہ فرما کر پسند کیا۔ |
| (۴) عالیجناب ایم۔ اے۔ بابو مدن گوپال صاحب پروفیسر کالج۔ | اِنہون نے بعد ملاحظہ کتاب اپنی تقریظ تحریر فرمائی۔ |
| (۵) عالیجناب منشی جالپا پرشاد صاحب اڈیٹر اودہ اخبار و رئیس قصبۂ مانکپور۔ | اِنہون کتاب ہذا کی تالیف مین امداد فرمائی۔ |
| (۶) عالیجناب مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب سجادہ نشین سلون۔ | اِنہون نے بعد ملاحظہ تاریخ ختم کتاب تحریر فرمائی۔ |

## پہلا حصّہ جغرافیہ

### (کڑہ مانک پور)

یہہ دو بستیان دریائے گنگا کے دونون کنارون پر جانب [illegible] قصبہ کڑا ضلع الہ آباد اور جانب شمال قصبۂ مانکپور ضلع پرتاب گڈہ مین واقع ہین اور مابین دونون قصبون کے پہلے دریائے گنگ حد مفاصل تھا اب یکے بادیگرے ۵ میل کا فاصلہ ہو گیا ہے [illegible] آبادی موجودہ یکسان اور ایک وقت کی معلوم ہوتی ہے مکانات اور [illegible] معابد پختہ بکثرت ہین پورانی اینٹون سے جدید عمارات تعمیر ہوتی ہین اور خشت ہائے کہنہ کی کثرت سے مکانات خام مین بھی اینٹین کھچڑی ہین الخصوص مقابر پختہ اس کثرت سے ہین کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین بمقدار آبادی یہہ کثرت نہین ہے اور اب اِن قصبہ جات کی آبادی

Marfat.com

برائے نام ہے لیکن آئین اکبری مین یہہ قصّے داخل فہرست بلاد ہند ہین اور تاریخ فرشتہ اور اسکے پہلے کی کتب ہائے تاریخ اور تحریرات مین ولایت کٹہ مانکپور لکھا ہوا ہے اور حقیقت مین زبان اہل ہنود یہہ مقامات راجدہانی کے تہے اور حکومت افاغنہ مین مانکپور۔ دہلی کو چک لکھا جاتا تہا اور مثل بلاد دہلی وقنوج مردم خیز مقامات تھے یہان کے باشندے دور دراز ملکون مین پائے جاتے ہین کہ بوجہ انقلاب حکومت جلاوطن ہوکر چلے گئے ہین۔

## نمونہ ہائے خشت کہنہ

خشت نمبر (۱) چار انگشت موٹی اور ایک ہاتہہ عرض مربع۔

ایضاً نمبر (۲) ایک بالشت موٹی اور اسیقدر چوڑی اور ڈیڑہ بالشت لمبی۔

ایضاً نمبر (۳) چار انگشت موٹی اور ایک بالشت عرض مربع۔

خشت ہائے نمبر الغایت نمبر ۳ عہد حکومت اقوام بہر کی شمار کیجاتی ہین خشت پزی کے اوسوقت جو کچہہ طریق ہون لیکن باوجود دراز قامت ہونے کے نہایت پختہ اور عمدہ ہین۔

خشت (نمبر ۴) دس انگشت عرض مربع وارتفاع یہہ حکومت راجہ پرتھی راج عرف پتہورا کی معروف ہے لیکن کم پائی جاتی ہے۔

ایضاً (نمبر ۵) ایک بالشت طول اور چہہ انگشت عرض اور دو انگشت موٹی کہ جسکو آٹھہ بریہ کہتے ہین عہد راجگان قنوج کی ہین اور انکا ابتک رواج دیہات قصبہ جات مین موجود ہے اور انکے خشت پزی کے طور ایسے ہین کہ خشت ہائے خام چنکر لکڑیان اوسپر نبار کرکے اور مٹی سے سر بمہر کرکے آگ لگا دیجاتی ہے جسمین اکثر اوقات اینٹین خام رہجاتی ہین اور کہنڈ ہوجاتے ہین کیونکہ بذریعہ دود کش دہوان یا زیادہ آنچ خارج نہین کیجاتی۔

خشت (نمبر ۶) دس انگشت طول اور چہہ انگشت عرض اور دو انگشت موٹی } حکومت

ایضاً (نمبر ۷) گیارہ انگشت طول اور چہہ انگشت عرض اور ڈیڑہ انگشت موٹی۔ } افاغنہ

شروع حکومت اسلام مین اسکا رواج ہوا بلند مقامات جسکو پزاوہ کہتے ہین اور جو ان قصبہ جات مین موجود ہین اور بیرون آبادی خشت پزی کیلئے ایسے مقامات قرار دیئے جاتے تہے اور بذریعہ کوڑے اور کساقت گہاس وغیرہ کے کہ جسکی آنچ معتدل ہوتی تہی اینٹین

Marfat.com

پکائی جاتی ہین جو نہایت پختہ اور مضبوط ہین انہین اینٹونکی عمر تین ایکہزار سال کی مان لیگئی ہین۔
خشت (نمبر۸) سات انگشت طول پانچ انگشت عرض اور سوا انگشت موٹی جسکو لکھوری کہتے ہین اور یہہ حکومت مغلیہ کی ہین اور قصبئہ کڑا مین پائی جاتی ہین اور قصبئہ مانکپور مین نہین ہین مگر خشت ہائے نمبر ۶ و ۷ مانکپور مین زیادہ ہین۔ اور زمان فرخ سیر سے خشت پزی ان قصبہ جات مین نہین ہوتی آبادی کی تعمیرات کا زوال اسیوقت سے خیال کرنا چاہیئے۔ حدود قصبہ کا اندازہ اور عروج و تنزل کا زمانہ خشت ہائے کہنہ اور نشانات نا پراوہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

انگریزی اینٹین جسکو گوما کہتے ہین ابتک ان قصبہ جات مین نہین تہین لیکن ۱۹۰۸ء سے قصبئہ کڑہ مین بیرونجات سے آنے لگین اور تعمیر شروع ہوگئی۔ اور قصبئہ مانکپور مین اس قسم کی خشت پزی شروع ہوگئی ہے

# باب اوّل متعلق قصبئہ کڑہ

(وجہ تسمیہ آبادی)

اہل ہنود روایت کرتے ہین کہ درگاہ[۵۱] دیوی جسکو اب سیتلا دیوی کہتے ہین اس دیوی نے دواپر جگ مین وارد ہوکر سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ رکھہ دیا تہا زبان سنسکرت مین ہاتہہ کو کر کہتے ہین لہذا برعایت لفظ کر اس مقام کا نام کڑہ معروف ہوگیا۔ دوسری روایت ایک راجہ کے ہاتہہ شل ہونیکی ہے یعنی راجہ نے ہاتہہ کو ایک پتہر سے جو سرزمین کڑہ مین حضرت آدم کیوقت سے رکہا ہوا تہا مس کیا تہا اور اچہا ہوگیا تہا اوسوقت کر آیا بمجاورہ ہاتہہ صحت یافتہ کہا گیا اور کثرت استعمال سے کرآیا کا لفظ کڑہ معروف ہوگیا۔

سرزمین کڑہ ایک پارینہ مقام ہے لیکن مبالغہ پسند طبیعتون نے اسکی قدامت ہونے مین افسانہائے گوناگون نقل کئے ہین حالانکہ کسی بزرگ کی یادگار بنانے سے زمانہ تعمیر عمارت اوس بزرگ کی زمان موجودگی سے شمار نہین کیا جاتا کیونکہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات[۵۲]

---

[۵۱] دیکھو مندرجہ سیتلا دیوی صفحہ ۱۱ (جغرافیہ کتاب ہذا)۔

[۵۲] دیکھو موضع بہرام پور ضلع فتحپور اور مواضعات املہن تحصیل بارہ و انباری تحصیل چایل ضلع الہ آباد و محلہ الوپ شنکری واقع شہر الہ آباد۔



Marfat.com

مین اہل یوہی کے استہان و مندر تعمیر ہوئے ہین لیکن میلے سب مقامات مین ایک ہی تاریخ پر ہوتے ہین
اہل اسلام جو سات آٹھہ سو برس سے اِس قصبے مین آباد ہوئے ہین وہ بھی ایسی خوش کن
حکایات کے شامل کرنیمین قیل وقال کرتے ہین۔ نقل ہے کہ بزمان حضرت سلیمان پیغمبر ایک دیو
گرفتار ہوکر خدمتمین پیغمبر صاحب کے جارہا تہا اور جب وہ سرزمین کڑہ مین پہونچا تو اوس نے
اس مقام کو دیکھکر بیان کیا کہ کئی ہزار سال گذرے جب مین اول مرتبہ یہان آیا تہا تو عمارت
یہان کی سونے کی تہیں و بعد عرصہ بعید جب دوبارہ میرا گذر ہوا تو چاندی کے مکانات مشاہدہ
کئے اور تیسری مرتبہ ویرانہ دیکہا اور چوتھی مرتبہ اب خشت اور پتہر کے مکانات دیکہتا ہون
واقعی یہ حکایات عبرت الناظرین تو ضرور ہے لیکن یہہ قیاس کہ آبادی موجودہ وہی ہے
جو پہلے سونے چاندی کی تہی اور جسکو آفتاب کی تمازت نے پگہلا کر دریاے گنگا مین بہا دیا ہے اب
اینٹ اور گارے کی عمارات رہ گئین ہین۔ ایسا ہے جیساکہ اہل ہنود موجودہ شہر اجودہیا
کی نسبت بیان کرتے ہین اور اس شہر مین بہی اہل اسلام کی قدامت بیان کرنیکے لئے مقبرہ
شیث بن حضرت آدمؑ موجود ہے جسکی تعمیر کا زمانہ تقریباً چار سو سال کا ہوا ہے غرض قصبۂ
کڑہ کا بانی کوئی شخص خاص معلوم نہین ہوتا ہے اہل ہنود کے معتبر مقولات اور اشعار زبان سنسکرت
سے اور یہہ اشعار ایک پتہر پر کندہ ہین اور وہ پتہر منجملہ سنگہاے پارینہ ہند عجائب خانہ کلکتہ مین رکہا
ہوا ہے اور جسکی نقل بعینہٖ ترجمہ درج کتاب ہذا کیجاتی ہے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی موجودہ
اکبرپور کے ملحق دریاے گنگا مین ایک کنڈہ ہے جسکو اہل ہنود جہانوی کندہ کہتے ہین اور اس کنڈہ
مغربی حصۂ دریا کو بہاگیرتہی گنگا اور مشرقی کو جہانوی گنگا کہتے ہین اور منقول ہے کہ بہاگیرتہی
گنگاجی کو سری مہادیوجی کی جٹا سے لیکر جب روانہ ہوے تو اثناے راہ مین بمقام سرزمین کڑہ
جہان اب اکبرپور آباد ہے۔ جہانو منی نے بزور کرامات چہین لیا اور پی گیا اور جب بہاگیرتہی راجہ
نے بہت دلون خوشامد اور منت کی تو اپنی ران کو چیر کر گنگا کو بہا دیا اسوقت سے جہانوی کنڈہ گنگا
کنارہ پر ستش گاہ اہل ہنود ہوگیا اور رشی و منی عبادت و ریاضت کی غرض سے یہان رہنے لگے اور رفتہ
رفتہ ایک گانون آباد ہوگیا۔ اور مضامین اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین کڑہ مین کرکوٹک نام

۱؎ دیکہو خلاصہ ایشیاٹک سوسائٹی حصہ پنجم صفحہ ۳۱۷۔ اور پراچین لیکہامن مالا حصہ اول۔

Marfat.com

ناگ دیوتا یہان رہتا تہا لہذا یہہ مقام عبادت و ریاست کے لئے متبرک قرار دیا گیا اسلئے اس مقام پر آبادی ہو گئی سمبت ۱۰۹۳ بکرمی تک ایک گاؤن کی حیثیت پر تہا اور کرکوٹک ناگ دیوتا کے نام سے کڑہ معروف ہوا ہے اگرچہ بہت پورانا اور قدیم مقام کڑہ ہے لیکن آبادی اسکی مثل شہر یا قصبہ کے پہلے نہین تہی کیونکہ بترکیب ہندی کڑہ مانکپور پکارا جانا اسکی صاف دلیل ہے یعنی آبادی مشہور کے ساتہہ غیر معروف آبادی لگائی جاتی ہے جیسے فتحپور ہسوہ اور غازیپور زمانیہ وغیرہ وغیرہ۔

| نقل عبارت پتھر | ترجمہ |
|---|---|
| श्री सम्बत १०९३ अषाढ सु १ अद्य श्रीम धुकरमहाराज धि राज श्री जस्य पाल को जान्हवो कूलेकड़ा आमे महामाय जीव समधि साह जी अत्व वे ते ज स्वी मि ध्वर विक्रम शा अन्वे राम प्रसाद वित्तमान नरपा लित अत्र संनाः १ | سمبت ۱۰۹۳ بکرمی اساڈہ سودی یکم آج سری مدہوکر مہاراج دہراج سری جس پال گنگاجی کے کنارے جسکو جہانوی گہاٹ کہتے ہین کڑہ نام ایک گاؤن ہے جہان مہانام جیو سمادہ ساہ جی جس پال اور مدہور بکرم ساہ انکے بعد رام پرشاد راجہ گذرا ہے |
| **अश्लोक** | **اشعار** |
| कर्कोटिकस्य तागस्य धनि स्थानस्य लीहर-ना प्रण स्य राज अर्षे कीर्ततं कलिना शनम १ सम्वित पूर्जः लयो ग्रमो नवार्ण च नवखिलः॥ चतुर्दस्युगस्य जाजानं मु क्रिस्थानं भवतले २॥ शालि ग्रामो महाजीगी संम्भ ले ह | یہہ کرکوٹک ناگ دیوتا کے رہنے کی جگہہ ہے اس دیوتا کی برکت سے نجات ملتی ہے یہہ گاؤن نیا آباد ہوا ہے یہہ استان بہت پورانا ہے۔ سال گاؤن جوگیون کا استہان اور سنبل مین مہادیوجی کا مندر ہے۔ اجودہیا مین نند گاؤن نجات دہندہ ہے رنڈکا۔ کڑہ۔ کاشی۔ کالی کلکتہ۔ بٹیشر۔ کالنجر۔ مہاکال نجات دہندہ مقامات ہین |

Marfat.com

रमंदिरे नंग्न्दि ग्रामः काश
लप्य मुक्रिदः ३ रेणुकः सु
करे काशी काली काल वोटे
खरः कालिंजरो महाकाल ओ
खिलः नवमुक्रिदः ॥

## حدود اور رقبہ آبادی قصبہ کڑہ مع دیگر حالات

حد شرقی سیاہ و جہانگیر آباد حد غربی موضع کمال پور شمالی دریائے گنگ حد جنوبی دارانگر گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۶۵ء مین رقبہ آبادی ما ۷ ایکڑ ۲ روڈ ۲۷ پول اور ۱۷ محلہ اور مردم شماری از روے ۱۸۸۱ء (۵۰۸۰) حسب ذیل لکھی ہے۔

| ہندو | | | مسلمان | | | میزان کل | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مرد | عورت | میزان | مرد | عورت | میزان | مرد | عورت | میزان |
| ۱۰۱۰ | ۱۰۴۴ | ۲۰۵۴ | ۱۵۰۶ | ۱۵۲۰ | ۳۰۲۶ | ۲۵۲۶ | ۲۵۶۴ | ۵۰۸۰ |

اس قصبہ پر ہوس ٹکس ۱۸۸۱ء مین قایم ہوا تہا اسوقت ایکہزار دس مکانات تھے لیکن تجارت اور آبادی مین جب کمی واقع ہوئی تو ۱۹۰۹ء مین ہوس ٹکس موقوف ہوگیا سڑک شاہی اور مسافرونکی سرائے منہدم ہوگئی صرف ایک سڑک پختہ قصبہ سے باہر روانگی کیواسطے جو کٹری گہاٹ سے تحصیل سراتہو کو جاتی ہے موجود ہے اور یہہ قصبہ شہر الہ آباد سے ۱۴ میل جانب گوشہ غرب و شمال دریائے گنگ پر واقع ہے۔

## مشہور عمارات و معابد و مقابر پارینہ

**قلعہ لب گنگ**۔ گوشہ مشرق و شمال آبادی موجودہ سے دریائے گنگا کے کنارے ایک قلعہ ہے اور اس قلعہ کی ساخت مثل باون کوٹ اقوام بہر کے سورج بیدی ہے اور آبادی کے بعد کا تعمیر شدہ ہے کیونکہ قلعہ کی مٹی مین کویلہ اور کنکریونکی آمیزش ہے اور رقبہ بھی قریب

Marfat.com

اٹہارہ بیگہ کے ہے جسپر اسوقت زراعت ہوتی ہے اور قلعہ کے تین طرف خندق ہے جو خاک اور مٹی سے پٹ گئی ہے زیر قلعہ دریائے گنگا روان ہے بالائے قلعہ چند عمارات ہین جو مختلف اوقات مین تعمیر ہوئی ہین ایک اور مینار پیمایش کا ہے جو مہتمم بندوبست نے تعمیر کرایا ہے زمانۂ تعمیر قریب سمبت ۱۰۹۳ بکرمی کے ہے۔

**قلعہ اچل گڈھ** ۔ مرزعہ سیاہ مین قریب گوشۂ دریائے گنگا واقع ہے سمبت ۱۸۲۰ بکرمی مین اچل گر گوسائین نے جو عامل مرہٹہ کا گورو تھا زمان حکومت مرہٹہو نمین تعمیر کرایا ہے اور اسوقت ایک مٹی کا ٹیلہ ہے۔

**تکیہ گدا علیشاہ** ۔ مرزہ سیاہ مین واقع ہے باقی حالات لاحصّہ تواریخ مین مذکور ہونگے

**درگاہ ملک سلطان شرقی** ۔ مرزعہ سیاہ مین واقع ہے سال تاریخ وفات مصرعہ ہشت صد ہشتاد ہجری شد شمام ✤ یہ زمانہ ضرور سلاطین شرقیہ جونپور کا ہے۔

**کالا منڈف** ۔ بازار گھاٹ مین تعمیر کردہ کرشنا پنڈت عامل مرہٹہ مقام کڑہ کا ہے اسکے دروازہ پر سرکار عالی مصاف دارالسلطنت صوبۂ الہ آباد غرّہ ذیقعدہ ۴۷ سنہ جلوس والا عالمگیر ۱۱۱۴ھ کتبہ تحریر ہے۔

**روضۂ قتلغ خان** ۔ موضع سیاہ سرحد کڑہ پر واقع ہے یہ ایک خوشنما عمارت ہے جسکے چار گوشو نپر چار برج اور روضہ پر گنبد کلان ہے قتلغ خان فرزند اکبر سلطان بلبن کا ہے بوقت معاودت ملک بنگالہ کڑہ مین وفات پائی بوجہ ہونے حرمت کے روضہ شکست ہوتا جاتا ہے۔

**روضۂ شیخ سلطان** ۔ محلہ کاغذیان مین واقع ہے اشعار تاریخی درج ذیل ہین۔

| | |
|---|---|
| شیخ سلطان بن حسن با فضل وجود | رفت در شوال فی الدار الخلود |
| یکہزار و شصت و یک بود از سنین | بست و دوم از رہ تاریخ بود |
| کرد پدرش روضۂ او را بنا | در مہ رمضان چو جنت رُخ نمود |

**روضۂ شاہ خوب اللہ** ۔ یہ روضہ لب گنگ گجراتی گھاٹ پر واقع ہے اور اس روضہ کے چارون طرف دیوارون مین اشعار ذیل تحریر ہین۔



Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| اندرون روضہ | روضۂ خلد برین خلوتِ درویشان است | تا بہ خدمت درویشان است |
| دیوار مشرق پر | اللہ اللہ آن ولی خدا | مقتدائے امام پیر ہدا |
| دیوار مغرب پر | حبّذا کاخ کہ جائے کعبہ گر سازد مقام | پروردِ اُم القرا در بطن خویش چون چنین |
| دیوار جنوب پر | عنایت اللہ خاک درگاہش | مردم دین را نہاد ضیا |
| دیوار شمال پر | چو زسال وصال تاریخش ۴ | فضل رحمت بیافت رضوان جا |

**قبر سالار حاجی جمال** ۔ قلعہ لب گنگ کے گوشۂ شمال و مغرب مین ہے یہہ شہدائے مجاہدین لشکر سالار مسعود سے ہین اولاد انکی موضع دولت پور مین آباد ہے وصلت و مصاہرت موضع بری تحصیل کنڈہ سے ہے ۔

**قبر ملک احسان** ۔ عوام مین جو مشکل آسان مشہور ہین یہہ قبر درمیان بوار قلعہ لب گنگ جانب گوشۂ مغرب واقع ہے شہدائے مجاہدین سے ہین عُرس آپکا دسوین رمضان کو ہوتا ہے اولاد انکی محلہ دلال کڑہ مین ہے اور اقوام شیوخ معروف ہے وصلت و مصاہرت مثل اقوام پارینہ دیہات حوالی کڑہ سے ہے ۔

**آحاطہ و مقبرہ مولانا خواجگی** ۔ لب گنگ کبڑی کہاٹ پر واقع ہے یہہ ایک پُر فضا مقام ہے دروازہ اسکا گوشۂ شمال و مغرب کیطرف ہے اندرون احاطہ دو درخت نیب بطور شامیانہ فرار پر سایہ فگن ہین جدید تعمیر سید کبیر الدین احمدؒ نے بروز جمعہ شعبان المعظم ۱۳۰۳ھ سے شروع کر کے بروز جمعہ ماہ رجب ۱۳۱۴ھ مین ختم کی سال ولادت مولانا صاحب ۷۰۹ھ اور سال وفات ۷۶۹ھ ہے قطعہ سنگ فرار تصنیف کردہ مولانا صاحب ۔

| | |
|---|---|
| برائے خدائے عزیزان من | نویسید بر گور من این سخن |
| کہ چون خواجگی در تہ خاک شد | نیکو شد کہ خسکم جہان پاک شد |

**مندر کلیشر ناتھ مہادیو اور کوئی ٹانگہ** ۔ لب گنگ موضع جہانپور مین واقع ہے ۔ عرصہ ۱۰۰ برس کا ہوا کہ کلیشر ناتھ کے قریب یہہ کوٹی تعمیر ہوئی ایک فقیر نانگہ بطور گدی نشین یہان رہتا ہے اس کوئی مین اس فرقے کی سمادھ بھی ہے اور اردو در صاحب

Marfat.com

واسطے سدا برت بھی جاری ہے اور متفرق مقامات سے اسکے متعلق معافیات اراضیات بھی ہین۔

**چبوترہ چھترپال**۔ اس مقام پر ایک حوض پختہ جسکو کنڈہ کہتے ہین جین مذہب والونکا ہے جین مذہب والونکی جب مراد پوری ہوتی ہے تو اس کنڈہ کو گھی سے بھرتے ہین شاید پہلے اس مذہب کے لوگ یہان آباد تھے۔

**مندر سیتلا دیوی**۔ موضع جہانپور مین واقع ہے عرصہ سولہ برس کا ہوا کہ ستیل سیتاد کایستھ کہرے ساکن قصبہ کڑا نے اسکی تعمیر کی ہے اور اسوقت اندر دس سال کے بہت عمارات چندے سے اقوام شودر ہنود نے تعمیر کرائی ہین اور سلسلہ تعمیرات بھی جاری ہے اس مندر پر ہر سال ماہ اساڑہ اور چیت وساون کی اسٹمی کو میلہ ہوتا ہے لیکن ماہ اساڑہ کی اسٹمی کو بڑا میلہ ہوتا ہے دور دور سے سوداگری اسباب فروخت کیواسطے آتا ہے اہل ہنود کے بچون کا یہان مونڈن ہوتا ہے لوگ جھنڈیان اور جھولے بیش قیمت چڑھاتے اور بینی کے لاتے ہین اور گاتے بجاتے آکر مندر پر چڑھاتے ہین اس مندر کے پنڈے اقوام مالی ہندو اور مسلمان ولون ہین اور سیتلا دیوی کی اس مقام پر بہت نہایت ہونیکی وجہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ متہرا کا راجہ اوگرسین نام تہا اور اوسکا بیٹا راجہ کنس اور بیٹی مسماۃ دیوکی تھی جو بسدیو جی کو بیاہ گئی تہی اور نارد من برہمن نے راجہ کنس کو بہکا رکہا تہا کہ مسماۃ دیوکی کی اولاد تیرے قتل کا باعث ہوگی اس اندیشہ سے اوس نے اپنے باپ اوگرسین کو تخت سلطنت سے اوتار دیا تہا اور خود تخت نشین ہوکر مسماۃ دیوکی اور بسدیو جی کو نظر بند رکہا تہا اور جو اولاد دیوکی کے پیدا ہوتی تہی اوسکو قتل کرواڈالتا تہا چنانچہ آٹھوین اولاد مسماۃ دیوکی کے سری کرشن نہایت حسین بیٹا پیدا ہوا بسدیو جی بخوف قتل اپنے پارہ جگر کو لیکر دریائے جمنا اوتر کے اوس پار موضع گوکل مین گئے جہان نند اگوپ کی جورو مسماۃ یسودا کے اسوقت ایک لڑکی پیدا ہوئی تہی بسدیو جی نے آنکہہ بچا کے اپنے پارہ جگر کو اسکے پہلو مین لٹا دیا چونکہ رات کا وقت تہا کسی نے نہین دیکہا اور اوسکی لڑکی نوزائیدہ کو لیکر اور فوراً چڑہے دریا مین کود کے اس پار ہو آئے کہ راجہ کنس کو یہہ معلوم ہوا کہ دیوکی کے دختر پیدا ہوئی ہے طلب کر کے حسب معمول اوسکو قتل کرنا چاہا وہ ایک دیوی تہی غصہ ہو کر

Marfat.com

وہان سے اُوڑی اور سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ ٹیک دیا جب غصہ فرو ہوگیا تب یہان سے روانہ ہوکر کوہ بند ماچل قریب مرزاپور مین یہہ دیوی مقیم ہوئی یہان کے پہاڑ پر آٹھہ بھوجا کی مورت انکی موجود ہے اور بہت بڑا میلہ ہوتا ہے چونکہ سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ رکہا تہا اور ہندی زبان مین ہاتہہ کو کر کہتے ہین لہذا بر عایت لفظی کر کے اس مقام کا نام کڑہ معروف ہوگیا اور بسبب اسکے کہ کڑہ کے مقام پر غصہ دیوی کا فرو ہوگیا تہا اس لئے نام دیوی کا اس مقام پر سیتلا کہلایا اور کہتے ہین کہ جلہری یعنی حوض آب کے اندر ایک نشان پنجہ کا اب بہی موجود ہے۔

**روضۂ قطب عالم**۔ لب گنگ جانب گوشۂ شمال و مغرب ایک عمارت سنگین گنبد دار موجود ہے اور ایک سنگین مسجد بہی قطب عالم کی لب دریا بلند ٹیلہ پر حاذی روضہ موجود ہے لیکن یہ مسجد اب اندرون احاطہ کوٹھی خان بہادر مولوی فریدالدین احمد آگئی ہے اور روضہ بہی اندرون احاطۂ باغ آگیا ہے لیکن روضہ و مسجد کے قطعہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ تعمیر کردہ محمد علی ہے مگر یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ صاحب قبر کس خاندان سے تھے اور بانی عمارت محمد علی کون بزرگ تھے صرف قطعہ سال تاریخ سے اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ ۱۱۱۶ھ مین جو آخر عہد سلطنت عالمگیر بادشاہ ہے تعمیر روضہ ہوئی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱۱۱۶ھ) | محمد علی کرد بہر خدا<br>بتاریخ سالش چو ہاتف شنید | | بنا روضۂ قطب عالم بجا<br>ندائے بہ بیت العتیق نما |

**قبر سید احسن رضوی**۔ محلہ قطبی مین ہے اولاد انکی زمینداران موضع دارانگر مین

**روضۂ بندگی شاہ شہید**۔ محلہ قطبی مین ہے یہ بزرگ ۸۸۱ھ مین پیدا ہوئے اور ۹۱۱ھ مین وفات پائی اولاد آپکی شادات مشہدی قصبہ کڑہ مین موجود ہے۔

**درگاہ سالار حسن و روضہ بودھی شہید و روضہ منور شاہ** کے حالات راقم کو نہین معلوم ہوئے۔

**خانقاہ**۔ بنا کردہ حاجی الحرمین سید محمد راجی دامشمند ہے جو ۱۰۵۸ھ ہجری مین تعمیر ہوئی

**کوٹھی و مسجد جدید**۔ محلہ قضیانہ مین ہے جسکو خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد مشہدی نے بعد غدر ۱۸۵۷ء تعمیر کرایا ہے۔

Marfat.com

**پاٹی گلی و سنگین دالان** — پاٹی گلی کے نام سے محلہ معروف ہے لیکن پاٹی گلی اسوقت منہدم ہوگئی ہے دالان سنگین موجود ہے زمانہ تعمیر عہد شاہجہان بادشاہ ہے جسکو قریب تین سو برس کے گذرتا ہے اس دالان سنگین مین شہتیر چوبی درخت ششیشم کے ہین زمانۂ تعمیر کے نصب کردہ بیان کیجاتے ہین بانی اس عمارت کا کوئی شخص اولاد سید محمدؐ اصفہانی سے ہے اور ابتک یہ عمارت مقبوضہ خاندان ہے شان عمارت سے پایا جاتا ہے کہ کسی بزرگ کی خانقاہ ہے۔

**قلعہ رتہاس گڈھ** — اندرون آبادی قصبۂ کڑہ ایک مسمار شدہ قلعہ ہے جو بطور شہر پناہ تعمیر ہوا تھا اسوقت کچھ نشانات اوسکے قریب محلہ نخاس نمایان ہین۔

**امام باڑہ بازار** — سید احمد حسن قطبی کا یہ امام باڑہ تعمیر کردہ ہے سید احمد حسن چند قطعات املاکیت کا زمیندار تھا اسکے تین لڑکیان تھین بحین حیات حقیت و ملکیت جایداد اپنی مسماۃ نجم النسا بی بی زوجہ خود کو ہبہ کردی تھی اور مصارف امام باڑہ اور مجالس عشرۂ محرم آمدنی ملکیت غیر منقولہ سے حسب وصیت زبانی سید احمد حسن ہوتے تھے سید احمد حسن پہلے فوت ہوئے اور سنہ ۱۹۱۲ء مین اونکی زوجہ مسماۃ نجم النسا بی بی نے وفات پائی ہر سہ دختران نے کاغذات سرکاری مین بجائے مادر متوفیہ اپنا نام داخل ہونیکی استدعا کی سید حسین سکن قصبۂ مانکپور برادر متوفیہ معترض ہوا الغرض باعانت مولف کتاب ہذا امام باڑہ اور مکان مسکونہ اور ایک ربع حصہ ملکیت زمینداری واقع چک مجویان کہ جسکی آمدنی ایکسو روپیہ سالانہ کے قریب ہے واسطے مصارف امام باڑہ کے نذر حضرت امام حسینؑ ہوکر وقف کیا گیا اور کاغذات سرکاری مین لکھا گیا۔

**مسجد سنگین بازار** — اس مسجد کو قربان علی نے سنہ ۱۲ھ مین تعمیر کرایا ہے۔

| | |
|---|---|
| کرد قربان علی بنا مسجد<br>تا ہر آن کو در آید از در آن | اہتمام حسن علی شاہ خاص<br>گوید الحمد از برائے خلاص |

**اوجلی حویلی** — محلہ بازار مین واقع ہے عرصہ سو برس کا ہوا کہ شیخ امام بخش چکلہ دار شاہ اودھ نے تعمیر کرایا ہے۔



Marfat.com

استھل بابا ملوک اس محلہ بہگت مین ہے حالات مفصل حصہ تواریخ مین تحریر ہین
مسجد پیر بخش خیاط محلہ بہگت مین ہے ۱۰۵۶ھ سال تعمیر ہے قطعہ تاریخ

| | |
|---|---|
| صد شکر کہ این مسجدِ پُر نور کرامت | تعمیر پذیر رفت چو از روئے ہدایت |
| تاریخ بنایش سحر از غیب شنیدم | ادریس شدہ بانیٔ این کان عبادت |

**قبر سید محمد اصفہانی** ۔ مسجد سنگین محلہ بازار کے پہلو مین ہے یہ مورث سادات اصفہانی گڑھ ہین ۔

**مسجد الدوالی** ۔ سرائے قدیم منہدم شدہ کے پہلو اور سڑک پختہ کے جانب مشرق واقع ہے اس مسجد کو نگاہی مل ایک شخص اہل ہنود نے شاید تعمیر کیا تھا اور جب وہ منہدم ہوگئی تو ۱۹۰۸ء مین تعمیر جدید اسکی ایک عورت نے کی ہے جو سادات سبزواری کہلاتی ہے تاریخ

| | |
|---|---|
| مسجد اللہ والی در گڑہ | شد بہ اعمال نگاہی مل بنا |

**قبر شیخ کمال الدین** عرف مولانا کالو بالائے سڑک پختہ جانب پچھم ایک بلند ٹیلہ پر واقع ہے یہہ مرید و خلیفہ حضرت شاہ حسام الحق مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اولاد انکی موضع رکن پور پرگنہ گڑہ مین آباد ہے ۔

**قبر منوی بشیر علی شاعر** ۔ یہہ قبر بالائے سڑک پختہ قریب رخت املی ایک بلند ٹیلہ پر جہان بہت سے مقابر پختہ ہین واقع ہے بشیر علی زبان اُردو کے شاعر اور خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی کے شاگرد تھے آپکا آخری کلام یہہ تھا ۔

| | |
|---|---|
| اے رہروے سالک محمدؐ | افسوس یہ حسرت ورجا ہے |
| تربت پہ بشیر کے جو گذرے | تکبیر کی اوس سے التجا ہے |

**چار قاہ اچھو میان یا اولٹی مسجد** ۔ محلہ بہار دواری کے شمال مین ایک مسمار شدہ عمارت ہے ۔

Marfat.com

# فہرست گنگا گھاٹ حوالی گڑھ

سنہ ۱۹۱۲ء

| نمبر شمار | نام گھاٹ | نام تعمیر کنندہ گھاٹ | مدت بنیاد گھاٹ تا |
|---|---|---|---|
| ۱ | بازار گھاٹ | کرشنا پنڈت مریٹھا عامل گڑھ | ۱۹۰ سال |
| ۲ | گجراتی گھاٹ | گردھاری دوبے ساکن دارانگر | ۱۹۰ سال |
| ۳ | بندرابن گھاٹ | بندرابن برہمن | ۱۴۰ سال |
| ۴ | پرشاد گھاٹ | پرشاد برہمن | ۱۴۰ سال |
| ۵ | گھاٹ ہیم راج | ہیم راج چوبے ساکن کالینجر | ۱۴۰ سال |
| ۶ | گھاٹ اگروالہ | اگروالہ ساکن میٹھ | ۱۴۰ سال |
| ۷ | گھاٹ گلاب | گلاب ڈھیر ساکن سکرہٹا | ۹۰ سال |
| ۸ | گھاٹ منورتھہ | منورتھہ چھتری جے پور | ۱۴۶ سال |
| ۹ | گھاٹ شیوبخش | شیوبخش بقال ساکن سوپرگنہ کماسن | ۱۹۰ سال |
| ۱۰ | گھاٹ بشٹا | بشٹا برہمن | ۱۹۰ سال |
| ۱۱ | کھتری گھاٹ | بزرگوار گوپال کھتری اکبر پور | ۱۹۰ سال |
| ۱۲ | گھاٹ بسنت رائے | بسنت رائے سُتر کے قوم چھتری سکونت گنگا پار | ۱۴۰ سال |
| ۱۳ | گھاٹ گنگا پُتر | فقیر گنگا پُتر ساکن اکبر پور | ۹۰ سال |
| ۱۴ | گھاٹ باج پئی | باج پئی ساکن منہا | ۱۴۰ سال |
| ۱۵ | گھاٹ بیاس جی | بیاس جی برہمن ساکن اکبر پور | ۲۴۰ سال |
| ۱۶ | چنتامن گھاٹ | چنتامن چوبے ساکن کریتی | ۱۹۰ سال |
| ۱۷ | گھاٹ پنوباونا | پنوباونا ساکن ہیونگر | ۹۰ سال |
| ۱۸ | گھاٹ سیتل داس | سیتل داس باونا ساکن ہیونگر | ۱۶۵ سال |
| ۱۹ | گھاٹ اسرے | اسرے باونا ساکن ہیونگر | ۱۶۵ سال |
| ۲۰ | گھاٹ سوہنی | مسماۃ سوہنی قوم باونا ساکن ہیونگر | ۱۶۵ سال |
| ۲۱ | گھاٹ سیوارام | سیوارام باونا ساکن ہیونگر | ۱۴۰ سال |
| ۲۲ | بیراگی گھاٹ | مان داس بیراگی | ۲۴۰ سال |

Marfat.com

**روضۂ جہان خان**۔ موضع جہانپور مین واقع ہے اور یہہ موضع ان کے نام سے منسوب ہے روضہ کے اندر کچھہ عبارت محکوک ہے اور بخط طغرا انت کلام اللہ لکھا ہوا ہے۔

**گنگا گھاٹ**۔ قصبۂ کڑہ اور اکبر پور مین ۲۲ گھاٹ پختہ مذکورہ دریاے گنگا مین موجود ہین لیکن زمان تعمیر انکا تین سو برس سے زیادہ کا نہین ہے لیکن گنگا اشنان کے میلے پہلے اکبر پور مین ہوتے تھے اب کبڑی گھاٹ مین ہوتے ہین۔

**روضۂ شاہ محمد اسمعیل**۔ موضع اسمعیل پور ملحق کڑہ واقع ہے اور موضع اسمعیل پور انکا آباد کردہ ہے یہہ ایک وسیع احاطہ ہے جسمین شاہ صاحب کی آرام گاہ ہے آپ پیر و مرشد کمال خان کہکر صوبہ دار کڑہ مانکپور کے تھے اولاد آپ کی قصبۂ کڑا و مانکپور او رمواضعات رشیدئی اور علاولیپور ٹکڑی وغیرہ مین موجود ہے۔

**روضۂ فقیر ہاشم**۔ اولاد شاہ محمد اسمعیل سے ہین مقبرہ اور احاطہ درگاہ پس پشت احاطۂ شاہ محمد اسمعیل واقع ہے قطعہ سال تاریخ وفات ۱۰۳۳ھ ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| چون گنبد منور ازدور چرخ گشتہ | ، | موجود ہمچو اختر سر بر فلک کشیدہ |
| از موت ہیچ کس را چون چارۂ نباشد | | قبر فقیر ہاشم تاریخ او گزیدہ + |

**روضہ مجنون خان قاقشال**۔ بالاے سڑک موضع سونرئی بزرگ کی اراضی مین واقع ہے روضہ سنگین عالیشان گنبد کے نیچے دو قبرین ہین اور روضہ کے پچھم جانب ایک مسجد سنگین ہے بعہد اکبر بادشاہ مجنون خان گورنر صوبہ کڑہ مانکپور رہتا۔

**چبوترۂ تاج خان**۔ یہ مقبرہ ایک بلند چبوترہ سڑک کے پچھم طرف موضع سونرئی بزرگ مین ہے۔

**روضۂ کمال خان کہکر**۔ آبادی موضع کمال پور کے ملحق جانب مشرق واقع ہے اور یہہ موضع بہی انکے نام سے آباد ہے یہ صوبہ دار کڑہ مانکپور بزمان اکبر بادشاہ تھے

**مقبرہ سید شاہ بدر فیروز**۔ موضع کمال پور مین ہے یہہ مورث خاندان چودہری خجندی سے ہین۔

**مقابر مردان پور**۔ یہہ قبرین زمین مردان پور مین ہین انپر دہوپ کی گرمی اثر

Marfat.com

نہین کرتی ہمیشہ ٹھنڈی رہتی ہین۔

**روضہ و احاطہ درگاہ خواجہ کرک** ۔اس درگاہ کے دو احاطہ ہین اول احاطہ مین بہت مقابر سنگین ہین اور دوسرے احاطہ مین بھی بہت سے مقابر ہین مغرب کیطرف ایک چھوٹی مسجد ہے اور اوسکے پہلوئے شمال مین اور جنوب مین ایک ایک کوٹھری ہے جنوبی کوٹھری مین ایک قبر سنگین ہے صحن مسجد مین ایک وضہ بیضاوی گنبد دار ہے اور زیر گنبد ایک دراز قامت قبر ہے جو خواجہ کرک صاحب کی معروف و مشہور ہے اس احاطہ مین امرایان خلجی اور شہزادگان عصر کے مقابر ہین خواجہ صاحب کا عرس سالیانہ تیسری تاریخ ماہ رجب مین ہوتا ہے مفصل حالات آپکے حصّہ تواریخ قصبہ کرہ مین آیندہ تحریر ہونگے۔ وفات ۳، رجب سنہ ۷۰۰ھ مین ہے۔

**عیدگاہ** ۔جانب شمال درگاہ خواجہ کرک سے واقع ہے اور یادگار ناصر امیر الامراء عہد سلطنت مغلیہ مین تھے۔

**روضہ سیف خان** ۔عیدگاہ سے شمال کیطرف ایک احاطہ وسیع کے اندر واقع ہے جہان سیف خان کا آباد کردہ ایک قریہ ہے جسکو چبوترہ سیف خان عرف گڈریہ پور کہتے ہین اور یہ بھی امیر الامراء کے خطاب سے سرفراز تھے۔

**روضہ دیوان علیخان** ۔عیدگاہ سے پورب کیطرف ہے یہہ جاگیردار سیونڈہا تحصیل گروان ضلع باندہ کے تھے اولاد انکی موضع سیونڈہا مین آباد ہے منجملہ اولاد عبد الغفار خان زمیندار موضع ظفرپور پرگنہ کرہ ہے۔

**قبر مولانا کا چونک** ۔مخازی احاطہ خواجہ کرک جانب جنوب کچھ فاصلہ پر واقع ہے مولانا صاحب مرید و خلیفہ مولانا شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ مانکپوری کے تھے۔

**روضہ شریف شہید** ۔جانب شمال درگاہ خواجہ کرک سے واقع ہے کہتے ہین کہ وقت تعمیر گنبد قبر بمصداق شعر ایک صدائے غیب سنی گئی اور گنبد عدم تعمیر رہ گیا ؎

| | |
|---|---|
| مردمان سازند گنبد بر مزار اولیا | بر مزار ما غریبان گنبد گردون بس است |

**روضہ و احاطہ سید قطب الدین محمد مدنی** ۔اس روضہ کے گرد ایک وسیع احاطہ ہے جسمین بہت سے مزارات ہین درمیان مین دو قبر و نیز گنبد ہے جنوب کیطرف ایک گنبد بیضاوی ہے



Marfat.com

یہہ قبر سید قطب الدین محمد مدنی کی مشہور ہے اور روضہ کے ملحق اندرون احاطہ ایکدرخت بہیڑہ کا ہے یہ احاطہ محاذی درگاہ خواجہ کڑک جانب جنوب واقع ہے ماہ چیت مین چند پنجشنبہ کو عورات کا میلہ ہوتا ہے اور یہہ میلہ بیبیون کے نام سے مشہور ہے عرس غیرہ اس روضہ پر نہین ہوتا نہ کوئی مجاور یا خادمان درگاہ ہین البتہ ہر میلہ کی شب مین عورات درخت بہیڑہ کے نیچے اپنا دامن پھیلا کے بیٹھتی ہین جسکے دامن پر پھل درخت بہیڑہ از خود گرتا ہے عورات کا اعتقاد ہے کہ وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے سادات قطبی قصبہ کڑہ کا بیان ہے کہ سید قطب الدین محمد مدنی ہمارے مورث کا مقبرہ ہے کہ جو فاتح قلعہ کڑہ تھے اور جنہون نے بعہد سلطنت غلامان راجہ کڑہ کو شکست دیکر یہان بود و باش اختیار کی ہے۔

(نوٹ) اس مقام پر کوئی مراسم فاتحہ خوانی ادا نہین ہوتے حالانکہ صاحب قبر کی موجودگی مین دورۂ حکومت اسلام یہان ہو چکا تھا بر خلاف اسکے میلہ اس قسم کا ہوتا ہے جیسا کہ مجاہدین اسلام کے شہدا کے مقابر پر بلا ادائے مراسم عرس غیرہ ہوتا ہے۔

**قبر ملک قطب حیدر**۔ یہہ سرداران مجاہدین اسلام سے تھے اور ہمراہ سید سالار ساہو بدر غازی میان فی لشکر جہادی وارد قصبہ کڑہ ہو کر میدان جنگ مین اقوام بہر کے ہاتھہ سے شہید ہوے مگر اسوقت قصبہ کڑہ مین اونکی قبر لاپتہ ہے حالانکہ اونکے ہمردیف ملک امام الدین کا روضہ قصبہ مانکپور مین موجود ہے اور اونکی قبر پر مراسم فاتحہ خوانی اور عرس غیرہ کچھہ نہین ہوتا لیکن سات پنجشنبہ کو سات میلہ عورات کے ہوتے ہین اور بیٹیون کے میلے کہلاتے ہین۔

**مدرسہ حجام**۔ عمارت سنگین زیر گنبد کلان احاطۂ مقبرہ سید قطب الدین محمد کے مغرب کیطرف واقع ہے یہہ مقام تدریسی تہا اسیطرح کا ایک مدرسہ مانکپور مین کالیخان کا تہا۔

**قبر سید ابو الخیر**۔ جانب شرق احاطۂ سید قطب الدین محمد سے واقع ہے اور قبر پر نادعلی لکھی ہے یہہ مورث خاندان سادات مشہدی قصبہ کڑہ ہین کہتے ہین کہ سنہ ۶۱۰ھ مین آپ وارد کڑہ ہوے اور بمقام ہیڈ یا سکونت اختیار کی۔

**قبر سید بندگی شاہ ملیٹھی**۔ محاذی احاطہ سید قطب الدین محمد جانب مشرق واقع ہے یہ برادر حقیقی سید بندگی شاہ فرید مشہدی کے ہین اولاد آنکی قصبہ کڑہ مین موجود ہے۔

**قبر اکبر شہید**۔ مابین سڑک قصبہ کڑہ و دارانگر سڑک کے پورب طرف قریب گنگا باغ واقع ہے

Marfat.com

**گھوڑے شہید** - دو قبرین جنکا تعویذ قبر اونچا تعمیر ہوا ہے بالائے سڑک پختہ محاذی قبر سید بندگی شاہ میٹھی جانب مشرق کچھ دور فاصلہ پر واقع ہین عوزیون کا بگڑا ہوا گھوڑا شہید ہے -

**مسجد قاضی محمد یعقوب** - یہہ خاندان مشہدی قصبہ کڑا سے ہین مسجد شریف پر بخط طغرا کلمۂ طیب لکھا ہوا ہے اور ۹۷۰ھ کندہ ہے -

## اقوام موجودہ قصبۂ کڑہ

### (ہنود)

برہمن - مالوی برہمن - گنگا پتر - مہا برہمن - رستوگی - کہتری - بقال - تنبولی - حلوائی - اہیر - تیلی - گڈریہ - کلوار - بہاٹ - بڑہئی - باری - حجام - سونار - جڑیا - درزی - موچی - دہوبی - چمار - بہنگی - کہٹیک - مالی - مورائی - کورمی - بہڑبہونجہ - کایستہہ - قوم جڑیا اس قصبے کے قدیم باشندے ہین پہلے مذہب انکا جین مت تھا - اور اقوام لوہار - کمہار - دہرکار - ملاح - پاسی - چڑیمار - اور چہتری خاص قصبہ مین آباد نہین ہین - مہنت اور نانگہ فقیرونکا یہان مسکن اور گورو استہان ہے -

### (اسلام)

شیخ - سید - مغل - پٹہان - جولاہا - نداف - نان بائی - کنجڑا - قصائی - معمار - درزی - حجام - دفالی - فقیر - پیرزادہ - میراثی - تہوی - منہار - کاغذی - کمنگر - چہپگر - مالی - بہشتی - سنی اور شیعہ دونون فرقے کے لوگ آباد ہین - طوائف - گویا - ہجڑا - بہٹیارہ آباد نہین ہے

### پیشہ

اہل ہنود مین کایستہہ و رستوگی و برہمن اور اہل اسلام مین شیخ و سید زمینداری اور نوکری پیشہ ہین اور سلسلۂ ملازمت مین بڑے بڑے عہدونپر ممتاز ہین جاگیرات عطیہ سلاطین کے اجزا اب تک مقبوضہ اہل اسلام و قوم کایستہہ کے ہین یہان کے دیگر باشندے معدودہ چند سوداگری پیشہ ہین قوم کہتری مہاجنی اور قوم مورائی زراعت پیشہ ہے -

Marfat.com

## تجارت

کوئی مشہور کاروبار تجارتی بجز تعزیہ سازی نہین ہے پہلے دیسی کاغذ بنایا جاتا تہا بوجہ قایم ہونے کارخانہ کاغذسازی بمقام سری رام پور ضعف پیدا ہوا اور جب شہر لکھنؤ مین پیپر مل قایم ہوئی یہان کاغذسازی کا کام بند ہوگیا علی ہذا کمل بھی ایک پاٹ کا یہان کا مشہور تھا مگر اب نہین بنایا جاتا۔

## صنعت

جڑاؤ کام زیورات مین جگنو یہان کا مشہور ہے تعزیہ سازی مین بندش اور آئینہ بندی اور شہرون سے جداگانہ ہے مٹہائی چندیہ اور کپور نار یہانکی ایجاد ہے چندیہ کا موجد بابا ملوک داس ہے، اور دیگر دستکاری معمولی بطور دیگر مقامات کے ہے۔

## میلے

میلہ صحبت۔ میلہ سیتلا دیوی۔ میلہ گنگا اشنان۔ بی بیون کا میلہ۔

## علوم وفنون

اہل ہنود مین سنسکرت کا جاننے والا کوئی نہین ہے اہل اسلام مین بان عربی کے جاننے والے دو ایک شخص ہین بان فارسی اور انگریزی کے ماہر زیادہ ہین قانون ان اور وکلاء عدالت اور بیرسٹر ایٹ لا موجود ہین طبابت یونانی اور بید مصرانی نہین ہین ڈاکٹری فن سے بعض اشخاص کچھ واقف ہین شاعری زبان اردو مین کم لوگ ہین صرف ایک شخص سید عارف حسین کا کلام عمدہ ہوتا ہے مگر زمان سابق مین اردو زبان کے شاعر میر پورش علی تخلص سخی اور مولوی وحید الدین تخلص وحید اور مولوی بشیر علی تخلص بشیر نامی گرامی گذرے ہین اور شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی بھی اس قصبہ مین آیا تھا علی ہذا القیاس ہندی بہاشا مین بہی پہلے لوگ شاعر تھے منجملہ اونکے بابا ملوک داس کا کلام ایک شہرت خاص کہتا ہے زمان گذشتہ مین علوم عربیہ کے علماء زیادہ تھے چونکہ باشندگان قصبہ کا میلان طبیعت ملازمت کیطرف زیادہ تھا اس لئے سلطنت انگریزی مین تعلیم انگریزی کی ترقی ہوئی اور علوم عربی کے حاصل کرنے مین کمی واقع ہوگئی۔

## پیداوار ارضی

پانی یہان کا شور ہے اور تمباکو زیادہ پیدا ہوتا ہے نیشکر اور دھان خاص قصبہ مین پیدا نہین ہوتا

Marfat.com

مگر ترکاریان ہر قسم کی پیدا ہوسکتی ہین لیکن بوئی نہین جاتی ہین باغات انبہ و مہوہ بکثرت ہین ترشا یا نہین ہے اور قلمی آم کے پودہونکی اب افزایش ہے درختان تار نہین ہین اور کھجور کے درخت زیادہ ہین

## طرز معاشرت

اہل ہنود اور مسلمان کا طرز اور طریقہ مثل دیگر قصبہ جات ممالک متحدہ آگرہ اودھ کے ہے لہجہ کلام مثل شہر الہ آباد کے ہے اور مادری زبان دیہاتی پوربی ہے۔

## باب دوم متعلق قصبہ مانکپور

حدشرقی موضع ڈنڈولی حدغربی نالۂ سنگرام پور جنوبی دریائے گنگا تا سرحد موضع گوتنی اور حدشمالی زمین موضع بجابہیٹ چونکہ آبادی سابق ویران ہوکر متفرق ہوگئی ہے اور ہر ایک پارۂ آبادی کا نام اوسکے مالکون نے جداگانہ رکھہ لیا ہے اب سوا خط قصبہ مانکپور باقی ہے نہ مانکپور کا نام کاغذات سرکاری مین لکھا جاتا ہے صرف نام پرگنہ مانکپور لکھا جاتا ہے البتہ حسب تحقیقات بندوبست سرکاری قصبہ مانکپور کا شمار دیہات مندرجۂ تحت ذیل پر کیا گیا ہے۔

مواضعات ڈنڈولی و کہمسرہ۔ بھانا پور۔ پاٹی مار۔ چوکا پور۔ چوکا پرسرام پور۔ بہمن پور۔ جوت دین۔ کاچھی پٹی۔ دوری باغ۔ سلطانپور۔ پورۂ علی نقی۔ چک چندان۔ رانا پٹی۔ میر گڈوا۔ چک رحمت علی۔ عنایت گنج۔ آئمہ راجی محمد حیات۔ احاطۂ خانقاہ۔ چک میر میران۔ چک میر آخور۔ ترکہ ابو العلی۔ منہیاری ٹولہ وغیرہ اور رقبہ سمحاف لشکر کا ہے ان ملکیت ہائے متفرق کے ویرانہ مین بنیاد مکانات پختہ اور بوسیدہ اور مقابر پارینہ اقوام گذشتہ کی یادگار باقی ہے۔

| | |
|---|---|
| ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانۂ + | ہست ورق دفتر از یاد صاحب خانۂ |

اِس قصبے مین سڑک خام ایک الہ آباد سے رائے بریلی کو گئی ہے اور دوسری سڑک خام قصبہ سے پرتابگڈہ کو اور تیسری سڑک خام قصبہ سے سلون کو گئی ہے سڑک آہنی ریلوے قصبہ کی آبادی کے شمال و مشرق مین ہے اسٹیشن ریلوے کا نام گوتنی ہے سنہ ۱۹۱۲ء مین ریلوے ٹرین اس قصبہ مین جاری ہوئی ہے۔ یہہ قصبہ پرتاب گڈہ سے گوشۂ جنوب و مغرب مین بہ فاصلہ ۲۴ میل واقع ہے۔



Marfat.com

## وجہ تسمیہ آبادی قصبۂ مانکپور

راے مالدیو عرف راے مان دیو پسر بلدیو قوم گہروار راجپوت جو میان دوآب کا رہنے والا تھا سنہ ۶۴۱ء مین جب راجہ قنوج کا ہوا تو گنگا پار اوتر کے صوبہ اودہ مین اپنی حکومت اسنے قایم کرلی اور مانکپور موجودہ کے گوشۂ پورب و دکہن مین دریاے گنگا کے کنارے ایک بستی آباد کی اور اس آبادی کا نام اس نے مانپور رکہا راجہ مانکچند کے عہد حکومت مین مان پور کا نام تبدیل ہوکر مانکپور مشہور ہوا اسوقت قصبۂ بہار رونق پر تہا اور بودہ مذہب کا مدرسہ تہا اسوقت مانکپور بہار پکارا جاتا تہا حکومت سلطنت اسلامیہ مین جب قصبۂ کڑہ کو ترقی ہوئی تو قصبۂ بہار کا ساتہہ چہوٹ گیا اور قصبۂ کڑہ مانکپور مشہور ہوا جو اب تک دُور و دراز مقامات مین معروف ہے۔

## عمارات و معابد و مقابر

اس قصبۂ مانکپور مین اہل ہنود کے معابد مین بجز مندر جوالا مکہی دیوی اور قلعہ لب گنگ اور چند جدید گنگا گہاٹ کے کوئی پورانی عمارت موجود نہین ہے درباب تعمیر معابد برہمومت کا اثر اس موضع مین کم پایا جاتا ہے کیونکہ اقوام بہر کی حکومت یہان مسلمانونکے حملۂ مجاہدانہ تک رہی ہے البتہ مسلمانونکے مقابر و مساجد اور ٹوٹی پہوٹی عمارات موجود ہین مگر بہت سے مقابر کے وارث اور متولی پائے نہین جاتے۔ اللہ اللہ یہہ باشندگان شہر خموشان جو پاؤن پہیلاے ہوئے سرزمین مانکپور مین سو رہے ہین کبہی یہانکے صاحب حکومت تھے جنکی قبرونپر روشنی تو درکنار کبہی باد صبا بہی ہوکر نہین گذرتی کہ گرد و غبار تو صاف ہوجاتا البتہ ان مقابر پارینہ کی صفائی کرنیوالے زمینداران حال ہین کہ وہ مقابر شہدا اور بزرگان قوم کو صاف کرکے کہیت بنوا رہے ہین اسلئے راقم ان گم گشتگان کا پورا پورا حال لکہنے مین قاصر ہے مگر مشہور مقابر اور مقامات کا حال تحریر کرتا ہون۔

**موضع کہمسرہ**۔ یہہ گانؤن گوشۂ جنوب و مشرق لب گنگ آبادی موجودہ مانکپور سے واقع ہے پہلے نام اسکا کہیم سراے تہا کثرت استعمال سے کہمسرہ ہوگیا راجپوتون نے بزبان سلطنت سکندر لودہی اس موضع کو بوجہ بتخانہ رانی بہوین آباد کیا تہا اور پہر بعہد شاہ جہان بادشاہ ان راجپوتون نے بدست راجی سید عبدالقادر گردیزی بیع کردیا۔

**رانی بھوئین**۔ نام رانی سیتا زوجۂ راجہ رام چندر راجہ اجودہیا کا ہے اور یہہ مقام

129499

Marfat.com

آبادی موضع کہمسرہ کے ملحق جانب شمال واقع ہے اس مقام پر ایک چبوترہ خشتی ہے اور ایک پتھر نصب ہے، اور پتھر پر نشان نقش پا ہین جسکو اہل ہنود چرن کہتے ہین یہہ نشان قدم بمصورت نقوش قدم موجودہ ٹھاکر دوارہ مہاراجہ ٹیکم گڈہ واقع شہر اجودہیا کے ہین رانی بہوئین کا مقام گنگا کے کنارے واقع ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین راجہ رامچندر اور رانی سیتا دیوی یہان آئی ہونگی اور گنگا سے عبور کیا ہوگا کہ دریا کے کنارے اونکی یادگار اہل ہنود نے تعمیر کی ہے۔

**یکشنبی مسجد**۔ رانی بہوئین کے ملحق جانب شمال دریائے گنگا کے کنارے بتخانہ بزرگ اہل ہنود کا تہا اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی جب بتقریب ورہ وارد قصبۂ مانکپور ہوا تو اس بتخانہ کو منہدم کراکے رات بھر مین مسجد تعمیر کرائی گئی اور صبحکو اس مسجد مین نماز صبح ادا کرکے یہان سے چلا گیا اسوجہ سے یہہ مسجد یکشنبی مشہور ہو گئی۔

**شاہ آباد اور سیاہ**[1]۔ شاہ آباد ملحق صمد آباد اور سیاہ جسکو عوام الناس سیہا کہتے تھے یہہ دونون آبادیان مابین یکشنبی مسجد اور صمد آباد اور موضع مبارکپور واقع ہین اور اب ان دونون آبادیونکا نشان تک باقی نہین ہے شاہ آباد ملکزادہ جہجو کا مقام تخت گاہ تہا اور سیاہ اسکی لشکر گاہ تھی

**احاطہ مقبرہ بنھن انا ابدال**۔ آبادی موجودہ صمد آباد کے ملحق پورب کیطرف واقع ہے آپ مرید و خلیفہ مولانا شاہ محمد اسمعیل قریشی کے ہین جنکا مزار شریف موضع بہمرولی پرگنہ جایل ضلع الہ آباد مین ہے نقل ہے کہ جو شخص ایکدن مین پہلے مولانا صاحب کی قبر پر فاتحہ پڑہے اور وہان سے چلکر نہن ابدال کی قبر پر فاتحہ پڑہے پہر قصبہ کڑہ مین پہونچکر مزار خواجہ کرک پر فاتحہ پڑہے تو وہ شخص خواجہ کرک صاحب کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

**مقبرہ بنھن یوان**۔ مابین صمد آباد اور مانکپور دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے نشان عمارت قبر سے کسی دولتمند کا قبرستان ظاہر ہوتا ہے اور اسم شریف مین لفظ دیوان موجود ہے یہان ہر چہار اطراف مین کثیر التعداد مقابر ہین اور ان مقابر کا کوئی وارث موجود نہین شاید یہہ قبرستان اقوام وامغانی کے عہد کے ہین۔ بنھن یوان صاحب مرید اور خلیفہ شیخ تقی ملقب بہ حائک المعروف متی گل بیتی ہین مگر لقب حائک کا کوئی سبب خاص معلوم نہین ہوتا کیونکہ اونکی اولاد مین شیخ ممکن ہین

[1] دیکھو دستاویز ہبہ نامہ نوشتہ راجی سید عبد القادر بنام راجی علی جواد مورخہ ۲۵ شعبان سنہ ۱۰۵۹ھ۔

Marfat.com

اور جنسے بارہ سو اضلاع مکن پور وغیرہ ضلع فتحپور مین آباد ہین اور وہ لوگ اپنے تئین اولاد جعفر طیّار بن ابیطالب بیان کرتے ہین اور وصلت اور مصاہرت بھی اونکی دیگر سادات و شیوخ قرب و جوار کیساتھہ ہے شاید یہہ لقب عطیہ مرشد ہو علی ہذا انکا دوسرا لقب بھی متّی گل پیّی کا اشارات درویشانہ سے ہے شیخ تقی کا مقبرہ لب دریائے گنگ موضع بھنڈاپور پرگنہ ہتگام ضلع فتحپور مین موجود ہے اور کبیر داس معروف درویش کو فیض باطنی شیخ تقی صاحب سے پہونچا ہے پہلے کبیر داس را مانند برہمن کا چیلہ ہوا تہا حالت اسلام مین شیخ تقی حاکم کے مرید ہونے کے سبب سے کبیر اس جولاہا مشہور ہو گیا بلکہ کبیر داس ہی اصلی نام ہنین معلوم ہوتا چونکہ وہ شاعر تہا ہندی مین شاعر کو کب یا کبیر کہتے ہین اور داس بمعنی غلام یعنی شاعرون کا غلام اپنا نام رکہہ لیا تہا۔ شیخ تقی کا سال وفات ۹۸۲ھ اور کبیر اس نے ۱۰۳۱ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ۔

| | |
|---|---|
| باہزاران آرزو اندر بہشت | چون تقی روشن ضمیر حق پرست |
| بہر سال ارتحال آن جناب | شد ندا از عقل مہر حق پرست |

**کہاٹ کہنہ گنگا** - محاذی مقبرہ تہن دیوان لب گنگ ایک کہاٹ بوسیدہ اور شکستہ ہے اس سے دریافت ہوتا ہے کہ پورانی آبادی مانکپور اسکے بالائی حصّہ پر واقع ہوگی۔

**بنگلہ و مقبرہ لولی مُنیا** - بنگلہ ایک حجرہ ہے اور اسکے ملحق مقبرہ لولی مُنیا ایک طوائف کا ہے

**مزار شاہ غلام حسن** - لب گنگا واقع ہے یہہ بزرگ خاندان پانی پت گلی کے سوداگر اعلی ہین۔

**قلعہ لب گنگا** - رقبہ اس قلعے کا تخمیناً ۴ بیگہ کا ہے اینٹین دراز قامت بہرون کے عہد کی ہین اور ساخت سورج بیدی مثل باون کوٹ اقوام بہر کی ہے بانی اسکا راجہ مانکچند گہروار مشہور ہے اس قلعہ کی تعمیر بعد آبادی مانکپور کے اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ قلعہ کی مٹّی مین کویلہ اور کنکر یونکی آمیزش ہے اور ظروف گلی قلعہ کی بنیاد مین پائجاتی ہین صدر دروازہ شمال کیطرف ہے بالائے قلعہ گوشہ جنوب و مشرق مین ایک مسجد بوسیدہ ہے جسکے صحن مین قبر سید حامد خان عباسی کی ہے عہد شاہان اودہ مین قلعہ تحصیلداری کا مقام تہا اب ویران ہو کر منہدم ہوتا جاتا ہے

| | |
|---|---|
| چند نوبت می زند بر قلعۂ افراسیاب | پردہ داری میکند بر طاق کسرا عنکبوت |

یہہ قلعہ نزول سرکار تہا سنہ ۹ ۱ع مین راجہ رام پال سنگہ رئیس کالا کانکر نے گورنمنٹ سے بحقیت زمینداری خرید کرلیا۔ اور قلعہ کے خندق مین کاشتکاری ہوتی ہے۔

Marfat.com

**بھینسا سُر**۔ قلعہ مذکور کے دروازہ پر ایک برج بوسیدہ ہے، اگلے زمانہ مین یہان بھینسہ کی قربانی ہوتی تہی۔

**قلعۂ رتھاس گڈھ**۔ محاذی قلعہ لب گنگ یہ قلعہ زمین دوز ہے شہر سیاہ کو ہندی زبان مین رتہاس گڈھ کہتے تہے۔

**روضۂ راجی سیدلوز**۔ ان کا نام راجی سیدلورالدین عرف نورالحق ہے یہ روضہ محاذی قلعہ لب دریاے گنگا جانب گوشہ مشرق وشمال مین واقع ہے احاطہ اسکا خشت کا ہے جسمین بہت سے مقابر انکی اولاد کے ہین! ور روضہ کے ستون پتہر کے ہین اور فرش سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ کا ہے زیر گنبد تین مقابر جسمین دو سنگ مرمر کے اور ایک راجی نورشاہ اور دوسرے راجی سید مبارک کی ہے اور تیسری قبر معمولی پتہر کی ہے بالاے ستون زیر گنبد قطعات سال تاریخ نہایت خوشخط پتہر مین کندہ ہے لیکن بوجہ مرور ایام چند مصارع ابیات کے ایسے محکوک ہوگئے ہین کہ پڑہے نہین جاتے جسقدر پڑہے گئے وہ درج کتاب کئے جاتے ہین ہرچند کہ مادہ سال تاریخ کا مصرعہ پڑہا نہین جاتا لیکن مضامین دیگر مصارع سے تعمیر روضہ کی بزمان اکبر بادشاہ معلوم ہوتی ہے راجی سیدنورشاہ فرزند اکبر راجی سید حامدشاہ کے ہین۔۔

| | |
|---|---|
| قادر ذوالجلال والاکرام | آسمان راست قدرتش بانی |
| بچون مشوش شدہ عنایت او | ہم بتوفیق ولطف سبحانی |
| درزمان جلال دین اکبر | کہ بداوش خدا جہانبانی |
| روضہ راساخت مصطفےٰ راجی | کش چو رضوان سزد بدربانی |
| بہرسال نہاد تاریخش + | ہم بیک بیت گفت دہقانی |

## قطعہ دیگر

| | |
|---|---|
| جناب راجی سیدنوردین شہ | شدہ واصل زدنیا قرب اللہ |
| بجستن سال فوتش بود ذاکر | کہ سیدنوردین شد واصل اللہ |

راجی سیدنورصاحب کے مرید وخلیفہ مخدوم بندگی نظام الدین قصبہ اہیٹی اور مخدوم



Marfat.com

شیخ من اللہ عرف شیخ بڈہن جونپوری جنکی اولاد اسوقت سجادہ نشینان سلسلہ چشتیہ حسامیہ کرمیہ ہین۔
راجی نور صاحب مرید و خلیفہ راجی حامد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تہے اور آپکی اولاد مختلف مقامات قصبہ مانکپور و رسولپور و مصطفے آباد و بازید پور وغیرہ مین آباد ہے اور ان مقامات مین بڑے برکت اولاد نے مساجد راجی نور کے نام سے تعمیر کرائی ہین اسوقت بیشتر مذہب اولاد کا شیعہ ہے اسوجہ آپکی روضہ کی مرمت نہین ہوتی دوسری قبر زیر گنبد جو سنگ مرمر کی ہے وہ راجی نور کے پوتے راجی سید مبارک کی ہے انکے قطعہ سال تاریخ وفات مین صرف دو شعر پڑہے گئے وہ درج کئے جاتے ہین۔

| | |
|---|---|
| امام سالکان قطب اقطاب | شہ دین حضرت راجے مبارک |
| درین دنیائے دون حلت نمودہ | کہ ذاتش بُد تعالی اللہ تبارک |

**مقبرہ راجے سید ابو العلی** محاذی روضہ راجے نور جانب شمال بفاصلہ دس قدم ایک بلند چبوترہ پختہ ریختہ اور بوسیدہ ہے جسپر علاوہ قبر راجے سید ابو العلی کے اور بہت سے مقابر خاندان ہین راجے سید ابو العلی نبیرہ راجے سید حامد شاہ کے ہین آپ سجادہ نشین درگاہ راجے سید حامد شاہ کے تھے اور ترکہ ابو العلی آپکے نام سے اس قصبہ مین اتک لکہا جاتا ہے موضع علی پور آپکا آباد کردہ ہے۔

**مسجد سنگین و روضہ راجے سید کرم اللہ عرف راجے کرمو**۔ اس مسجد کا روکار سنگین تھا وہ منہدم ہوگیا ہے روضہ خستی کا گنبد شکست ہوگیا ہے زیر گنبد دو قبرین ہین ایک قبر راجے سید کرم اللہ اور دوسری قبر راجے سید غلام احمد عرف راجے گومن انکے نواسہ کی ہے بیرون گنبد فرارات و مقابر پختہ و خام اولاد راجے گومن کے ہین موضع کرم گنج عرف کرمو گنج راجے کرم اللہ کا آباد کردہ ہے ان بزرگوار کا عرس سالیانہ یہان ہوتا تہا جب سے اولاد کا مذہب شیعہ ہوگیا مراسم سالیانہ فاتحہ خوانی بند ہوگئے۔

**احاطہ مقبرہ راجے سید براہیم**۔ یہہ احاطہ راجے نور کے روضہ سے چالیس قدم کے فاصلہ پر جانب گوشہ جنوب و مشرق واقع ہے راجے سید ابراہیم۔ راجے نور شاہ کی ساتوین پشت اولاد مین ہین راجے ابراہیم شاہ درویش کامل مشہور ہین آپکے قوم اجنا تابع تہی کہتے ہین کہ جب آپ وضو کرتے تہے تو کوئی خدمتگار نہین ہوتا تہا۔ اجنا وضو کراتے تہے اور لوٹا پانی کا معلق رہتا تہا کوئی پانی ڈالنے والا نظر نہین آتا تہا موضع ابراہیم پور جواب مشمولہ علاقہ پرتاپگڑہ آپکا آباد کردہ ہے اولاد آپکی مانکپور مین اور دیگر مقامات مین موجود ہے آپکی اولاد مین سید یٰسین تھے جنکا آباد کردہ موضع سید یٰسین پور عرف سید اسی پور مشمولہ

Marfat.com

علاقہ پریا نوان ہے۔

**خانقاہ حسامی**۔ یہہ عمارت سنگین جسکے پہلوے غربی و مشرقی مین دالان خشتی ہین اور ایک احاطہ خشتی سے محدود ہے صدر دروازہ جانب شمال ہے دالان سنگین سجادہ نشینان خانقاہ کی نشست گاہ ہے گرد و پیش مکان اہل خاندان کے ہین اس خانقاہ کے بانی شاہ قاسم رحمۃ اللہ علیہ ہین اور مجالس عرس تمامی بزرگوار حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ سے اولاد تک اس خانقاہ اور دیگر مقامات قرب مین ہوتی ہین۔

**روضۂ سلیمان خاتون**۔ محاذی سنگین دالان خانقاہ جانب شمال ایک روضہ کلان گنبد کا واقع ہے جو روضۂ سلیمان خاتون کا معروف ہے زیر گنبد علاوہ قبر سلیمان خاتون کے دیگر بزرگوار خاندان حسامی کے بھی ہین کہتے ہین کہ سلیمان خاتون دختر سلیم شاہ سوری بادشاہ دہلی کی تھین انکا عقد نکاح شاہ قاسم کے ساتھہ ہوا تھا لیکن اینٹین اس روضہ مین اقوام بہر کے زمانہ کی ہین اور ساخت بھی پارینہ معلوم ہوتی ہے۔

**درگاہ حسامی اور مسجد**۔ اس درگاہ کے دو احاطہ ہین احاطہ اول کا صدر دروازہ گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے اور اس دروازہ کے اندر پہلوے مغربی مین ایک دالان سنگین بتعمیر کردہ قاضی شمس الدین اولاد شیخ احمد محتسب عثمانی رئیس کڑہ کا ہے اور جانب مشرق اسکے ایک دالان خشتی ہے اور احاطہ کے صحن مین بیشتر مقابر خاندان حسامی کے ہین اور ایک قبر وسط صحن مین شیخ مخدوم بخش کوتوال سابر عہد شاہ اودہ کی ہے احاطہ اول مین جانب شمال دوسرا جزو احاطہ کچہہ بلندی پر واقع ہے جسکا دروازہ جانب جنوب احاطہ اول مین ہے اس دوسرے احاطہ مین مزار اقدس حضرت مولانا شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس احاطہ مین بھی بہت سے مقابر اس خاندان کے ہین اور ان دونون احاطہ درگاہ سے جداگانہ چار ہاتھہ کے فاصلہ پر جانب جنوب ایک مسجد ہے جب وہ پارینہ ہو گئی تو حاجی شاہ محمد اسمعیل سجادہ نشین خانقاہ نے اوسکی تعمیر جدید کی اور کنوان پختہ بھی صحن مسجد کے گوشہ جنوبی و مشرقی مین تعمیر کرایا ہے۔

**قبر سید خان شاہ**۔ مورث سادات اصفہانی قصبۂ کڑہ و موضع منڈوا اور مرید و خلیفہ مولانا شاہ حسام الحق مانکپوری۔ پہلے آپ قصبۂ کڑہ مین بود و باش رکھتے تھے میان موسیٰ و سید عیسیٰ سادات قطبی سے اور آپ سے ملال خاطر ہوا اور ان لوگون نے آپکو تکلیف دی تب آپنے اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ حسام الحق صاحب سے شکایت کی حضرت نے ان کے حق مین بد دعا کی اور کہا کہ موسیٰ دہر گہونسا اور عیسیٰ دہر پیسا چنانچہ موسیٰ ہاتھی کے گہونسہ سے اور عیسیٰ زیر دیوار دب کر

Marfat.com

ہلاک ہوئے اور سید خان شاہ نے حسب اجازت اپنے مرشد کے موضع منڈوا مین سکونت اختیار کی ایکمرتبہ آپ واسطے زیارت مرشد مانکپور مین قیام پذیر تھے اور یہان عارضہ ہیضہ پھیلا ہوا تھا اس عارضہ مین آپنے وفات پائی قبر آپ کی زیر دیوار مشرق احاطہ درگاہ حسامی موجود ہے کہتے ہین کہ آپنے اس قصبہ سے اس عارضہ کو ہمیشہ کیلئے جذب کرلیا ہے جب کبھی اس عارضہ کا اثر یہان نمایان ہوتا ہے تو لوگ گندم بریان اور گوڑ جسکو گوڑ دھنیان کہتے ہین آپکی قبر پر نیاز دلاتے ہین - اوسوقت یہ عارضہ قطعی معدوم ہوجاتا ہے

**احاطہ و مزار حاجی عبد الکریم** - ملحق روضۂ سلیمان خاتون اندرون حلقہ خانقاہ واقع ہے جسمین آپ سوئے ہین مفصل حالات آپکے حصّہ تواریخ مین تحریر ہونگے - اور بانی درگاہ شریف شاہ محمد غفور عطا صاحب ابن حضرت شاہ کریم عطا صاحب ہین

**مقبرۂ نصیر الدین پہلوان** - یہہ مقبرہ آبادی مانکپور سے گوشۂ مشرق بالائے نالہ جنگی واقع ہے اس مقبرہ پر پہلے ایک گنبد کلان تہا ۱۸۷۱ء مین کثرت بارش سے گنبد منہدم ہوگیا زیر گنبد دو قبرین ہین ایک شاہ نصیر الدین اور دوسری اونکے دوست کی انکی نیاز تین کوڑی اور دوست کی دو کوڑی کی شیرینی پر ہوتی ہے - زیادہ مصارف سے آپنا خوش ہوتے ہین اور مراد بھی پوری نہین ہوتی شہر دہلی اور اوسکے جوار مین آپ نصیر الدین شاہ قلم معروف ہین آپ مرید و خلیفہ شیخ علاء الحق صاحب پنڈوی بنگالی کے ہین اور شاہ ولایت مانکپور تھے آپکا زمانہ خواجہ سرور جہان سلطان شرقی جونپور کا ہے آپ کی اولاد یا خادمون سے کوئی نہین ہے مولانا شاہ حسام الحق کو وقت عطائے ولایت مانکپور اونکے پیر و مرشد حضرت نور قطب عالم پنڈوی نے فرمایا تہا کہ نصیر تا نصیر و حسام تا قیام -

**مزار لولی نارنگ** - یہہ مقبرہ پختہ بالائے جنگی نالہ محاذی مزار پیر نصیر الدین پہلوان واقع ہے اس قبر کا گنبد مزار شکست ہوکر قبر کا سرپوش ہے کہتے ہین کہ لولی نارنگ ایک طوائف کی لڑکی تہی جو عہد طفلی سے عابدہ تہی انکی عبادت اور ریاضت اور کمالات کی داستان فقراء کے ملفوظ اور کتب مین مطول موجود ہین لولی نارنگ کا زمانہ اوسوقت کا معلوم ہوتا ہے کہ جب سلمان تازہ ولایت تھے ایسی عورت کو لولی اپنی زبان مین بولتے تہے -

**مزار حبیب اللہ** - لولی نارنگ کے مزار کے ملحق جانب شمال ایک قبر سنگین جسپر حبیب اللہ فوت شد ۱۰۰۰ھ پتہر پر منقوش ہے -

Marfat.com

**محمد باڑہ** - اس مزار حبیب اللہ سے جانب مشرق کچھ فاصلہ پر ایک گنبد عالیشان تھا جو اب منہدم ہوگیا ہے اور احاطہ باقی ہے سابق مین یہہ مقام پہلوانون کے کشتی لڑنیکا تہا اکہاڑہ کے بجائے باڑہ بولا جاتا تہا محمد خان وعنایت خان جنکا آباد کردہ عنایت گنج اور کاکے خان جسکا کاکے مدرسہ مشہور ہے سرداران قوم گہروار سے تہے -

**میدان چوکا پور** - اس وسیع میدان مین صدہا مقابر و مساجد اقوام دامغانیان کے موجود ہین اور ہزارہا مقابر پختہ کہود کر کہیت ہوگئے ہین یہہ وہ میدان ہے کہ جسمین شیوخ اسلام مجاہدین غازی میان سے اور اقوام بہر سے میداندای ہوئی اور بعد کو چالیس سال پہیم مابین شیوخ و بہر معرکہ آرائیان رہین اور یہہ وہی میدان ہے کہ جسمین مانکپور پہلے آباد تہا اور شیوخ دامغانیان کا عروج و تنزل واقع ہوا -

**قبر مولانا شاہ محمد اسمعیل** - یہہ مورث خاندان حسامی مانکپور ہین قبر انکی روضہ ملک امام الدین کے مغرب کیطرف ہے مکان مسکونہ بہی انکا اس مقام پر بیان کیا جاتا ہے -

**روضہ ملک امام الدین** - ملک امام الدین سرداران لشکر جہادی غازی میان سے ہین بعد فتوحات جنگ کڑہ مانکپور یہہ مانکپور مین مقیم تہے جب سالار غازی میان بہرائچ مین شہید ہوگئے اور مسلمانونکا زمانہ گردش مین آیا تو ملک امام الدین بہی حلقہ کفار مین گہر گئے قوم مخالف نے آپ کو سخت تکلیف دی چونکہ آپ کے ہمراہ چہہ دختران ناکتخدا اور ایک زوجہ تہین قوم مخالف نے دختران ناکتخدا کی خواستگاری جبریہ کی ایسی استدعا قوم مخالف کی ایک عادت مستمرہ تہی اس قوم کا عام دستور تہا کہ دولہن کا ڈولہ پہلے سردار قوم بہر کے یہان اوتارا جاتا تہا دو سہ روز اوسکے شوہر کی نوبت ہوتی تبہی زناکاری کوئی فعل معیوب نہین تہا الغرض ملک صاحب کیطرف سے انکار ہوا مگر اونکی زوجہ نے بخوف ہلاکت جان لڑکیونکا دینا قبول کیا - اور جب مخالفین کا تقاضا شدید ہوا اوسوقت ملک صاحب نے درگاہ جناب باری مین نہایت انکساری کیساتہہ مناجات کی کہ اے پردہ پوش گنہگاران اس [illegible] وبیکس کی عزت وحرمت تیرے دست قدرت مین ہے ناگاہ زمین شق ہوگئی ملک صاحب اپنی دختران پاکدامن کو لیکر پیوند خاک ہوئے قوم مخالف ملک صاحب کی اس کرامات کی قائل ہوگئی تل چاول جسکو ہندی محاورہ مین تل چوری کہتے ہین اور ہنود کے دیوتاؤن پر چڑہائی جاتی تہی وہی دستورات انکی قبر پر مرعی ہوگئے یعنی دختران ناکتخدا ابتک تل چوری مزار پر چڑہاتی ہین اور کڑہی روٹیان اور



Marfat.com

پُھلکی جو خاص خورش اہل ہنود ہے عورات ہندو اور مسلمان ملک صاحب کی قبر پر چڑہاتے ہین جسکو عوام الناس ایک محاورۂ خاص مین ملک چہوانا بولتے ہین یہہ روٹیان اور پُہلکی بالائے قبر ملک صاحب پر پہیلائی جاتی ہین ان مراسم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسوقت یہان اسلام کا گذر نہین ہوا تہا کہ دستور فاتحہ خوانی ہوتا کیونکہ ملک صاحب کا فاتحہ یا عرس ابتک نہین ہوتا البتہ روضۂ ملک صاحب شہزادۂ کیقباد بادشاہ دہلی نے تعمیر کرایا تہا گنبد مزار اب منہدم ہو گیا ہے۔ ماہ اگہن مین ہر سال سات میلے سات جمعرات کو قبر ملک صاحب پر ہوتے ہین اور ان میلون کا نام ملک بیٹن ہے ان میلون مین عورات کی کثرت ہوتی ہے مگر میلے صفائی مین عمدہ ہوتے ہین اول جمعرات کو جب خفیف میلہ ہوتا ہے عورات اپنے محاورہ مین کہتی ہین کہ آج پہلی کیواڑی کہلی۔ اور روضہ ملک امام الدین سے جانب شمال بیس قدم کے فاصلہ پر ایک احاطہ جسمین قبر زوجہ ملک صاحب کی ہے عورات جب قبر ملک صاحب پر جاتی اور نیاز چڑہاتی ہین تو بوقت واپسی کچہہ کنکریان قبر زوجہ ملک صاحب پر پہینکتی ہین اس مطلب سے کہ اس نے دختران معصوم کو حاکم بدکار کے دینے کو کیون منظور کیا تہا پس کنکریان ایک سنگ ملامت ہے خادم درگاہ یا جاروب کش اس مزار کے قوم دفالی سے ہین جو خود کو لشکریان غازی میان سے شمار کرتے ہین۔

**مزار شاہ جمال الدین اولیا اور زندہ سوختہ** ۔ یہہ مزار آبادی موجودۂ مانکپور سے جانب شمال واقع ہین یہہ مزار پختہ ہشت پہلو مدوّر سطح زمین سے پانچ فیٹ بلند اور سو فیٹ مدوّر اسکا چبوترہ ہے اور بالاے چبوترہ دیوارونمین صراحیان یا نقش و نگار ہین اور دروازہ سنگین جانب جنوب واقع ہے اور بالاے شہ نشین دو قبرین پتہر کی ایک شاہ جمال الدین اولیا دوسری زندہ سوختہ کی ہے اور ان قبرون کے گرد پتہر کا کٹہرہ ہے اور ان مزارات کے چارونطرف صدہا مقابر پختہ بیشتر سادات گرویزی مانکپور کے ہین اور اسکے محاذی مکانات و آبادی بہی سادات گرویزی کی ہے مجاور درگاہ شریف منور علیشاہ بن باقر علیشاہ ہے جو بیان کرتا ہے کہ میری پچیس پشت اس درگاہ کی جاروب کشی مین گذری ہین اور جو بیانات میرے خاندان مین نقل ہوتے آئے ہین وہ یہہ ہین کہ شاہ جمال اولیا اور زندہ سوختہ برادران حقیقی اپنی قوم کے سردار تھے بوسیلہ جہاد یہان تشریف لائے اور راجہ مانکچند سے جنگ کرکے شہید ہوئے ایک عرصہ تک انکی قبرین لاپتہ رہین جب بادشاہ دہلی کو عالم رویا مین بشارت ہوئی کہ ہمارے مقابر تعمیر کئے جاوین پس بحکم بادشاہ دہلی ایک مقام مین دو قبرین تعمیر ہوئین

Marfat.com

جب صندوق قبر تیار ہوا تو ایک مقام قریب تر کے زمین خود بخود شق ہو گئی اور اوس زمین شق شدہ سے یہہ دونون شہید برآمد ہوئے اور صندوق تیار شدہ مین استراحت فرمائی تب سے یہہ مزارات زیارتگاہ عام مین پہلے معافی زمین متعلق درگاہ زیادہ تہی اب صرف صہ بگہ باقی ہے جو وجہ معاش جاروب کش کی ہے اور یہہ معافی عطیہ سادات گرویزی ہے۔

(نوٹ) بوجہ امتداد ایام شاید اس روایت کے حافظہ مین کچھہ فرق آگیا ہے لیکن شان قبر شاہد ہے کہ مقبرہ ضرور کسی امیر کا ہے قبرستان سادات گرویزی کے الحاق سے اور معرکۂ مجاہدانہ راجہ مانکچند اور شہاب الدین گرویزی سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ شاہ جمال الدین اولیا اور زندہ سوختہ ضرور اوسی جماعت سے تہے اور شہید ہوے جب دوبارہ اولاد سید شہاب الدین کو عروج ہوا تو اونہون نے قبرین ان شہداء کی تعمیر کرائین اور خطاب زندہ سوختہ کی کوئی وجہ خاص معلوم نہین ہوتی بجز اسکے کہ ریاضت وعبادت مین خود کو جلا دیا۔ ؎ تا نسوزی برنہ آید بوے عود + اور مقابر کا احاطہ جو مدوّر ہے یہہ مقام بالائے قلعہ زمین دوز جسکو رتہاس گڈہ کہتے ہین اوسکے ایک گوشۂ مشرق وشمال مین واقع ہے یہہ کوئی مُدوّر برج ہوگا چونکہ شہدا موصوف بالائے بُرج شہید ہوے تہے اس لئے انکا احاطہ مزار مدوّر تعمیر کیا گیا کہ برج کی علامت ظاہر رہے۔

**احاطۂ مزار راجے سید حامد شہ گرویزی**۔ یہہ احاطہ جانب مغرب چند قدم کے فاصلہ پر مزار شاہ جمال الدین اولیا سے واقع ہے راجے سید حامد شہ عالیخاندان سادات گرویزی مانکپور سے ہین اور آپکی اولاد اب قصبۂ مانکپور اور اطراف وجوانب مین آباد ہے آپ مرید وخلیفہ رشید مخدوم شاہ حسام الحق صاحب مانکپوری کے ہین اور درجہ فقر مین آپ شاہ ولایت جونپور تہے اور آپکے احاطۂ درگاہ مین ایک قبر سنگین آپ کی ہے اور بہت سے مقابر انکے خاندان اور شہزادگان عصر کے ہین چنانچہ آپکے مزار سے بفاصلہ سولہ ۱۶ ہاتہہ جانب مشرق قبر سید احمد ثانی کی ہے جو آپکی پانچوین پشت مین ہین اور شیخ پیر محمد صاحب سلونی کو اول شرف بیعت سید احمد ثانی سے حاصل ہوا ہے کیونکہ شیخ پیر محمد صاحب کے بزرگ جدّ اعلیٰ مخدوم شیخ میراللہ عرف شیخ بڈہن سید احمد ثانی کے جدّ اعلیٰ راجے سید نور صاحب کے مرید وخلیفہ تہے بعد وفات سید احمد صاحب شیخ پیر محمد نے سلسلہ کریمیہ مین بیعت حاصل کی ہے۔ محامد وخصایل راجے سید حامد شہ بیشمار ہین مخدوم شاہ اشرف جہانگیری کچھوچھوی اپنی کتاب لطائف اشرفی مین آپکے اذکار

Marfat.com

حمیدہ تحریر کرتے ہین آپ لکھے پڑھے نہین تھے سلاطین شرقیہ جونپور آپکے معتقد تھے ایک مجلس علماء مین آپکو
بغرض امتحان طلب کیا تھا اور مسائل شرعی آپسے دریافت کیے گئے تھے آپکے جوابات سے علامہ عصر مولانا
حسن طاہر آپ کا مرید ہوگیا تھا علم باطنی کا آپ مین شرف حاصل تھا آخون درویزہ جو شہر پشاور کے مغربی
دروازہ پر آسودہ ہین اور جنسے تمامی افغانستان مین سلسلہ بیعت ہے آپکے مرید و خلیفہ ہین **نقل ہے**
کہ سو برس بعد وفات آپکے کسی سخت کی جڑ سینۂ پاک پر آگئی تھی اولاد کو بشارت ہوئی چنانچہ صندوق
قبر کھولا گیا اور جڑ کاٹی گئی اور غسل و کفن دوبارہ دیا گیا اور اصلاح بنوائی گئی اور پھر مدفون ہوئے اور
سابق کا کفن اور ناخون اور موئے تراشیدہ مدت تک اولاد کے پاس تبرکاً رہے لوگ اوسکی
زیارت سے مشرف ہوتے تھے بوجہ امتداد ایام اب ضایع ہوگئے مگر ایک عصائے چوبی آپکا ابتک موجود ہے
سنگ مزار ٹوٹ گیا تھا معتقدان نے چندہ کرکے قبر کی مرمت ۱۳۰۹ھ مین کرادی اور احاطہ درگاہ کا دروازہ
شکست ہوگیا تھا بجائے دروازہ چوبی کے اب دروازہ آہنی لگا دیا گیا ہے زمانہ سلاطین وجہ سے اکثر اولاد کا
مذہب شیعہ ہوگیا ہے اسوجہ سے آپکی قبر کی جانب کم توجہی ہے بلکہ آپکی قبر کے متصل تعزیہ مدفون ہونے لگے ہین
آپنے بعمر نوے سال ۹۰۰ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ درج ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| تاخت چون از جہان بخلد برین | حامد ذات احمدی و علیؓ | ۹۰۰ھ |
| گفت سرور بسال تا بخشش | قطب دین حامد خدا و نبیؐ | |

**روضۂ عنایت خان** - یہہ روضہ ایک احاطۂ بزرگ مین مزار راجے حامد شہ کے
جانب مغرب بیس ہاتھ کے فاصلہ پر واقع ہے عنایت خان سرداران اقوام کھروار ہین اور عنایت گنج
اِنکا آباد کردہ ہے اِنکی نسل سے اب کوئی مانکیور مین نہین ہے عنایت گنج مین پختہ احاطہ تھا مگر اب وہ نسیت
و نابود ہے لیکن مقبرہ بوسیدہ اِنکا ابتک موجود ہے یہہ روضہ نہایت خوشنما تعمیر ہوا تھا اسمین مغرب
کیطرف تین گنبد عالیشان تھے درمیانی گنبد کے نیچے قبر عنایت خان کی ہے مگر اسوقت تینون گنبد
منہدم ہوگئے ہین احاطہ کی دیوارین بلند ہین دو دروازے ایک جانب شمال اور دوسرا جانب
جنوب ہے اور احاطہ کے گوشہ مشرقین جنوب و شمال مین بروج تھے وہ بھی اب گر گئے ہین۔

**قبر راجے رستمی گرویزی** - یہہ قبر سعہ دیگر مقابر پختہ کے بالائے حصار رتہاس گڈھ
عنایت گنج سے جانب جنوب واقع ہے یہہ خاندان سادات گرویزی مین صاحب کمال درویش گذرے ہین

Marfat.com

اولاد انکی مانکپور اور مصطفے آباد وغیرہ مین آباد ہے۔ شادی بیاہ کے کہانے مین اب تک ان کا حصہ لگایا جاتا ہے۔

**مسجد و مقبرہ میر طوفان شہید**۔ بازار شاہ آباد مین بالائے نالہ محاذی قبر راجے راشنی جانب مغرب کچہہ دور فاصلہ پر مسجد بوسیدہ اور مقبرہ میر طوفان واقع ہے۔ انہون نے شہر ربیع الثانی ۶۶۵ھ مین کفار کے ہاتہہ سے بضرب تیر تفنگ شہادت پائی یہان عرس سالیانہ ہوتا تہا جب سے دوست علی مجاور فوت ہو گیا مراسم عرس بند ہو گئے میر طوفان کی اولاد اب یہان آباد نہین ہے مگر کچہہ لوگ اس نسل کے موضع ہیبت پور پرگنہ ہتگام تحصیل کہاگا ضلع فتحپور مین آباد ہین انکی اولاد کا مکان شاہ آباد مین پورب کیطرف تہا اب صرف مسجد باقی ہے اس خاندان مین ایک شادی ایسے اصراف سے ہوئی تہی جسکی دعوت کا کہانا ہر اقوام تمام سکنائے مانکپور کو دیا گیا تہا میر طوفان کے بالین مزار پر جو سنگ نصب ہے اونمین جو قطعات و عبارت کندہ ہے وہ بجنسہ نقل کیجاتی ہے۔

| | |
|---|---|
| میر طوفان چون ہزبر یکہ تاز | بر سر کفار شبہائے دوید |
| از قضا تیر اجل یعنی تفنگ | بر تن پاک شریف او رسید |
| سال فوتش از خرد تسلیم گفت | کو بجائے حرب طوفان شد شہید |

خمس ستین و ستمائۃ شہر ربیع الثانی ثقۃ العبد مولانا مبارک۔

| | |
|---|---|
| الٰہی چنان کن کہ انجام کار | تو خوشنود باشی و ما رستگار |
| ہر کہ آید بجہا اقل فنا خواہد شد | آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد شد |

**مقبرہ نواب الصمد خان**۔ یہہ سادات گردیزی خاندان سے ہین یہہ مقبرہ ایک بلند اور وسیع چبوترہ پر میر طوفان کے مقبرہ کے جانب شمال کچہہ فاصلہ پر واقع ہے اور اس چبوترہ پر اور مقابر بھی موجود ہے لیکن اب یہان مردے دفن نہین ہوتے۔

**روضہ لاڈلی بی بی**۔ مقبرہ نواب عبد الصمد خان سے چہہ قدم کے فاصلہ پر جانب شمال یہہ روضہ واقع ہے اس روضہ کے گرد ایک بلند احاطہ خشتی ہے اور دروازہ سنگین اور مختصر پورب کیطرف واقع ہے اور وسط احاطہ مین روضہ سنگین گنبد دار ہے اور اس روضہ کے باہر بہت سے مقابر پختہ ہین یہہ لاڈلی بی بی خاندان سادات گردیزی سے ہین جنکا لقب راجے میر ککر یہا ہے کیونکہ موضع ککر یہا اس خاندان کی حقیت آبائی تہی



Marfat.com

اس خاندان کے لوگ اب مانکپور مین آباد ہین ہین میر خیرات حسین ساکن سلون اس نسل سے ہے ایک نابالغ لڑکا ان کا قصبۂ سلون مین موجود ہے۔

**قبرستان بارہ دواری**۔ یہہ ایک بلند اور وسیع چبوترہ جسپر مقابر سختہ ہین لاڈلی بی بی کے روضہ سے جانب گوشۂ مغرب و شمال مین کچھہ دور فاصلہ پر ہے یہہ قبرستان بارہ گھرونکا ہے اسوقت اون گھرون سے کوئی باقی نہین ہے۔

**عیدگاہ**۔ بمقابلہ آئمہ اجے محمد حیات مین جانب گوشۂ مغرب و شمال واقع ہے یہہ عیدگاہ پورانی ہے مغرب کی دیوار کے دونون سرونپر برج سنگین تھے لیکن وہ منہدم ہوگئے فرش عیدگاہ ایک چبوترہ بلا قید تھا اسوجہ سے اسمین احتمال ناپاکی اور آمد و شد جانوران کا تھا حاجی کریم بخش نے کوشش کے ساتھہ چندہ احاطہ تعمیر کرایا اور اسمین دروازہ لگا دیا اب یہہ مسجد عیدگاہ نو تعمیر ہوگئی۔

**گھوڑے شہید**۔ غوری شہید کا بگڑا ہوا گھوڑا شہید ہے یہہ مقابر آبادی شاہ آباد سے جانب شمال واقع ہین۔

**چھیپون کی مسجد**۔ یہہ مسجد آبادی شاہ آباد کے مغرب کیطرف ہے اقوام چھیپا پہلے یہان آباد تھے یہہ مسجد چندہ سے بنائی گئی تھی اس مسجد کے بانی کی اولاد آجوضع ٹانڈہ پرگنہ کڑا مین آباد ہے اور قوم چھیپا معروف ہے

**روضۂ شہاب الدین گرویزی اور روضۂ شہزادی**۔ یہہ دو روضہ گنبدار ایک احاطۂ خشتی کے اندر جسمین بہت سے مقابر سختہ ہین اور احاطہ منہدم ہوگیا ہے اور منجملہ دو روضہ کے ایک روضہ سنگین ہے جو شہادت الدین گرویزی کا معروف ہے مگر سوائے اس قبر کے سادات گرویزی کے کوئی مورث یہان مدفون نہین ہین گرویزی سادات کا بیان اس روضہ کی نسبت عجیب و غریب ہے، وہ کہتے ہین کہ شہاب الدین ہمارے مورث کا مقبرہ دریا کے کنارے پر تھا جب وہ مقام دریا برد ہونے کے قریب ہوا تو اولاد نے یہہ روضہ تعمیر کراکے دوبارہ اسمین مدفون کیا بیان ایسا ہے جیسا کہ نسبت قبر شاہ جمال الدین اولیا۔ ہم پہلے تحریر کر چکے ہین اور یہہ بیان طور قصہ کہانی زبانی ہے کوئی ثبوت تحریری نہین ہے نہ کوئی عمل مابعد ایسا ہے جسکی صداقت سے اسکو تسلیم کر لیا جاے اولاد شہاب الدین مانکپور مین بکثرت پہلے آباد تھی اور اب بھی آباد ہے مگر کسی خاندان کا گورستان یہان نہین ہے ساخت روضہ بمشکل مسجد جامع و چہل ستون واقع شاہ آباد کے ہے دیوار روضہ شہزادی کا مشہور ہے جسمین قبر کے گرد پتھر کا کٹہرہ نہایت خوشنما ہے اور قبر کے سرہانے

Marfat.com

دیوار مین ایک پتہر نصب ہے اوقطعہ تاریخ اوسمین کندہ تھا مگر بوجہ مرور ایام حروف اُسکے محکوک ہو گئے ہین صرف ایک شعر پڑہا جاتا ہے جو درج کرتا ہون۔ ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| وزید باد خزان شمع مجلس جعفر | | ہزار حیف کہ گل شد نماند تا بسحر | |

اب غور طلب یہہ امر ہے کہ یہہ معظم کس خاندان سے ہین اول جعفر خان بن خضر خان بن سلطان علاء الدین خلجی جاگیردار کڑہ مانکپور اگر اس جعفر خان کی بیگم کا یہہ روضہ ہے تو اسکا چچا شہزادہ شہاب الدین تہا روضہ سنگین اوسکا ہے۔

**مسجد جامع** ۔شاہ آباد کے مغرب کیطرف دریائے گنگا کے کنارے ایک عالیشان عمارت سنگین تھی جو منہدم ہو گئی صرف مغرب کیطرف کی عمارت سنگین جسمین دالان وسیع اور اوسکے پہلو مین ایک سمت شمال اور دوسری سمت جنوب دالان موجود ہے اس مسجد کے مصارف کیواسطے شاہجہان بادشاہ دہلی نے حسب فرمان شاہی صمار بیگہ زمین معاف عطا کی ہے جسکے فرمان کی نقل بجنسہ درج تاریخ ہذا ہے اور بوجہ انقلاب حکومت یا متولیان کی طمع سے یہہ اراضی معافی اب زمینداری خالصہ ہے۔ اور دربار میر عدل سے جنکے نام فرمان شاہی ہے منتقل بہی کردی ہے اگرچہ فرمان کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ میر عدل راجے عبدالقادر نے ایک قصبہ بنام شہاب الدین آباد۔ آباد کیا تہا اور شاہجہان بادشاہ کا نام شہاب الدین ہے اور میر عدل کے موروث کا نام بہی شہاب الدین تہا اور غرض میر عدل کی اپنے مورث کے نام سے تہی اور در پردہ خوشنودی مزاج شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ سے بہی تہی۔

اس قصبے کی آبادی اور نام کا جو کچہہ سبب ہو لیکن یہہ بات ذہن نشین نہین ہوتی کہ راجے سید عبدالقادر میر عدل نے کئی لاکہہ روپیہ صرف کرکے مسجد اور مکانات سنگین جو عمارات عالیشان دریا کے کنارے واقع ہین تعمیر کرائی اور صمار بیگہ زمین بجیلہ مصارف مسجد حاصل کی کیونکہ اُسوقت زمین ایسی بیش قیمت شے نہین تہی جسقدر روپیہ تعمیرات مین صرف ہوا ہوگا اوس قیمت مین ایک علاقہ زمینداری خرید کرلینا ممکن تہا اوس وقت کے کاغذات خانگی اس خاندان کے راقم نے بچشم خود دیکہے ہین میر عدل کے پاس جیسی عمارات عالیشان یہہ ہین ویسا علاقہ زمینداری یا معافی نہین تہا۔

LIBRARY.
Muhammad Iqbal Mujaddidi
LAHORE.
3088

Marfat.com

# نقل فرمان

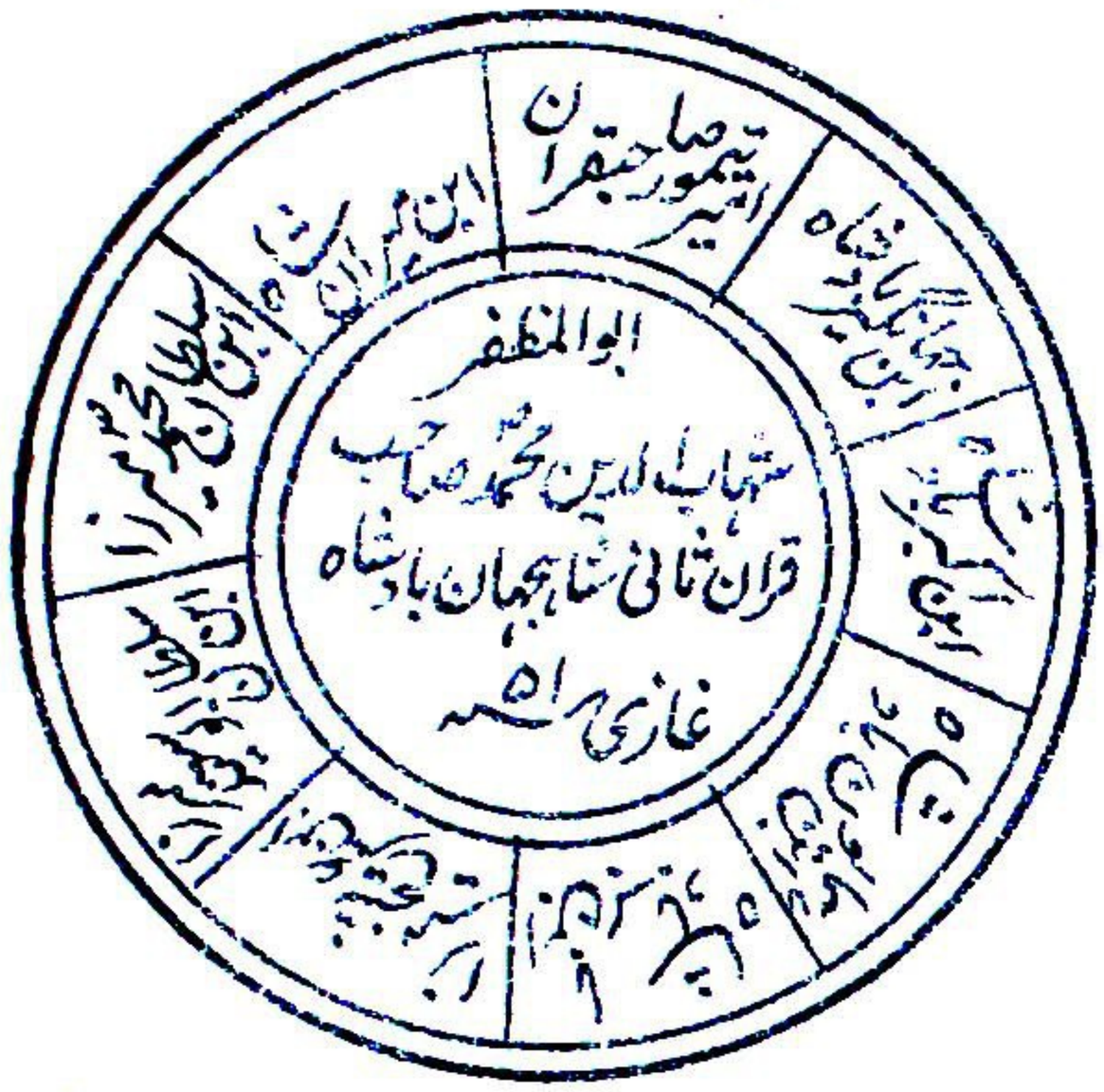


مهر

دستخط طغرا

درین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت - چون بغرض مقدس رسیدن سعادت و نقابت پناه فضائل دستگاه سلاله سادات الاماجد العظام نتیجه النقاد اولیاء الکرام نقاوة العرفا والاعاظم ذی الحسب الطاهر والنسب الظاهر زبدة الافاضل والاکابر راجے سید عبدالقادر میر عدل در سواد بلدهٔ مانکپور عسکر ظفر اثر بر کنار دریا قصبه بنام نامی و اسم سامی اشرف اقدس ارفع همایون اعلی آباد ساخته بشهاب الدین آباد موسوم گردانیده التماس نمود که مسجد جامع میخواهد در انجا بنا کند تا سکنه انجا باداے صلوات خمسه و جمعه و عیدین قیام نموده محتاج رفتن جاے دیگر نباشند و اثر مثوبات آن لاحق روزگار اشرف همایون گردد و نیز التماس نمود که بر معترفه و سکان آن قصبه از عمله و فعله و پته و گذر و غیره هیچکس را مجال تعدی و ستم نباشد بامر فرقه المحال و فارغ البال کامیاب عبادات مشاغل خویش نموده بدعا گوے دوام دولت ابد پیوند اشتغال می نموده باشند و این معنی از دیاد آبادانی و معموری قصبه و اجتماع مردم شود حکم جهان مطاع گردون ارتفاع ارکمن لطف و مرحمت شرف اصدار و عز ایراد یافت که موازی پانصد بیگه زمین مزروع و افتاده بالمناصفه دیده و داده بطریق انعام موبد و مخلد و وجه اخراجات مسجد و ضیافت وارد و صادر و باغات از پرگنه حویلی مانکپور وغیره حسب الضمن مقرر و مفوض باشد که سیادت و نقابت پناه مشار الیه اولاد و احفاد موصی الیه بطناً بعد بطنٍ و نسلاً بعد نسلٍ ابداً موبداً تفقد احوال مساکین وارد و صادر انجا کوشیده به ترویج و تعمیر مسجد و قیام قصبه اقدام می نموده باشند

Marfat.com

وسلسل حکام وعمال متصدیان مہمات وجاگیرداران فوجداران کروریان جاں واستقبال النصوبہ سرکار آنہ
بموجب حکم الاشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکورہ را بمودہ چک بستہ بتصرف مومی الیہم باز گذاشتہ اصلاً و
مطلقاً تغیر وتبدل بر آن راہ ندہند وبعلت یا بوجہات واخراجات مثل قلنغہ وپیشکش وجرمانہ وضابطہ
محصولانہ ومہرانہ دروغگانہ وبیگار وشکار روزہ نیمی ومقدمی وصدوقمی وقانونگوئی وضبطاہر سالہ وتکرار
زراعت واحضار استخاص وتصحیح صدور وتجدید اسناد وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت
نسازند بانفراغ خاطر حاصلات را صرف اخراجات مسجد وضیافت وارد وصادر در انجا وغیرہ می نمودہ باشند
وجمیع سکنہ محترقہ واہل کسب آن قصبہ را از بقال وحبی وبافندہ وکاغذی ودلال وملاح وغیرہ کہ در بازار
پٹینہ وگذر کار میکنند از جمیع تکالیف ومطالبات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمردہ از جمیع عوارضات مصون
ومحروس شناختہ اصلاً ومطلقاً بہیچ نہج من الوجوہ مزاحم نشوند تمامی متعلقات ومضافات آن قصبہ را
بلا شرکت ومساہمت بآن سیادت وثقاوت پناہ مستار الیہ وفرزندان مومی الیہ منسوب داشتہ اصلاً مداخلت
ننمایند وبعلت زکوٰۃ محترقہ وسایر امور نامشروعہ وممنوعہ بادشاہی یکدام طلب وتوقع نکنند می باید کہ
ہیچکس از اہالی انجا را وہیچ معاملہ وقضیہ تکلیف رجوع بدیگرے بغیر آنہا نکنند می باید کہ بموجب مقررہ مسلم
دانستہ از ثوابت تغیر وتبدل مصون سند درین باب ہر سالہ فرمان وپروانچہ مجدد نطلبند واز فرمودہ
تخلف الحراف نورزند چون بتوقع رفیع منع اشرف اعلیٰ فرین ومجلی گردد اعتبار نمایند در عہدہ دانند
تحریراً فی التاریخ ۲۸ - خورداد الہی سنہ ۳۔

(نوٹ) عبارت ظہری اس فرمان کی بوجہ محکوک ہوجانے حروف کے پڑھی نہیں گئی اسلئے اخیر
عبارت کے فقرات تحریر کئے جاتے ہین - ۲۸ - ماہ خورداد الہی سنہ ۳ مطابق ۳ - شہر شوال سنہ ۳۹ ہ مقدس

| | | |
|---|---|---|
| از حویلی مانکپور قریب آبادانی مسجد زمین افتادہ۔ مار بیگہ لایق زراعت | از قریات گذارہ از موضع بلدہ واز تغیر جاگیردار۔ مار بیگہ مزروع | از قریات پائیگاہ از موضع بہکہ وغیرہ مار بیگہ - افتادہ لایق زراعت |

اور واضح رہے کہ فرمان کورین قصبہ کا نام شہاب الدین آباد لکھا گیا ہے اور مار بیگہ اراضی واسطے مضافات اور وارد وصادر مسجد کے سرکار دہلی سے عطا ہوئی ہے اور اوسوقت کے دوسرے کاغذات کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے پہلے یہان ایک آبادی کا نام شاہ آباد تھا اسکے قریب مین جب میر عدل نے

سنہ دیکھو یہ نامہ نوشتہ راجے علی بہادر بن راجے عبد القادر مورخہ ۴ - رمضان سنہ ۱۰۴۰ ہجری۔



Marfat.com

ایک قصبہ آباد کیا اوسکا نام شہاب الدین آباد رکھا پس یہہ دونون قصبے اب شامل ہوگئے اور سب کا نام شہاب الدین آباد لکھا جانے لگا اور جب میر عدل کی اولاد راجے سید محمد حیات کا زمانہ ہوا تو انہون نے اپنی کل ملکیت کا مجموعہ کرکے اپنے نانکار کی ایک سند حاصل کرکے موضع کا نام آئیمہ راجے محمد حیات قرار دیا جو اسوقت بہی کاغذات سرکاری اور خانگی مین لکہا جاتا ہے راجے سید عبدالقادر میر عدل کو بذریعہ فرمان شاہی پانسو بیگہ زمین مین بحالات حویلی مانکپور۔ قریات گذارہ۔ اور قریات پائیگاہ سے ملی تہی شہاب الدین آباد مین اُسکے حدود بہت کم تہے اسوقت موضع آئیمہ راجے محمد حیات مین سات سو بیگہ کا رقبہ ارضی ہے پس بہت سے چکوکات کی زمین اسمین شامل ہوگئی ہے۔

**چہل ستون و سنگین محل** چہل ستون مقبرہ ہے جسمین تین تین زینے ہر چہار اطراف مین سنگین عمارت کے تہے اوسکے وسط مین ایک گنبد کلان سنگین تہا جو اسوقت منہدم ہے زیر گنبد تین قبرین ایک سنگ مرمر کی جانب مشرق اور دو سنگ سرخ کی جانب مغرب لیکن تینون مقابر برابر تہین ان مقابر کو کوئی نہین بتلا سکتا کہ کس بزرگ کی قبرین ہین بعض لوگ کہتے ہین سنگ مرمر والی قبر شہید کی ہے اور بعضونکا خیال تہا کہ قبرین فرضی ہین یہہ عمارت عمدہ بتعمیر کرائی گئی تہی اور اسمین چالیس ستون اس ترکیب کے ساتہہ تعمیر کیے گئے تہے کہ باہر سے کوئی شخص بندوق یا گولی یا تیر چلائے تو جو شخص وسط کے کمرے مین بیٹہا ہوگا اوسکو کچہہ نقصان نہ پہونچے گا بلکہ گولی یا تیر کسی ستون مین رہجائیگا اسکی تعمیر پر بجا بادشاہ دہلی کو دیا گیا تہا کہ شاہی مکان کی نقل راجے سید عبدالقادر میر عدل نے بنوائی ہے پس میر عدل نے بخوف و عتاب سلطانی فرضی قبرین اسمین تعمیر کرائی ہین تاکہ یہہ عمارت منہدم ہونے سے محفوظ رہے بعض کہتے ہین کہ یہہ دفینہ ہے اور قبرین فرضی ہین ان خیالات سے قابض حال راجے سید عشق حسین نے بطمع دفینہ ایک قبر کو جسکا تعویذ سنگ مرمر کا تہا کہود ڈالا جب تختہ فراجدا کیا گیا تو اوسمین سے ایک خوشبو برآمد ہوئی اور کیا دیکہا کہ ایک مردہ شخص سو رہا ہے مگر اوسکی ہڈیان سرخ ہین اور صرف ہڈیان باقی ہین یہہ دیکہکر فوراً سنگ مزار بند کر دیا گیا قابضان عمارت جنکا موروثی ترکہ ہے وہ اس عمارت کی تعمیر کی اصلی حقیقت نہین بتلا سکتے نہ کوئی کاغذات انکے یہان ایسا ہے کہ جسکے دیکہنے سے اس عالیشان عمارت کا صحیح پتہ دریافت ہو سکے نہ کوئی علاقہ زمینداری کی ایسی فہرست بنام راجے عبدالقادر اس خاندان مین موجود ہے کہ اس عمارت کے شایان ہو اور اگر ہے تو وہی فرمان شاہجہان بادشاہ کا جسکی نقل راقم لکہہ چکا ہے یا چند دیہات زمینداری کے کاغذات ہین

Marfat.com

جنکے دیکھنے سے قیاس غالب نہین ہوتا البتہ کتب تواریخ سے جاگیرداران خلجی کی یہان سکونت ثابت ہوتی ہے جنکا مفصل حال راقم آیندہ حصہ تواریخ کتاب ہذامین اور اقوام وامغانیان کے عروج کے ساتھہ تحریر کریگا[1] تواریخ سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ جلال الدین فیروز خلجی شہنشاہ دہلی مانکپور مین دریاے گنگا کے کنارے قتل کیا گیا ہے چہل ستون کا مشرقی حصہ سنگین اوس احاطہ مین واقع ہے جہان بڑی بڑی عمارت سنگین ہین اور اسوقت مشرقی پہلو مین ایک عمارت سنگین موجود ہے یہہ سنگین محل ایک درباری مکان معلوم ہوتا ہے یا خانقاہ مقبرہ چہل ستون اسکے وسط کے دالان کشادہ ہین اور دو منزلہ کمرے ایسے ہین کہ وہانکی نشست وسطی دالان کے لوگ دکہائی پڑتے ہین جلسہ عام کیغرض سے یہہ مکان ضرور تعمیر ہوا ہے اور عرصہ دراز سے اس محل مین اب تعزیہ داری ہوتی ہے اور سید الشہدا حضرت امام حسینؑ کے نام کی مجلس اسمین برپا ہوتی ہین اس محل کے مشرق جانب زیر محل ایک وسیع تہ خانہ سنگین ہے یہہ تہ خانہ موسم گرما مین سرد رہتا ہے اور اس محل کے صحن مین اسکے مہندس نے عجیب صنعت کہی ہے کہ صحن گہرا ہے پانی کی نکاس کو کوئی بذر روہ نہین ہے عملداری انگریزی مین حکام ضلع اس مقام پر عین موسم برسات مین آئے اور اسکے صحن مین پہول گلاب کے بوقت بارش برباران ڈالیگئے کہ دیکہین وہ پہول بہکر کسطرف کو جاتے ہین لیکن وہ پہول جہان ڈالے گئے تہے وہین رہے۔ اور پانی صحن کا جلد خشک ہوگیا اس محل کی پشت پر رنگین محل وپائین باغ تہا مگر وہ نیست ونابود ہوگیا صرف ایک سنگین دالان اوسمین موجود ہے اور محل سنگین کے سامنے سمت شمال اس محل کا جواب سنگین عمارت تہی وہ بہی کہود گئی اور اس محل کے پورب کیطرف چوبی محل تہا اوسکا نشان بہی باقی نہین ہے اور چوبی محل کی ایک دیوار جنوبی باقی ہے جسمین رنگین دروازہ دالان جانب جنوب رویہ ہے اور رنگین محل کے شمال مین ایک مکان خشتی نو تعمیر موجود ہے اور ان سب عمارات کا ایک وسیع خشتی احاطہ ہے جسکا صدر دروازہ اوتر کی جانب ہے اس احاطہ کے گوشہ مغرب وشمال مین ایک چہتری دار گنبد ہے کہ جسمین ستون پتہر کے ہین اور چہت کے نیچے چند قبور ہین جنکو کوئی نہین بتلا سکتا کہ یہہ مقابر کسکے ہین اور اوسکے قریب ایک چہوٹی ٹٹی کی مسجد ہے اور اسکے پہلو ے شمال مین بیرون صحن چند مقابر پختہ ہین وہ البتہ مالکان وقابضان عمارت کے مورثون کی ہین۔

راجے سید علی سجاد اور راجے سید علی جواد ابنائے راجے سید عبد القادر کی حویلی محاذی قلعہ گنگ

[1] دیکہو تاریخ فرشتہ وطبقات ناصری۔ وتاج المآثر۔

Marfat.com

اور عمارت مرکانات قاضیان مانکپور کے پشت پر واقع تہین جو اسوقت منہدم ہوکر کہیت ہوگیا ہے یہہ بات سمجھہ مین نہین آتی کہ جب ان لوگون کے باپ کی عمارت عالیشان شہاب الدین آباد مین موجود تہی تو ان کے نام سے یہہ حویلی کیون معروف ہوئی۔

## اقوام موجودہ قصبۂ مانکپور

برہمن - مہابرہمن - گنگاپتر - بقال - تیلی - تمبولی - برئی - حلوائی - اہیر - گڈریہ - کلوار - باری - نائی - کہار - بھڑبھونجہ - بہاٹ - بڑہئی - لوہار - سونار - درزی - دہوبی - چمار - موچی - چارچاردوز - پٹوا - ملاح - دہرکار - کمہار - چڑیمار - کایستہہ - کھٹک پاسی - موراؤ - کبنی یا کورمی - کہٹا - قوم کہٹا سوائے قصبۂ مانکپور و دیگر مقامات مین پہلے آباد نہین تہی کیونکہ زمان سابق مین ریشم بافی کا پیشہ یہہ لوگ کرتے تہے بیش قیمت ریشمی کپڑہ شہر دہلی کو مانکپور سے جاتا تہا (دیکہو کارنامہ تغلق) اسوقت یہہ قوم پارچہ بافی کا کام کرتے ہے اور شہر بنارس اور بہت سے مقامات مین آباد ہے اور ادنی درجہ کے ہندؤن مین انکا شمار ہے اور قوم بقال سروانی آباد ہے جو خطہ کشمیر سے قبل عملداری اسلام یہان آباد ہوئی تہی اب یہان سے تمامی ہند مین منتشر ہوگئی لیکن یہ قوم اپنی تارک الوطنی دوسرے مقامات مین مانکپور سے بیان کرتی ہے۔ قوم راجپوت اس قصبہ مین آباد نہین ہے برہمن بہی تہوڑے آباد ہین مسلمانونکا اس قصبہ مین تعصب مذہبی کسیوقتمین زیادہ بڑہگیا تہا کہ اہل ہنود مین شریف قوم کی آبادی بہت کم رہ گئی کیونکہ ابتک اس قصبے مین یہہ رسم چلی آتی ہے کہ گاؤ قصاب وسط آبادی کے بلند مقامات مین ہر روز بآواز بلند وہ الفاظ پکارتے ہین کہ قوم ہنود جسکے سننے کی برداشت نہین کرسکتے۔

## سکہہ

مذہب سکہہ کی ایک عمارت موسوم بہ سنگہت دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے اور سنگہت کے اندر گرو کی سمادہ بہی ہے اور ایک گدی نشین اس فرقہ کا یہان رہتا ہے سال مین ایکمرتبہ گرو پرب کا جلسہ ہوتا ہے اس فرقہ کے لوگ اور دیگر مذہب کے لوگ جمع ہوتے ہین اور کتہیک اس جلسہ مین راگ و رقص مین مشغول ہوتے ہین اور ختم جلسہ پر موہن بھوگ (حلوا) تقسیم ہوتا ہے۔

Marfat.com

## پرم ہنس

ایک سنگہت بوسیدہ فرقہ پرم ہنس کی شاہ آباد کے مغرب جانب دریاے گنگا کے کنارے واقع ہے اسمین ایک فقیر رہتا ہے مگر کوئی جلسہ نہین ہوتا ہے۔

## قوم اسلام

شیخ۔ سید۔ پٹھان۔ جولاہا۔ نداف۔ نان بائی۔ کنجڑا۔ قصائی۔ معمار۔ درزی۔ حجام۔ دفالی۔ فقیر۔ پیرزادہ۔ قلعی گر۔ گویّا۔ طوائف۔ تہوئی۔ منہار۔ مالی۔ موچی۔ قوم مغل آباد نہین ہے اور بہشتی بہی آباد نہین ہے سُنی اور شیعہ دونون فرقے کے لوگ آباد ہین۔

## پیشہ وران

شیوخ وسادات زمینداری پیشہ اور پٹہان زمینداری اور مہاجنی اور قوم کایستہہ زمینداری ونوکری اور پیرزادگان زمینداری معافی اور نیز نوکری پیشہ ہین اور سلسلہ بیعت مریدان کے پابند ہین اس قصبہ کے لوگ ملازمت سرکاری مین اسوقت کم عہدہ دار ہین قوم مورائی زیادہ زراعت پیشہ ہے جاگیرات عطیہ سلاطین دہلی اور لکہنؤ کے اجزا ابتک مقبوضۂ اقوام شیوخ وسادات ہین۔

## تجارت

کوئی مشہور کاروبار اس قصبہ مین نہین ہوتا اور ہفتہ مین چہہ روز بازار پیٹنہ مقامات بہمن پور اور کنور گنج وشاہ آباد مین ہوتا ہے لیکن ۱۹۱۲ء سے ایک جدید بازار اسٹیشن ریلوے پر قایم ہوا ہے جسکا نام علی حسن گنج قرار پایا ہے۔

## صنعت

کوئی خاص صنعت یہان کی مشہور نہین ہے البتہ زمان سابق مین یہان کاغذ اور ریشمی کپڑا بنایا جاتا تہا لیکن لوہار اور بڑہئی یہان کے زیادہ ہوشیار اور کاریگر ہین۔

## میلے

صحبت غازی میان۔ ملک بیٹن۔ چالا بندہیاچل۔ اور بہت سے گنگا اشنان کے میلے ہوتے ہین۔



Marfat.com

# علوم وفنون

اہلِ ہنود مین زبان سنسکرت کا کوئی عالم نہین ہے مسلمانون مین زبان عربی کے عالم معدود چند ہین فارسی کے جاننے والے زیادہ ہین زبان انگریزی کے ماہر دو چار شخص ہین طبیب مصرانی حسن کوئی نہین ہے اور فن ڈاکٹری مین بھی کوئی نہین ہے علم طب یونانی کے ماہر زیادہ ہین اونمین حکیم مرتضیٰ سرآوردہ ہین زبان اُردو کے شاعر زیادہ ہین جنکو زبان لکھنؤ کی تقلید ہے خصوص راجے سید تعشق حسین تخلص تعشق و میر حیدر حسین تخلص حیدر و شاہ عبدالغفور تخلص بقا اور حافظ خلیل حسن تخلص خلیل اور جلیل القدر حافظ جلیل حسن تخلص جلیل شاعر درباری ریاست حیدرآباد دکن اور عبداللہ علوی تخلص قیس مؤلف تاریخ ہذا اور انشاپردازی کے تحقق بہت کم ہین۔ علم موسیقی مین مہتاب خان اور بدرالدین خان گویا موجود ہین۔

# پیداوار اراضی

پانی یہان کا شور ہے تماکو زیادہ پیدا ہوتا ہے اور ترکاریان بھی زیادہ پیدا ہوتی ہین نیشکر اور دھان خاص قصبہ مین نہین ہوتا باغات انبہ و مہوہ بکثرت ہین ترشا یا نایاب ہے درختان تاڑ زیادہ ہین عرق تاڑ اوتارا جاتا ہے اور کھجور کے درخت کم ہین۔

# عمارات موجودہ

عمارات پارینہ مین عیدگاہ۔ مسجد جامع۔ چہل ستون۔ سنگین محل۔ باؤلی۔ خانقاہ حسامی۔ اور جدید مکانات مین مکان محمد حیدر خان مرحوم اور گنگا گھاٹ وغیرہ ہین۔

# طرز معاشرت

ہندو اور مسلمان کا طرز معاشرت مثل دیگر قصبہ جات صوبۂ اودہ کے ہے مگر خاندان پیرزادگان مین علاوہ عُرس رسم گاگر بہرنے کی ہے اس قصبے کے باشندون کو زبان اُردو مین تقلید لکھنؤ سے ہے اِس لئے لہجۂ کلام لکھنوی ہے اور مادری زبان دیہاتی پوربی ہے

Marfat.com

# دوسرا حصہ تواریخ

## ہندوستان کے اصلی باشندے اور ممالک کے حملے

اصلی باشندے ہندوستان کے وحشی اور جنگلی کوتاہ قامت رنگ سیاہ بدصورت تھے اور ننگے رہتے تھے درختوں کے پھل اور جڑیں اور سؤر و ہرن کا گوشت کھاتے تھے نکیلے پتھروں سے شکار کرتے تھے بعدہٗ دوسرے کاموں سے آگاہ ہوئے۔ سچ ہے کہ پہلے انسان ایک شکاری تھا اور شکار کرنے میں بعض مویشی اسکے مطیع ہوگئے تو شکاری سے چرواہا بنا پھر گلہ بانی سے زراعت کے پیدا ہونیکا تجربہ حاصل ہوا اور وقت سے غذا میں غلہ کا اضافہ ہوا اور زراعت کرنے سے سکونت مستقل کا موقع ملا اب گانوں آباد ہونے لگے اور آپس کی ضروریات میں تجارت کی ضرورت لاحق ہوئی اب کسان سے تاجر ہوا اور آپس کی باتیں یاد رکھنے کی غرض سے علامتیں لکھنے پڑھنے کی ایجاد ہوئیں تو تہذیب کے درجہ پر فائز ہوا۔

ہندوستان کے اصلی باشندے اول ہی درجہ پر تھے کہ کوہ ہمالیہ سے ایک قوم جسکا نام لوڈہ تھا حملہ آور ہوئی اور ان وحشیوں کو مغلوب کیا اسکے بعد پھر شمالی ہند سے متعدد حملہ ہوئے جو پہلے لوگ آئے ہوئے تھے وہ اصلی باشندوں کے ساتھ جنوب کیطرف ہٹ گئے اور جو لوگ رہگئے وہ حملہ آوروں سے ملگئے تیسرا حملہ ہمالیہ کے شمال و مغرب کے دروں سے ہوا یہہ قوم نہایت مضبوط اور قوی تھی ہندوستانمین اس قوم کا نام دراوڑ کہلایا گیا یہہ قوم سانپ اور درختوں کو پوجتے تھے اس قوم نے جنگل کو صاف کرنا اور کشتکاری کی بنیاد ڈالی اور سابق کے باشندوں سے ملگئی۔ چوتھا حملہ ہندوستان کے پورب دراوڑ کے گوشہ سے ہوا اس نے قوم دراوڑ کو مغلوب کیا اور آخرمین وہ مل جلگئے۔ پانچوان حملہ پھر اسی سمت سے ہوا اس حملہ کے لوگ تورانی کہلاتے تھے جسمین تورانی کا بیشتر داخل ہین کشمیر سے بنگالہ تک کا ملک ان کا مقبوضہ تھا یہہ قوم اب ملک بنگالہ مین زیادہ ہے۔

## آریہ

آریہ مراد باشندگان سرزمین ایران سے ہے کوہ قاف کے باشندے چند گروہ ممالک ایران وترکستانمین جو پہلے آباد ہوئے تھے ترکستانی گروہ ماوراالنہر سے بڑھا اور ایک گروہ سرزمین ایران سے چلا یہہ دونون گروہ سرحد ایران پر پہونچکر باہم ملگئے اور پھر وہان سے آگے بڑھے اور شہ براہ کو ان

Marfat.com

گروہون نے آباد کیا ان گروہون کے لوگ مختلف زبانین بولتے تہے ایک زبان کرنیکی غرض سے انہون نے
زبان کو آراستہ کیا اور اوسکا نام سنسکرت رکہا اور اس زبان مین قانون شریعت یعنی ویدونکی بنیاد
ڈالی اس گروہ کے لوگ برہمن اور چہتری تہے اس گروہ کے لوگ جب سرحد ہندوستان پر پہونچے تو انکو
ایک دریا ملا زبان سنسکرت مین اوسکو سندہو کہا اور اوسکے کنارے پر قیام کیا ہندوستان کے باشندے
ان لوگونکو بوجہ بود و باش لب دریا سندہو کہتے تھے اور چند زمانے بعد مین بوجہ کثرت استعمال سندہو
تبدیل ہوکر ہندو مشہور ہوگیا چونکہ یہہ گروہ سرزمین ایران سے آیا تہا لہذا یہہ گروہ آریہ بہی معروف ہوا
گروہ آریہ نے چار قومین بنائین - اول برہمن یعنی ویدخوان - دوم کشتری یعنی صاحب سیف تیسرے
ویش یعنی تاجر چوتہے شودر یعنی خدمت پیشہ - برہمن اور چہتری تو اول درجہ گروہ آریہ سے تھے
اور انکے درمیانی درجہ کے لوگ ویش اور ممالک مفتوحہ کے باشندے شودر کہے جاتے تہے -
منوجی کا قول ہے کہ کوئی شخص جنم کے باعث برہمن خواہ چہتری نہین ہوتا بلکہ کرم سے ہوتا ہے دونون
اقوام برہمن اور کشتری مین بہی چند اقسام ہین چنانچہ اول برہمن مین تین اقسام مصرحہ ذیل ہین اور
اون مین بہی بہت سے خاندان ہین -

| گوڑ | دراوڑ | اوپ برہمن |
|---|---|---|
| (۱) کان کبج - | (۱) مہارشٹر - | (۱) متہرپا چوبے - |
| (۲) میتھل - | (۲) دراوڑ - | (۲) ساکلدیپی - |
| (۳) گوڑ - | (۳) گرجر یعنی گجراتی - | (۳) کشمیری - |
| (۴) سارسوت - | (۴) کارناٹک - | |
| (۵) اٹکل - | (۵) تیلنگ - | |

علی ہذا القیاس کشتریون مین بہی دو اقسام اور چند خاندان مصرحہ ذیل ہین -

| کشتری | اوپ کشتری |
|---|---|
| (۱) سوریہ ونشی | (۱) چترگپت ونشی |
| (۲) چندر ونشی | (۲) چندرگپت ونشی |
| (۳) اگنی ونشی | (۳) ناگ ونشی |
| (۴) رشی ونشی | |

Marfat.com

اور بقول رگ وید اشولائین شروت سوترہ سات برہم رکھہ گوتر ہین یعنی:-

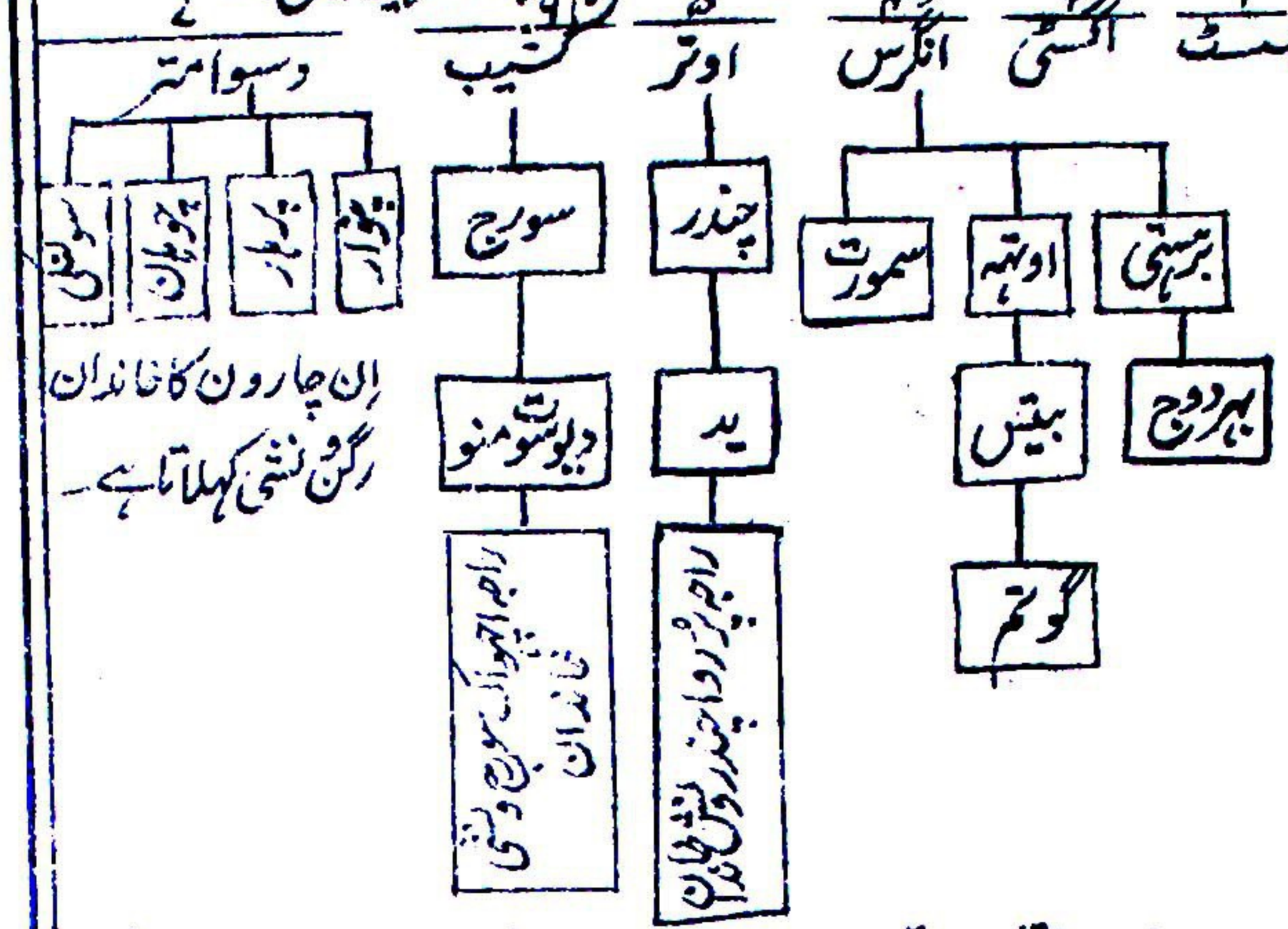


آریہ کو جب ہندوستان مین تسلط ہوا تو اسکا نام آریہ ورش رکہا گیا اسمین کوئی شک نہین کہ آریہ ورش کے باشندے علم واخلاق مین درجہ اول پر تھے لیکن علم تواریخ شاعرون کے سپرد تہا کوئی بیان نظم اور مبالغہ سے خالی نہین تہا اب صحیح واقعات کا معلوم کرنا دشوار ہوگیا۔

اہل اسلام واہل یورپ نے مبالغہ پسند طبایع شاعران ہند کے کلام اور غیر آریہ کے گیتون اور پنوارٹون اور سیاحان غیر ممالک کے روزنامچون سے حالات تواریخی منتخب کرکے قومی تواریخ بہم پہونچائی ہے پہر بہی سیوائے آرائے زنی کے صحیح بہروسہ ناممکن ہے۔

## نام ولقب قوام اہیر وبہر

اہیر لفظ سنسکرت بمعنی شکاری یہہ قوم اصلی اقوام ہند سے ہے جسکا طرز معاشرت اسوقت وحشی اور جنگلی تہا آریہ نے ایسے لوگونکو یہہ خطاب دیا ہے اور جب اس قوم کے لوگون نے مویشی پالنے کا اختیار کیا تو وہ لوگ گوالا یا گوال یا گڈریہ کہلائے اور بعض مقامات مین ایسی حالت پر بہی اہیر ہی کہلاتے رہے اور انمین سے جو گروہ وحشی وجنگلی رہا وہ لوگ بہر کے لقب سے معروف ہوئے کیونکہ ابہر کے معنی بہی شکاری کے ہین کثرت استعمال سے ابہر کا الف حذف ہوگیا صرف بہر باقی رہ گیا۔



Marfat.com

# طرز معاشرت اقوام مہر

اِنکا طریقہ قدیم وحشی اور جنگلی انسانونکی مانند تہا اور اب بہی بعض مقامات مثل گونڈہ وغیرہ کے مزروعہ زمین سے نفرت کلی ہے جب جنگل کا کوئی قطعہ مزروعہ ہوجاتا ہے تو وہ اسکو چہوڑکر دوسرے صحرائی مقامات مین چلے جاتے ہین اور اونکی زندگی ہمیشہ ایک جنگل سے دوسرے جنگل کی آوارہ گردی مین صرف ہوتی ہے یہہ لوگ نہایت بزدل ہوتے ہین لیکن سچے امین اور عمدہ شکاری ہین اور شکار کے تعقب مین وہ کبہی نہین تہکتے اپنی لمبی بندوقون سے عمدہ نشانہ لگاتے ہین مگر نیل گائے کی حفاظت مین البتہ ہندو پن ظاہر کرتے ہین اور سور کے گوشت اور شراب کے بڑے شایق ہین انکی دعوتون مین چاول اور گوشت اور مہوہ کی شراب بکثرت لُنڈہائی جاتی ہے۔

# پرستش اقوام بہر

سامائی دیوی کے سامنے بکرے کی بہینٹ چڑہاتے ہین کارے گورے دیوتاؤن یعنی سانپو روبرو مرغی کے چوزونکی قربانی کرتے ہین بنس پتی مائی کا پوجا البتہ ہندؤنکے مشابہ ہے کیونکہ چہڑہاوا غلہ وگہی وغیرہ کسی برہمن کو دیا جاتا ہے مگر انکی شادی بیاہ مین کسی برہمن کی ضرورت نہین ہوتی اور ملک برہما کے مانند دولہ کا باپ ایک چہوٹا قطعہ جنگل کا دولہ کو شکار کہیلنے کے لئے عطا کرتا ہے اگرچہ بعض مراسم اور پرستش ابتک اقوام پاسی اور ہیر و موراؤ چمار اور علی الخصوص اقوام خانہ بدوش مین پائی جاتی ہین جس سے صاف طور سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ مجموعہ اقوام کسیوقتمین ایک ہونگی۔

# تعمیرات اقوام بہر

بہرونکی تعمیر کردہ سنگین وخشتی قلعے اور باندہ اور زمین دوز گڈہیان ممالک متحدہ آگرہ واودہ مین ابتک موجود ہین بہار[1] کے دولودہ منارونکو اور چیریا کوٹ جو غازیپور مین واقع ہے بہرونکا تعمیر کردہ ہے اور یہی حالت اون کہنڈرون اور ویران مواضعات کے ٹیلون اور قصبہ جات کی ہے جو اضلاع بستی وغازیپور واعظمگڈہ وگونڈہ والہ آباد و پرتابگڈہ اور رائے بریلی وغیرہ مین واقع ہین اور اکثر بہراڈیہہ کے نام سے معروف ہین اور بہرونکی سمار گڈہیان جنمین مختصر جنگل ہوتا تہا ابتک جابجا موجود ہین اور اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین باون کوٹ بہرونکے نام سے مشہور ہین بہرونکے

[1] دیکھو اودہ گزیٹیر۔

Marfat.com

تالاب اور قلعے سورج بیدی پورب پچھم لمبے ہوتے تہے حالانکہ اہل ہنود کے مکانات اور قلعے اور تالاب چندر بیدی اوتر دکہن لمبے ہوتے ہین۔

## حالات مجمل

قوم بہر[1] اون اصلی اقوام سے ہے کہ گورکہپور سے لیکر بندیلکہنڈ اور ساگر تک کا ملک جنکے قبضہ مین تہا اور قوم بہر کے نام مختلف اضلاع غازیپور و بستی مین ابتک مشہور ہین یعنی بہر۔ راج بہر۔ بہریتوا۔ بیار۔ پیون۔ بند۔ جونکہا۔

بہر[2] خود کو راج بہرون سے افضل سمجہتے ہین اور راج بہر ان کے دعوے کو تسلیم نہین کرتے یہہ دونون فرقے آپس مین اکل و شرب نہین کہتے ہین۔ بہرونکی آبادی ضلع غازیپور مین زیادہ ہے لیکن ان کے قبضہ مین ایک ایکڑ زمین نہین ہے مگر خاص خاص اب کاشتکاری کرنے لگے ہین ورنہ مثل اقوام پاسی و آرکہہ چوکیدار موضع کی خدمت انکے متعلق تہی انمین کثرت سے جرایم پیشہ مثل چوری اور نقب زنی کے عادی ہین۔ راج بہر سور کا گوشت نہین کہاتے اور ادنی درجہ کے ہندو خیال کئے جاتے ہین لیکن بہر بالکل ہندو سوسائٹی سے خارج ہین ایک مثل مقامی راج بہرونکی یہہ مشہور ہے کہ انکا تعلق ستاسی راج سے ہے۔

یہہ[3] بات نہایت حیرت انگیز ہے کہ پورانون مین بہرونکا اوسوقت تک سراغ نہین ملتا جبتک اسبات پر غور نکرین کہ برہما پوران مین اونکا ایک تاریک بیان ہے۔

غازیپور[4] اور اعظمگڈہ مین بہرون کے دشمن سینگر راجپوت تہے جو پہپوند ضلع اٹاوہ سے آئے تہے اور ضلع مرزاپور مین بہرونکے راجدہانی پہپاپورہ مین تہے جسکو راجہ گودن دیو گہروار مورث خاندان کنتت ضلع مرزاپور نے لیلی تہی پرگنہ بہدوئی کی حکومت مونا راجپوتون نے لیلی جو امریاپور نے مہ پور سے آئے تہے پرگنہ جہونسی ضلع الہ آباد مین بیس لوگون نے اور سکندرہ مین تسیال او[illegible]واب

---

[1] دیکہو کتاب متحدہ مصنفہ مسٹر ولیم کروک صاحب۔ بی۔ اے۔ بنگال سروس۔

[2] رسالہ سر ایچ۔ ایم۔ الیٹ صاحب۔

[3] ایضاً۔

[4] دیکہو رسالہ مسٹر شیرنگ صاحب۔

Marfat.com

ضلع فتحپور مین کہیچرون نے اور کڑہ و پرگنہ اتہربن و کرالی اور چایل ضلع الہ آباد اور پرگنہ مانکپور اور بہار و دہنگو مین - رام پور ضلع پرتابگڈہ مین بسین راجپوت نے بہرونکی جگہہ حاصل کی -

اودہ[1] کے بہر ہیرو اون قصص اور حکایات مین ملتے ہین جو ۱۰۷۰ء اور ۱۴۰۰ء کے درمیان مین تصنیف ہوئے ہین -

جن اصحاب نے ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ فرمائی ہے کہ اصلی اقوام صوبہ اودہ اور میان دوآب پاسی و بہر تہے جب آریہ نے اپنا سکہ جمایا تو انکو صحرانورد ہونا پڑا یہہ اپنے تمدن آزادانہ اور سادگی سے بسر کرتے تہے جنگل کے پہل اور درختونکی جڑین اور شکار کا گوشت انکی غذا تہی دہوپ کی تپش اور سردی کی تکلیف کے لئے غارونمین رہنا پسند تہا تہذیب کے سیلاب نے آخر انکو بہی ڈبو دیا اور آریہ اپنے رقیب کی دیکہا بہالی سے صحرانوردی مین قوم فاتح کے شریک عادات و اطوار ہوئے اور بہادر راجپوتون کے ساتہہ شمشیر آزمائی ہونے لگی اور رفتہ رفتہ رہزنی اور غارتگری پر کمر چست کی جب ہندوستان کے راجگان عیش و عشرت مین پڑے اور بدنظمی نے اپنا عمل کیا تو انکے نمبر ٹہرنے لگے اور مسلمان حملہ آورون نے جب آریہ کی جمعیت کو پریشان کیا اوسوقت انلوگون نے اپنی حکومت قایم کرلی اور استقلال کے ساتہہ قلعہ بندی شروع کی اور صوبہ اودہ مین بہت سے کوٹ اور گڈہیان تعمیر کرائین کہ آرام کے ساتہہ لوٹ مار کیا کرین جیسے جیسے صعوبتونکا سامنا ہوا ویسے ویسے تجربہ بڑہتا گیا رفتہ رفتہ ان قلعون کی ریاستین قایم ہوتی گئین اسلام کی حکومت قایم ہوتے وقت تک انکی حکومت تمام صوبہ اودہ مین و میان دوآب مین اچہی طرح پہیل گئی تہی اور دولت کیساتہہ قومیت کا نمبر بہی تبدیل کردیا گیا اور چہتریونمین شمار ہونے لگا صوبہ اودہ مین اب اقوام بہر بجز ضلع گونڈہ اور کہین پائی نہین جاتی -

کنپوریہ فرقہ کا مورث اعلی جو راجپوتونکا ایک گروہ کلان اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین راجگان راہس اور سہس تہے جنہون نے نصف ضلع پرتابگڈہ بہرونکو شکست دیکر چہین لیا تہا اور بہرونکے سردار راجہ تلوکی اور بلوکی میدان جنگ مین قتل کرکے چہوڑ دیئے گئے تہے اسیطرح ڈونڈیا کہیڑیکے بیسون کا بیان ہے کہ راجہ ایہی چند جو خاندان بیس کا بانی تہا رائے ڈال والی ڈلمو اور رائے

[1] دیکہو رسالہ مسٹر دبلیو - سی - بنٹ صاحب -

Marfat.com

بال وائی رائے بریلی کو گنگا کے کنارے شکست دی اور یہہ بات ثابت[۵۱] ہو چکی ہے کہ راجہ ابھے چند ہمعصر راجہ راہس اور راجہ سہس کے تہے اور تیرہوین صدی کے اوائل مین زندہ اور موجود تھے۔

ایک روایت یہہ بہی مشہور ہے کہ رایان ڈال اور بال کو سلطان ابراہیم شرقی نے ڈلمو مین جنگ کرتے وقت گنگا کے کنارے مابین سرحد اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ قتل کیا ہے اور اسکی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ سال مین ایک مرتبہ اہیرون کا میلہ ایک ٹیلہ پر گنگا کے کنارے ہوتا ہے جہان ان سردارونکی قبرین ہین جو مقام ڈلمو سے کچہہ فاصلہ پر واقع ہین اور اس مقام کو شاہ بہی کہتے ہین یہان قوم اہیراون کے نام پر دودہ چڑہاتے ہین علیٰ ہذا کڑہ مانکپور کے گرد و نواح کے اہیر بہی راجہ جے چند والی کڑہ اور راجہ مانکچند والی مانکپور کے نام پر دودہ چڑہاتے تھے لیکن اسوقت یہان قلعہ جات کڑہ و مانکپور مین کوئی رسم ادا نہین ہوتی

## قوم کایستہہ

(دیکہو صفحہ ۴۱ - چتر گوپت ونشی)

اقوام[۵۲] کایستہہ نے یہہ ثابت کیا ہے کہ دھرم راج جو گنہگارونکی سزادہی کو مامور ہین اونہون نے سری برہماجی سے عرض کی کہ ایسا بڑا کام مجہہ سے اکیلے انجام نہین ہو سکتا ہے پس سری برہماجی اس دہیان مین مشغول ہو گئے تو ایک پُرش سیام روپ دوات قلم ہاتہہ مین لئے ہوئے سامنے آکہڑا ہوا تب سری برہماجی نے اوس سے فرمایا کہ تو میرے کایا سے پیدا ہوا ہے لہذا نام تیرا کایستہہ رکہا گیا چونکہ تو میرے چتر سے یعنی دل مین تیری گپت (حفاظت) ہوئی ہے اس لئے لوگ تجہکو چتر گپت کہین گے تب سری چتر گپت کوٹ نگر مین جا کر دیوی کی پوجا مین مشغول ہوئے اور دہرم شرما نے کہ اوتم دوج تہے اپنی دختر مسماۃ ایراوتی کو چتر گپت کے ساتہہ بیاہ کر دیا اور اس عورت سے آٹہہ فرزند پیدا ہوئے یعنی - ہموان[۱] - چتر چارو[۲] - اورن[۳] - جت اندری[۴] چارو[۵] - سوچارو[۶] - چتر[۷] - مت مان[۸] - اور دوسری عورت مسماۃ دکشنا سے چار بیٹے پیدا ہوئے۔

---

[۵۱] دیکہو رپورٹ ضلع رائے بریلی مرتبہ کروک صاحب۔

[۵۲] دیکہو یم سنگہٹا اور پدم پوران اور بہوشہ پوران اور گرڑ پوران اور رگ وید۔ دیجر وید اور مہارت انواسن پرب۔



Marfat.com

بہانو[1]-بہانو[2]-بیرج[3] وان-سری باستنب[4]-پس اول پسر چارون نے متہرا مین اپنی باش اختیار کی اسلئے اوسکی ذات ماتھر کہلائی اور سوچار وگوڑ دیش مین ساکن ہوا لہذا اوسکی ذات گوڑ معروف ہوئی اور تیسرا ساکن بہٹ ندی ہوا اوسکی ذات بہٹ ناگر ہوئی اور ست مان اپنی عورت کے ساتھہ چلا گیا اوسکی ذات سکھہ سینہ کہلائی گئی اور ہنومان نے اپنے کو آزاد کر دیا اسکی ذات امشٹ ہوئی اور بہانو سری داس نگر مین آباد ہوا اوسکی ذات سری واستویہ اور بہانو سورسین کو چلا گیا اسلئے اوسکی ذات سورج دُج کہلائی اسی طرح جسقدر اولاد سری چترگپت کی جہان جہان آباد ہوتی گئی اون مقامات کے نام سے ذات اونکی معروف ہوئی ماسوائے اس کے اور اسباب بہی تفریق ذاتون کے ہین جیسے سری باستنب کے دو بیٹے پیدا ہوئے اولاد اکبر کی اولاد کہرے کا بیستہہ اور دوسرے لڑکے کی اولاد باستنب وسری ال مشہور ہوئی سے

دو کتبے قلعہ کالنجر سے برآمد ہوئے ہین جنسے ایسا ثابت ہوا ہے کہ-کوسمبہی کا بیستہو نکا مورث اعلی اس مرتبہ کو پہونچگیا تہا کہ اوس نے اجیگڈہ کا قلعہ لیلیا تہا جسکے جانشین جینوا-ہارو کا جلنہار-گنگا-دہرا-کملا-اور مالکا تہی-یہہ آخر نام مالکا لفظ مالکی سے مشابہ ہے جسکا تذکرہ تاریخ فرشتہ اور طبقات ناصری مین مفصل طور سے مندرج ہے کہ جسکو ۶۰۷ھ مین سلطان ناصر الدین محمود نے کڑہ مین شکست دی ہے اور یہہ خاندان بہر خیال کیا گیا ہے اس خاندان کا آغاز اور خاتمہ ڈیڑہ سو برس کے اندر ہو گیا ہے کل چہہ پشت دورۂ حکومت رہا-

## اقوام مورائی اور کورمی

یہہ قوم صوبہ اودہ اور تمامی ہند مین منتشر ہے اور زیادہ تر زراعت پیشہ ہے اور بعض مقامات مین مورائی کو موراؤ اور کورمی کو کُنبی کہتے ہین-

مؤ لفظ ہندی پراکرت ہے زمان سابق مین مؤا اوس گانون کو کہتے تہے جو راجہ کے دربار سے تانکا رمین ملتا تہا اور چونکہ اس قطعہ عطیہ کا وہ شخص مالک ہوتا تہا اسلئے وہ موراؤ یا مورائی کے لقب سے معروف تہا اور یہہ لقب بہت پورانا ہے زمان سابق کے القاب موروثی ہوتے تہے موضع کے رائے کی گو حیثیت باقی نرہے لیکن اج لادرائے کے لقب سے پکاری جائیگی نہیہ ظاہر ہے کہ

[1] دیکہو رسالہ مسٹر لیسن صاحب-

Marfat.com

ہندوستان مین کاشتکاری زمینداری کا زینہ ہے اول ہندوستان مین کاشتکاری شروع ہوئی اور وہ کاشتکار ہی بالآخر زمیندار کہلائے پس گل نوٗن کا مالک موراثی ہوا اور جب اوسکی اولاد کی ترقی ہوئی تو بعض نے صرف کاشتکاری پر اکتفا کیا مگر تب بہی لقب اونکا بدستور سابق قایم رہا۔ لیکن ان کے دور کے رشتہ دار کورمی کہلاتے تہے اونکے ساتہہ یہہ لقب موروثی ہوگیا یہہ دونون قوم کے لوگ کارے گورے دیوتاؤن کو پوجتے ہین پس اصلی اقوام ہند کا خون انمین شامل ہے قاعدہ کی بات ہے کہ قوم مفتوحہ ہمیشہ قوم فاتح کے اطوار پر چلتی ہے آریہ کی دیکہا بہالی اور اونکے ساتہہ بود و باش رکہنے سے انمین ہندوپن آگیا ہے۔

## اقوام پاسی

پاسی لفظ ہندی پراکرت جسکے معنی قریبی یا نزدیکی کے ہین اور اسوقت یہہ قوم صوبہ اودہ اور میان دوآب ضلع الہ آباد مین زیادہ آباد ہے اس قوم کے لوگ سور پالتے ہین اور شراب بکثرت پیتے ہین اور شراب کو مدائن دیوتا کہتے ہین اسکی جہونٹی قسم نہین کہاتے دستور اور رسومات مشابہ قوم بہر سے ہے اور ذاتونکی تفریق بہی ہے اور مثل قوم بہر انمین بہی ایک قوم راج پاسی کی ہے جو اپنے تئین ہندوستان کا اہل حکومت ہونا کسی وقت مین ظاہر کرتے ہین ان لوگون کی قومی گیتون اور بیواڑون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین یہہ لوگ حکمران تہے کیونکہ جنگ پرسرام اور اپنے خاندانکی تباہی بیان کرتے ہین اور دعویدار ہین کہ ہم لوگ چہتری بنس ہین مگر عادات اور صفات مین مثل اقوام بہر یہہ بہی امانت داری مین ایماندار اور جرایم پیشہ مثل چوری اور نقب زنی مین مشاق ہین راقم کے نزدیک اقوام بہر کے رشتہ دار قریب ہین اگر یہہ نہین ہے تو وہ فرقہ چہتری جو پرسرام کی جنگ مین مغلوب ہوکر بہرونکی ذریات مین شامل ہوگیا ہے اونکے رشتہ دار قریب ضرور ہین۔

## صوبہ اودہ کے راجپوت

اودہ کے راجپوت تین تاریخی زمانے پر تقسیم ہوسکتے ہین مگر بسین۔ گہروار۔ اور چندیل تاریخی زمانے سے پہلے یہان آباد ہوئے ہین اور گوتم۔ جنوار۔ چوہان۔ ریکوار۔ دکہیت۔ سکروار نے بارہوین صدی عیسوی کے خاتمہ پر شہاب الدین محمد غوری کے تاخت و تاراج کے بعد

Marfat.com

نقل وطن کیا ہے اور گہلونت سینگر۔ پنوار۔ گوڑ۔ اور پریہار۔ اسلامی حکومت قایم ہونیکے
بعد آئے ہین۔ راوت اور مہر ورصرف ضلع اوناؤ کے باشندے ہین علاوہ ہیونس راجپوتون
اور کنوارون کے تمام فرقے اپنا وطن شمالی مغرب یا مغرب خاص بیان کرتے ہین جمنین مالوہ اور بندیلکھنڈ
اور میان دوآب گنگا اور جمنا اور وہ حصہ ملک جو جمنا کے اِس پار دریاے گہاگرہ سے دہلی
تک اور گہاگرہ پار واقع ہے ان فرقون کا قدیم وطن تہا جو اب اُنکا زیور مین آباد ہین اور اودہ کے
چہتری فرقے جو صوبہ اودہ سے باہر اپنی اصلیت کا دعوی کرتے ہین وہ ایک چہتری کی نسل بیان
بیان کرتے ہین مگر وہ نہین کہتے کہ راجپوت حملہ آورونکی فوج سے اونکا تعلق تہا بیسواڑہ کے
راجپوتون کا بہی ایسا ہی خیال ہے جو تلوک چند کی اولاد ہونیکا دعوی کرتے ہین جو ملک متوسط سے
آیا تہا۔ اور راجکمار بیان کرتے ہین کہ وہ مین پوری کے چوہان بریار سنگہہ کی اولاد مین ہین جسکے
ذریعے سے وہ راجہ پرتہی راج دہلی کے عزیز قریب ہونیکے دعویدار ہین ان مستثنیات کے
سوائے مشرقی اودہ کا کوئی فرقہ مغربی اصلیت کا مدعی نہین ہے شکمی فرقونکی روایتونسے یہہ
امر بخوبی ظاہر ہے کہ اسمین بہت سے فرقونکا قریبی تعلق اصلی اقوام کے ساتہہ ہے اور اسکے شبہہ کرنیکی
بہت بڑی وجہ یہہ ہے کہ اونکی نسل خالص ہے۔ مثلاً اقوام کنپوریہ اور بندل گوتی روایتی طریق
سے مخلوط شادیون سے پیدا ہوئے ہین اور امیٹا اپنے تئین چمار گوڑ کہتے ہین۔ روتار ایک کثیر التعداد
فرقہ ہے جسکے والدین برہمن اور دوسرے اقوام کی عورات ہین اور بلوار بہی ایک سورت اعلی کی نسل
ہین جسکے تین عورتین دوسری قوم کی ہتین اور بہالے سلطان کی ایک مشتبہ اصلیت سے بہت سے
بیس تلوک چندی بیسون کے برابر نہین سمجہے جاتے اس امر کے ثبوت مین کہ موجودہ اقوام راجپوت
مختلف قومونکا ایک مجموعہ ہے میسٹر نیسفیلڈ صاحب بہت سے شکمی فرقون کا نام بیان کرتے
ہین جنکی نسبت اونکی راے ہے کہ وہ شکاری یا چوپان فرقونسے ہین یعنی بروار۔ گڈریا۔ کہنگار
گوجر۔ بھٹ گوجر۔ یادو جادون۔ ہیو۔ گوڑ۔ چمار گوڑ۔ جیسوار۔ ڈومیوار۔ کہاگی۔ ناگور۔
ناگ بنسی۔ بہلیا۔ بڑیا وغیرہ اور اسمین شک نہین کہ ترقی کی ابتک یہہ کارروائی جاری ہے

## بیس

چہتیس[۳۶] اقوام شاہی مین بیسونکا بہی شمار ہے بعض[۱] کا خیال ہے کہ یہہ سورج ونشی خاندان کا

[۱] دیکھو ٹاڈ راجستان۔

Marfat.com

ایک شکمی فرقہ ہے کیونکہ انکا تذکرہ نہ تو چندر بہان کی فہرست مین ہے، نہ کومرپال چرتر مین اور صوبہ اودہ مین یہہ لوگ ڈونڈیا کھیڑے سے اپنی اصلیت کا سراغ تبلاتے ہین اور بیسواڑہ[1] وہ ملک ہے جسکے مغرب مین کانپور اور مشرق مین سئی ندی اور جنوب مین جھوآب ندی اور شمال مین دکھتان ہے ہیون تسنگ سیاح چینی نے راجہ ہرش بردہن کو جو ۶۰۷ء سے ۶۴۸ء تک بالائے ہند مین ایک بڑا راجہ تہا فیشی یا ویشیا لکہا ہے جس سے یہہ اخذ ہوا ہے[2] کہ مراد بیس ہے ورنہ اونکا تعلق مالوہ اور بلبہی راجپوت خاندانون سے غیر ممکن تہا اور انکا قومی ہیرو سالباہن ہے جو ایک سانپ خیالی بیٹا تہا اور جسنے بکرماجیت راجہ اوجین کو مغلوب کیا تہا اور اس سانپ کی علامت اور روایت کو قومی روایت سے استحکام دیا گیا ہے جسمین بیان ہے، کہ سانپ نے اس خاندان کے کسی شخص کو ہلاک نہین کیا در حقیقت سانپ ایک نسلی توتم ہے ڈونڈیا کھیڑے کے بیسونکا بیان ہے[3] کہ راجہ سالباہن کی بیسوین پشت مین راجہ اہے چند ہوئے اور گنگا اشنان کیغرض سے شیوراجپور ضلع فتحپور مین وارد ہوئے تہے راجہ ارگل ضلع فتحپور نے اپنی دختر کا بیاہ راجہ اہے چند کے ساتہہ کر دیا تہا اسلیئے راجہ اہے چند شیوراجپور مین مقیم ہو گئے اور اقوام بہر کو شکست دیکر اونکے علاقو پر قابض ہوئے اسیوقت سے بیسواڑہ کی ابتدا شمار کیجاتی ہے راجہ اہے چند کی دسوین پشت مین راجہ تلوک چند ہوئے اور انکے دو بیٹے ہرہر دیو اور پرتہی چند تہے تلوک چندی بیس خالص خون کے فرقو نمین شادی بیاہ کرتے ہین اونکی شاخین ہرہر دیو اور پرتہوی چند ہین اور معمولی بیس اپنی لڑکیونکو سینگر۔ بہدوریہ۔ چوہان۔ کچھواہہ۔ گوتم۔ پرہار۔ دکھیت۔ گہروار چہتر یونمین بیاہ دیتے ہین اور بنا پہر۔ جنوار۔ کہیچر۔ رکھوبنسی۔ ریکوار۔ کرچول۔ گہلوت فرقونکی لڑکیان قبول کرتے ہین فرقۂ بیسوار واقع مین پوری و بیس ڈونڈیا کھیڑے کے تارک الوطن ہین ۱۳۹۱ء و ۱۳۹۲ء مین انہون نے راٹھور ان کے ساتہہ ایسا ہنگامہ برپا کیا تہا کہ جسکے فرو کرنے کی غرض سے شاہی فوج کے بہیجنے کی ضرورت

[1] دیکہو رسالہ سر ایچ۔ ایم۔ الیٹ صاحب۔
[2] دیکہو رسالہ جنرل کننگہم صاحب۔
[3] دیکہو کتاب صحیفہ زرین صفحہ ۳۳۔



Marfat.com

لاحق ہوئی تھی - دیوگی برنا ہل مین اونکا خاص مستقر ہے جو ایک زبردست[1] مقام بیان کیا گیا ہے سلطان
خضر خان نے کوئل سے اٹاوہ جاتے وقت ۱۴۱۲ء مین حملہ کرکے اسکو تاخت و تاراج کیا ہے
فرخ آباد کی تاریخ مین مذکور ہے کہ ڈونڈیا کھڑے کے تارک الوطن کو ہنسراج اور بجھراج دو
بھائی لیگئے تھے وہ پہلے اصلی قوم بھینہار کے مطیع تھے لیکن آخرکار راو نہونج انکو وہان سے نکال دیا -
اور سکت پور سورنکھہ وغیرہ مواضع جو ایسن ندی کے پار واقع ہین پر اپنی حکومت جمائی -
بداؤن مین چودہری اور رائے دو فرقے ہین جو بیسواڑہ کے روایتی سرغنہ دلیپ سنگھ کے
دو بیٹونکی اولاد ہین ضلع بستی مین یہہ لوگ ترک وطن ہونیکی تاریخ صرف پانچ چھہ پشت اوسوقت
سے بیان کرتے ہین کہ جب مسٹر مین صاحب نے تاریخ مشرقی لکھی تھی گورکھپور مین اس فرقے کے
لوگ اپنے کو ناگ ونشی خاندان بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ مشہور گلے کا مذہبی کی ناگ
سے پیدا ہوئے ہین جو بشیستھا کی ملکیت تھی - غازیپور کا فرقہ دعویدار ہے کہ وہ بگھیل رائے
کی اولاد ہے جو بیسواڑہ سے پندرہ پشت قبل مین آیا تھا اور جنگل مین آباد ہوا تھا روہیلکھنڈ
مین انکی تارک الوطنی اکبر بادشاہ سے زیادہ مدت کی نہین پائی جاتی انکے خاندان مین ایک
مشہور قصہ یہہ ہے کہ انمین سے دو شخصون نے شہزادہ ارکل کو مسلمان کے ہاتھہ سے کیونکر بچایا تھا
اور اوسی زمانہ سے وہ گوتم کے ساتھہ اپنی شادی کرنیکو اپنی بڑی خوش نصیبی سمجھتے ہین - ان
باتون کے بعد اس امر مین بڑا شبہہ ہے کہ یہہ خالص خون راجپوت ہین یا نہین معلوم ہوتا ہے کہ
اس فرقے مین چار سو برس پہلے مختلف طبقے کے لوگ جری اور بہادر شریک تھے اور اعظمگڈھ مین
یہہ لوگ اسلامی طریق کے مطابق خواجہ منہاج کی یادگار ہین بائین پردے کا اگر کہہ پہنتے ہین
اور اونکی سانپ کی ننھی علامت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انمین اصلی اقوام کا خون ملا ہوا ہے اور انکی
عورتین سفید کپڑون کے سیوا رنگین نہین پہنتی ہین اور پاؤن مین زیور طلائی نہین پہنتی ہین اور
مرد ہل کو ہاتھہ سے نہین چھوتے - ان[2] لوگونکو اس بات پر ناز ہے کہ وہ صوبہ اودہ مین فیاض
اور دولتمند اور بہادر و عالیخاندان اور خوش پوشاک ہین حالانکہ اون راجپوتونکی طرح نہین ہین

[1] دیکھو تاریخ مبارک شاہی -
[2] دیکھو لکچر ڈاکٹر بیٹر صاحب -

Marfat.com

جو کاشتکار یا سپاہی بن سکتے ہین گو کہ فوجی خدمات کے متعلق اپنی تہمات پر غالب آ گئے ہین مگر ابھی تک کوئی ایسا بیس جس نے دریائی سفر اختیار کیا ہو اور اوسکو اپنی ذات مین شامل ہونیکی اجازت دیگئی ہو نہین ہے۔ کلکتہ سے جیپور تک مہاجنی اور تجارت پیشہ البتہ ہین۔

## کنپوریہ راجپوت

بیان[1] اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین چند علاقہ جات کا نپوریہ راجپوت کے ہین اون کا ہے کہ راجہ مانچند گہروار والی مانکپور کی اولاد دختری مین ہملوگ ہین راجہ مذکور نے اپنی دختر سوجہہ کہہ ہمارے مورث اعلیٰ کو بیاہ دی تہی اور اپنا راج پاٹ دختر کو دیدیا تہا اور اُسکے بطن سے ایک بیٹا راجہ کانہہ پیدا ہوا اور راجہ کانہہ کے دو بیٹے راجہ رہس اور راجہ سہس پیدا ہوے اور راجہ رہس نے اپنی راجدہانی مقام گوراکٹاری مین قرار دی اور اسکی گیارہوین پشت مین دو بیٹے پیدا ہوے بڑے راجہ اودے بھان راجہ تلوئی اور چھوٹے گلاب شاہ راجہ شاہ موضع رائے بریلی مین اور اکی اولاد اور بہت سی ریاستین ہوگئین اور راجہ سہس نے اپنی راجدہانی مقام کیتہولا ضلع پرتابگڈہ مین قرار دی چنانچہ راجہ مہیش بخش سنگہ راجہ سہس کی بیسوین پشت مین ہین اور سوجہہ رکہہ مورث کی دوسری عورت سے جو قوم کی برہمنی تہی جو اولاد پیدا ہوئی وہ شہر الہ آباد مین پانڈے کے لقب سے معروف ہے۔

## حالات ترقی قوم اور علاقہ جات صوبہ ودہ

بیان[2] ہے کہ ایک معزز فرقہ راجپوت کا ناگ ونشی خاندان یا پیروان بدہ سے بہاگا تہا یہ راجپوتونکی جماعت کثیر اقوام بہر اور چیروسمین شامل ہوگئی ہتی پہر جب اہل اسلام نے سرداران بہر کو شکست دی تو کچہہ اقوام بہر مسلمانون اور کچہہ دوسری اقوام مین شامل ہوگئی موجودہ اقوام مین آ بڑا حصہ بہرونکی ذرّیات کا ہے اور ان مین بعض زوال سلطنت مغلیہ پر قوت حاصل کرکے اپنی ریاست اور حکومت قایم کرکے راجپوتون مین داخل ہوگئے۔

---

[1] دیکھو صحیفہ زرین صفحہ ۴۰ و ۴۱۔

[2] دیکھو رسالہ مسٹر کارینگی صاحب۔

Marfat.com

تاخت وتاراج زمان سابق مین زمینداران صوبہ اودہ کا دستور العمل تہا مگر شاہان اودہ کے ہر لونگ مین لوٹ مار ملک گیری کا اول مرکز ہوگیا تہا اکثر اقوام سرکش کی ترقی کا باعث یہی بدعملگی اور بدانتظامی تہی حکام اودہ کا دستور تہا کہ دیہات اور مواضعات کی سالانہ تشخیص جمع مالگذاری کرتے تہے اور حکام کا تقرر بھی منجانب شاہ اودہ چند روزہ تہا بعض محل مین کل محاصل محال ملکیت سرکار سمجھکر پوری خام نکاسی پر تشخیص مالگذار ہوتی تہی اور زمیندارونکو کچھہ رقم یا زمین بطور نانکار یا حق التحصیل چھوڑ دیجاتی تہی اور تشخیص جمع پر پٹہ وقبولیت ہوتی تہی مگر زمیندار کا ایک گونہ کوئی حق مستقل نہین تہا اور رعایا کے حقوق بہی زمیندار کے سامنے ہیوقعت تہے ویسے ہی اون کو آزادی تہی ایک گانون کو چھوڑکے دوسرے گانون مین آباد ہوجانے سے کل مواخذہ سے کاشتکار بری ہوجاتی تہی چھوٹی چھوٹی زمینداریان معرض زوال نہین بڑے علاقہ دار خود سر تہے اور اونکی روز افزون ترقی تہی کیونکہ چھوٹی زمینداری بڑے علاقہ دار کی چوگان گاہ تہی جب چھوٹے زمینداران کے کاشتکار بالتحت فصل غلہ یا پیداوار اراضی جمع کرتے تہے بڑے علاقہ دار قریب تر لوٹ مار شروع کردیتے تہے رعایا پریشان ہوکر بڑے علاقہ جات کی زمینداری مین آباد ہوجاتے تہے جبکہ نون چھوٹے زمیندار کا لوٹ لیا جاتا تہا تو وہ بخوف مواخذہ خراج سرکاری مفرور ہوجاتے تہے علاقہ داران کلان کے وکلاء وکارندگان ناظمان چکلہ داران شاہی کے ہمراہ رہتے تہے اونہون نے حکام سے کہہ سنکر اس گانونکو بہی شامل قبولیت علاقہ کلان کرالیا کیونکہ اسی غرض سے تعلقدار صاحب نے پہلے ہی ہاتھہ صاف کیا تہا بر تقدیر چھوٹے زمیندار جانپر کہیل کے کچہری چکلہ داران مین حاضر ہوگئے تو تحقیقات لوٹ مار تو درکنار رہائی بدون ضمانت ادا جمع سرکار دشوار تہی وہی حریف علاقہ دار کے وکلاء وکارندگان ضامن ہوجاتے تہے جسکو اوسوقت سے محاورہ مین قبض کہتے تہے قبض ہونا تہا کہ علاقہ دار صاحب کے پاؤن اس زمینداری مین جم گئے بعض محل مین چھوٹے زمیندار ان حادثات سے محفوظ رہنے کی غرض سے اپنی زمینداری حضور تحصیل کرادیا کرتے تہے مگر یہہ بات دشوار گذار کوششون سے حاصل ہوتی تہی جب چھوٹے زمیندار نے سمجھہ لیا کہ ہمکو علاقہ دار کلان سے جانبری نہوگی تو خود علاقہ دار صاحب سے کچھہ معاہدہ کرکے اپنی درخواست سے اپنی زمینداری کو شامل قبولیت علاقہ کرادیتے تہے

Marfat.com

اس قسم کی شاملاتی زمینداری عہد انگریزی مین زمینداری قابض رسیانی یا ماتحت داری کہلاتی ہے

## عرب و اسلام

عرب[1] کا ملک سکندر اعظم کے حملون سے محفوظ رہا حضرت عیسیٰ کے تین سو برس پہلے سے یہہ ملک آزاد تہا اور ایکہزار برس تک کسیکا مطیع نہین ہا اس ملک کے باشندے چست و چالاک قوی و مضبوط دلیر و جفاکش سواری کے فنون مین طاق سفر کے مشاق محنت کے عادی مصیبت مین مستقل مزاج آپس کی خانہ جنگیون مین شہرۂ آفاق ہو چکے تھے صرف ایک ہیر صادق کی ضرورت تہی چنانچہ ۲۰ اگست ۵۷۰ء مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ مین جو دریائے قلزم کے کنارے سے ۲۰ کوس کے فاصلے پر واقع ہے پیدا ہوئے اور اس قوم جنگجو کے ہادی ہو گئے حضرت نے سبکو دینی و دنیوی ترقیات مین لگا دیا عام دعوی قوم کا یہہ تہا کہ سب بندے اللہ کے ایک امت اور ایک قوم ہو جائین اور ہر ایک توحید کا معتقد اور اسلام کا پیرو ہو آخر مین اس سچے دین نے شرک و بت پرستی صرف عرب ہی کی زمین متبرک سے نہین بلکہ دنیا کے بڑے بڑے حصون سے دور کر دی اور فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا خلیفہ عمر کے عہد[2] دولت مین ۱۰۳۶ شہر فتح ہوئے یہہ خلیفہ معاملات پولیٹکل مین درجہ اول کا تہا اور جو قواعد جنگ اس نے مرتب کئے تہے جبتک اسکے جانشین اونپر عمل کرتے رہے فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا عرب مین خلفاء راشدین کے بعد بنی امیہ اور عباسیہ خاندان کا دورۂ حکومت ہوا لیکن فتوحات کا سلسلہ ترقی پذیر رہا چند ہی دنون مین دمشق سے لیکر پرتگال تک اسلامی سلطنت بنی امیہ کی اور بعد عباسی ایشیاء کوچک اور سیرویا کی فتح کے بعد فوجین اسلام کی قسطنطنیہ مین داخل ہو گئین اور روما سے تھوڑے ہی عرصہ مین دیوار پر حملہ کیا گیا اور یورپ فرانس کے وسط مین اسلامی پہریرا اوڑنے لگا ملک اسپین مین اسلامی سلطنت [illegible] قایم ہو گئی مشرق کیطرف سلسلہ فتوحات ایران افغانستان اور تاتار ہوتا ہوا ہندوستان مین پہونچا

[1] دیکھو تمدن عرب اور تاریخ عرب۔

[2] دیکھو الفاروق اور سیرت فاروق اور دفتر عباسیہ اور سیر البغداد و طاق کسریٰ۔



Marfat.com

اسلئے ہندوستانمین پاک و متبرک نسلین شیوخ وسادات عرب بکثرت آباد ہین چونکہ ہندوستانمین سلطنت اسلامی اقوام غور و غزنین نے قایم کی ہے اسلیئے پٹھان اور مغل بہی ہندوستانمین زیادہ آباد ہین لہذا اول شجرہ قبایل عرب درج کیا جاتا ہے تاکہ شیوخ وسادات کو اپنے شجرۂ خاندانی کے سمجھنے مین آسانی ہو اور بعد مین مختصر ذکر خیر اقوام پٹھان اور مغل کیا جائیگا۔

## شجرہ قبائل عرب از آدم علیہ السلام [1]

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حضرت آدم | شیث | انوش یونس | قائین | مہلائیل | یرد | اخنوخ ادریس | متوشلخ | لامک |
| ۱۰ نوح | ۱۱ سام | ۱۲ ارفخشد | ۱۳ شالخ | ۱۴ عابر | ۱۵ قانع | ۱۶ سلکان | ۱۷ حضر | ۱۸ شاروخ |
| ۱۹ ناحور | ۲۰ آزریا تارخ | ۲۱ ابراہیم | ۲۲ اسماعیل | ۲۳ قیدار | ۲۴ عوام | ۲۵ عوص اول | ۲۶ مرّہ | ۲۷ سمائے |
| ۲۸ زراخ | ۲۹ ناجب | ۳۰ معصر | ۳۱ ایہام | ۳۲ آفتاد | ۳۳ حمران | ۳۴ این | ۳۵ بری | ۳۶ بجری |
| ۳۷ بلخی | ۳۸ ارعوا | ۳۹ عنفا | ۴۰ حسّان | ۴۱ عینسی | ۴۲ الرّعا | ۴۳ عبید | ۴۴ عنف | ۴۵ عستقی |
| ۴۶ ماحی | ۴۷ ناحوز | ۴۸ فاجم | ۴۹ کاسخ | ۵۰ بدلان | ۵۱ بلدارم | ۵۲ جرا | ۵۳ ناسل | ۵۴ ابی القوام |
| ۵۵ تباویل | ۵۶ برّو | ۵۷ عوص دوم | ۵۸ سلامان | ۵۹ ہمسع | ۶۰ اوّو | ۶۱ عدنان | ۶۲ مور | ۶۳ حمل |
| ۶۴ نابت | ۶۵ سلامان دوم | ۶۶ ہمسع دوم | ۶۷ الیسع | ۶۸ اود دوم | ۶۹ ادد | ۷۰ عدنان دوم | ۷۱ معد دوم | ۷۲ نزار |
| ۷۳ مضر | ۷۴ الیاس | ۷۵ مدرکہ | ۷۶ غزیمہ | ۷۷ کتانہ | ۷۸ نضر | ۷۹ مالک | ۸۰ فہر[2] | ۸۱ غالب |

[1] دیکھو تاریخ ابن خلدون۔ توریت شریف۔

[2] فہر کے تین پسر تہے۔ غالب۔ و محارب و حارث۔ پس حارث کے قبتہ اور اونکے وہب اونکے ہلال اونکے جرّاح اونکے عبداللہ اونکے ابوعبیدہ عامر فاتح شام تھے۔

Marfat.com

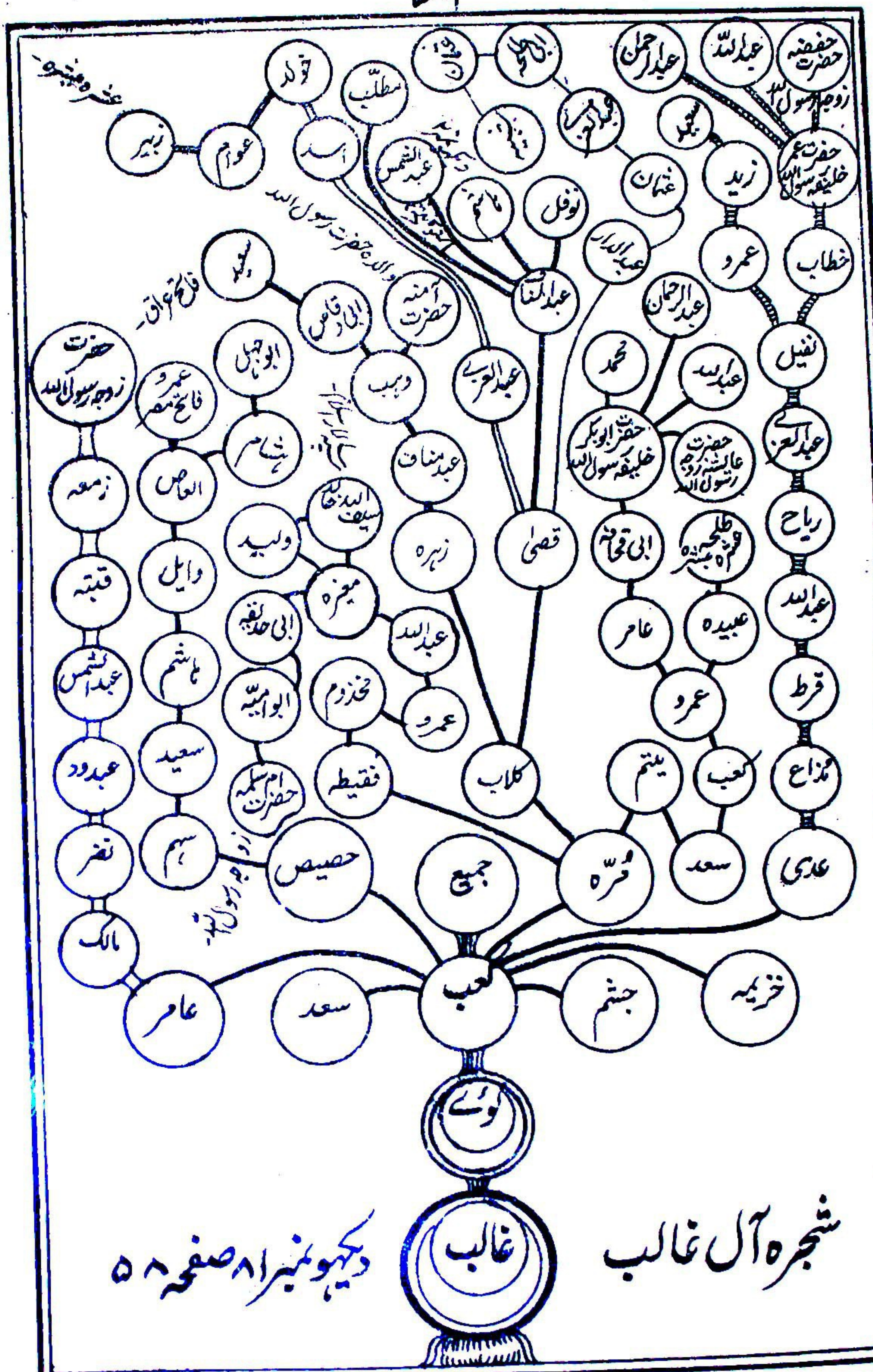


شجرہ آل غالب

دیکھو نمبر ۱۸ صفحہ ۵۸

Marfat.com

# شجرۂ آل عبدالشمس بن عبدمناف

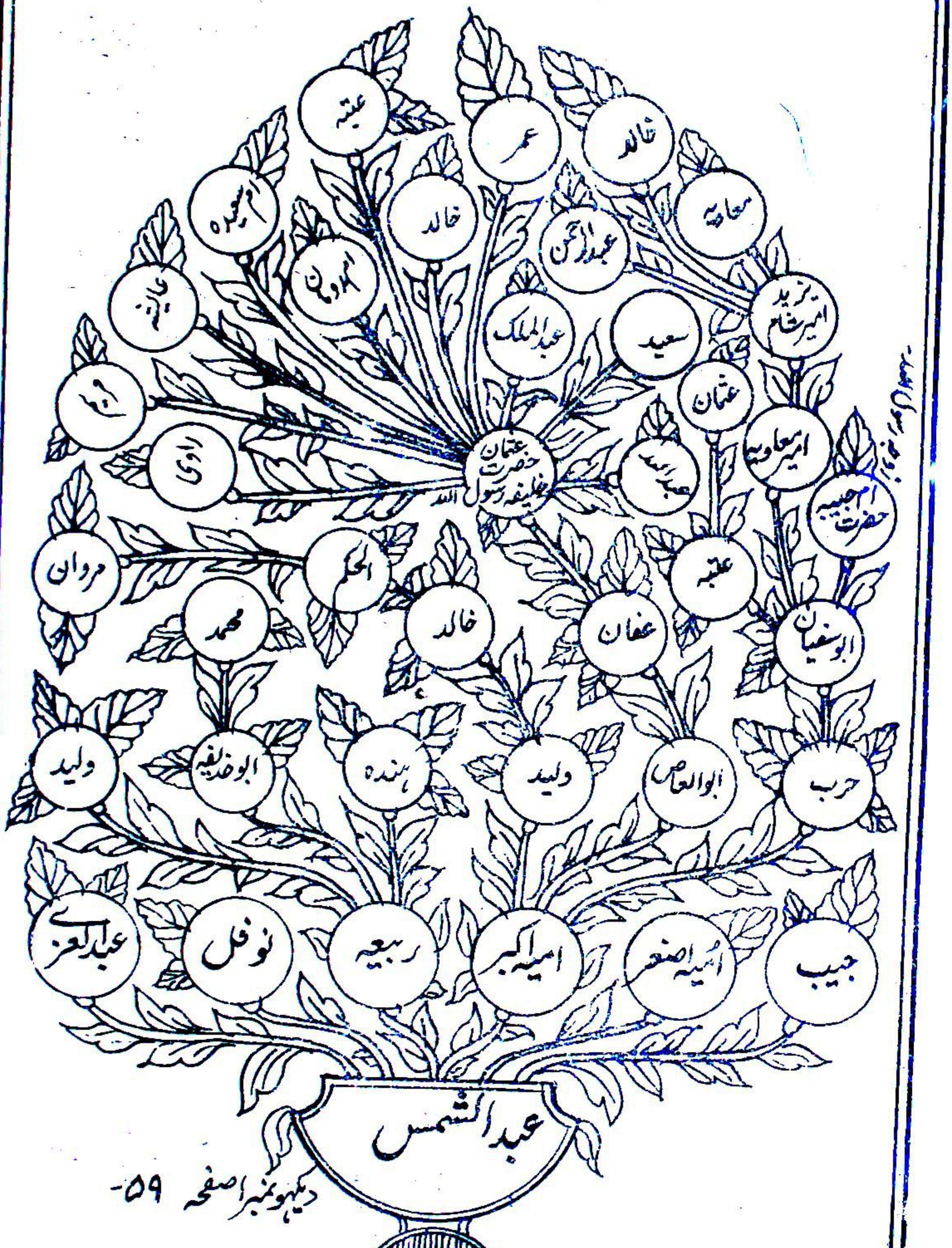


دیکھو نمبر ۱ صفحہ ۵۹-

Marfat.com

# شجرہ آل ہاشم

دیکھو نمبر ۲ صفحہ ۵۹

ماشم

(۱۶)

Marfat.com

عباس عم رسول مقبول صلعم کے کئی پسر تھے لیکن یہاں صرف عبداللہ کا سلسلہ عقاب قایم کیا جاتا ہے کیونکہ ہندوستانمین زیادہ تر یہی سلسلہ ہے۔

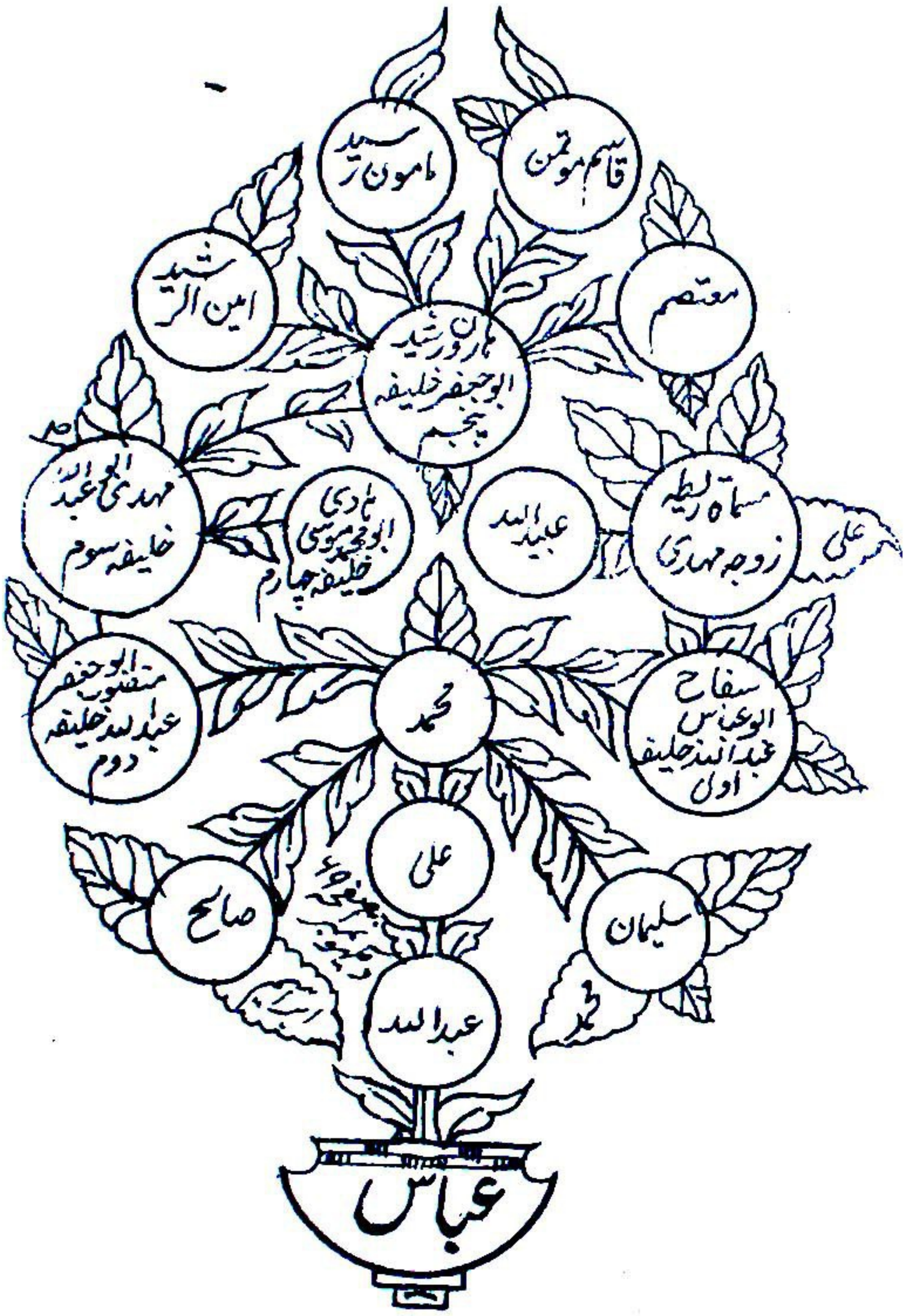


مہدی ابوعبداللہ خلیفہ سوم[۵۲] کی بارہ[۱۲] اولاد تھین۔

۱ علی ۲ عبیداللہ ۳ یعقوب ۴ اسحاق ۵ ابراہیم ۶ موسی ۷ ہارون الرشید ۸ عباسہ دختر ۹ عالیہ دختر
۱۰ منصورہ دختر ۱۱ سلیمہ دختر ۱۲ بالوقہ دختر

۵۲ دیکھو ابن خلکان صفحہ ۱۳۳- اور طبری صفحہ ۶۶۶ جلد ۲-

Marfat.com

# مغل

مغل نسل ترکستان کی ہے اور ہندوستا مین یہہ نسل آباد ہے کیونکہ فاتح ہندیہہ قوم ہے اس قوم کے سردار کا لقب ترکی زبان مین بیگ کا ہے اور عورات کا خطاب بیگم اور رئیس کا خطاب خان ہے ہمکو مکمل شجرہ کسی خاندان کا نہین ملا اکثر لوگ اپنا سلسلہ نسل چنگیز خان بادشاہ چین و ترکستان سے منتہی کرتے ہین لہذا ایک مختصر شجرہ درج کتاب کیا جاتا ہے۔




Marfat.com

# افغانستان کی اقوام

اِس ملک کے باشندے عموماً پٹھان یا افغان کہلاتے ہین اور یہہ نسل ہندوستانمین بکثرت آباد ہے اگلے زمانہ مین یہہ ملک پختان کہلاتا تہا کیونکہ زبان سنسکرت کی پورانی کتابونمین اس ملک کا نام پکتہان دیش لکہا ہوا ہے اور پکتہان کا بگڑا ہوا لفظ ہندوستانمین اب پٹھان ہے اور اس ملک کی زبان بہی پختو زبان ابتک کہتے ہین اور جسکا بگڑا ہوا لفظ پشتو ہے اس زبان مین ہندی اور فارسی اور ترکی زبان کے الفاظ بگڑے ہوئے مخلوط ہین اور زیادہ تر بگڑے ہوئے الفاظ ہندی ہینمین شامل ہین بعض مورخین نے لکہا ہے کہ زبان پشتو مین پہاڑ کی چوٹی کو پاتہ کہتے ہین اور چونکہ پہاڑون کے اوپر کے باشندے ہندوستان مین آئے تو وہ لوگ پٹھان کے نام سے مشہور ہوئے۔

سلیمان مورخین لکہتے ہین کہ بخت نصر بادشاہ کے ہنگامہ مین ایک گروہ مصری یہان کے پہاڑونمین پناہ گزین ہوا تہا اس گروہ کے لوگ اولاد ملک طالوت بن قیس بن مہلب بن اخنوخ بن یہودا۔ ابن حضرت یعقوب پیغمبر مین تھے اور ملک طالوت کے بارہ بیٹے تہے از انجملہ دو پسر برخیا اور ارمیا کو حضرت سلیمان پیغمبر نے ایک کو وزیر الممالک اور دوسرے کو سپہ سالار فوج کا عہدہ عنایت فرمایا تہا اور ان دونونکا خطاب آصف اور افاغنہ کا تہا اور آصف کے اٹہارہ اور افاغنہ کے چالیس بیٹے پیدا ہوئے تہے چونکہ گروہ افاغنہ یہان آیا تہا اسلئے اس گروہ کے لوگ افاغنہ یا افغان کہلائے گئے۔ تاریخ فرشتہ سے افغان کی وجہ تسمیہ فریاد وزاری ہے یعنی جب لشکر اسلام نے اِس سرزمین کو فتح کیا تو یہان کے مرد زیادہ قتل ہوگئے تہے عورات اونکی شبانہ روز گریہ وزاری مین مصروف رہتی تہین اور اہل ایران کی آمد و رفت تہی جب کوئی ایرانی یہان سے واپس جاتا تہا اور اوس سے ایران مین لوگ پوچہتے تہے کہ احوال کابل بچہ طور ہست تو وہ جواب دیتا تہا کہ از ہر خانہ ئے کابل صدائے افغان می آید پس لفظ افغان ضرب المثل ہوکر نام قوم افغان مشہور ہوگیا۔ راقم کے نزدیک اصلی باشندے یہان کے ترکی نژاد ہین ان پہاڑون کے نام سے ضرور یہہ قوم معروف ہوئی ہے

---

۵۱ دیکہو پراچین لیکہن حصہ دوم۔

۵۲ دیکہو تاریخ فرشتہ۔

Marfat.com

جیسے غور کے باشندے غوری۔ نقل[۵۱] ہے کہ سپہ سالار اسلام نے بزمان پیغمبر اسلام ایک سردار افاغنہ کو
جسکا نام عبد الرشید[۱] قیس بن عمیص[۲] بن سلول[۳] بن عتبہ[۴] بن نعیم[۵] بن مرہ[۶] بن سکندر[۷] بن زمان[۸] بن علین[۹]
بن مہلول[۱۰] بن مسلم[۱۱] بن صلاح[۱۲] بن قارود[۱۳] بن آئیم[۱۴] بن قہول[۱۵] بن کرم[۱۶] بن اعمال[۱۷] بن خلیفہ[۱۸] بن حذیفہ[۱۹] بن
نہال[۲۰] بن قیس[۲۱] بن علیم[۲۲] بن اسمعول[۲۳] بن ہارون[۲۴] بن قمرو[۲۵] بن ابی[۲۶] بن صیب[۲۷] بن زال[۲۸] بن لوی[۲۹] بن
[۳۳] [۳۴] ... آرمیا بن ملک طالوت تہا بنا بر دعوت اسلام
اتو پیغمبر صاحب نے
تیرے نام کیساتہہ لقب
ن سرنیٹی۔ بٹنی اور ان
عرب سے اخذ کئے گئے ہین
بدالرشید وارد اس ملک کے

ح کیا اسوقت سے اکثر
رعات ملکی یہان کے
و مصاہرت بہی اونکے
نچہ حسین شاہ بباعث بدعملی
عبدالرشید پناہ گزین ہوا۔
ی بی دختر بٹنی سے اسکا
ونکہ یہہ حمل پوشیدہ چوری
حمل ہوتا ہے اسلئے بٹنی نے
معروف ہوا دوسرا بیٹا
سہ پسران کی اولاد بسلسلہ
ی خان لودہی بادشاہ دہلی



Marfat.com

اور شیر شاہ اولاد ابراہیم لودہی بن حسین شاہ کے ہین اور علی ہذا پنڈاری بن جام ابن نیازی بن ابراہیم لودہی اور مدوخیل بن جمعیت ابن ابراہیم لودہی مذکور۔

نقل ہے کہ ایک قافلہ قبیلۂ عرب کا وارد صحرائے کابل ہوا تہا رات کو قافلہ کی کسی عورت کے وضع حمل ہوکر ایک نرینہ بچہ پیدا ہوا جسوقت یہہ پیدا ہوا قافلے مین خبر منتشر ہوئی کہ عنقریب قافلہ لوٹا جائیگا چنانچہ مردمان قافلہ اس بچہ نوزائیدہ کو ایک آہنی کڑہائی کے نیچے بند کرکے صبحکی تاریکی مین کوچ کرکے علی الصباح آڑہ ٹنیل کے لوگ بہ ارادہ غارتگری جب مقام قیام قافلہ پہونچے تو بجز بچۂ شیر خوار زیر کڑہائی دستیاب ہوا پس سلسلۂ نسل اس بچہ کا بجز اسکے کہ قبایل عرب کی نسل اور کچہہ معلوم نہوا چونکہ زبان پشتو مین کڑہائی کو کڑانی کہتے ہین اسلئے اس طفل کا نام کڑانی معروف ہوا اور اسکی نسل کو بڑا فروغ ہوا کڑانی کے دو پسر کودی اور لکی پیدا ہوئے اور انسے صدہا خیل مثل خٹک آفریدی وملک میرو وخیل کبیر وبنگش اور لوہات وغیرہ ہوگئے۔

سید اسحاق اولاد حضرت زین العابدین بوجہ حادثات زمانہ وارد کوہ کاشغر ہوئے اور یہہ مقام مسکن شیرانی خیل کا تہا اور اس خیل مین انکی شادی ہوگئی اور انکی اولاد بہی زمرۂ نسل افغان شمار ہوئی۔

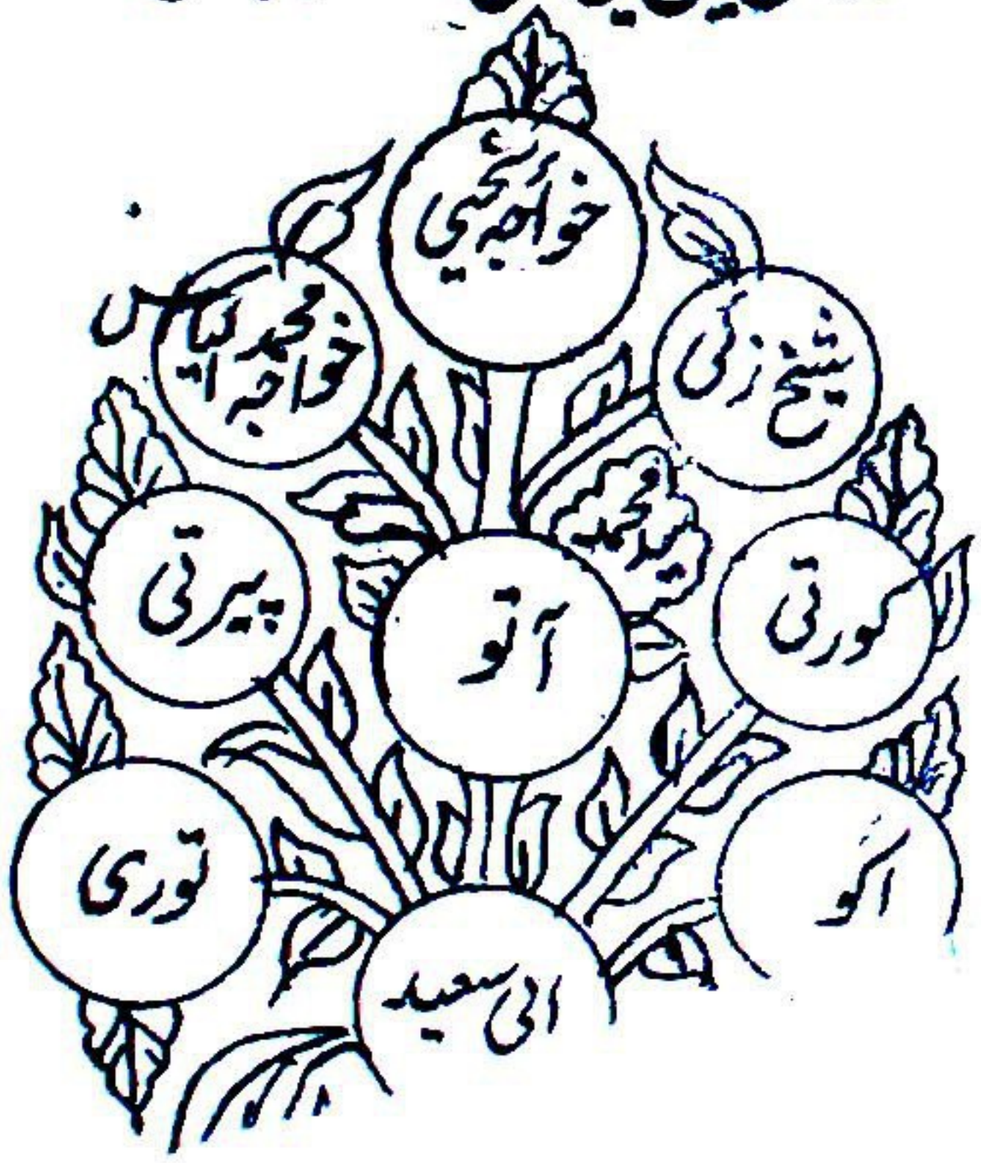


Marfat.com

علی ہذا القیاس سید محمد بن سید غور ابن سید عمرو بن سید قاف ابن قامن بن سید رحال ابن سید اسمعیل بن امام جعفر صادق اتفاق زمانہ سے وارد سرزمین افغانستان ہوئے قبیلہ کرڑانی وشیرانی وکانکڑ مین انکی تین شادی ہوئین اور ہر سہ زوجگان سے سلسلہ نسل قایم ہوکر جملہ اولاد افغان کہلائی دختر کرڑانی سے دو پسر دردک اور ہوتی اور دختر شیرانی سے اوشترانی اور دختر کانکڑ سے مشوانی پیدا ہوئے اور ان سے بہت سے خیل ہو گئے۔

## حملہ اسلام ہندوستان پر

۵۳ھ مین مہلب ابی صفرہ ایک امیر عرب براہ مرو کابل ہوکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور دس بارہ ہزار اہل ہنود کو لونڈی غلام بنا کر پنجاب سے واپس گیا دریائی سند کے کنارے پر کچھ نومسلم اور بعض بعض مسلمان مہلب کے ساتھیون سے آباد ہو گئے تھے۔

۹۴ھ مین محمد بن قاسم جنرل افواج اسلام بزمان خلیفہ ولید بادشاہ شام جو ملک عراق مین بحکمتی سپہ سالار حجاج بن یوسف اپنی کمال کرتا تھا اور اسوقت مسلمانون کے جہاز اہل ہند نے لوٹ لئے تھے بغرض انتقام یہہ سردار ملک عراق سے بسواری جہاز چھ ہزار سوار لیکر وارد ملک سندھ ہوا اور اوس ملک کو زیر و زبر کرکے صوبہ مالوہ مین داخل ہوا مگر راجہ چتور گڈھ سے شکست کھائی پھر اس نے قنوج پر حملہ کیا دریائے گنگا پر اسلامی جھنڈا اول اسی سردار نے نصب کیا اور مختصر فوج سے بڑے بڑے راجگان کو شکست دی اسکے مہمات مین ۳۲ ہزار اہل ہند سے مشرف بہ اسلام ہوئے اب صوبہ گجرات ومالوہ وقنوج مین مسلمانونکی آبادی شروع ہوئی

محمد بن قاسم کی فتوحات کے بعد لشکر خلیفہ مامون رشید بادشاہ بغداد نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور چوبیس لڑائیان راجہ کہمان چتور گڈھ سے ہوئی لیکن اسلام کے لشکر کو کامیابی نہوئی اور واپس ہوا صرف دو حملے لشکر اسلام کے براہ سمندر واقع ہوئے۔

۲۶۵ برس بعد محمد بن قاسم کے ۳۴۸ھ مطابق ۹۷۰ء مین راجہ جیپال والی لاہور نے افغانستان پر حملہ کیا سبکتگین بادشاہ غزنی سے شکست کھائی اور خراج سالانہ دینا قبول کرکے مخلصی حاصل کی لاہور مین پہونچکر بدعہدی کی اسپر سبکتگین نے لاہور پر حملہ کیا اگرچہ راجہ کی امداد

Marfat.com

بہت سے راجگان ہند موجود تھے پہر بہی جیپال نے شکست کہائی اور دوبارہ عہد و پیمان ہو کر خراج مقرر ہوا اور بہت سا زر و جواہر راجہ نے دیا مگر حکومت پشاور و ملتان سلطان سبکتگین نے شیخ حمید کو عنایت کی اور آپ واپس غزنی ہوا سلطان غزنی کی وفات پر راجہ جیپال نے خراج دینا بند کر دیا ۳۷۹ھ مین سلطان محمود بن سلطان سبکتگین نے لاہور پر فوج کشی کی راجہ جیپال نے بعد جنگ ہزیمت اوٹہائی اور بپاس عزت خودکشی کی محمود واپس گیا لیکن سلطان محمود اور اوسکی لشکر کا دل بڑہ گیا تہا اب متواتر حملے محمود کے ہندوستان پر ہونے لگے اور سب جگہہ وہ فتحمند رہا بارہوان حملہ محمود نے گجرات کے مندر سومنات پر کیا یہان کی لوٹ مار مین دس کروڑ زر جواہر غنیمت اوسکے ہاتہہ لگے اگرچہ یہہ لڑائی مابین ہنود اور اسلام ایسی ہوئی ہے کہ جیسے صلاح الدین مصری سے اور عیسائیون سے بیت المقدس کے فتح کرنے مین واقع ہوئی تہی کیونکہ سومنات کے جنگ مین تمامی ہند کے اہل ہنود ایک طرف اور محمود تنہا اوسکے مقابلہ پر تہا مقتولین ہنود کا شمار بے اندازہ ہے لیکن سلطان مصری کی جنگ مین تمام یورپ برسر مقابلہ سلطان تہا اور معشوقان یورپ نے وعدہ وصال تمغہ بہادری جنگ بیت المقدس مقرر کر دیا تہا اسی طرح ہندوستان کی بیوہ گان نے سوت کات کے اوسکا زر منافع بہادران ہنود کے نذر کیا تہا اسپر محمود ہی کی فتح رہی اور باوجود اہل یورپ کی کوششون اور جانبازی کے بیت المقدس پر اسلامی پہریرا اوڑنے لگا اور مقتولین عیسائی کا شمار اس جنگ جہادی مین چالیس لاکہہ کا ہے کیونکہ عیسائیون مین انکا فاتحہ ہوتا ہے محمود کی لڑائی اور جنگ بیت المقدس مین یہہ فرق ہے کہ محمود نے بطمع زر و دولت ہنود کے مندرونکو توڑا کیونکہ زمان سابق مین ہندوستان کے دولت کا خزانہ مندر ہنود تہے۔ اور ہندوستان مین مسلمانونکی اسوقت جابجا آبادی ہو گئی تہی۔

واقعہ غازی

۱ سید سالار ۱ بن سید محمد ابن ۶

۴ ابن سید طیب ۵

۱ دیکہو مرآ

حضرت محمد حنفیہ ابن حضرت علی تاریخ یکم شعبان بقولے ۱۲ - رجب ۴۰۵ھ روز یکشنبہ کو تولد ہوئے اور تاریخ ۱۴ - ماہ رجب ۴۲۵ھ روز یکشنبہ بوقت جنگ جہادی بمقام بہرائچ راے سہردیو کے تیر سے شربت شہادت نوش فرمایا - قطعہ تاریخ ولادت وشہادت

| | | | |
|---|---|---|---|
| محبوب خدا بود امیر مسعود | | در چار صد و پنج در آمد بوجود | |
| چون مدتیست در جہادش فرود | | در چار صد و بست و پنج رحلت فرمود | |

ہندوستان مین بالے میان ورغازی میان اور سالار غازی اور پیر عظیم کے نام سے اور ملک خراسان مین سالار رجب کے نام سے آپ مشہور ہین آپکی والدہ کا نام ستر معلے ہے جو رشتہ مین سلطان محمود غزنوی کی حقیقی ہمشیرہ ہین تاریخ فرشتہ مین آپکا نسب پٹھان لکھا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ افغانستان مین سادات بوجہ وصلت ومصاہرت پٹھانونمین شمار ہوگئی ہین - سید سالار مسعود وسالار ساہو مع دیگر افسران مجاہدین بشکر جہاد لیکر ہندوستان مین آئے اور اون قطعات زمین کی تالاش ہوئی جہان مسلمانون کا قدم نہین پہونچا تھا چنانچہ براہ گجرات وپنجاب بشکر مجاہدین فوج فوج مین داخل ہوا اور وہان سے صوبہ اودہ کیطرف کوچ ہوکر بمقام ستركہ وارد ہوا یہان سے سید سالار مسعود نے فوج مجاہدین چند حصص مین تقسیم کردی تھی اور ہر حصہ فوج مین ایک دو سردار کو افسر سپاہ کرکے ہر چہار اطراف کو روانہ کیا تھا اس ملک مین کبھی مسلمانونکا گذر نہین ہوا تھا بلکہ یہان کے باشندے مسلمانونکو ملیچھ کہتے تھے -

| نام سردار فوج | مقام تعیناتی برائے جہاد | نام سردار فوج | مقام تعیناتی برائے جہاد |
|---|---|---|---|
| سالار سیف الدین<br>سالار رجب | برائے تسخیر بہرائچ | سالار ساہو<br>ملک قطب حیدر<br>ملک عبداللہ<br>ملک امام الدین | گنڈہ مانک پور |
| ملک فیروز عمرو | گذر سرو بیاس | امیر بازید | اوناؤ |
| ملک فردوس | کالپور | | |
| امیر حسن | مہوبہ | | |



Marfat.com

| نام سردار فوج | مقام تعیناتی برائے جہاد | نام سردار فوج | مقام تعیناتی برائے جہاد |
|---|---|---|---|
| میر سید علی عرف لال پیر ملک آدم | گوپامئو لکھنؤ | ملک فیض | بنارس |

کڑہ مانکپور کی فتح کیواسطے زیادہ حصۂ فوج اور اکابر سرداران فوج بہیجے گئے تہے کیونکہ رایان کڑہ مانکپور صوبہ اودہ مین راجگان کلان سے تہے اور سید سالار مسعود کی فوج کے ساتہہ عداوت قلبی رکہتے تہے چنانچہ اس روانگی سے پہلے رایان کڑہ مانکپور نے اپنے یہان سے چند نائی اور اونکے اُسترے زہر آلودہ کراکے بہیجے تہے تاکہ لشکر اسلام کا خاتمہ ہوجائے اسلئے لشکر اسلام کو بہی ان رایان سے زیادہ کاوش تہی اگرچہ لشکر جہادی صوبہ اودہ ہر چہار اطراف مین ٹڈّی کے مانند دوڑتا پہرتا تہا اور ہزارہا اقوام مسلمان ہوچکی تہین اور نومسلمونکی جماعت سے اس لشکر جہادی کا نمبر بڑہتا جاتا تہا سترگہ سے جو فوج نے کڑہ مانکپور کیطرف کوچ کیا تو اثناء راہ مین بہی چند مقامات مین معرکہ جہاد درپیش ہوا اور یہہ لشکر فتحیاب ہوا کیونکہ مقامات راے بریلی و جائس و پرشیدپور اور سلون مین اوسوقت کے شہداء کے مقابر ابتک موجود ہین الغرض لشکر جہادی مانکپور مین پہونچا اور بمقام میدان چوکاپور جنگ عظیم برپا ہوئی اور مسلمانونکی فتح ہوئی پہر یہہ لشکر قصبۂ کڑا مین داخل ہوا اور یہان لڑائی ہوئی ملک قطب حیدر شہید ہوئے لیکن مجاہدین کی فتح ہوئی رایان کڑہ مانکپور مفرور ہوگئے سید سالار ساہو پدر سید سالار مسعود نے بعد فتحیابی سترگہ کیطرف مراجعت کی اور سترگہ مین پہونچکر دردسر لاحق ہوا اور دنیا سے رحلت فرمائی قطعہ تاریخ وفات۔

| | |
|---|---|
| حضرت ساہو مہ بُرج کمال | شد فنا فی اللہ و راہ خدا |
| سال تاریخش ع[illegible] کرد فکر | گفت ساہو طالب راہ بقا |

اس درمیان مین [illegible] الار سیف الدین افواج مخالف مین گہر گئے ہین یہہ خبر سنکر سید سالار مسعود بہ [illegible] گ عظیم برپا ہوئی اور لشکر اسلام کی فتح ہوئی اور سالار [illegible] منتشر ہوئی کہ سید سالار مسعود ابکہ [illegible] نہین آئیگی او [illegible]

Marfat.com

وجوانب مین تقسیم ہوگئی ہے - اس خبر سے قوم مخالف یعنی اقوام بہر کے حوصلے بڑہے اور بہرائچ مین بہت سے رایان اقوام جمع ہوگئے اور سالار مسعود پر حملہ آور ہوئے - اور فی الواقع فوج جہادی تقسیم ہوکر بہرائچ مین بمقدار قلیل رہ گئی تہی اور قوم مخالف کا انبوہ کثیر تہا لڑائی طرفین سے شروع ہوگئی ہرچند کہ لشکر اسلام نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اور خوب جانبازی کی اور اپنی دلیری کے جوہر کہلائے مگر بوجہ قلت فوج نے شکست کہائی اور سید سالار مسعود معہ دیگر سرداران اسلام شہید ہوئے مسلمان اس واقعہ پُر آشوب سے سراسیمہ و پریشان تہے فوج مخالف برسر انتقام تہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نومسلم زیادہ ہوگئی تہی اس لئے مسلمان قتل عام ہونے سے محفوظ رہے اور سید سالار مسعود سے کچھہ کرامات بہی ایسی نمایان ہوئین تہین کہ جنسے قوم مخالف بہی اعتقاد دلی رکہتی تہی جیسا کہ اب تک غیر آریہ اقوام کا اعتقاد ہے -

## مسلمانان عہد غازی میان

کتب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ کڑہ مانکپور مین اور اوسکے گرد و نواح مین مسلمانان مجاہدین کی بود و باش ہوگئی تہی اور حقیقت مین افواج مجاہدین سے کوئی شخص غزنی کو واپس نہین ہوا کچھہ شہید ہوگئے کچھہ نومسلم جماعت کے ساتہہ مِل جُل کر رہنے لگے - اور جب انکی اولاد کی جماعت بڑہی تو پہر جنگ جہادی شروع ہوگئی اور چالیس سال تک اکثر مابین شیوخ اسلام اور اقوام بہر لڑائیان رہین اور آخر قوم بہر پس پا ہوئی اور ایسا کشت و خون وقتاً فوقتاً ہوا کہ کڑہ مانک پور کی زمین استخوان مقتولین سے معمور ہوگئی جہان ابتک زمین کہودی جاتی ہے استخوان پوسیدہ کشتگان جنگ کے برآمد ہوتے ہین اللہ واکبر مسلمانون نے اپنی جانین وقف جہاد کردی تہین لیکن قوم بہر کا نام و نشان بہی صوبہ اودہ سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کردیا - قوم بہر کے عہد حکومت مین صوبہ اودہ عملداری قنوج سے مرفوع القلم تہا بعد چند روز کے راجہ قنوج نے اپنی حکومت کڑہ مانکپور مین قایم کرلی مسلمانون نے سکونت قصبہ جات ترک کرکے بیرون جات دیہات مین سکونت اختیار کی اسوقت کے مسلمانون کا اندازہ اون اقوام پر ہوسکتا ہے

---

سلہ دیکہو کامل التواریخ -

Marfat.com

جو آپس مین شیوخ وسادات و افغان و مغل شادی بیاہ کرتے ہین اگرچہ ایمن بہی نومسلم شریک ہوتے چلے آتے ہین

# نشان ہراول فوج غازی میان

ایک میلہ کڑہ اور مانک پور مین ہوتا ہے اس میلے کا نام مسلہ صحبت غازی میان معروف ہے اگرچہ مختلف مقامات مین اس میلے کے نام مختلف ہین جیسے شہر لکہنؤ مین چہڑیون کا میلہ اور اضلاع مغربی مین نیزونکا میلہ کہلاتا ہے الغرض ملتان اور پنجاب سے صدہا نشانات بلند اقوام ڈفالی لیکر سالانہ بہڑائچ مین تاریخ مقررہ فاتحہ سالانہ سالار مسعود پر لاتے ہین اور ہر ہر مقامات پر کثیر التعداد ہجوم میلہ کا ہوتا ہے اور یہہ نشانات یادگار فوج غازی میان کا شمار ہزارونپر ہے اور ان نشانونپر اقوام مسلمان اور ہنود کے لوگ شیرینی چڑہاتے ہین اور مرادین مانگتے ہین عورات اجلاف پر ایک کیفیت طاری ہوجاتی ہے بعض عورات مشہور کرتی ہین کہ فلان پر غازی میان آتے ہین اقوام ڈفالی اپنا ڈف بجاکے بالے میان کی گیت بلاتال سُر کے گاتے ہین معتقدان غازی میان کو ایک حالت وجد کی ہوتی ہے اور عورات سر ہلا ہلاکر جہوم جہوم کر ڈفالی کے ساتہہ غازی میان کی گیت گاتی ہین بعد ہزار ہا روپیہ آپکے نام پر نثار ہوتا ہے نیاز آپکی زیادہ تر قوم اجلاف مین کڑہی اور پہلکی پر ہوتی ہے۔ مہذب اقوام شیرینی اور کلاوا چڑہاتی ہے۔ قصبہ جات کڑہ و مانکپور مین بہی یہہ میلہ ہوتا ہے اور مانک پور سے جو نشان بہڑائچ کو جاتا ہے اوسکا نام نشان ہراول فوج غازی میان ہے معلوم ہوتا ہے کہ کڑہ مانکپور کو غازی میان کی اوس فوج نے فتح کیا ہے جو لشکر مین ہراول تہی۔ مانکپور سے تا بہڑائچ اس نشان کے ساتہہ صدہا نشانات ہوتے ہین لیکن آگے نشان ہراول چلتا ہے اور اسکے سامنے دوسرے نشان کا ڈنکا نہین بجتا ہے مقامات پر اس نشان کے ساتہہ بڑا میلہ ہوتا ہے۔ زمان سابق مین اس نشان کا ہوا تو اوسکے رشتہ دار بھولی خان کو یہہ ورثہ پہونچا اور جب بخش کو یہہ ورثہ پہونچا اور جب یہہ خدمت

Marfat.com

وسادات کی وصلت ومصاہرت دیہات قریب وجوار کے ساتھہ ہے اور اسکا ایک ممبر اہل ہنود قوم سورائی سے ہے غالباً عہد غازی میان مین یہہ قوم دوسرے نامون سے پکاری جاتی تہی۔

## سلطنت اسلام ہندوستانمین

ہندوستان مین مسلمانونکی آبادی تو جابجا ہوگئی تہی اور افغانستان سے سلسلہ آمد ورفت بہی تہا، اور تہوڑا بہت تجارت کا معاملہ بہی ہوتا تہا لیکن مسلمان صاحب حکومت نہین تھے نہ ایک عرصہ سے کوئی حملہ مغزبی ہوا تہا ہندؤن کا دماغ عرش پر تہا خود بینی مین مست عیش ونشاط کے نشہ مین چور غرور اور نخوت کی گہٹی عہد طفلی سے پی چکے تھے اپنے برابر صورت وسیرت اور بہادری مین دوسرونکو نہین سمجہتے تہے ہر ایک راجپوت خود کو رستم واسفندیار سمجہتا تہا مہابہارت کے اشعار ورد زبان تھے رنگین مزاجونمین رس کبت کا وظیفہ ناچ رنگ اور بہنگ شبانہ روز کا مشغلہ تہا ہندوستان کے سرسبز میدانون مین ہرن کلیلین کرتے اور چوکڑیان بہرتے تہے راجپوت تیر وکمان لیئے اونکے تعاقب مین سرگردان تہے خانہ جنگیون کی یہہ کیفیت کہ بات بات پر لڑائی خود شگوفہ کہلا کے شمشیر آزمائی لہجہ کلام شیر کی مانند عزا نار استہ چلنے مین اکڑ کے لقا کبوتر بنجانا۔ ہندوستان مین آلہا اور اودل کی داستان جو آجتک نہایت ذوق وشوق سے گائی جاتی ہے وہ اسیوقت کی میدان داری ہے۔ دہلی اور قنوج کے راجاؤن مین معاملہ جنگ دریش تہا اور قوم مسلمان چشم حقارت سے دیکہی جاتی تہی محمود کے محاربات خواب وخیال ہوگئے تہے کہ ۵۶۹ھ مطابق ۱۱۹۱ء سے سلطان شہاب الدین محمد سام غوری کے حملے شروع ہوگئے اور بالآخر راجگان دہلی وقنوج نے شکست کہائی اور قنوج شامل دہلی ہوا اور قطب الدین ایبک کو تخت سلطنت دہلی شہاب الدین محمد غوری دیکر واپس گیا اسوقت سے ہندوستان مین مسلمانون کی بادشاہت قایم ہوئی۔

## مسلمانون کا منصب جاگیر

ہندوستان کی فتوحات کا ذریعہ کسی مولوی کا وعظ نہ تہا کہ راجپوتونکے قلوب متوجہ ہوتے نہ کسی صاحب کمال کی دعا تہی کہ تیر بہدف ہوتی نہ کسی عامل کا عمل اقتلو



Marfat.com

یا مریخ کا تہا کہ اشارے مین ہزارون کے سر قلم ہو جاتے یہہ تو تسلط کی باتین اور مذہبی گپین
اور پیٹ بہرے کی حکایتین ہین۔ اسلام کی جنگی قواعد اور بہادرانہ خیالات اور جہادی رغبت
نے البتہ مسلمانونکو روشن ضمیر کر دیا تہا کتاب عالم کے اوراق پراگندہ کی شیرازہ بندی اور ہزارون
مذہب اور ملت کی یکسوئی کس نے کی وہی شمشیر خداداد جہاد جو مسلمانون کی ترقیات
ملکی و مذہبی اور تمامی مشکلات کی ناخن تدبیر تہی۔ حکام وقت کے سلوکات اور بدل خدمات
بہی ویسے ہی تہے مسلمانون کے عطیات کے شرایط ماسواے آبادانی رعایا۔ کفار کا مقابلہ
دین کی اشاعت ضروری امور تہے شروع حکومت اسلام مین جسقدر جاگیر و منصب عطا
ہوئے وہ ایک گونہ حصہ غنیمت مال کفار تہا ایسی صورت مین عطیہ دار یا جاگیردار کو سردار
مجاہدین کے القاب سے بپاس ادب سلطان وقت لکہنا نامناسب سمجہا جائے تو ممبر مجلس جہاد
خطاب دیکر ضرور لکہنا زیبا تہا مگر افسوس کہ وقایع نگاران ہند نے محاربۂ سلاطین تو قلمبند
کئے لیکن اراکین جہاد جاگیرداران و حصہ داران کے معرکہ جو حصول قبضۂ جاگیر عطیہ سلطانی مین
واقع ہوا تاریخ ہندوستان سے قلم انداز کر دیا اسلئے بہت سے واقعات تحریر مین نہین آئے
اور زبانی بطور قصہ کہانی ایسے مذکور مشہور رہے جسکا اسوقت صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔
ہندوستان مین اول جسقدر حملے سرداران اسلام کے ہوئے سپہ سالاران فوج مال
و متاع لیکر واپس چلے جاتے تہے بعض بعض لوگ اسلام سے اور نومسلم کی قلیل جماعت کو
اکثر ہندوستان کی دریاؤن کی ترائی ہرے بہرے کہیتون کی خنک بیز ہوا نے یہان ٹہیرا لیا
اور جب لشکر فاتح چلا گیا اور قوم مغلوب کے دل سے خوف سرداران اسلام کا دور ہو گیا تو
قوم مغرور آزادانہ خود [illegible] اسفندیار شمار کرنے لگے اور مسلمانون کو ہندوستان جنت نشان
کے غلمان دوزخ [illegible] تکلیف دہ ہوئے اب نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن
کنوئین مین کود [illegible] اسکے یہان کے خوشگوار ہوا اور آب
شیرین کی تعر [illegible] + خانۂ ملاح د
چین ست [illegible]
تو اپنی [illegible]

Marfat.com

یہہ حالت بجنسہٖ اون لوگون کی بیان کی گئی ہے جو بلا ثروت وحکومت ہندوستان مین آباد ہوئے اور جب سلاطین اسلام نے ہندوستان مین حکومت اپنی قایم کی اور گذشتہ حالت مسلمانان کی ملاحظہ فرمائی اوسوقت سیوائے اسکے اور چارہ نظر نہ آیا کہ اپنی قوم کو جاگیرات ومعافی بکثرت عطا کرین تاکہ اس جاگیر کے ذریعہ سے قوم کی ترقی اور تسلّط اور بقاے سلطنت ہو اور اقطاع ہند مین مسلمانون کا اقتدار بڑہے اور قوم مخالف پر ہمیشہ غالب رہین لیکن دوسرے کے گھر مین داخل ہوکر اوسکی ملکیت مین قبضہ حاصل کرنا آسان بات نہین تہی ایسی صورت مین اوسی جنگ جہادی اور جانبازی کا سامنا تہا البتہ فرق یہہ تہا کہ بعض موقع پر امداد سلطانی بہی ہوجاتی تہی ۔ اور بعد تسلّط جب فرمان ایک شخص کے نام معافی جاگیر کا ہوتا تہا تو اوسکے دوست بہی اپنا حصہ قایم کرنیکی غرض سے ہمراہ رکاب ہوجاتے تہے ۔

## اقوام پیشہ ور نومسلم ہند

اہل اسلام مین اقوام شیوخ وسادات عرب افغان ومغل جو دوسرے ملکون سے ہندوستان مین آکر آباد ہوئے اونکے شجرۂ انساب اونکے خانگی کاغذات تواریخ ہند سے اکثر ملتے وجلتے موجود ہین مگر اقوام پیشہ ور نومسلم ہند جو پہلے سے ادنی درجہ کے لوگ تھے اون کے شجرۂ انساب اور قومی واقعات جو کبہی احاطۂ تحریر ہی مین نہین آئے اس وقت اونکی بہم رسانی بہت مشکل ہے اسلئے مؤلف نے بعض بعض اقوام جو خاص قصبہ جائس ضلع رائبریلی ومانکپور مین آباد ہے اونکی مختصر سوانح عمری تحریر کی ہے تاکہ ناظرین کو اصلیت اقوام معلوم ہوجائے ۔

## جُولاہے

جولاہا ۔ جولہ ۔ نساج ۔ حایک ۔ نوربات ۔ مومن ۔ کوری ۔ کہستا ۔ ان اقوام مین گروہ بندی اور دستورات مثل اقوام اجلاف اہل ہنود کے ہے اور ذاتون کی اقسام بہی ہین جیسے اہل ہنود نے سابق مین ٹاٹ بندی کردی تہی دایرہ اسلام مین داخل ہونے پر بہی وہی گروہ بندی برقرار رہی یہہ ظاہر ہے کہ ہندوستان کی فتوحات مین کوئی قوم پیشہ ور دیگر

Marfat.com

ممالک سے نہین آئی بلکہ جیسے تجارت وصنعت پیشہ ور خدمتی لوگ پہلے سے تہے وہی لوگ بدستور
اپنا کام انجام دیتے رہے البتہ اونکے نام قوم فاتح نے اپنی زبان مین پکارے وہی مشہور ہوگئے
ہندوستان مین دو پیشہ ور گروہ قدیم سے زیادہ تہا۔ ایک پیشۂ غلہ فروشی جو محض تجارتی پیشہ ہے
اسمین کوئی صنعتی کام نہین ہے اسکو ہر قوم کا آدمی کرسکتا ہے اس پیشہ کے لوگ پہلے سے معزز اور
شریف خیال کئے جاتے تہے جنکو ہندی زبان مین بنیان اور فارسی مین بقال کہتے ہین اس گروہ
کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو سودہی وسوکیری یا دلال کے نامون سے معروف ہوئے چونکہ یہہ لوگ
نومسلم تہے اسلئے بخیال طبائع اشخاص ہند درجہ ادنی مین شمار کئے گئے اور دوسرے فرقہ کے ساتہہ پیشہ
صنعت پارچہ بافی تہا اور اس پیشہ کو ہندوستان مین ادنی درجہ کا گروہ کرتا تہا اسلئے مبتذل حالت
مین رہا اگرچہ باب صنعت وتجارت کو ترقی ہے لیکن قومی حیثیت سے کوئی فرق نہین ہوا۔

## قوم بہنا

بہنا۔ دہنیان۔ پنجارہ۔ نداف۔ حلاج۔ اس قوم کے مدمقابل ہندون مین کوئی
قوم نہین ہے نہ کوئی اہل حرفہ ہے ممالک ایران مین روئی کا کام بہنا اور پوشش سرمائی مین
بہر نادو پیشہ جداگانہ ہین اول کام کرنیوالے کو حلاج اور دوسرے کو نداف کہتے ہین مگر ہندوستان
مین یہہ دونون کام ایک ہی کے متعلق ہین یہہ قوم اون نومسلمون مین سے ہے جو سید سالار
مسعود کے حملون مین مسلمان ہوئی ہے کیونکہ غازی میان کی کندوری اس قوم مین ہوتی ہے اور
قوم ڈفالی اس قوم مین امورات شادی بیاہ مین مجری ہین اور خواجۂ منصور کا فاتحہ بہی ہوتا ہے
جسکو انکے محاورہ مین اوستاد کی دیگ کہتے ہین۔ یہہ خواجۂ منصور جنکا اصلی نام حسن بن منصور
ہے اور اپنے باپ کے نام سے معروف ہین ایک درویش کامل تہے ایک روز حلاج کی دوکان پر
تشریف لیگئے اور اوس سے کہین بہیجنے کو فرمایا اوس نے جواب دیا کہ حضرت
میرا کام کون کریگا کہ منظور ہوا کہ خواجہ صاحب کو دیکہون
روئی کیونکر دھنکتا ہے اگیا اور جب وہ واپس
آیا تو دیکہا کہ نسبت
سے قوم حلاج کردیا

Marfat.com

چونکہ ہندوستان مین مسلمانون کے پہلے اس پیشہ کا سُراغ نہین چلتا اہل اسلام کے تصرف سے ہندوستان مین یہہ پیشہ قایم ہوا ہے اور عجم کے پیشہ ورون کی حکایت سے اور اپنی غلط فہمی سے خواجہ منصور کو اس پیشہ کا موجد خیال کیا ہے اور اون کے فاتحہ کے کہا نیکو اوستاد کی دیگ سے معروف کیا ہے۔

## قوم نائی

نائی یا ناؤ۔ حجّام۔ حلّاق۔ موتراش۔ جرّاح۔ خلیفہ۔ ان بہی گروہ بندی مثل اقوام اجلاف ہند کے ہے اور اسکے مدّمقابل دوسری قوم اہل ہنود سے موجود ہے اس قوم مین غازی میان کی کندوری ہوتی ہے اس قوم کے لوگ سنگدل اور عیار مشہور ہین اور اہل ہنود نائی کو چہتیسہ کہتے ہین۔ غازی میان[1] کے حملون کے وقت رایان کڑہ و مانکپور نے اس قوم کے ناخن گیر اور استرے زہر آلودہ کرا کے سترگہ مین جہان لشکر غازی میان تہا بغرض ہلاکت غازی میان نائیون کو بہیجا تہا لیکن وہ گرفتار ہو گئے اور کڑہ و مانک پور کو افواج غازی میان نے فتح کیا اور اس قوم کو مسلمان کیا ممالک عرب و عجم ایران مین حلّاق یعنی موتراش اور حجام کے دو خدمات جداگانہ متعلق ہین کیونکہ حلّاق صرف اصلاح کا کام کرتا ہے اور حجام شاخ لگاتا ہے اور خون کہینچتا ہے اور ختنہ کرتا ہے اور یہ پیشہ جرّاحی بہی کرتا ہے ہندوستان مین یہہ قوم سنگدل مشہور ہے مسلمانون نے دونون پیشہ ان کے متعلق کرکے حجام کے لقب سے پکارا ہندو نائی یہان پہلے سے خدمتی پیشہ بہی تہے زمانہ اسلام مین وہ پیشہ بہی ان کے متعلق رہا ورنہ ممالک ایران مین انکے ہاتہہ کا کہانا پکایا ہوا قطعی نادرست ہے اور اس قوم مین حضرت سلمان فارسی کا فاتحہ ہوتا ہے اور غلط فہمی سے اس پیشہ کا موجد خیال کرکے اس فاتحہ کے کہانیکو اوستاد کی دیگ کہتے ہین حالانکہ سلمان فارسی مقرب صحابی حضور رسول مقبول صلعم اسلام کے تہے شاید ملک ایران و فارس مین اس قوم کے لوگون نے سلمان فارسی سے بیعت کی ہے اور پیری اور مُریدی کا سلسلہ خلافت اس قوم مین قایم ہوا اور خلیفہ کے لقب سے معروف ہوئے۔

---

[1] دیکھو مرآت مسعودی۔



Marfat.com

# قوم قصائی

قصائی یا قصاب - کسوڑا - کہٹیک - چکوا - غازی میانکی کندوری اس قوم مین ہوتی ہے ذاتون کی اقسام اور گروہ بندی بہی ہے انکے باہمی گفتگو مین چند الفاظ بطور اشارات ایسے مخصوص ہین جو زبان عربی سے اخذ کئے گئے ہین اگلے زمانہ مین جلّادی کے کام بہی انکے متعلق تھے کہٹیک زبان ہندی مین کاٹنے والے جانوران کو کہتے تہے جب قوم مسلمان ہوئی تو کہٹیک کا ترجمہ عربی زبان مین قصاب ہو کر قوم قصائی معروف ہوئی اور اس پیشہ کے دو حصے ہین اوّل بقر قصاب دوسرا بُز قصاب -

# قوم بھٹیارہ

بہٹیارہ - نان بائی - باورچی - اہل ہنود مین مسافرونکی فرودگاہونکا نام دہرم شالہ تہا شیر شاہ اور سلیم شاہ سوری سلاطین دہلی نے مسافرون کی آسایش کیواسطے منازل سفر تعمیر کرائین اور وہ منازل سراے کے لقب سے ملقب کی گئی اور مسافرونکی خدمت کیواسطے سراؤن مین کچہہ لوگ مقرر کئے گئے وہ ادنیٰ درجہ کے قوم کے لوگ تہے کیونکہ اون مین گروہ بندی مثل اجلاف ابتک ہے چونکہ شیر شاہ و سلیم شاہ نے یہہ انتظام کیا تہا اسلئے بہٹیارہ سلیم شاہی و شیر شاہی اقوام کہلاتے ہین اور بہٹیارہ لقب ہندی ہے رستہ کو ہندی مین باٹ کہتے ہین الف حذف کرکے اور ہائے ہوز بڑہا کر بہٹیارہ بمعنی راہ کا مددگار پکارا گیا صوبہ مالوہ مین بازارون کے نان فروشونکو بہٹیارہ کہتے ہین اور بعض مقامات مین سراے کے بہٹیارونکو بہی باورچی بولتے ہین -

## کنجڑا

کنجڑا - کبڑ ... جو زیادہ تر ترکاریان بوتی ہے وہ ق ... ب یہہ قوم مسلما ... رکاری

Marfat.com

اور پھل وغیرہ فروخت کرنے لگی تو اس نے زراعت کا پیشہ ترک کرکے صرف پھلون اور ترکاری کی خرید و فروخت اختیار کی اوسوقت یہہ قوم باسم کنجڑا سے معروف ہوئی۔ گنج لفظ فارسی بمعنی خزانہ و انبار مجازاً یعنی بازار جہان ہر قسم اجناس کا انبار ہوتا ہے چونکہ ہر قسم ترکاری اور اثمار درختان کا سبزی فروش کی دوکان پر ڈھیر ہوتا ہے اسلئے برعایت ڈھیر اشیاء کبڑیا اور بازار کی رعایت سے بزبان فارسی حرف گاف کو کاف تازی سے بدلکر لفظ کنج ہوا اور اسم فاعل اوسکا کنجڑا جیسے ناؤ سے ناوڑا اور ہیز سے ہیجڑا استعمال ہونے لگا اس قوم مین گروہ بندی مثل اقوام اجلاف ہند کے ہے اور اوستاد کی دیگ بھی ہوتی ہے۔

# قوم جونکہار

جونک ہار۔ جونکہہ لگانے والا۔ دہانگ۔ یہہ قوم اقوام بہر سے ہے اہل ہنود کے زمانے مین بھی یہہ قوم جونک پالنے اور بچھنے لگانے کا پیشہ کرتی تہی حالت اسلام مین بھی جونک لگانا سینگی لگانا انکا کام ہے ان مین بھی گروہ بندی اور ذاتون کی اقسام ہین اسمین علاوہ پیشہ مقررہ کے جو لوگ دائی عورات کا پیشہ کرتی ہین وہ قوم دہانگ ہین وہ لوگ ابتک ہنود مین داخل ہین جونکہار مسلمان ہین اور کتون کے ڈوری اور خشت پزی کا بھی پیشہ کرتے ہین سابق مین کوڑا کتافت قصبے اور شہرون کے گلی کوچہ سے اپنے گدہون پر لادہ کے مقامات خشت پزی پر لیجاتے تہے۔ اور اب صرف خشت سازی کا کام کرتے ہین۔

# قوم ہیجڑا

ہیجڑا یا ہیز۔ مخنث۔ خواجہ سرا یا خوجہ۔ زنانہ یا زنخہ۔ پنسک۔ خواجہ ترکی زبان مین مخصی یعنی آختہ کو کہتے ہین چار ہزار برس کا زمانہ گذرا کہ ملک خطا و ختن کے سلاطین نے چھوٹے چھوٹے اطفال کو آختہ کرکے محلات شاہی کے دربانی کی غرض سے مقرر کیا تہا اور جب یہہ اطفال اندر جانے جانے لگے تو انکو ایسا رسوخ ہوا کہ مغز خدمات انکے متعلق ہوگئین تب انکا خطاب اعزازی خواجہ یا خوجہ ہوا امرائے ملک نے جب انکی یہہ کیفیت مشاہدہ کی تو فخریہ اپنے اطفال کو خواجہ

Marfat.com

بنا ینکی غرض سے محلات شاہی مین داخل کرنے لگے اوسوقت یہہ ایک رسم بے عیب مان لیگئی تہی
ملک فارس مین اس قسم کے لوگ ہیز کہلاتے تہے اور عرب مین مخنث اور ہندوستان مین بزبان
سنسکرت نپنسک کہلائے اور جب ہندوستان مین مسلمانون کی سلطنت قایم ہوئی تو
خواجہ سرائے ہوئے مغلیہ سلطنت مین بعہد محمد شاہ رنگیلے اس فرقہ کو زیادہ ترقی ہوئی اسکا
سبب یہہ ہوا کہ محمد شاہ کو ناچ گانے سے زیادہ دلچسپی تہی اسکے محلات مین ناچ گانے کا زیادہ
شغل تہا اور رقاصہ کو محلات مین جانیکی ممانعت تہی محلات کے مدنظر ہوا کہ ہمارے خواجہ سرا تو
باہر مردانہ جلسون مین شریک ہوتے ہین اس فن کو حاصل کرکے ہمکو دکہلائین لہذا الحکم بادشاہ
خواجہ سراؤنکو تعلیم رقص وراگ کی دلوائی گئی اور جب یہہ لوگ کامل فن ہوگئے تو اول شاہی
محلات کے مجرئی ہوئے اور جب سلطنت دہلی کو زوال ہوا تو یہہ باشندگان شہر اور قصبہ جات
کے مجرئی ہوئے اور ادہر اودہر مارے مارے پہرنے لگے اور اسکو اپنا ایک پیشہ قرار
دیدیا اور باہم گروہ بندی بہی ہوگئی اور ان گروہون مین ایک سردار بنایا گیا اور ایک
فرقہ علیحدہ قرار پاگیا۔ اس گروہ کے سردار کا نام میر بہوجئی یا میر بہجڑی تہا اسوقت سے
گورو اور چیلہ کا سلسلہ بہی قایم ہوا میر بہجڑی اس فرقے کے پیر و مرشد ہوئے جنکا تخت گاہ
اب منارگنج شہر دہلی مین ہے۔ میر بہجڑی کی گڑاہی اور نیاز اس گروہ مین ہوتی ہے پہلے
بضرورت محلات شاہی اطفال آختہ کئے جاتے تہے اور جب سے فرقہ قایم ہوا اس گروہ
کے لوگ اطفال خورد سال خود خرید کرکے اور اونکا عضو تناسل کاٹ کے ہیجڑا بنا لیتے
تہے اور جسوقت یہہ عمل ہوتا تہا اوسوقت میر بہجڑی کی گڑاہی و نیاز ہوتی تہی سلطنت
انگریزی مین ... ہم بحکم سرکار بند ہوگئے۔ اور قانون جاری ہوگیا کہ اب جو ہیجڑا
فوت ہوا اوسکا ... سرکار مین داخل کیا جائے۔ بہت تو مرگئے اور جو باقی
ہین اونہون ... تے ہین مشہور ہے کہ کہتری کی برات
اور ہیجڑا کا ... مذہب اسلام ہین
ان کے دفن ... ردونکا
جنازہ ... گورستان ہین

Marfat.com

لیجاوین اور وہان بالا بالا یہہ لوگ پہونچکر تجہیز و تکفین کرتے ہے۔

# اقوام رنڈی

کنجر اور کنجری - کنچن اور کنچنی - بیڑیا اور بیڑن - رام سنڈا اور رام جنی - پاتر یا پتریا - بیسوا یا کسبی - بہڑوا یا منگتا - رقاصہ یا لولی یا طوائف اور قورم اور سفردائی اور ساز ندہ ارباب نشاط یا رنڈی) - یہہ قوم ایسی پارینہ ہے جسکے القاب ایسے وسیع ہین اس گروہ سے ہندوستان کا کوئی شہر و قصبہ خالی نہین ہے اس قوم کے دو گروہ ہندو و مسلمان ہین مردونکا شادی بیاہ ہوتا ہے اور انکی عورت پردہ دار باعصمت ہوتی ہین مگر دیگر عورات پیشہ حرام کاری علی العموم کرتی ہین اور جلسۂ عام مردون مین کمر کو لامٹکا کے ناچتی گاتی ہین اور اس رقاصہ کے اکثر بہائی اور باپ سازندے ہوتے ہین - جو شخص ان عورات کو بقصد حرامکاری طلب کرتا ہے تو رنڈی کی مان یا لونچی کی نائکہ سے اجازت لیتا ہے چونکہ زمان سابق مین ان عورات کے اولاد نہین ہوتی تہی وہ جب ضعیف العمر ہوجاتی تہین تو دوسری قوم کی لڑکیان خرید کر کے پرورش کرتی تہین اور ایسی صورت مین عورت ضعیفہ نائکہ یا دلالہ کہلاتی تہی ؎ قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی + اور لڑکی پرورش یافتہ لونچی تہی مگر حکومت انگریزی مین خرید و فروخت آدمیون کا معاملہ بند ہوگیا تب سے ان عورات نے بانجہہ ہونیکی تدبیرات موقوف کردین - باپ بہائی ان عورتون کے قلتبانی کرتے ہین اور انکو کچہہ شرم و حجاب نہین ہے شادی بیاہ اس قہم کی عورتون کا نہین ہوتا البتہ بمرتبہ اول جو شخص انکا ازالہ بکارت کرتا ہے وہ کچہہ زیادہ الغائی اجرت عطا کرتا ہے اس معاملے کو ان کے محاورہ مین سر ڈھکنا کہتے ہین اور ایک قسم بیاہ کی قایم مقام انہون نے بہی قرار دے رکہی ہے شادی سنی کہتے ہین ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون اور لشکرگاہون مین ان عورات کیلیے شرم گاہ بازار گرم ہے یہہ اپنی شرم گاہ کو کرایہ پر چلاتی ہین جسکو اپنے محاورہ مین خرچی یا بیٹھک بولتے ہین اگرچہ اہل ہنود کے یہان تریا چرتر کے بڑے بڑے داستان لکہے ہوئے ہین بقول انکہ ؎ چاتر کا کام یہہ کہ پاتر سے نہ اٹکے + پاتر کا کام یہہ کہ کہا پہے سے ٹپکے +



Marfat.com

رنڈیون کا قول ہے کہ ہمارا پیشہ خراب نہین ہے۔ ہم لوگون کی رفع حاجت کرتے ہین ؎
دل بدست آور کہ حج اکبر ست ٭ اور نسل و اصل بھی ہماری خراب نہین ہے مسلمان گروہ
کہتے ہین کہ ہم حوران گلزار ارم سے ہین یہہ فقرہ حضرات اوباش کا تراشیدہ ہے اہل ہنود کا مقولہ
ہے کہ کسی سادہو کو ایک وقت غلبہ شہوت ہوا تہا اور کوئی عورت موجود نہین تہی مگر مادہ سگ
(کتیا) حاضر موقع تہی اوسکے ساتہہ جماع کیا قدرت سے وہ حاملہ ہو گئی اور ایک بچہ جنی جو
ایک دختر حسین تہی چونکہ نطفہ مین آمیزش تہی اوس مین خصائل حیوانی و انسانی دونون موجود
تہے یعنے گہر گہر مانگنے جانا اور صبر اور لوگون کی نظرون مین ذلیل و خوار چند مردون سے صحبت رکہنا
اپنی مطلب براری کے لئے چاپلوسی کرنا پس یہہ عورات اوسی دختر حسین کی نسل سے ہین غرض
اسیطرح کی حکایات تو بہت مشہور ہین لیکن یہہ پیشہ بیشرمی عرصہ دراز سے چلا آتا ہے کہ جس کے
بہت سے نام و خطاب ہو گئے اب ہم اپنے تحقیقات سے اس گروہ کے اصلی واقعات تحریر
کرتے ہین۔ چار ہزار برس کے پہلے شمالی ہند کے باشندے وحشی و جنگلی تہے شہد و مچہلی اور درختون
کے پہل پتے اور پہول اور جڑین انکی غذا تہی ننگے رہتے تہے اور کوئی حیا کا پردہ بہی حایل
نہین تہا نہ کسی مذہب کے پابند تہے جس عورت سے جس مرد نے چاہا جماع کیا ہندوستان
کے بعض گروہون مین ابتک چار مردون مین ایک عورت کافی سمجہی جاتی ہے جب حملہ آور قومون
نے دوسرے ملکون سے دہاوے شروع کر دیئے تو اون لوگون کی دیکہا بہالی سے کچہہ اصلاح
ہوئی اور جب آریہ کی حکومت قایم ہوئی تو انہون نے اقوام اور پیشہ کی آراستگی چاہی
کچہہ لوگ شایستہ ہو گئے اور بہت سے وحشی جنگلی بنے رہے ازان جملہ قوم کنجڑ جو اصل مین لفظ
کہنجڑ تہا ہائے ہو ... ہو کر کنجڑ بولا جاتا ہے اور جسکے معنی جڑ کہودنے والے کے ہین قوم جنگلی
درختون کی ... کا بنانا انکی صنعت ہے اسوجہ سے یہہ قوم کنجڑ کہلائی
گئی اس قو ... کے لوگ اوباش طبیعت انسے ملوث
ہو گئے او ... جس سے مرد و عورت
اقوام ... ذکر ایک
پیشہ ... ذریعہ سے

Marfat.com

مال حاصل کرنا سہل اور صول طریقہ تہا عمدہ پیشہ سمجھکر سکے عادی ہوگئے اور سمجھنے لگے کہ محنت کرنی نہین اور زر کی ٹکسال گہر مین ہے اور جب اُسکا دل مین چسکا پڑا تو آبادی کے قریب اپنی سرکیان آلگائین ان سرکیونکی خیمہ گاہونکو اوسوقت کے محاورہ مین بیڑا کہتے تہے بعض گروہ آریہ کی رفتار سے واقف ہوکر دوسرے پیشونمین مصروف ہوئے اور دوسری قومون مین معروف ہوئے جو لوگ زنا کے پیشے کے عادی تہے اون سرکیون کے خیمہ گاہون کے بیڑا دار یا بیڑیا کہلانے لگے اور اونکی عورات بیڑن ایک عرصہ کے بعد جب جماعت زیادہ ہوئی تو گروہ بندی ذاتون کی بہی قرار پائی پنجاب کے ملک مین جب اس پیشہ کو فروغ ہوا تو اونہون نے کنجر کا خطاب تبدیل کرکے اپنا القاب کنچن ظاہر کیا یعنی کہرا سونا۔ اب عورات کا لقب کنچنی ہوا پنجاب کے راجہ مالدیو کو اون کے اوباش طبیعت مصاحبین نے ترغیب دی کہ سری کرشن جی نے گوپیون کے ساتہہ کیل کیا ہے مہاراج بہی اپنے وقت کے کرشن ہین ایک سبہا تیار کیجاوے اگرچہ اہل ہنود کا وہ متبرک اوتار خیال کیا گیا ہے اور یہہ فیلسوفی کہلاتا مہذب اقوام کی عورات نے اس جلسہ کی شراکت سے انکار کیا تب راجہ کے حکم سے یہہ عورات کنچنی طلب کیگئین اور سبہائین بہرتی ہوئین گوپیون کے بجائے خطاب رام سنی عطا ہوا اور جو مرد کہ اس سبہا کے ممبر تہے وہ رام سنڈے کہلائے چند ہی روز سبہا برقرار رہی راجہ نے وفات پائی دوسرا راجہ تخت نشین ہوا یہہ راجہ مہذب تہا اسکو ایسی صحبت ناگوار خاطر ہوئی اوس نے اس مجلس کو درہم برہم کرکے ان گروہونکو شہر بدر کیا چونکہ ان گروہونکا نام رام کیساتہہ مخاطب کیا گیا تہا اسلئے اسکو تبدیل کرکے پاتر کا لقب دیا گیا۔ عورات کی تو یہہ صورت ہوئی رام سنڈے جنگلون مین سوہن بہوگ کہان سے پائین مجبوراً اس گروہ سے علیحدہ ہوکر فقیرون کے گروہ مین داخل ہوگئے۔

پاترا اقوام نے رفتہ رفتہ پہر اپنی آمد و رفت آبادیون مین بڑہائی اور اوباش لوگ انکے پاس پہر آنے جانے لگے اور ان عورات کے بہی نمبر ٹبر رہنے شروع ہوئے۔

ملک ہندوستان راگ گانے مین شہرہ آفاق تہا اور اس ملک مین ہر فن کا ایک گروہ جداگانہ مقرر ہوچکا تہا جو لوگ راگ کے مبصر تہے وہ کلاونت کہلاتے تہے کیونکہ زبان سنسکرت مین

Marfat.com

کلوراگ کو کہتے ہین علی ہذا القیاس ناچنے والونکا بہی ایک گروہ تہا جو کتہک کہلاتا تہا ابتک ناچ گانا مرد ونمین تہا - دیکہو پورانی اقوام شودرمین ابتک یہی دستور چلا آتا ہے کہ مرد ہی شادی بیاہ مین ناچ گانے کا فن ادا کرتے ہین - البتہ عورات کنجڑن بازارون مین بہیک مانگتی ہین اور فحش گیت گاتی ہین چنانچہ فحش گیت کو ابتک کنجڑن گیت کہتے ہین -

دوہزار برس کا زمانہ ہوا کہ راجہ اوجین بکرماجیت کے عہد دولت مین ایک حکیم نے آدمی کے نصف بدن کی مانند ایک ساز ایجاد کیا اور بجائے رگون کے تانت اور تار لگائے جس کے ذریعہ سے ساز کے گلے اور سینہ مین آواز گونجتی ہوئی نکلتی تہی اسلئے اس ساز کا نام سارانگہ یا سارنگی معروف ہوا چونکہ اس ساز کی آواز لوچدار تہی مردونکی آواز خوب نہین ملتی تہی لہذا عورتون کی تلاش ہوئی لیکن عورات مہذب نے اس ساز کے ساتہہ مردونکے سامنے بیشرمی سے گانا قبول نہین کیا تب عورات کنجنی طلب کی گئین اور انکو تعلیم دیگئی اب کیا کہنا ایک کڑوے کریلے دوسرے چڑہی نیم بڑے بڑے امراء کی درباری ہونے لگی - راجاؤن کی مجرئی ہوئین - پنجابی زبان مین عورات بیوہ کو رانڈ کہتے ہین عورات کنجن مرد آشنا تو ہو چکی ہتین لیکن نہ سوہاگن نہ بیوہ اب شمار انکا کس مین ہو اسلئے راندڑ کا الف حذف کرکے اور یا نسبتی لگاکر رنڈی یعنی مثل عورات راندڑ معروف ہوئین جو زبان سنسکرت کے پیرو ہتے وہ بیوا کہتے ہتے چونکہ محفل شادی مین یہہ عورات طلب کیجاتی ہتین اسلئے اہل ہنود نے انکا دیدار مبارک خیال کیا ہے اور جب ہندوستان مین مسلمانون کی سلطنت ہوئی اونہون نے عربی زبان مین انکو لولی کہکر پکارا بعد مین مجازاً کسبی کہنے لگے اور جبکہ یہہ ایک پیشہ قرار پاگیا تہا اور کرایہ کو ہندی زبان مین بہاڑا کہتے ہین اسکا اسم فاعل بہڑوا ہوا پہلے سے یہہ قوم بہیک مانگتی ہتی اسلئے بعض اقطاع ہند مین قوم منگتا مشہور ہے شاہان اسلام کے عہد دولت مین تجدید ساز ہوئی مردنگ کے بجائے طبلہ اور جہانج کے بدلے مجیرے ہوئے اور عورات کا نام رقاصہ رکہا گیا محمد شاہ رنگیلے کے عہد دولت مین رقص طاؤسی ایجاد ہوا تب ان عورات کو پیشوا زینہائی گئی اور ان مین سے بہت سے گروہ مسلمان ہوگئے تہے شہرو اور قصبون مین انکی سکونت کیواسطے چک بندی کی گئی اور اس محلے کا نام چکلہ رکہا گیا

Marfat.com

اور بمناسبت گروہ طایفہ بہی پکارا جاتا تہا اور اس طایفہ کی عورات کو طوایف کہتے تہے۔

# قوم بھنگی

بہنگی۔ خاکروب۔ حلال خور۔ مہتر۔ چوڑا۔ ڈوم۔ ہیلا۔ بہنگی زمان سابق مین اوس قوم کو کہتے تہے جو سب ذات کے گہر کا کہانا کہا سکتا تہا۔ اور حرام و حلال کی تمیز نہین تہی اب اس امر کا تحقیق کرنا بہت دشوار ہے کہ پاخانہ کمانے کا پیشہ اس قوم مین کب سے جاری ہوا البتہ یہہ قوم غیر آریہ ضرور ہے اور آغاز حکومت اسلام سے اسکا سراغ چلتا ہے یہہ قوم مختلف ناموں سے مشہور ہے اور عقاید مذہبی کا بہی ٹہکانا نہین جہان مسلمانونکی آبادی زیادہ ہے وہان انکا بہی عقیدہ بعض دستورات مین ملتا جلتا ہے اور جہان اہل ہنود کی کثرت ہے وہان ہندؤن کے مراسم کا برتاؤ ہے اور عموماً یہہ اپنے مُردونکو دفن کرتے ہین اور فاتحہ خوانی بہی ہوتی ہے اور حسب دستور اہل ہنود کریا کرم بہی کرتے ہین کتّے اور بلی کا مردہ یہہ لوگ پہینکتے ہین مردہ گہوڑون کی کہال کہینچنا اور چمڑا بنانا انکا کام ہے چہاج اور چلمنی اور بانس کے پردے اور پنجرے اکثر بناتے ہین اور شادی بیاہ مین روشن چوکی اور نقارے اور دُف و بانسلی بجاتے ہین جین مت کے مرد و نپر یا شادی بیاہ مین دولہن کے ڈولہ پر روپیہ پیسا نثار ہوتا ہے اوسکو لوٹ لیتے ہین صاحبان انگریز کے یہان کتّون کی ڈوری کی خدمت بہی انکے متعلق ہے اور بعض مقامات مین خدمت چوکیدار پولیس یا سزاے موت مین خدمت پہانسی چڑہانے کی بہی کرتے ہین اور حکم مشتہرہ حکام کا ڈہنڈورہ بہی یہہ لوگ دیتے ہین اور مرغیان کثرت سے پالتے ہین اور بعض فرقے سور پالتے ہین اور مردہ جانور کہاتے ہین اور پیشہ خاص سب فرقون کا پاخانہ کمانے کا ہے اور خاکروبی کا ان مین اور دو فرقے زیادہ ہین ایک لال بیگی اور دوسرا ہیلا۔

# فرقہ لال بیگ

اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ لال بیگ خدا کا بیٹا تہا پہلے دنیا مین کچہہ نہین تہا اوس کی



Marfat.com

قدرت سے بالمیک جی پیدا ہوئے جنکو خدمت جاروب کشی معراج کی سپرد تہی خدا نے اونپر رحم کہا کر
فرمایا کہ تو ضعیف ہو گیا ہے اب ہم تجہکو کچہہ دینگے دوسرے دن جب وہ بمقام معراج گئے تو
وہان اونکو سرکار خدا سے ایک پیرہن (چولا) عنایت ہوا اوسکو وہ لیکر اپنے گہر مقام شہر
غزنی مین واپس آئے گہر مین لاکر رکہہ دیا اور کسی کام مین مصروف ہو گئے قدرت خدا سے
خود بخود اوس جامۂ (چولا) سے ایک آواز طفل کے رونے کی پیدا ہوئی بالمیک جی متعجب ہو کر
مقام معراج مین گئے اور بارگاہ خدا مین عرض کی کہ بار الہہ یہہ کیا اسرار ہے پس درگاہ معبود سے
ارشاد ہوا کہ تو ضعیف و ناتوان ہو گیا ہے ہمنے تیرا چیلہ اور تیرا قایم مقام پیدا کیا ہے اور اوسکا
نام نوری شاہ بالا رکہا ہے پہر بالمیک جی نے عرض کی کہ میرے پاس دودہ نہین ہے اوسکی
پرورش کسطرح ہوگی حکم ہوا کہ جو جانور دودہ دینے والا اسوقت تجہے ملے اوسکا دودہ پلا ہمنے
لال بیگ کو لا الہ سے پیدا کیا ہے اور نام اسکا نوری شاہ بالا ہے بس بالمیک جی معراج سے
جب دنیا مین آئے اور دودہ پلانیوالے جانور کی تلاش ہوئی جنگل مین دیکہا کہ ایک مادۂ
خوک اپنے بچونکو دودہ پلا رہی ہے بالمیک مع بچون کے اوسکو اپنے گہر لائے اور مادۂ خوک کا
دودہ لال بیگ کو پلایا اور جب وہ پرورش پاکر جوان ہوئے اور پیر و مرشد کی خدمت مین
مصروف رہتے تہے چونکہ لال بیگ نے مادۂ خوک کا دودہ پیا ہے اسلئے گوشت سور کا کہانا
اس فرقے مین منع ہے لال بیگ کو بارگاہ خدا سے ولایت ہندوستان عطا ہوئی اور حکم
ہوا کہ گہر گہر تیری یادگار مین اڈہائی اینٹ کی مسجد تعمیر ہوگی چنانچہ ہر حلال خور کے مکان کے
سامنے مسجد اڈہائی اینٹ کی ضرور ہوتی ہے اور واضح ہو کہ لال بیگ ترکی زبان کا نام ہے
اور اصلیت اسکی شہر غزنی سے ظاہر کیجاتی ہے یہہ کوئی درویش تہے انکی کرامات کی یہہ قوم معتقد
ہو گئی ہے اپنی غلط فہمی سے افسانہ بیمعنی بنا رکہا ہے۔

## فرقہ ہیلا

یہہ فرقہ گوگا پیر کا معتقد ہے اور حقیقت اسکی اسطرح بیان کیجاتی ہے کہ موضع دادریڑہ
علاقہ بیکانیر مین راجہ جیور کی رانی باچہل اور اسکی بہن مسماۃ کاچہل دونون بانجہہ تہین اور

Marfat.com

دونونکو خواہش اولاد ہی اتفاق سے گورو گورکہنا تہہ راجہ کے الوکہے باغ مین وارد ہوئے رانی باچہل سنکر گروصاحب کی خدمتمین حاضر ہوکر ملتجی ہوئی کہ آپ قیام یہان فرمائین گرو صاحب نے رانی صاحب کے ارشاد سے بارہ سال تک قیام کیا اور تیرہوین سال یہان سے رخصت ہوئے وقت رخصت مسماۃ کاچہل رانی باچہل کا لباس پہنکر گروصاحب کے سامنے آئی اور ملتجی اولاد ہوئی تب گرو نے دو جو عنایت فرمائے اور کہا کہ اسکو کہا لے تیرے بطن سے دو فرزند توام پیدا ہونگے یہہ کہکر کاچہل اپنی بہن رانی باچہل کے پاس گئی اور فخریہ بیان کرنے لگی کہ آپ نے بارہ سال گروصاحب کی خدمت کی اور مین بلا خدمت دو فرزند گروصاحب سے لے آئی رانی باچہل یہہ سنکر گروصاحب کی خدمتمین گئی اور عرض کی کہ کاچہل دہوکا دیکر دو فرزند لیگئی اور لونڈی کو مہاراج بہول گئے یہہ سنکر گروصاحب کو جلال آگیا اپنی پیشانی سے میل پونچہکر رانی باچہل کو عنایت کیا اور فرمایا کہ اسکو کہا لے تیرے بطن سے گوگا پیر پیدا ہوگا اور کاچہل کی اولاد کو قتل کریگا اور تمام عالم مین اسکی شہرت ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چونکہ اصلیت گوگا کی میل سے ہی اسلیے انہون نے مریدون اور معتقدونکو میلے کامونکی طرف رغبت دلائی مریدون نے بہنگی کا پیشہ اختیار کیا۔

## نوٹ

اگرچہ یہہ حکایت بہی قریب قریب افسانہ اول کے ہے مگر اصلیت اسکی اس قدر ہے کہ گوگا نام ایک شخص راجپوت موضع اور بڑ علاقہ بیکانیر مین قبل عہد سلطان محمود غزنوی پیدا ہوا تہا اور بعد مین مسلمان ہوگیا تہا اور حالت اسلام مین ظاہر پیر کے نام سے معروف ہوا اور اب پرگنہ توہر علاقہ بیکانیر مین اسکا مزار ہے حالت زندگی مین اول گوگا ایک جوگی کا چیلہ ہوا تہا اور نہایت منکسر مزاج شخص تہا وقت مرگ خود معہ اپنے گہوڑے کے ایک زمین شق شدہ مین سما گیا تہا اور عرصہ اسکی قبر بے نشان رہی مگر محمود بادشاہ کے عہد مین اس مقام پر اسکی کرامات ایسی نمایان ہوئین کہ لوگ معتقد ہوکر اسکی قبر کی تعمیر مین مصروف ہوئے چنانچہ مقبرہ عالیشان تعمیر ہوگیا جو اب تک موجود ہے اور اسوقت سے اسکا نام ظاہر پیر مشہور ہوا اور ہر سال ماہ بہادون سدی اسٹمی اور نومی کو بڑا میلہ اسکے مزار پر ہوتا ہے دور دراز مقامات سے خلقت آتی ہے۔ اس مزار کے

Marfat.com

پوجاری مسلمان قوم جائسی نومسلم ہین اور یہہ لوگ ساکن کرنپور ہین مگر نصف چڑھاوے مین اقوام برہمن بھی لیتے ہین - پیاز - بینگہا - اوریا - دودہ - ناریل وغیرہ پر نیاز ہوتی ہے اور ایک روپیہ سہنرے کلس پر چڑھایا جاتا ہے اور اس میلے مین ہر قسم کا مال تجارتی اور دکانین آتی ہین ناگور کے بیل اور بیکانیر کے اونٹ کثرت سے فروخت ہوتے ہین - گوگا کے بہگت ڈیرون کی آواز اور اون کے گیتون کی صدائین سنکر لوگ وجد مین آجاتے ہین اور آہنی زنجیرون سے اپنا جسم کوٹتے ہین مگر چوٹ کا نشان جسم پر نمایان نہین ہوتا اور اکثر لوگ سانپونکو اپنی گردن مین ڈالے پہرتے ہین گویا یہہ سب امور گوگا کی کرامات سے ہین قریب عملداری اسلام جسقدر بزرگان اسلام کے مزارات شہداء اور اولیاء اللہ ہندوستان مین تعمیر ہوئے اونپر اسی قسم کے میلے اور رسومات جاری ہین - اور کتب طریقت مین بھی جہان نفس کشی اور منکسر مزاجی کا مذکور آیا ہے وہان اکثر مرشدان طریقت نے مریدون کو پاپیادہ کمانے کی خدمت عطا کی ہے -

## مختصر فہرست سلاطین اسلام فرمانروایان ہند و نام جاگیداران و حکام قصبہ کڑہ مانکپور

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| قطب الدین ایبک | سنہ ۶۰۲ھ مطابق ۱۲۰۶ء | سنہ ۶۰۷ھ مطابق ۱۲۱۰ء | سنہ ۵۹۹ھ مین کڑہ مانکپور کو فتح کیا - | |
| التمش شمس الدین | سنہ ۶۰۷ھ مطابق ۱۲۱۰ء | سنہ ۶۳۳ھ مطابق ۱۲۳۶ء | سادات قطبی کو جاگیر کڑہ اور سادات گردیزی اور شیوخ واسغانی کو جاگیرات مانکپور عطا ہوئین | ناصر الدین محمود |
| ناصر الدین محمود | سنہ ۶۴۳ھ مطابق ۱۲۴۵ء | سنہ ۶۶۴ھ مطابق ۱۲۶۵ء | اس بادشاہ نے ولایت کڑہ مانکپور کے دو حصے کر دیئے ایک جاگیر بہرائچ اور دوسرا جاگیر کڑہ مانکپور اور یہہ دونون جاگیرین غیاث الدین بلبن کو عطا فرمائین - رائے ملکی کی گوشمالی کیغرض سے ۱۲۵۳ء مین وارد کڑہ مانکپور ہوا - | غیاث الدین بلبن |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | پہر علوی مبارک خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا اور اس حاکم کی حکومت ۱۲۵۶ء تک رہی اسکے بعد قتلغ خان گورنر ہوا جب یہہ باغی ہوا تو گورنر اودہ نے اسکو ہٹا دیا۔ اسوقت بادشاہ نے قالج خان اور مسعود خان وامغانیان کو گورنران کڑہ مانکپور اور اودہ مقرر کیا اسوقت سے وامغانیان مانکپور کی ترقی دولت شروع ہوئی۔ | علوی مبارک خان<br>قتلغ خان<br>قالج خان مسعود خان |
| غیاث الدین بلبن | سنہ ۶۶۳ھ مطابق ۱۲۶۶ء | سنہ ۶۸۵ھ مطابق ۱۲۸۶ء | قالج خان باغی ہوا بادشاہ اس انتظام میں وارد کڑہ مانکپور ہوا اور اپنے بھتیجہ کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | |
| | | | **سلطنت شاہان خلجیان** | |
| جلال الدین فیروز خلجی | سنہ ۶۸۷ھ مطابق ۱۲۸۸ء | سنہ ۶۹۵ھ مطابق ۱۲۹۶ء | اس بادشاہ نے ملک چھجو کو جاگیر کڑہ مانکپور عطا کی اور جب وہ باغی ہوا تو سنہ ۶۹۲ھ میں ملک علاء الدین اپنے بھتیجہ اور داماد کو یہہ جاگیر عطا فرمائی اس نے دغا سے بادشاہ کو مہمان بلا کر مانکپور میں قتل کیا جسکا تفصیل بیان اقوام وامغانیان کے حالات میں تحریر ہوگا۔ | ملک چھجو<br>ملک علاء الدین |
| علاء الدین خلجی | سنہ ۶۹۵ھ مطابق ۱۲۹۶ء | سنہ ۷۱۵ھ مطابق ۱۳۱۵ء | اس نے پہلے علاء الملک کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا اور جب یہہ شہر دہلی کے عہدہ کوتوالی پر | علاء الملک |



Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | تبدیل ہوا۔ تو نصرت خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | نصرت خان |
| خسرو خان | سنہ ۷۲۰ھ مطابق ۱۳۲۰ء | سنہ ۷۲۱ھ مطابق ۱۳۲۱ء | اس بادشاہ نے سوگاؤن پرگنہ تشخیص مالگذاری ایک چودہری اور واسطے وصول تحصیل خراج اور ایک عہدہ دار متصرف مقرر کیا۔ | |

## سلطنت شاہان تغلق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| غیاث الدین تغلق | سنہ ۷۲۱ھ مطابق ۱۳۲۱ء | سنہ ۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ء | اس بادشاہ نے اپنے بیٹے الغ خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | الغ خان |
| الغ خان سلطان محمد تغلق | سنہ ۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ء | سنہ ۷۵۲ھ مطابق ۱۳۵۲ء | اسکے عہد مین نظام الملک گورنر کڑہ مانکپور تہا سنہ ۷۴۵ھ مین نظام مائین نام ایک شخص نے کڑہ مانکپور مین دعوی نبوت کیا اور اپنے سر پر تاج رکھکر اپنا نام بادشاہ علاء الدین مشہور کیا تہا اور اسکے ساتھ مین نظامی نام سلطان محمد کا بہانجہ بہی تہا عین الملک گورنر اودہ نے نظام مائین کو قتل کرکے اور اوسکا سر کاٹ کے اور شہزادہ نظامی کو مقید کرکے بادشاہ کے پاس بہیجدیا اور اسی بادشاہ کے عہد مین غیاث الدین دامغانی حاکم سیلان باغی ہوا اور اوسنے خطاب سلطانی ہوا۔ | نظام الملک |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| فیروز تغلق | سنہ ۷۵۲ھ مطابق ۱۳۵۱ء | سنہ ۷۹۰ھ مطابق ۱۳۸۸ء | سنہ ۷۷۸ھ مین خواجہ شمس الدین دامغانی گورنر کڑہ مانکپور مقرر ہوا اور جب وہ صوبۂ گجرات کو تبدیل ہوا تو باغی ہوگیا اس عتاب مین جاگیرات دامغانی ضبط کرلین اور طرح طرح کے عتاب صادر فرمائے اور اس بادشاہ نے نہر جمنا اور مدرسہ اور خانقاہین اور حصار فیروز آباد تعمیر کیا اور سلیمان بن مروان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | خواجہ شمس الدین دامغانی<br>سلیمان خان |
| ناصر الدین محمود تغلق | سنہ ۷۹۰ھ مطابق ۱۳۸۸ء | سنہ ۸۲۵ھ مطابق ۱۴۱۸ء | اسکے عہد مین طوائف الملوکی کا زمانہ ہوا۔ جونپور مین جدید سلطنت قایم ہوئی ولایت کڑہ مانکپور زیر حکومت جونپور ہوا امیر تیمور نے دہلی مین لوٹ مار کی آخر دہلی ویران ہوکر ایک چھوٹی ریاست کی حیثیت پر رہ گئی | |

دہلی مین خاندان سادات سید خضر خان سے سنہ ۸۲۵ھ مین قایم ہوا اور سید علاء الدین پر سنہ ۸۵۴ھ مین خاتمہ ہوا چونکہ ولایت کڑہ مانک پور حکومت دہلی سے علیحدہ تھی اس لئے اس خاندان مین اسکا ذکر نہین ہے۔

## شاہان جونپور

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ملک سرور خواجہ جہان | سنہ ۷۹۶ھ مطابق ۱۳۹۷ء | سنہ ۸۰۲ھ مطابق سنہ ۱۴۰۰ء | ملک عین الملک برخاست شدہ بحال ہوا اور وہ صوبہ اودہ مین رہتا تھا جس کے تابع کڑہ مانک پور تھا۔ | عین الملک |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| مبارک شاہ شرقی | ۸۰۲ھ سنہ ۱۴۰۰ء مطابق | ۸۰۴ھ سنہ ۱۴۰۲ء مطابق | | |
| ابراہیم شاہ | ۸۰۴ھ سنہ ۱۴۰۲ء مطابق | ۸۵۷ھ سنہ ۱۴۵۵ء مطابق | مخدوم شاہ حسام الحق اسکے عہد مین شاہ ولایت مانکپور تھے۔ | |
| محمود شرقی | ۸۵۷ھ سنہ ۱۴۵۹ء مطابق | ۸۶۱ھ سنہ ۱۴۵۸ء مطابق | یہہ بادشاہ راجی سید حامد شہ کا مرید تہا۔ | |
| حسین شاہ شرقی | ۸۶۱ھ سنہ ۱۴۵۸ء مطابق | ۸۸۳ھ سنہ ۱۴۷۷ء مطابق | بہلول خان لودہی نے غلبہ حاصل کرکے جونپور کو تابع دہلی کیا۔ | |

## شاہان لودھی

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بہلول خان | ۸۶۰ھ سنہ ۱۴۵۶ء مطابق | ۸۹۴ھ سنہ ۱۴۸۸ء مطابق | اس بادشاہ نے شاہزادہ عالم کو کڑہ مانک پور کی جاگیر عطا کی اور جب یہہ فوت ہوا تو مبارک خان و شیر خان اپنے پسران کو یہہ جاگیر عطا فرمائی۔ | شہزادہ عالم<br>مبارک خان<br>و شیر خان |
| سکندر شاہ | ۸۹۴ھ سنہ ۱۴۸۸ء مطابق | ۹۲۳ھ سنہ ۱۵۱۷ء مطابق | حسین شاہ شرقی نے مقام پٹنہ سے خروج کیا اور اسکے ساتھہ دو لاکھہ کا مجمع بلوائیان پٹنہ و گنگت و مجہولی کے راجگان کا تہا یہہ بلوہ سنہ ۸۹۶ھ مین واقع ہوا اور مبارک خان و شیر خان اس غدر مین شہید ہوے سلطان سکندر نے دہلی سے دہاوا کیا اور فوج بلوائیان پراگندہ ہوئی اور حسین شاہ شرقی بنگالہ کیطرف مفرور ہوا۔ اور احمد خان بعد | احمد خان |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سالِ تخت نشینی | سالِ وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | فرو ہنگامہ گورنر کڑہ مانکپور رہوا اور جب یہہ مرتد ہوگیا تو بجائے اسکے سعید خان گورنر مقرر رہوا۔ | سعید خان |
| ابراہیم شاہ | ۹۲۳ھ سنہ ۱۵۱۷ء مطابق | ۹۳۲ھ سنہ ۱۵۲۶ء مطابق | سنہ ۱۵۲۰ء مین اس بادشاہ نے اسلام خانکو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا اور جب یہہ باغی ہوکر قتل ہوا اور بجائے اسکے دولت خان گورنر مقرر ہوا۔ بابر بادشاہ نے ابراہیم شاہ کو شکست دیکر تخت سلطنت چھین لیا۔ | اسلام خان<br>دولت خان |

## شاہان مغلیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ظہیر الدین محمد بابر شاہ | ۹۳۲ھ سنہ ۱۵۲۶ء مطابق | ۹۳۷ھ سنہ ۱۵۳۲ء مطابق | بابر شاہ اپنے ہمراہ اسلحہ بندوق ہندوستان مین لایا اور سنہ ۹۳۵ھ مین بابر شاہ صوبۂ بہار کو جاتا تہا کڑہ مانک پور مین وارد ہوا اور جلال الدین شاہ شرقی نے منیافت بادشاہ کی۔ | |
| نصیر الدین ہمایون | ۹۳۷ھ سنہ ۱۵۳۲ء مطابق | | سلطان جہندبر لاس گورنر کڑہ مانکپور کو معزول کرکے بجائے اسکے کمال خان کہکر کو مقرر کیا مگر شیر خان سوری نے سلطنت دہلی ہمایون سے چھین لی۔ | جہندبر لاس سلطان |

## شاہان سوری

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| شیر شاہ | ۹۴۷ھ سنہ ۱۵۴۰ء مطابق | ۹۵۲ھ سنہ ۱۵۴۵ء مطابق | اس نے سلطان جہندبر لاس کو گورنر ولایت کڑہ مانکپور مقرر کیا یہہ بادشاہ منتظم اور خدا پرست تہا | سلطان جہندبر لاس |



Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | بنگالہ سے لاہور تک سڑکین بنوائین اور مہمان سرائے تعمیر کرائین۔ | |
| سلیم شاہ | ۹۵۲ھ سنہ ۱۵۴۵ء مطابق | ۹۶۰ھ سنہ ۱۵۵۳ء مطابق | زراعت و تجارت کے عمدہ احکام جاری کیے اس نے قانونگوئی اور متولی کا عہدہ مقرر کیا۔ | |
| سکندر شاہ | ۹۶۰ھ سنہ ۱۵۵۳ء مطابق | ۹۶۲ھ سنہ ۱۵۵۵ء مطابق | اسکے عہد مین ہر طرف ہنگامہ اور بلوہ تہا انتظام سلطنت ہیمون بقال کے سپرد تہا تمام ریاستین خود مختار ہوگئین تہین محمود خان بن سکندر لودہی حاکم جونپور مین تہا اور کڑہ مانکپور سے سلطان جہندبرلاس کو معزول کردیا تہا ہمایون بادشاہ نے دوبارہ سلطنت دہلی حاصل کی اور کڑہ مانکپور مین وارد ہوکر سلطان جہندبرلاس کو بحال کیا و محمود مفرور ہوا | محمود خان<br>سلطان جہندبرلاس |

## بقیہ شاہان مغلیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ہمایون | | ۹۶۰ھ سنہ ۱۵۵۳ء مطابق | کمال خان کہکر کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | کمال خان |
| جلال الدین اکبر بادشاہ | ۹۶۳ھ سنہ ۱۵۵۵ء مطابق | ۱۰۱۴ھ سنہ ۱۶۰۵ء مطابق | ۱۵۶۵ء مین اکبر نے مجنون خان قاقشال کو اور ۱۵۷۰ء مین آصف خان ہروی کو گورنران کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ آصف خان ہروی نے چوراگڈہ کی رانی | مجنون خان قاقشال<br>آصف خان |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | مسماۃ درگاوتی سے جنگ عظیم برپا کرکے چوراگڈہ کو فتح کیا اور شامل جاگیر کڑہ مانکپور کیا۔ علی قلی خان سیستانی المخاطب خان زمان اور میر معز الملک بہادر خان جاگیرداران جونپور بادشاہ سے باغی ہوگئے اور جونپور سے تاخت لاکر کڑہ مانکپور کی جاگیر کو بھی اپنے تحت تصرف مین لائے بادشاہ اکبر انکی سرکوبی کی غرض سے وارد کڑہ مانکپور ہوا اور دونون قتل کیئے گیئے شہنشاہ اکبر نے ۹۸۸ھ مین کڑہ مانکپور کو شکست کرکے صوبہ الہ آباد قرار دیا اور کڑہ مانکپور کی وہ وقعت باقی نہین رہی تاہم دو سرکارین یعنی دو اضلاع صدر مقام رہ گیئے چنانچہ سرکار کڑہ کا حاکم عبداللہ خان اور سرکار مانکپور کا حاکم اسد خان ترکمان تہا۔ | |
| نورالدین جہانگیر شاہ | سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق ۱۶۰۵ء | سنہ ۱۰۳۷ھ مطابق ۱۶۲۷ء | ۲۲ سال ۵ ماہ - ۲۸ - یوم - سلطنت کی | |
| شہاب الدین محمد شاہجہان | سنہ ۱۰۳۷ھ مطابق ۱۶۲۷ء | سنہ ۱۰۶۸ھ مطابق ۱۶۵۷ء | ۳۰ سال ۴ ماہ - ۲۲ یوم - سلطنت کی | |
| محی الدین اورنگ زیب عالمگیر | سنہ ۱۰۶۸ھ مطابق ۱۶۵۷ء | سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق ۱۷۰۶ء | ۵۰ سال ۵ ماہ - ۲۸ یوم اسکے بعد زوال سلطنت ہوا۔ | |
| معظم عرف اعظم شاہ | سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق ۱۷۰۶ء | سنہ ۱۱۱۹ھ مطابق ۱۷۰۷ء | + | |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | مدّت سلطنت |
|---|---|---|---|
| بہادر شاہ عالم | ۱۱۱۹ھ سنہ ۱۷۰۷ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۲۴ھ سنہ ۱۷۱۲ء مطابق سنہ ۶ | ۵ سال ۸ ماہ۔ |
| معزالدین جہاندار شاہ | ۱۱۲۴ھ سنہ ۱۷۱۲ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۲۵ھ سنہ ۱۷۱۳ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱ ماہ ۵ یوم۔ |
| فرخ سیر | ۱۱۲۵ھ سنہ ۱۷۱۳ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ء مطابق سنہ ۶ | ۶ سال ۲ ماہ ۱۱ یوم بمقام عظیم آباد تخت نشین ہوا۔ |
| ابوالبرکات رفیع الشان | ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ء مطابق سنہ ۶ | ۳ ماہ ۹ یوم۔ |
| رفیع الدولہ | ایضاً | ایضاً | ۲ ماہ ۸ یوم۔ |
| محمد شاہ عدلی | ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ء مطابق سنہ ۶ | ۲۹ سال ۵ ماہ ۱۰ یوم۔ |
| احمد شاہ | ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۶۶ھ سنہ ۱۷۵۲ء مطابق سنہ ۶ | ۶ سال ۶ ماہ ۳ یوم۔ |
| عالمگیر ثانی | ۱۱۶۷ھ سنہ ۱۷۵۲ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء مطابق سنہ ۶ | ۵ سال ۷ ماہ ۲۸ یوم۔ |
| عالی گہر شاہ عالم | ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء مطابق سنہ ۶ | ۱۱۷۴ھ سنہ ۱۷۶۰ء مطابق سنہ ۶ | ۹ ماہ۔ |
| شاہ عالم | ۱۱۷۴ھ سنہ ۱۷۶۰ء مطابق سنہ ۶ | ۱۲۲۱ھ سنہ ۱۸۰۶ء مطابق سنہ ۶ | ۴۸ سال ۴ ماہ ۳ یوم الہ آباد میں ۴۔ ربیع الآخر کو تخت نشین ہوا اور ۱۷۔ رمضان کو وفات پائی۔ |
| بیدار شاہ | ۱۲۲۱ھ سنہ ۱۸۰۶ء مطابق سنہ ۶ | ۱۲۲۱ھ سنہ ۱۸۰۶ء مطابق سنہ ۶ | ۲ ماہ ۲ یوم۔ |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | مدّت سلطنت |
|---|---|---|---|
| معین الدین اکبر ثانی | ۱۲۲۱ھ سنہ ۱۸۰۶ء مطابق | ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ء مطابق | ۳۱ سال ۹ ماہ - ۲۱ یوم - |
| ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ | ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ء مطابق | ۱۲۷۹ھ سنہ ۱۸۵۷ء مطابق | اس بادشاہ سے سلطنت کا خاتمہ ہوا اور بمقام رنگون وفات ہوئی - |
| نواب سعادت خان | ۱۱۲۳ھ سنہ ۱۷۱۱ء مطابق | ۱۱۶۳ھ سنہ ۱۷۵۱ء مطابق | میر محمد امین نواب سعادت خان بہادر المخاطب برہان الملک بن سید نصیر ساکن نیشاپور کو محمد شاہ دہلی نے بوجہ بدانتظامی صوبہ دار اودہ مقرر کیا اسوقت آمدنی اس صوبہ کی ۵۱ لاکھ روپیہ سالانہ تھی اور صوبہ الہ آباد بھی اسکے شامل تھا - |
| مرزا محمد مقیم نواب منصور علیخان | ۱۱۵۰ھ سنہ ۱۷۳۹ء مطابق | ۱۱۷۰ھ سنہ ۱۷۵۹ء مطابق | خطاب صفدر جنگ بہادر مدّت سلطنت ۲۰ سال |
| جلال الدین نواب شجاع الدولہ | ۱۱۷۰ھ سنہ ۱۷۵۹ء مطابق | ۱۱۸۹ھ سنہ ۱۷۷۵ء مطابق | ۱۹ سال صوبہ الہ آباد انکے قبضہ سے نکل گیا - |
| آصف الدولہ | ۱۱۸۸ھ سنہ ۱۷۷۴ء مطابق | ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۷۹۷ء مطابق | |
| وزیر علیخان | ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۸۰۱ء مطابق | ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۸۰۱ء مطابق | ۵ ماہ - |
| سعادت علیخان | ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۸۰۱ء مطابق | ۱۲۲۹ھ سنہ ۱۸۱۴ء مطابق | ۱۷ سال ۹ ماہ - آمدنی ملک اودہ دو کروڑ ستر لاکھ - |
| غازی الدین حیدر بادشاہ | ۱۲۲۹ھ سنہ ۱۸۱۴ء مطابق | ۱۲۴۳ھ سنہ ۱۸۳۱ء مطابق | ۱۳ سال ۱۰ ماہ - گورنمنٹ انگریزی نے خطاب بادشاہ اودہ عطا کیا - |



Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | مدت سلطنت |
|---|---|---|---|
| نصیر الدین حیدر بادشاہ | ۱۲۴۳ھ سنہ ۱۸۳۱ع مطابق | ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۴۱ع مطابق | ۱۰ سال ۵ ماہ- |
| ممتاز جان | ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۴۱ع مطابق | ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۴۱ع مطابق | کچھ دن- |
| محمد علیشاہ | ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۴۱ع مطابق | ۱۲۵۸ھ سنہ ۱۸۴۶ع مطابق | ۵ سال- |
| امجد علیشاہ | ۱۲۵۸ھ سنہ ۱۸۴۶ع مطابق | ۱۲۶۳ھ سنہ ۱۸۵۰ع مطابق | ۴ سال ۱۰ یوم- |
| واجد علیشاہ | ۱۲۶۳ھ سنہ ۱۸۵۰ع مطابق | ۱۲۶۸ھ سنہ ۱۸۵۶ع مطابق | ۸- فروری سنہ ۱۸۵۶ع کو صوبہ اودہ حوالہ سرکار کمپنی بہادر ہوا اور بارہ لاکھ سالانہ پنشن بادشاہ کی مقرر ہوئی- ۳- محرم سنہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۲۱- دسمبر سنہ ۱۸۸۷ع بمقام شہر کلکتہ راہی ملک بقا ہوئے- |

# باب اول متعلق قصبہ کرہ

اس قصبے کا بانی کوئی شخص معلوم نہین ہوتا اسلئے اسکی پورانی حکومت کا حال بھی صحیح طور سے لکھنا دشوار ہوا لیکن ایک پتھر جو عجائب خانہ کلکتہ مین رکھا ہوا ہے اور جسکی نقل زیر کتاب ہو چکی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سمت ۱۰۹۳ بکرمی مین راجگان کرکوٹک ناگونشی خاندان کی یہان حکومت تھی اسکے تھوڑے زمانہ کے بعد اقوام بہر کی حکومت قایم ہوئی سنہ ۲۳ھ مین اسلام کے لشکر جہادی نے جسکے سردار سید سالار ساہو پدر سید سالار مسعود غازی تھے اقوام بہر کو شکست دیکر اپنا قبضہ کر لیا مگر اس مابین مین سید سالار ساہو نے وفات پائی اور سید سالار مسعود بہرائچ مین شہید ہو گئے پھر اقوام بہر نے زور پکڑا اور شیوخ اسلام سے جنگ جہادی چالیس سال ہیم کرہ مانکپور اور

Marfat.com

اکثر مقامات صوبۂ اودہ مین برپا رہے آخر قوم بہر پسپا ہوئی اور بہر راجگان قنوج کی امداد سے قوم گہروار راجپوت نے سر اوٹھایا اور کڑہ مانکپور اس قوم کے زیر حکومت ہو گیا اس قوم کے آخر راجگان جے چند اور مانک چند تھے۔ سنہ ۵۹۹ھ مین قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے بنارس جاتے وقت اودہ سے واپس آکر کڑہ مانکپور کو فتح کیا اسوقت سے یہانکی حکومت زیر فرمانروایان اسلام ہوئی۔ اسلام کے دورۂ حکومت مین ولایت کڑہ مانکپور لکھا جاتا تھا اور ایک گورنر کے تابع تھا شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ کی معافی سید شاہ قطب الدین محمد مدنی کو عطا کی تھی پہر زمان مختلف مین مختلف اقوام شیوخ و سادات کو معافیات سرکار دہلی سے عطا ہوئین جنکا مذکور راقم آیندہ تحریر کریگا۔ بعہد ناصر الدین محمود بادشاہ دہلی رایان دلکی و ملکی نے جو اقوام بہر سے خیال کئے گئے ہین قلعہ کالنجر سے سر اوٹھایا اور کڑہ مانکپور اور فیض آباد تک کا ملک اون کے زیر حکومت ہو گیا اور رائے ملکی نے قصبۂ کڑہ کو اپنی راجدہانی کا مقام قرار دیا تھا سنہ ۶۵۳ھ کو ناصر الدین محمود نے کڑہ مین پہونچکر رائے ملکی کو شکست دی اور ولایت کڑہ مانکپور کے دو حصے کر دیئے اور ہر حصہ کو جاگیر کے لقب سے معروف کیا یعنی جاگیر کڑہ مانکپور اور جاگیر بہرائچ جو بعد مین صوبۂ اودہ ہوا۔ اور یہہ جاگیرین سرکار دہلی سے شہزادگان عصر کو عطا ہوتی تہین جاگیردار بجائے گورنر جاگیر کا حاکم تھا۔ اور اکثر جاگیردار شاہان وقت سے باغی بہی ہو گئے ہین اور انکی دفع بغاوت اور تسلط ملک کی غرض سے اکثر سلاطین دہلی وارد کڑہ مانکپور ہوئے ہین جنکا مذکور راقم آیندہ لکھے گا سلطنت شرقیہ جونپور تک کڑہ مانکپور صوبہ کا مقام تھا مگر شاہان شرقی جونپور کے عہد دولت مین صوبۂ اودہ مین ایک گورنر رہتا تھا جسکے ماتحت کڑہ مانکپور تھا اور جب سلطنت شرقیہ کو زوال ہوا تو شاہان لودہی کے عہد دولت سے پہر خاص کڑہ مین صوبہ دار رہنے لگا اور کڑہ مانکپور صوبہ کا مقام قرار پایا سلطنت مغلیہ مین شہنشاہ اکبر نے سنہ ۹۸۸ھ مین صوبہ کڑہ مانکپور کو شکست کرکے صوبہ الہ آباد قرار دیا اور اس صوبہ مین نو سرکارین یعنی نو اضلاع مقرر کئے۔ سرکار کڑہ و سرکار مانکپور۔ سرکار الہ آباد۔ سرکار کورڑہ۔ سرکار کالنجر۔ سرکار چنار۔ سرکار جونپور۔ سرکار بنارس۔ سرکار غازیپور۔

Marfat.com

اور سرکار کڑہ مانکپور کے ماقبل حویلی سرکار کڑہ وحویلی سرکار مانکپور مضاف صوبہ الہ آباد اسوجہ سے لکہا جاتا تہا کہ یہہ سرکارین متعلق صرفہ محلات شاہی تہین - اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد دولت مین قوم مرہٹہ نے زور پکڑا اور کچہہ دنون کے واسطے قصبۂ کڑہ مین مرہٹون کی حکومت قایم ہوگئی اس زمانے سے ہندؤن کی آبادی اس قصبہ مین زیادہ ہوئی اور برہمن مالوی اسیوقت سے یہان آباد ہین - عہد اکبر بادشاہ مین سرکار کڑہ کے متعلق بارہ محال کڑہ - ہتگام - ہسوہ - فتحپور - اسوتہر - تہریانوان - حسن گنج - یکڈلہ - کوتلہ - دہاتہ - اتہرین - کرارہی تہے اور اسکے پہلے محال کا لفظ استعمال نہین ہوتا تہا بلکہ علاقہ پتہ جات مین تقسیم تہا اور بعد عہد اکبر بادشاہ وہی علاقہ ٹپہ جات پرگنہ کے نام سے موسوم ہوا اور صوبہ الہ آباد تا زمان شاہان اودہ برقرار رہا لیکن سلاطین اودہ کے عہد حکومت مین ناظمان اور حکمداران اودہ جہان مناسب خیال کرتے تہے وہان اپنا دارالحکومت قرار دیتے تہے یہہ حالت تا زمان نواب شجاع الدولہ بہادر والی اودہ رہی اور جب نواب شجاع الدولہ بہادر نے سرکار انگریزی کے مقابلہ مین بمقام بکسر شکست کہائی اوسوقت سے صوبہ الہ آباد کے اضلاع مشرقی اور کانپور تک کا ملک قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور صوبہ الہ آباد شکست ہوکر ضلع کا صدر مقام ہوا اور قصبہ کڑہ مین تحصیلداری قایم ہوئی اور تہانہ پولیس تہا من بعد تحصیلداری اب بمقام سراتہو اور تہانہ پولیس بمقام سینی ہے

## قوم گہروار راجپوت

راجہ جے چند والی کڑہ قوم گہروار راجپوت تہا اور اوسکا بہائی راجہ مانکچند والی مانکپور تہا اور انکے قرابت دار قوم بسین راجپوت تعلقداران حوالی مانکپور خیال کیجاتے ہین لہذا اجمالی بیان اقوام گہروار ہمراہ قوم بسین کا قسم باب دوم متعلق مانکپور مین مفصل طور سے تحریر کریگا اور اس مقام پر باعث طوالت سمجہکر فروگذاشت کرتا ہے -

## سادات قطبی قصبۂ کڑہ

کتب[۱] تواریخ سے درویش باوقار سید قطب الدین محمد مدنی حسنی الحسینی بن سید

[۱] دیکہو ظہور قطبی - آئینۂ اودہ - تذکرت السادات -

Marfat.com

رکن الدین احمد غزنوی ابن سید احمد بن سید یوسف ابن عیسی بن سید حسن ابن سید ابی حسن بن ابو جعفر ابن سید قاسم بن سید عبداللہ عرف عبدالرحمن ابن حسن نقیب کوفی بن محمد اصغر الثانی ابن عبداللہ الاشتر کاملی بن محمد النفس الزکیہ ابن عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ ابن حضرت امام حسن علیہ السلام۔

سید قطب الدین محمد مدنی ۵۸۱ھ مین پیدا ہوئے اور تیسری رمضان ۶۶۷ھ مین بزمان ناصر الدین محمود بادشاہ دہلی وفات پائی۔ کتاب آئینہ اودھ کے صفحہ ۵۵ مین ملفوظ سید قطب الدین محمد مدنی جو مندرج ہین اوسکا مضمون اختصار کے ساتھہ درج ذیل ہے۔

## مختصر مضمون ملفوظ

قبل عملداری اسلام سید صاحب بحالت درویشی وسیاحی وارد ہندوستان ہوئے اور سرزمین قصبہ کڑا مین وارد ہوئے یہان قوم ہنود نے آپکو تکلیف دی بعد سیاحی ہندوستان آپ بیت اللہ شریف مین پہونچے وہان سے مدینہ طیبہ مین داخل ہوئے ایکروز رویائے صادقہ زیارت جمال باکمال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے اوسوقت بگریہ وبکا قوم ہنود قصبہ کڑہ کے ظلم وستم کے شاکی ہوئے بارگاہ حضرت رسول صلعم سے ارشاد ہوا کہ بادشاہ غزنی کے پاس جا اور باعانت بادشاہ غزنی تو ملک ہند پر قابض ہوگا اور قیام تیرا قصبہ کڑہ مین ہوگا اجرائے دین پاک مین ساعی رہنا اس لیئے ولایت اوس دیار کی تجھکو عطا کیجاتی ہے۔ پس بموجب ارشاد خجستہ مآب فقیر وارد شہر غزنی ہوا اور بادشاہ سے ملاقات کی چونکہ بادشاہ کو بہی عالم مثال مین اعانت فقیر کے لیئے حکم ہوچکا تہا سلطان غزنی نے بطور حملہ مجاہدانہ اٹہارہ ہزار سوار وپیادہ کا لشکر وسامان رسد مع سرداران ہمراہیان فخر الدین وقاضی احمد محتسب وسید احمد وسید احسن وسید محمد وسالار حاجی جمال وشجاع الدین وچندن وفیروز وسید بازید وغیرہ وغیرہ کے موسم برسات مین عازم دہلی ہوئے اور براہ لاہور اور دہلی کوچ ومقام کرتے ہوئے سرحد قنوج مین داخل ہوئے یہان راجہ قنوج سے معرکہ جہاد درپیش ہوا ایک سخت



Marfat.com

سخت لڑائی کے بعد راجہ کی شکست ہوئی اور راجہ قنوج جسکا نام جے چند تہا مفرور ہوکر قلعہ
کڑہ مین پناہ گزین ہوا - اس قلعہ کا رقبہ مع خندق تزول سرکاری معسکر ہے پس فقیر بہی
تعقب مین راجہ مفرور کے ۲۲ شعبان کو روانہ ہوا چونکہ قلعہ کوہ پیکر تہا اسلئے فقیر نے توپخانہ
بہی اپنے ساتہہ لیا تہا اور تاریخ ۵ - رمضان کو فقیر نواح کڑہ مین داخل ہوا اور تاریخ ۵ - ذیقعدہ
کو قلعہ کا محاصرہ کیا گیا اور گولہ باری شروع ہوئی بعد جنگ عظیم یہہ قلعہ فتح ہوگیا اور راجہ مفرور ہوکر
مانکپور مین اپنے بہائی راجہ مانک چند کے پاس پہونچا تب راجہ مفرور کے تعقب مین امیر
تاج الدین فرزند کوچک کو فقیر صاحب روانہ ہوئے اور اونہون نے مانکپور کے قلعہ کو قلع
قمع کیا - اس قلعہ کا رقبہ مع خندق للی عسکر کا ہے - پہر دونون راجگان بنارس کیطرف
مفرور ہوگئے اور فقیر صاحب اوسوقت سے اقامت گزین قصبہ کڑہ ہوئے اور یہان
اولاد عقاب کو بڑی ترقی ہوئی -

## نوٹ

اس ملفوظ کے مضامین قریب قریب ایسے ہین جیسے سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کے واقعات کتب ارباب طریقت مین مندرج ہین البتہ اسقدر فرق ضرور ہے کہ ہنگام مشکلات سلاطین
عصر نے خواجہ صاحب سے استمداد طلب کی ہے برخلاف اسکے سید قطب الدین محمد صاحب کا بادشاہ
غزنی سے امداد طلب کرنا بیان کیا جاتا ہے - امر دوم یہہ کہ سید صاحب نے قنوج اور کڑہ پر حملہ کیا
اور فتح حاصل کی اور براہ لاہور اور دہلی قنوج مین تشریف لائے درمیان مین بہت راجگان کی حکومت
تہی وہ سب حالات فرو گذاشت ہین قطع نظر اسکے راجہ قنوج کے تعقب مین قصبہ کڑہ مین جنگ
جہادی کرنا اور قوم ہنود ساکن قصبہ کڑہ جنہون نے آپ کو تکلیف دی تہی اور وہی سبب موجب جہاد کا تہا
اون اقوام کا کوئی تذکرہ نہین ہے کہ اوسکا کیا حشر ہوا بلکہ راقم کی نظر سے قلمی ملفوظ سید صاحب
اس مضمون کے گذرے کہ آپ ایک روز بیٹہے تہے قصبہ کڑہ مین ایک جادوگر فقیر جوگی رہتا تہا
اوس نے جادو کی فوج سے آپ کا مقابلہ کیا تہا اور آپنے ببرکت اسم اعظم اوسکو شکست دی تہی -
امر سوم یہہ کہ ملفوظ مندرجہ بالا مین تاریخ وماہ روانگی اور جنگ تو جابجا تحریر ہے لیکن سنہ ندارد
اور اوس بادشاہ کا نام بہی درج نہین ہے کہ جس نے اٹہارہ ہزار فوج آپکے ہمراہ کردی تہی اور جسکی

Marfat.com

دختران کے فرزند کے قبالہ نکاح مین داخل ہوئی ۔۔ امر چہارم یہہ کہ توپ خانہ کا وجود ہندوستان مین سلطنت مغلیہ سے پہلے کسی کتاب سے ثابت نہین ہوتا البتہ اسلحہ بندوق بابر بادشاہ کے ساتھہ ہندوستان آیا ہے ۔ امر پنجم یہہ کہ سال ولادت سید قطب الدین محمد صاحب ۵۸۱ھ اور وفات ۶۶۷ھ مین ہے یہہ زمانہ سلطنت غزنی کا نہین ہے بلکہ غوریون کی حکومت کا دورہ تہا ۔ امر ششم یہہ کہ سالار حاجی جمال اور قاضی احمد محتسب وغیرہ ہمراہیان سید صاحب ملفوظ مین مذکور ہین حالانکہ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب لوگ باوقات مختلف وارد قصبہ کڑہ ہوئے ہین ۔ امر ہفتم سید قطب الدین محمد مدنی ملفوظ مین تحریر ہین حالانکہ انکے والد سید رکن الدین احمد غزنوی ہین کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ محمد النفس الزکیہ نے مدینہ مین دعوی خلافت کیا تہا خلفائے عباسیہ نے محمد النفس الزکیہ بن عبداللہ ابن حسن مثنی کو شہید کیا اور اون کے اہل و عیال مدینہ سے جلاوطن ہوئے ۔

ہندوستان کی مکمل تاریخ ان واقعات سے بالکل علیحدہ ہے بلکہ کتب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ کڑہ مانک پور مین مسلمان جنکی نسل محمود غزنوی کے زمانکی تہی ہندوستان مین سلطنت اسلام کے قایم ہونے کے پہلے سے آباد تہے ۔ راقم کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ مانکپور مین شیوخ و سادات کو معافیات عطا کین سید قطب الدین محمد صاحب کو کڑہ مین معافی عنایت ہوئی اس معافی کے حاصل کرنے مین اور قبضہ لینے مین قوم مخالف سے ضرور جہگڑا اور مناقشہ درپیش ہوا ہوگا کیونکہ یہان اسوقت زمین اور دیہات سب مقبوضہ ہنود تہے اس جہگڑے کو قوم نے جنگ جہادی قرار دے رکہا ہے لیکن اوقات یہہ جہگڑا جنگ کے حد مین داخل ہوگیا ہے اور بہت کشت و خون بہی ہوا ہے اور بہر امداد سلطانی یا قومی مدد سے معافیدار منحمن ہوگئے ہین تو اس ذکر کو اوس پیرایہ مین ادا کرنا چاہئے جو ایسے معاملات کے شایان ہے حقیقت مین سید قطب الدین محمد درویش باوقار [illegible] سلسلہ بیعت سہروردی پایا جاتا ہے ۔ جسکا سلسلہ بیعت و خلافت درج ذیل ہے ۔

---

سلہ دیکہو کامل التواریخ ۔ تاج المآثر ۔۔

Marfat.com

| نام وسلسلہ بیعت وخلافت | نام وسلسلہ بیعت وخلافت |
| --- | --- |
| ۱۔سید قطب الدین محمد نے بیعت اور خلافت حاصل کی<br>۲۔شاہ نجم الدین کبریٰ سے اور اونہون نے<br>۳۔حضرت عمار یاسر سے اور اونہون نے<br>۴۔حضرت ابونجیب سہروردی سے اور اونہون نے<br>۵۔شیخ احمد غزالی سے اور اونہون نے<br>۶۔حضرت ابوبکر نساج سے اور اونہون نے<br>۷۔حضرت ابوالقاسم گرگانی سے اور اونہون نے<br>۸۔حضرت ابوعلی کاتب سے اور اونہون نے<br>۹۔حضرت علی رودباری سے اور اونہون نے | ۱۰۔حضرت ابوالقاسم قشیری سے اور اونہون نے<br>۱۱۔حضرت ابوعلی دقاق سے اور اونہون نے<br>۱۲۔حضرت ابوالقاسم نصیرآبادی سے اور اونہون نے<br>۱۳۔حضرت ابوبکر شبلی سے اور اونہون نے<br>۱۴۔حضرت جنید بغدادی سے اور اونہون نے<br>۱۵۔حضرت سری سقطی سے اور اونہون نے<br>۱۶۔حضرت معروف کرخی سے اور اونہون نے<br>۱۷۔حضرت علی رضا بن موسیٰ کاظم سے اور اونہون نے<br>۱۸۔حضرت امام موسیٰ کاظم سے اور اونہون نے<br>مرتبہ بمرتبہ اپنے اجداد تا مرتضیٰ علی علیہ السلام سے |

سید صاحب کی عالی نسبی اس سے ثابت ہے کہ آپکی اولاد کی وصلت ومصاہرت اعلیٰ اقوام سادات قرب وجوار کے ساتھہ ہے اوراولاد کو روزافزون ترقی ہوئی مگر اس خاندان کے مشاہیر کی کوئی فہرست ہمکو دستیاب نہین ہوئی اور خاص قصبۂ کڑہ مین کوئی کلان زمینداری انکی نہین ہے اسوجہ سے نسلین سادات قطبیہ متفرق مقامات مین آباد ہوئین لہذا ایک مختصر شجرہ جسقدر کہ راقم کو دستیاب ہوا درج کتاب کرتا ہے۔

(شجرہ صفحہ ۱۰۵ مین ہے)

Marfat.com




(۲۷)

Marfat.com

# سادات قطبی موضع اجھوا ورسولپور

یہ موضع شاہان دہلی نے سادات قطبیہ کو معاف عطا کیا تھا اسوقت بحقیت زمیندار مقبوضہ خاندان ہے۔

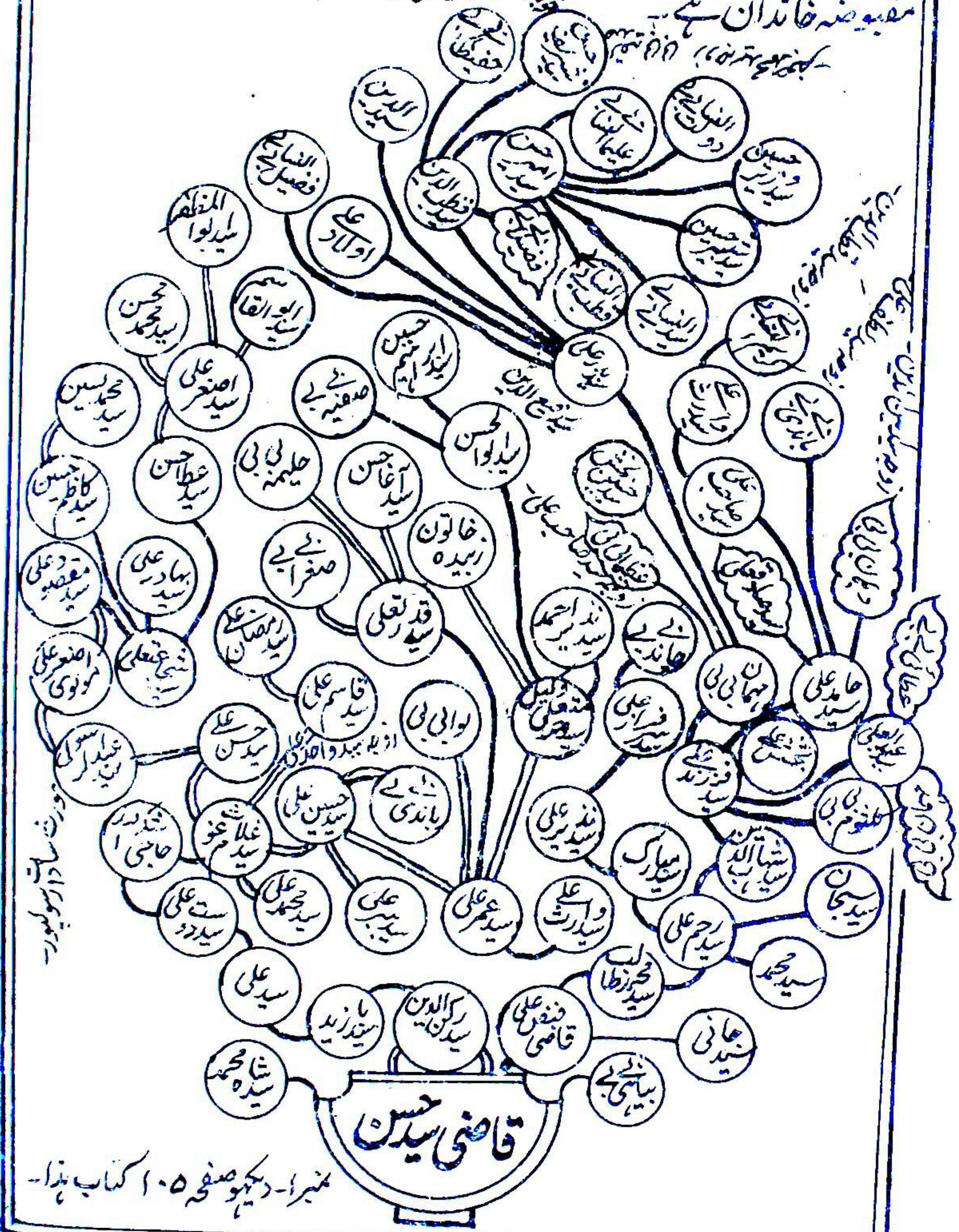
قاضی سید حسن
سید قدرتعلی
سید عمر علی
سید آغا حسن
سید لوا الحسن
سید ابراہیم حسین
سید فضل الدین
سید نور الدین
سید علی
سید فرزند علی
سید مبارک
سید رحیم علی
سید سبحان
سید محمد
سید حامد علی
سید اصغر علی
سید محمد حسن
سید محمد حسین
سید عطا حسن
سید کاظم حسین
سید مقصود علی
سید بہادر علی
سید لوا المظفر
سید اولاد علی
سید فضیل الدین
سید قطب الدین
سید حسین
سید زین العابدین
سید حسین
سید زین العابدین
سید علی
سید فرزند علی
سید حسن علی
سید حسین علی
سید غلام غوث
سید علی
سید محمد علی
سید علی
سید یا زید
سید رکن الدین
سید شاہ محمد
قاضی فیض علی
سید جانی
بیاہی بی بی
صغرا بی بی
خاتون زبیدہ
حلیمہ بی بی
صفیہ بی بی
بوا بی بی
باندی بی بی
مہمان بی بی
حلقوم بی بی
عجب بی بی
عجب بی بی
عجب

# سادات موضع راجپور ضلع رائے بریلی

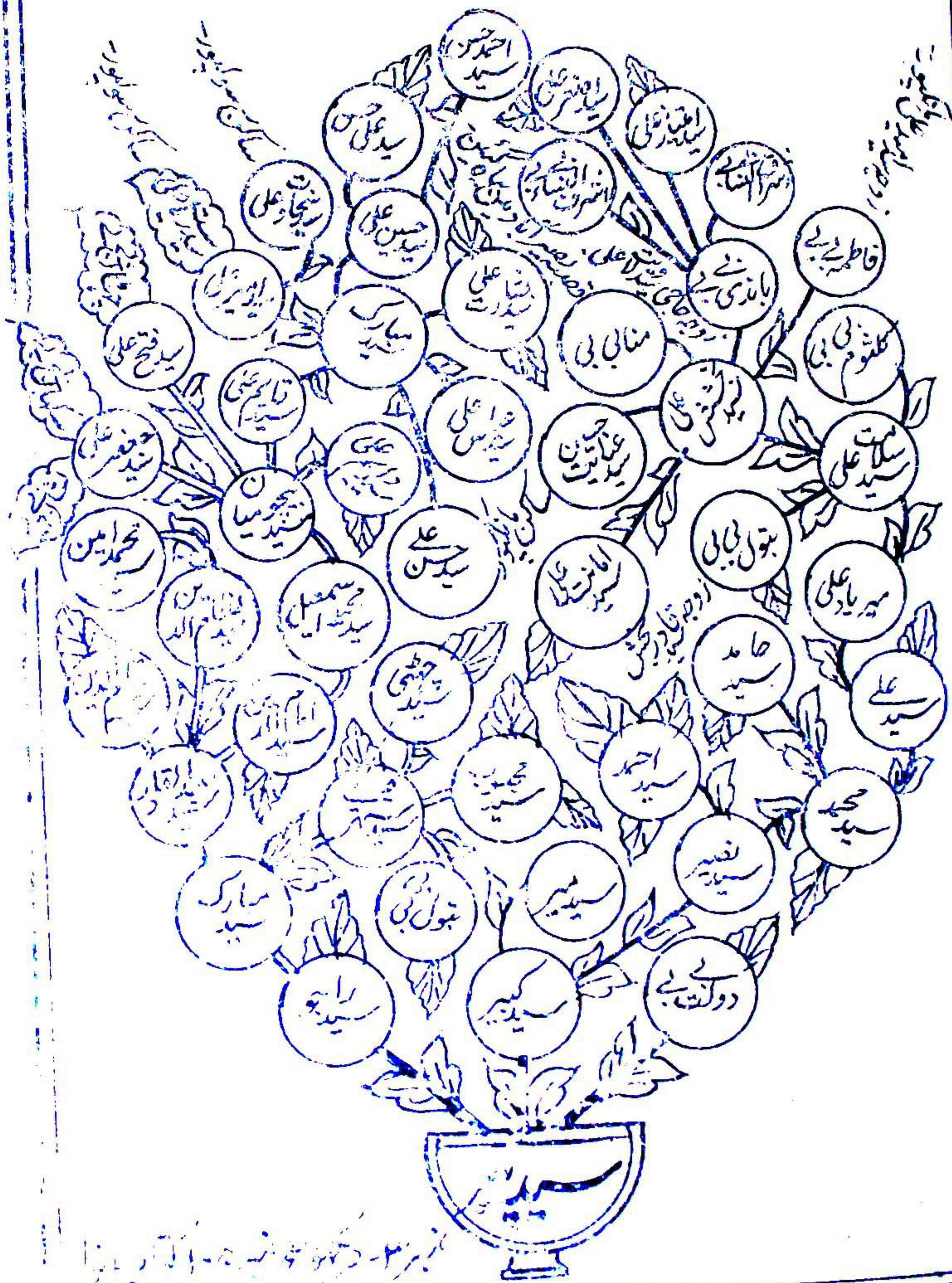


Marfat.com

# سادات قطبی موضع کورالی ضلع الہ آباد

نمبر ۴۔ دیکھو صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا

Marfat.com

# سادات قطبی قصبہ جالیس نصیر آباد و دلمو ضلع رائے بریلی و معتکیہ اور قلعہ رائے بریلی

سید قطب الدین ثانی دیکھو شجرہ نمبر ۶ کتاب ہذا قصبہ کڑا سے منتقل ہو کر قصبہ جالیس ضلع رائے بریلی مین اقامت گزین ہوئے اور وہین وفات پائی منجملہ پسران آن سید قطب الدین کے سید علاء الدین کو سکندر لودہی بادشاہ دہلی نے عہدۂ قضا قصبۂ نصیر آباد مین عطا کیا تہا اس لئے قاضی سید علاء الدین قصبۂ نصیر آباد مین سکونت پذیر ہوئے اب تک اولاد انکی اس قصبے مین موجود ہے بعض اولاد آپکی نصیر آباد سے منتقل ہو کر رائے بریلی و موضع لوہانی پور متصل رائے بریلی اور قصبۂ دلمو مین گئے ہے لہذا مختصر اوسکا ذکر کیا جاتا ہے۔

اول قاضی سید علیم اللہ بن سید شاہ ابن سید محمد فضل بن قاضی سید معظم ابن قاضی سید احمد بن سید محمود ابن قاضی سید علاء الدین نصیر آبادی بعہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی مقرب سلطانی تہے اور مرید و خلیفہ سید آدم جیپوری رحمۃ اللہ علیہ کے تہے قاضی سید علیم اللہ مع متعلقین خود وارد موضع لوہانی پور متصل رائے بریلی ہوئے اور سئی ندی کے کنارے ایک مقام پسند کر کے اقامت گزین ہوئے — اب وہ مقام تکیہ کے نام سے موسوم ہے اور قاضی سید علیم اللہ کی اولاد نے یہان مسجد و خانقاہ تعمیر کرائی اور ۱۳ سنہ ۱۲ھ مین وفات پائی — آپکی اولاد بڑی نامی گرامی ہوئی چنانچہ سید محمد عدل عرف شاہ بعل محی اولیاء کرام سے گذرے ہین سید احمد صاحب کے حملہ مجاہدانہ پنجاب اور افغانستان مین مشہور ہین سید خواجہ احمد بن سید محمد اسحاق ابن قاضی سید معظم تمامی ہند مین ایک شہرت رکہتے ہین اور یہہ خاندان سادات قطبیہ سلسلہ فقر مین نقشبندیہ ہے۔

دوسرے سید محمد اشرف برشتہ دامادی سید سخاوت علی گرویزی قصبہ دلموی سکونت پذیر ہوئے اولاد انکی قصبۂ دلمو و کانپور مین ہے — سید محمد اشرف اولاد قاضی سید علاء الدین نصیر آبادی سے تہے اور نصیر آباد سے منتقل ہو کر قصبہ دلمو مین گئے۔

سلسلہ نسل سید محمد اشرف بن مولوی سید عبد الاحد ابن سید عبد الرحمن بن سید آل نبی ابن سید محمد ہمام بن سید برکت اللہ ابن سید عبد اللہ بن سید مدینۃ اللہ ابن سید ابو محمد



Marfat.com

بن سید فتح عالم ابن سید محمد بن[۱۱] سید محمود[۱۲] ابن قاضی سید علاء الدین[۱۳] نصیر آبادی۔

## سادات قطبیہ موضع کورہ سادات ضلع فتحپور

اس موضع کا نام کورہ سادات ہے اور کورہ اسم ہندی زبان ہے جسکے معنی حصہ کے ہین جیسے پرگنہ کڑہ مین مواضعات کورہ مریدان و کورہ بہنڈیری۔ اس موضع مین سادات قطبیہ زیادہ آباد ہین مورث خاندان سید محمد اسمعیل جنکا ذکر شجرہ کتاب ہذا مین ہے اور اب انکی اولاد کا شجرہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

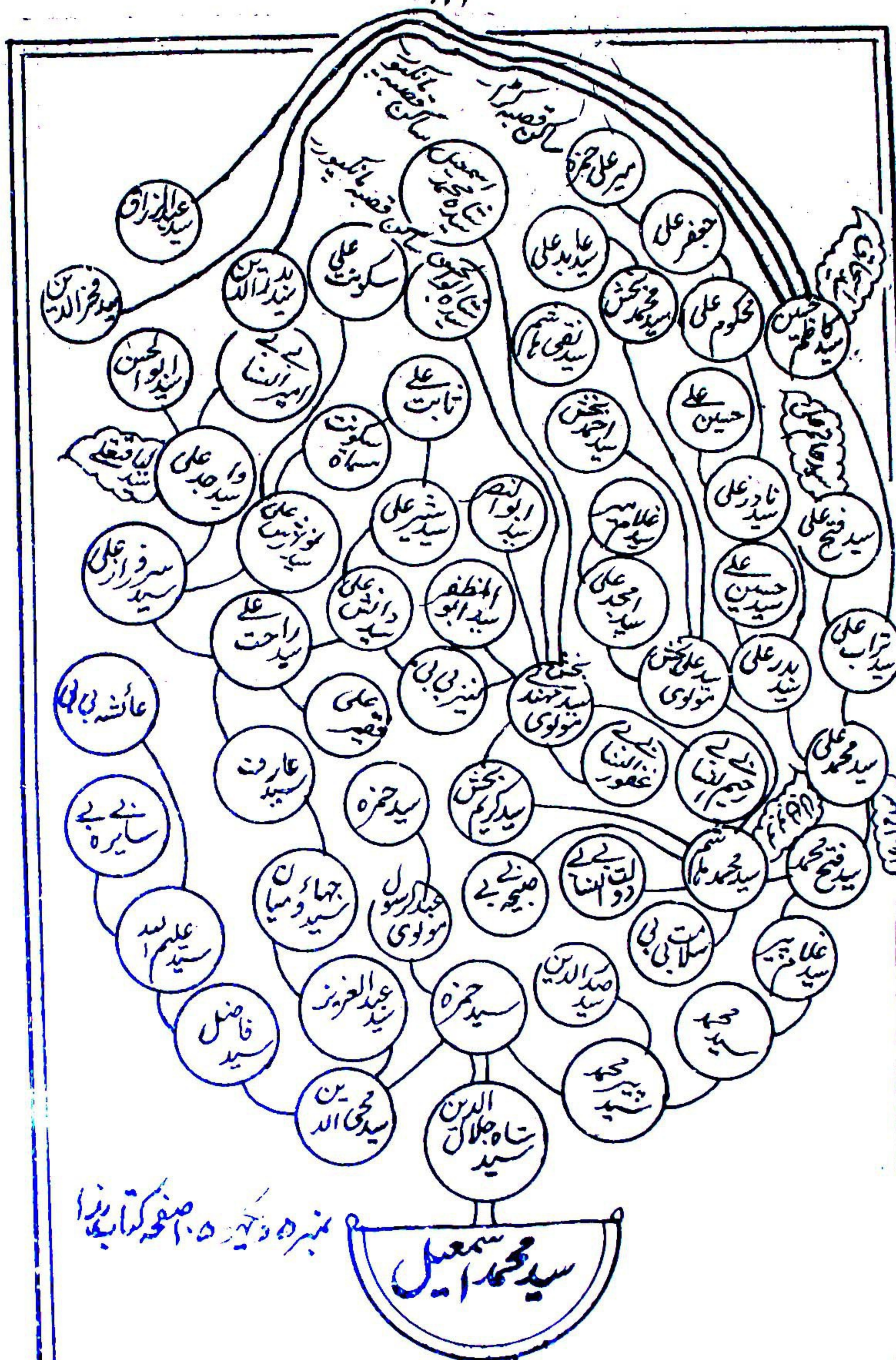
ساکن قصبہ کڑا
ساکن قصبہ مانکپور
ساکن قصبہ مانکپور
میر علی حمزہ
جعفر علی
سید عابد علی
سید محمد بخش
محکوم علی
سید کاظم حسین
سید نقی ہاشم
سید احمد بخش
حسین علی
سید نادر علی
سید فتح علی
سید حسین علی
سید تراب علی
سید بدر علی
سید علی بخش مولوی
سید محمد علی
سید فتح محمد
سید محمد ہاشم
سید غلام پیر
سید محمد
سید پیر محمد
سید صدر الدین
سید حمزہ
سید شاہ جلال الدین
سید محی الدین
سید عبد العزیز
سید فاضل
سید علیم اللہ
سید جہاؤ میاں
سید حمزہ
سید کریم بخش
سید عارف
سید حمزہ
سید عبد الرسول مولوی
سید کنیز بی بی
سید راحت علی
سید دانش علی
سید ابو المظفر
سید امجد علی
سید غلام میر
سید ابو النصر
سید شیر علی
سید نوازش علی
سید سرفراز علی
سید واجد علی
سید لیاقت علی
سید ابو الحسن
سید بدر الدین
سکونت علی
سید شاہ ابو الحسن
سید عبد الرزاق
سید فخر الدین
سید ابو الحسن
امیر النساء
ثابت علی
سکونت مسماۃ
عائشہ بی بی
سایرہ بی بی
صبیحہ بی بی
دولت النساء بی بی
سلامت بی بی
نمبر ۵ دیکھو ۱۰۵ صفحہ کتاب ہذا
سید محمد اسمعیل

Marfat.com

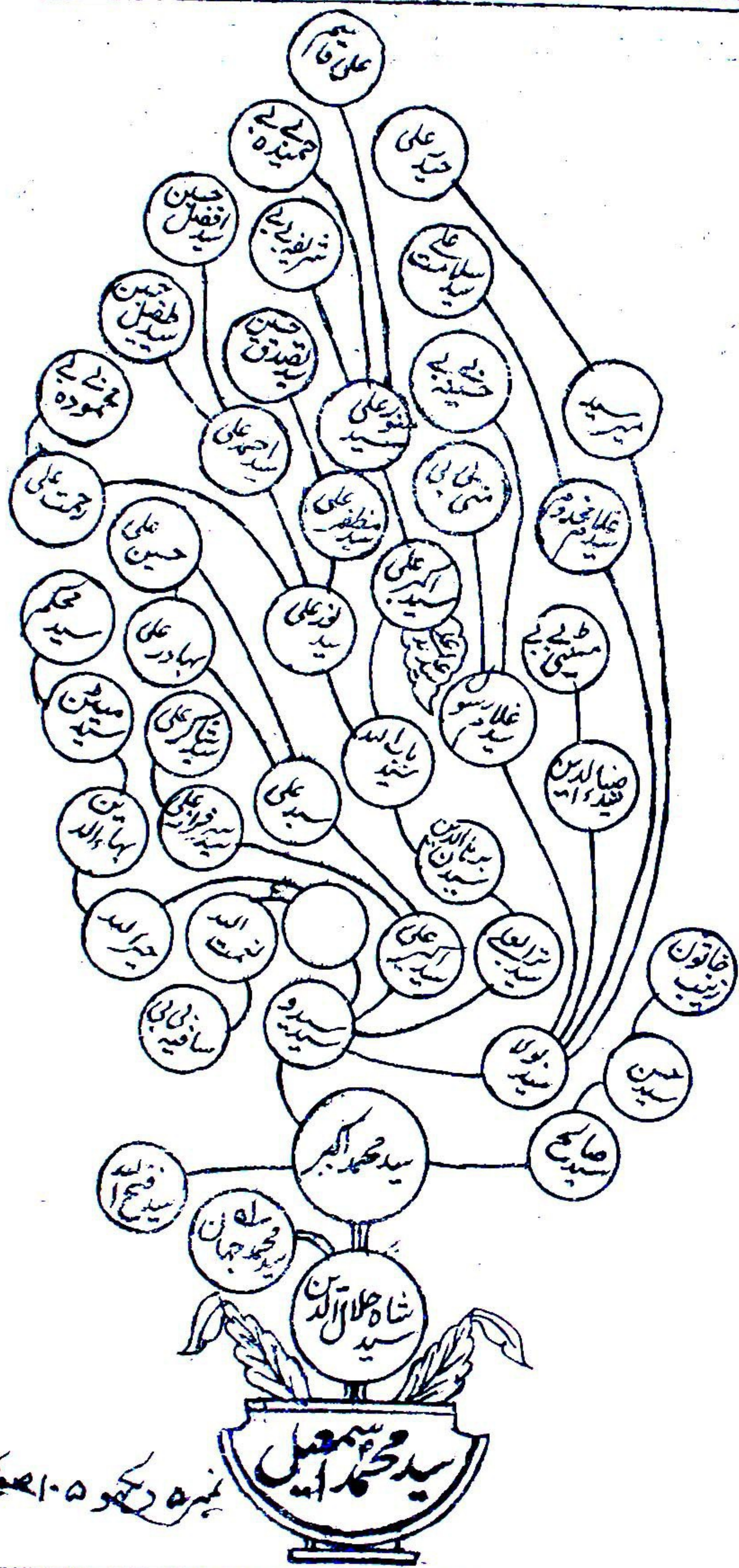
سید محمد اسمٰعیل
شاہ جلال الدین
سید محمد اکبر
سید صابر
سید فتح اللہ
سید محمد جہان
سید حسن
خاتون زینب
سید نور
سید شرافت
سید اکبر علی
سید مظفر علی
سید نور علی
سید احمد علی
سید تصدق حسین
سید افضل حسین
سید حسین
سید رحمت علی
سید محمد
سید ثابت
سید حیدر
سید مبین
سید شاکر علی
سید فرزند علی
سید علی
سید بہاء اللہ
سید ضیاء الدین
سید بہاء الدین
سید غلام رسول
سید مسیتی
سید غلام محمد
سید منی بی بی
سید حسینہ بی بی
سید محمودہ بی بی
سید شریفہ بی بی
سید حمیدہ بی بی
سید علی قاسم
نمبر ۵ دیکھو ۱۰۵ صفحہ کتاب ہذا۔

Marfat.com

نمبر ۱ دیکھو صفحہ ۱۱۲ کتاب ہذا

# سید محمد جہان



Marfat.com

# ذکر خواجہ کڑک مجذوب قصبہ کڑہ

کہتے ہین کہ دو برادران حقیقی سید احمدؒ و سید محمدؒ اقوام سید بوسیلہ سوداگری شہر مراد سے وارد ہندوستان ہوئے اور بطور سیاحی موضع بمہرولی پرگنہ چایل مین گئے یہان خواجہ سید احمد مولانا شاہ محمد اسمعیل قریشی کے مرید و خلیفہ ہوکر قصبہ کڑہ مین اقامت گزین ہوئے کیونکہ سید محمد برادر خواجہ سید احمد کی اولاد ابتک قصبہ کڑہ مین بزمرہ اولاد کڑکیان مشہور ہوکر قصبہ کڑہ مین آباد ہے اور اسوقت ان سادات کا مذہب شیعہ ہے اور خواجہ سید احمد المعروف شاہ کڑک مجذوب جنکے اسم شریف مین اختلاف ہے بعض نوشتون مین گرگ اللہ اور بعض مین کڑک اللہ تحریر ہے یہ اہل طریقت کی تاویلات ہین کتاب تواریخ مین شاہ کڑک مجذوب لکھا ہوا ہے اور زبان زد عوام خواجہ کڑک ہے۔ کڑک لفظ ہندی بمعنی آواز بلند اور مجذوب مین بڑہ ضرور ہوتی ہے مجذوب صاحب حالت جذب مین شور و غل کرتے ہے اسلیئے عامۂ خلایق نے بمناسبت آواز بلند آپکا اسم شریف شاہ کڑک کہنا شروع کردیا۔ اور آخر مین یہی نام شہرت پکڑ گیا حالانکہ آپ کا نام سید خواجہ احمد ہے آپکے کمالات کی نقول بہت مشہور ہین از انجملہ ؎

| | |
|---|---|
| چنین نقل گویند مردان راہ | کہ یک روز سلطان دین گرگ شاہ |
| سر اندر گریبان بتحریر داشت | بجان سیر صحرای توحید داشت |
| ز شور و شر زرین جہان بیخبر | بجز حق ندید ہیچش اندر نظر |
| بحق واصل از خویشتن دور بود | بہ بحر خدا عرفہ نور بود |
| کہ ناگاہ مردے در آمد ز در | نہاد از ادب دست کرمش بسر |
| بہم بست دست و بخدمت ستاد | سر اندر گریبان حضرت نہاد |
| پس از ساعتے خواجۂ آمد بحال | ببرسید کاے مرد آشفتہ حال |
| کجا بودی واز کجا آمدی | ز بہر چہ در پیش ما آمدی |

Marfat.com

بجست از ادب بر زمین سر نہاد
ازان بعد بہر سخن لب کشاد

بگفتا کہ اے خواجۂ بحر و بر
بہ پیش تو آوردہ ام یک خبر

فقیریست بالائے شیر سوار
بدستش یکے تازانہ زمار

ز ہر یک کند جستجوئے شما
رُخ آرد ز صحرا بسوئے شما

چو دیدم چنین حال حیران شدم
ز بہر خبر پیش تو آمدم +

چو بشنید او خواجۂ دین خبر
بہ جوش آمد و شد روان زود تر

برابے کہ تشریف فرمود شاہ
بیفتاد دیوار کہنہ براہ

بجست از زمین گشت بر وے سوار
برو ما برو تا شود رہگذار

بدیوار فرمود کہ اے بے زبان
روان شد بامر خدائے جہان

بجنبید دیوار ناگہہ ز جائے
روان گشت چون مرکب تیز پائے

ازین سو روان خواجہ بر اسپ گل
و ز آن سو روان رائکب شیر دل

چو با خواجۂ دین شد او متصل
فرود آمد از شیر شد منفعل

سر اندر گریبان حیرت نہاد
بصد عجز بر پائے خواجہ فتاد

بگفتا کہ اے قطب خورشید تاب
چہ باشد مرا امر فرما جواب

اگر جاہی جا کنم چند گاہ
وگر جان نہ بخشی کنم رو براہ

بفرمود خواجہ کہ اے خود نما
نباشد ترا جائے در شہر ما

بروزین مکان نہ قدم زود تر
کہ این شہر ماشد بدر بے خبر

سوئے منزل خویشتن سو روان
بجز گرگ اینجا کہ دارد مکان

چو درویش از خواجہ این امر یافت
سوئے منزل خود بسرعت بتافت

بدستان خود شیر را بر گرفت
سوئے راہ مقصود باہر گرفت

چو درویش از شہر رحلت نمود
ز دیوار ہم خواجہ آمد فرود

بدیوار فرمود کہ اے بے زبان
مکان تو این ست اینجا مکان

زہے خارق عادت خواجہ گرگ
کسے را کجا باشد این ساز و برگ

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| تو اے سیف از صدق دار اعتقاد<br>کہ خود خواجہ ابدال گرگ خداست | | زخواجہ بجو ہر چہ خواہی مُراد<br>مراد ایمار ہر رہنماست | |

شاہ کڑک صاحب کا زمانہ سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی کا ہے کہتے ہین کہ جب آپکا جذبۂ فقر زیادہ ہوا تو برہنہ رہنے لگے تھے ایک مقام بازار قصبۂ کڑہ مین بطور چبوترہ کے بیٹھتے ہیے لوگ اوسپر چونے سے قلعی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مقام نشستگاہ خواجہ صاحب کا ہے۔ نقل[1] ہے کہ قطب عالم بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خرقہ اپنے دست مبارک سے تیار کرکے خواجہ صاحب کیواسطے قصبۂ کڑہ مین بھیجا تھا اوسوقت خواجۂ کڑک شراب کی بھٹی کے سامنے بیٹھے تھے خدام نے خرقہ نذر گذرانا خواجہ صاحب نے خرقہ کو دیکھکر حکم دیا کہ بھٹی مین جھونک دو اور ایسا ہی ہوا اور جب خرقہ کے لانیوالے خدمت مین قطب عالم بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے پہونچے سب ماجرا خواجہ کڑک بیان کیا یہہ سنکر قطب عالم موصوف نے دوبارہ آدمیونکو واسطے واپس لینے اوس خرقہ کے خواجہ صاحب کے پاس بھیجا اور جب اون قاصدونکی حضوری روبرو خواجہ ہوئے آپنے ارشاد کیا کہ بھٹی آتش افروختہ کے اندر ہاتھ ڈالکر اپنا خرقہ نکال لو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور خرقہ صحیح وسالم پایا گیا اور اوسکو وہ لوگ لیکر واپس دہلی ہوئے۔ خواجۂ کڑک صاحب کا سخن تکیہ (بی بی کا سیر تھا) یہہ جملہ کوئی اشارہ فقر اکا ہے مگر اسوقت لوگ بی بی کے معنی دنیا اور کا لفظ اضافی ترکیب ہندی اور الف اسیر کا محذوف کرکے وابستہ دنیا بیان کرتے ہین۔ آپکا خادم سالار نام تھا خواجہ صاحب کا لکھا پڑھا ہونا اون اشعار سے ثابت ہوتا ہے جو لوگ اونکی طرف منسوب کرتے ہین لیکن سابق کی کتب تواریخ مین ان اشعار کا کوئی وجود پایا نہین جاتا البتہ کتب طریقت یا مابعد کی بعض کتاب مین ایسے مذکور درج ہین جیسا کہ شہزادۂ علاء الدین جاگیردار کڑہ مانک پور ایک روز خدمت مین خواجہ صاحب کے حاضر ہوا

[1] دیکھو مفتاح التواریخ۔

Marfat.com

جبکہ اوسکا چچا جلال الدین فیروز خلجی بادشاہ دہلی کڑہ مانک پور مین اوسکی ملاقات کو آرہا تہا تب علاء الدین نے خواجہ صاحب سے عرض کی کہ مجھپر میرا عظیم دہاوا کئے ہوئے آتا ہے۔ اوسوقت خواجہ صاحب نے یہہ شعر پڑہا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہرکہ بر آید بر سر جنگ | | تن در کشتی سر در گنگ | |

اور بعد قتل جلال الدین بادشاہ شہزادہ علاء الدین خدمت مین خواجہ صاحب کے حاضر ہوا تو اوسوقت خواجہ صاحب نے یہہ قطعہ فرمایا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| مرحبا اے بادشاہ دہلوی | | گشت مغلوب تُرا خصم قوی | |
| من ترا دادم سریر و سلطنت | | بر زدہ بر خاک تاج دشمنت | |

ایک مرتبہ سلطان علاء الدین نے دہلی سے کچہہ تحایف آپکے واسطے بہیجے ہے اور ملتجی تشریف آوری ہوا تہا اوس کے جواب مین خواجہ صاحب نے ایک قطعہ تحریر کیا ہے جو درج ذیل ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| قانع شدہ ام بخشک نانے کہ تُرہ | | میلم بود بسوی بریان و برہ | |
| دہلی و سمرقند و بخارا و عراق | | این چار ترا باد مرا باد کرہ | |

خواجہ کرمانی صاحب نے بتاریخ سیوم رجب روز جمعہ سنہ ۷۱۸ھ مین دنیا سے رحلت کی اور بمقام کڑہ مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات یہہ ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| کرد رحلت ز عالم فانی | | رفت در جنت و بہ آرامید | |
| در سر دہ است از خمار فراق | | لاجرم بادۂ وصال چشید | ۷۱۸ |



Marfat.com

آپ کی درگاہ کے مصارف کے واسطے دیہات سلطانپور خواجہ کڑک - روپ نراین پور
گوریون - چک نراین پور بنگالی - چک دوری بادفروشان - چک ملوک پور -
بجہارہ - اب بندوبست خامس سرکاری مین بجہارہ اور چک دوری بادفروشان
ضبط ہوگئے باقی چار مواضع معاف بدستور قبضہ خادمان درگاہ ہین -

## سادات نقوی اصفہانی قصبہ کڑہ

سید محمد اصفہانی بن سید احمد ابن سید جعفر حرم پوش بن سید فخر الدین
ابن سید محمود بن سید ابراہیم ابن سید قاسم بن سید حسین ابن امام علی النقی
علیہ السلام بزمان خلفشار ہلاکو خان مغل محلہ گلستان ارم شہر اصفہان ملک ایران سے
مع اہل وعیال وارد ہندوستان ہوئے اور شہر دہلی مین پہونچکر شاہ نصیر الدین محمود
دہلوی کے مرید وخلیفہ ہوئے اور وہان سے قصبہ کڑہ مین آکر بود وباش اختیار کی
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کا زمانہ سلطان محمد تغلق کے عہد دولت کا ہے اس
اندازہ سے سید محمد صاحب قریب ۷۵۰ھ کے وارد ہندوستان ہوئے -

سید خان شاہ نبیرہ سید محمد شاہ مخدوم حسام الحق مانکپوری کے مرید و
خلیفہ ہین قصبہ کڑہ مین سادات قطبیہ مین مسمیان سید موسیٰ وسید عیسیٰ سے آپکو
رنج تہا ایک روز آپنے انکی شکایت اپنے پیر ومرشد مخدوم شاہ حسام الحق مانکپوری
سے کی مخدوم صاحب نے بددعا دی کہ موسیٰ دہر گہونسہ اور عیسیٰ دہر پیسا چنانچہ موسیٰ
ضرب گہونسۂ فیل سے اور عیسیٰ زیر دیوار دبکر ہلاک ہوئے اور یہی سبب ہجرت
سید خان شاہ کڑہ سے موضع منڈوہ بیان کیا جاتا ہے اور وجہ تسمیہ موضع منڈوا
کی یہہ ہے کہ ایک روز مخدوم شاہ حسام الحق صاحب وسید خان شاہ اس موضع مین
ہوکر گذرے کسی ہندو کے یہان شادی بیاہ تہا اور منڈوہ مطابق مراسم ہنود چہایا ہوا تہا
شاہ حسام الحق صاحب نے سید خان شاہ کے طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ اس
مانڈوہ کے دولہہ ہین مطلب یہہ تہا کہ آپ اب یہان قیام کرین جب ارشاد مرشد

Marfat.com

سید خان شاہ نے یہان بود و باش اختیار کی اور مانڈو کے معاملہ سے اس موضع کا نام منڈوا قرار پایا اگرچہ سید خان شاہ نے قصبہ مانک پور مین وفات پائی ہے کیونکہ قبر آپ کی قصبہ مانک پور مین ہے مگر اولاد آپکی موضع منڈوا اور قصبہ کڑہ اور موضع پیر پور ضلع رائے بریلی اور دیگر مقامات مین آباد ہے پہلے مذہب سنی تہا اب اولاد کا مذہب شیعہ ہے وصلت و مصاہرت انکی دیگر خاندان سادات عظام کے ساتھہ ہے شجرہ اولاد عقاب بہت بڑا ہے مختصر شجرہ درج کیا جاتا ہے جن صاحب کو منظور ہوگا وہ اس شجرہ سے اپنی شاخ نگالین گے موضع منڈوا مین میر دلدار علی چکلہ دار و منشی سید طالب علی اس خاندان مین مشاہیر روزگار سے گذرے ہین۔

---

Marfat.com

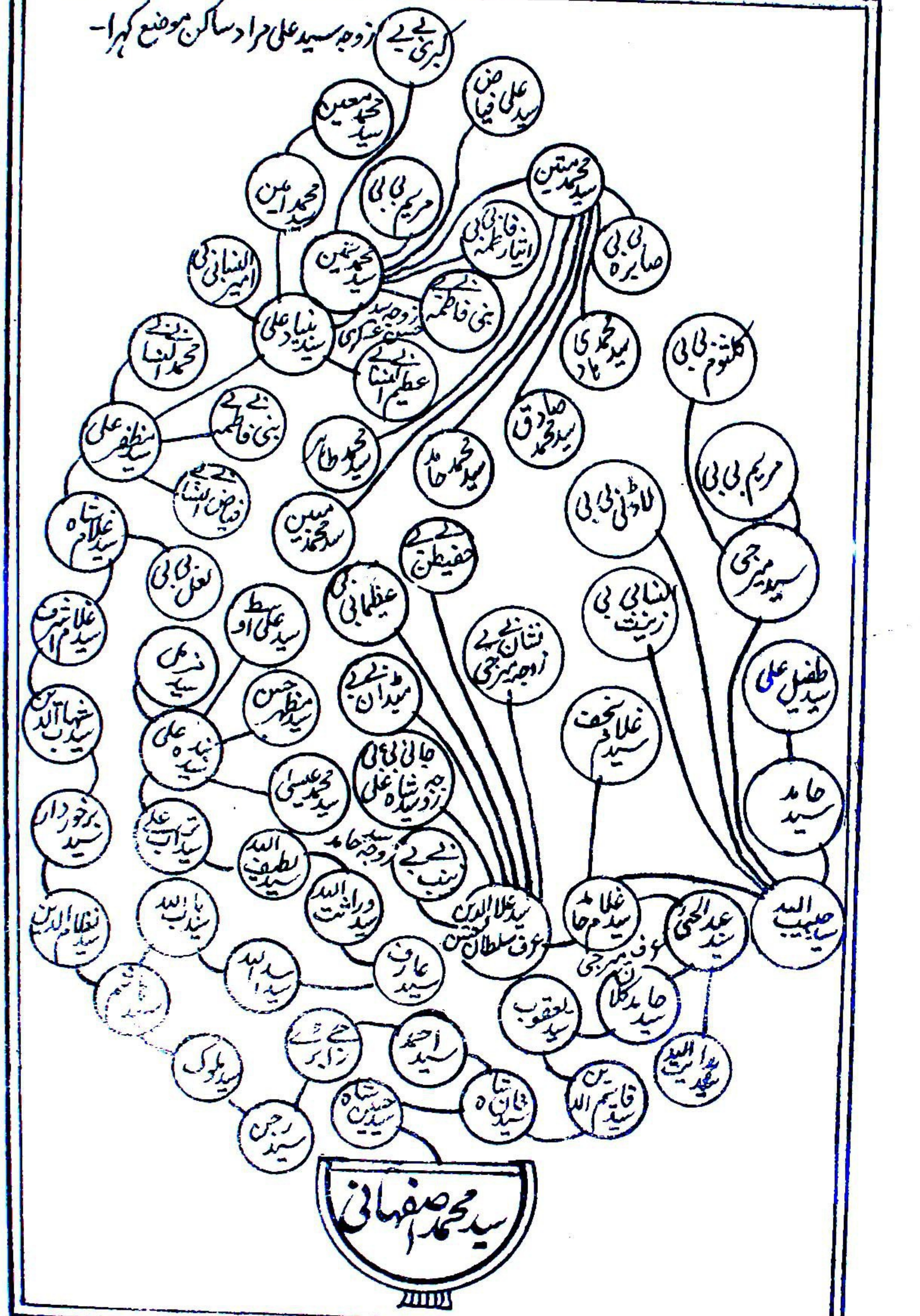
زوجہ سید علی مراد ساکن موضع کہرا۔
کبریٰ بی بی
سید محمد معین
سید علی فیاض
سید محمد امین
مریم بی بی
سید محمد متین
سید محمد ثمین
امیر النسا بی بی
بنی فاطمہ
زوجہ سید حسن عسکری
سید بنیاد علی
سید محمد ہادی
کلثوم بی بی
سید محمد صادق
سید محمد طاہر
سید محمد حامد
سید مظفر علی
فیاض النسا
سید محمد مبین
لاڈلی بی بی
مریم بی بی
سید غلام شاہ
لعل بی بی
حفیظن
عظیما بی بی
سید میر جی
سید غلام اشرف
سید علی اوسط
نشان بی بی زوجہ میر جی
سید طفیل علی
سید شہاب الدین
سید مظہر حسن
میڈان بی بی
سید غلام سخف
سید بندہ علی
جانی بی بی زوجہ سید شاہ علی
سید محمد عیسیٰ
سید حامد
سید برخوردار
سید تراب علی
سید لطیف اللہ
زوجہ سید حامد
سید حبیب اللہ
سید عبد الحی
سید غلام حامد
سید علاء الدین عرف سلطان حسن
سید وراثت اللہ
سید باب اللہ
سید نظام الدین
سید عارف
سید اسد اللہ
سید حامد کلان
سید یعقوب
سید ملوک
سید احمد
سید قاسم الدین
سید رحمن
سید حسین شاہ
سید خان شاہ
سید محمد اصفہانی

Marfat.com






Marfat.com

# سادات زیدی بہیرۂ سادات وغیرہ

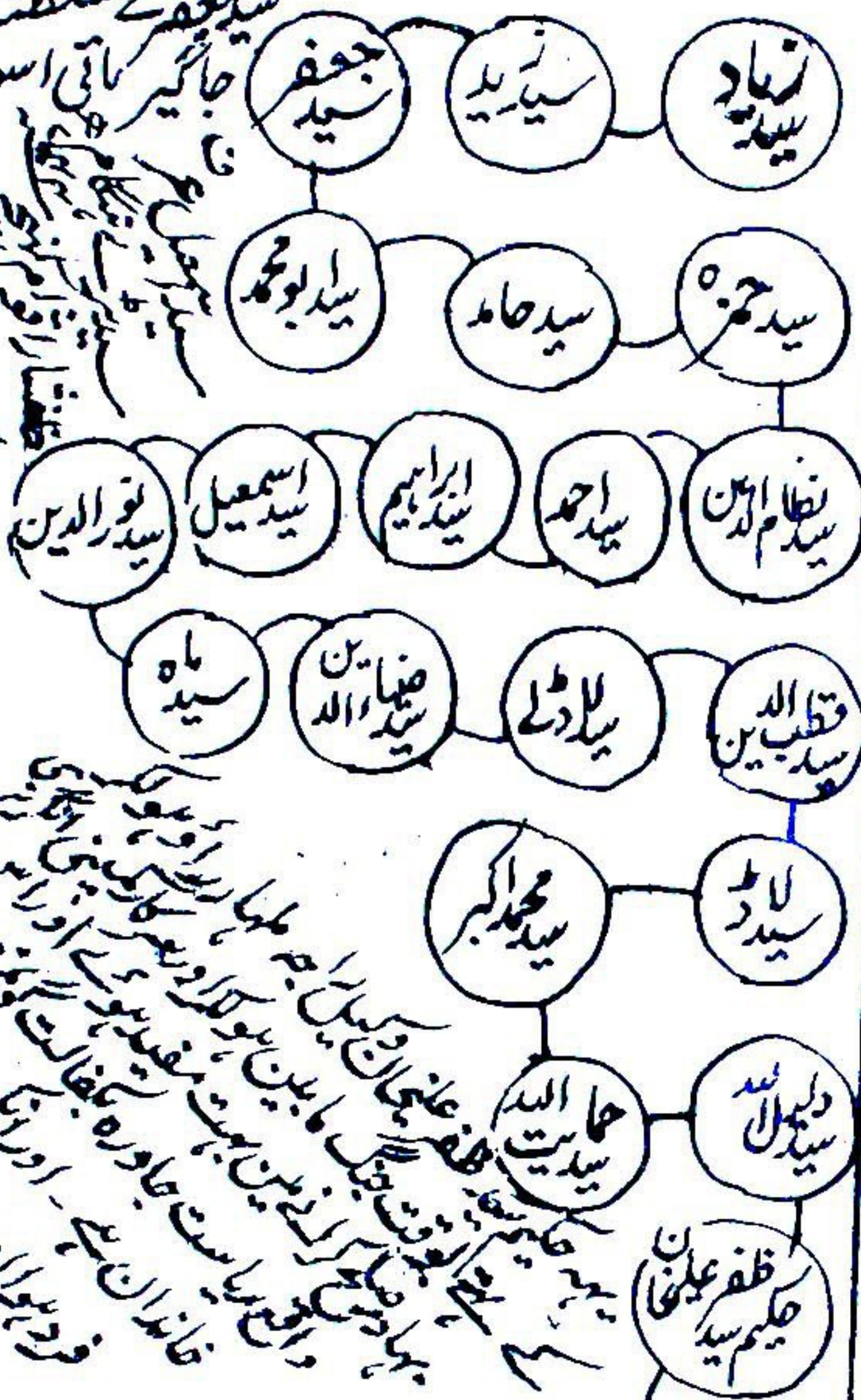


سید جعفر نے سلطنت دہلی سے پرگنہ وضلع فتحپور مین موضع سلطانپور کی جاگیر پائی اسوجہ سے سکونت انکی یہان ہوئی -

منشی سید ثامن علیخان عرف سید بندہ حسن ریاست میواڑ اودیپور کے فوجدار تھے ہنگام غدر ۱۸۵۷ء بمقام جیاؤلی نیمچہ بہت سے صاحبان انگریز کی جان بچائی جسکے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ایک سند خیر خواہی معہ خلعت فاخرہ قیمتی تین ہزار روپیہ دربار عام مقام اندور مین عطا کیا -

منشی سید محمد ضامن علیخان کو گورنمنٹ انگریزی نے عہدہ تحصیلداری عطا فرمایا لیکن اوہلی عمر نے وفا نہ کی اور ۱۸۸۳ء مین بعارضہ فالج بمقام تحصیل ماہو ہوگڈہ ضلع اورئی مین وفات پائی مشہور ہے کہ انکی شادی مین ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا تہا - علاوہ جاگیر بیلودہ چند مواضعات زمینداری ضلع فتحپور مین انکے پاس تہے جو مقبوضہ دختران مرحوم ہین

Marfat.com

# سادات جعفری قصبہ کڑہ

سید شمس الدین[1] محمد المعروف مولانا خواجگی سہروردی بن سید احمد[2] المعروف بہ پیر جیم ابن سید محمد شمس الدین[3] مفسر العُریضی بن صلاح الدین[4] غزنوی بن سید اسلام[5] الدین المعروف بہ سید نظام الدین ابن سید محمد عبد المومن[6] المعروف بہ سید مومن شاہ بن سید خالد المعروف بہ سید جلال الدین[7] ابن سید محب الدین ملقب بہ مشتاق حبیب بن سید محمود[9] المعروف بہ نقیب احمد بن سید محمد[10] ابن سید ہاشم[11] بن سید احمد ہادی[12] ابن مستنصر[13] صدیق بن سید عبد المجید[14] ابن سید محمد[15] المعروف سید غالب الدین حسین بن سید منصور[16] کنیت ابو محمد ابن سید ہمام الدین اسمعیل ثانی بن سید محمد[18] بن سید اسمعیل[19] ایرج الاکبر ابن حضرت امام[20] جعفر صادق علیہ السلام مولانا سید احمد صاحب پدر بزرگوار مولانا خواجگی ۷۰۴ھ مین وارد قصبہ کڑہ ہوئے اور ۷۰۹ھ مین مولانا خواجگی پیدا ہوئے اور ۷۶۹ھ مین وفات پائی مزار شریف آپ کا لب گنگ قصبہ کڑہ مین موجود ہے (دیکھو صفحہ ۹ جغرافیہ کتاب ہذا) اولاد عقاب آپکی دیگر مقامات مثل موضع بہادر پور وغیرہ مین موجود ہے اور خاص قصبہ کڑہ مین سید کبیر[1] الدین احمد بن سید رکن[2] الدین احمد ابن شمس[3] الدین احمد بن احمد فیاض[4] المعروف بہ محمد مخدوم بخش ابن محمد فیاض[5] المعروف بہ غلام حضرت ابن محمد نجیب[6] الدین بن محمد تاج[7] الدین ابن مجد[8] عبد الحلیم بن محمد خواجہ[9] احمد ابن محمد مبارک[10] بن محمد ضیاء[11] الدین المعروف بہ سید منجھن ابن محی[12] الدین محمد بن محمد فرید[13] الدین ابن محمد شہاب[14] الدین بن محمد ظہیر[15] الدین ابن سید محمد[16] اسد الدین سید شاہ شمس[17] الدین مولانا خواجگی علی ہذا سید مظہر[1] حسام بن سید فتح[2] الدین ابن محمد غوث[3] الملقب بہ سید جیو بن سید فتح محمد ابن عبد الغنی بن سید محمد زاہد ابن سید محمد اسحاق بن سید ابراہیم ابن سید[8] لبیک بن سید ظہیر[9] الدین ابن سید محمد[10] اسد الدین بن سید شاہ شمس الدین مولانا خواجگی ہین۔

Marfat.com

# خاندان علوی قصبہ کڑہ

اس خاندان کا مورث اعلیٰ مولانا فدا احمد بن محمد عابد صادق ابن شیخ عبد الاحد بن شیخ عبد الواحد ابن شیخ محمد حنیف بن شیخ محمد حامد ابن شیخ محمود بن شیخ احمد ابن شیخ عبد الرحمن بن شیخ عبد الرزاق ابن شیخ شمس الہاشمی بن مولانا محمدی ابن مولانا احمد بن عبید اللہ محمد ابن عبد اللہ احمد بن حنیف بن علی ابن محمد حنفیہ بن حضرت علی علیہ السلام قلعہ ہانسی حصار سے منتقل ہو کر بزمان سلطان ابراہیم لودہی قصبہ کڑہ میں اقامت گزین ہوا اور مولانا فدا احمد کے اولاد عقاب میں شیخ احمد المعروف شیخ میاں یعنی شیخ احمد بن شیخ عبد اللہ ابن شیخ عبد الرحمن بن شیخ عبد الباری ابن شیخ عبد القدیر بن شیخ عبد القادر ابن شیخ مولانا فدا احمد مورث موصوف دراثنائے سفر قصبہ کڑہ سے موضع ڈبرہ مئی میں وارد تھے بوقت ادائے نماز مغرب بوجہ یکارنے اذان کفار موضع نے شیخ احمد کو شہید کیا اور جب اخبار نویس سلطانی نے وقوع واردات کا پرچہ لکھا تو حضور نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ دہلی سے حسب فرمان شاہی زمینداری موضع ڈبرہ مئی کفار سے ضبط ہو کر بطور خونبہا شیخ خضر پسر شیخ احمد شہید کو عطا ہوئی اسوقت سے اولاد شیخ احمد شہید ساکن موضع ڈبرہ مئی ہوئے اور شیخ احمد شہید کے محمد خضر و محمد صلاح و محمد خلیل و بازید چار بیٹے پیدا ہوئے اور محمد خضر کے ایک پسر محمد ولی اور انکے دو فرزند عبد الشکور و عبد الغفور متولد ہوئے اور عبد الشکور کے دو بیٹے شیخ امان اللہ و پیارے پیدا ہوئے اور شیخ امان اللہ کے عبد الکریم اور انکے عبد الحلیم اور ان کے عظیم الدین و ضیاء الدین و سباون تین بیٹے پیدا ہوئے اور شیخ عظیم الدین موضع ڈبرا مئی سے علیحدہ ہو کر قصبہ کڑہ میں سکونت پذیر ہوئے اور انکی اولاد کو سرکار شاہ اودھ سے عہدہ ہائے جلیلہ و مراتب عالیہ عطا ہوئے اور اوجلی حویلی کی تعمیر ہوئی اور شیخ کریم احمد نے سواد خط قصبہ کڑہ کالہ اجودھیا پرشاد سے خرید کر لیا کہ جو قبوضہ اولاد ہے۔

Marfat.com

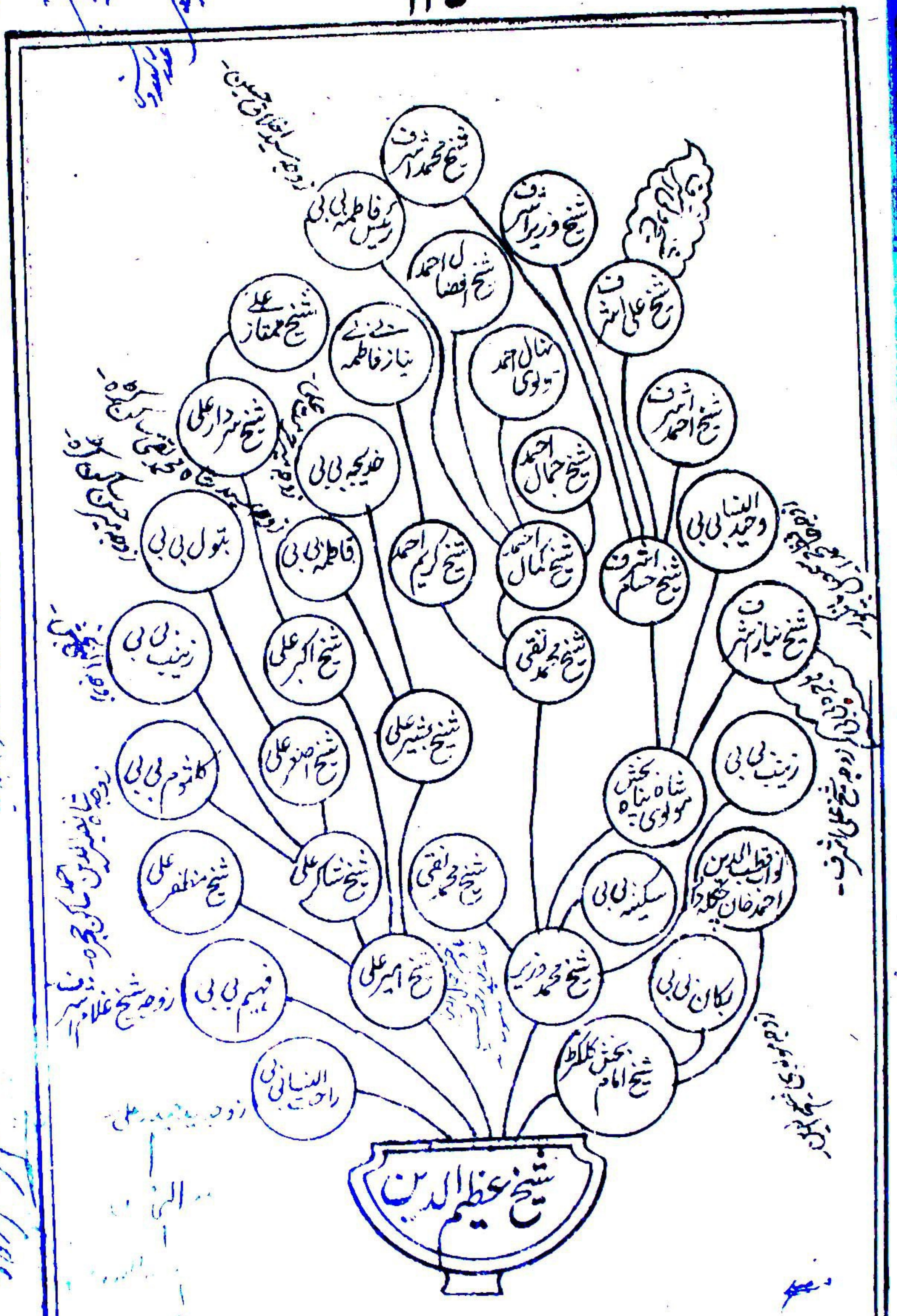


(۳۲)

Marfat.com

# سادات رضوی قصبہ کڑہ و دارانگر

بزمان شاہان لودہی سید احسن معہ چند اکابر خاندان سادات قصبۂ ہانس مضافات خراسان سے وارد شہر دہلی ہوئے اور ہنگام بلوہ راجگان کنتت وارد قصبۂ کڑہ ہوئے چنانچہ ان کے ساتہیون مین سالار ہانس اور یار ہانس تہے جنکے مقابر قصبۂ شہزادپور مین واقع ہین اور سید احسن مورث خاندان زمینداران موضع دارانگر و محلہ قطبی قصبۂ کڑہ مین سکونت پذیر تہے لہذا قبر سید احسن کی محلہ قطبی مین موجود ہے سید احسن بن سید محمد ابن سید فخر الدین بن سید محسن ابن سید محمد ابن سید احمد ابن سید صدر الدین بن سید نظام الدین ابن سید ابو الفتح بن سید ابو القاسم ابن سید جمال الدین بن سید حسین ابن حضرت امام علی رضا علیہ السلام۔

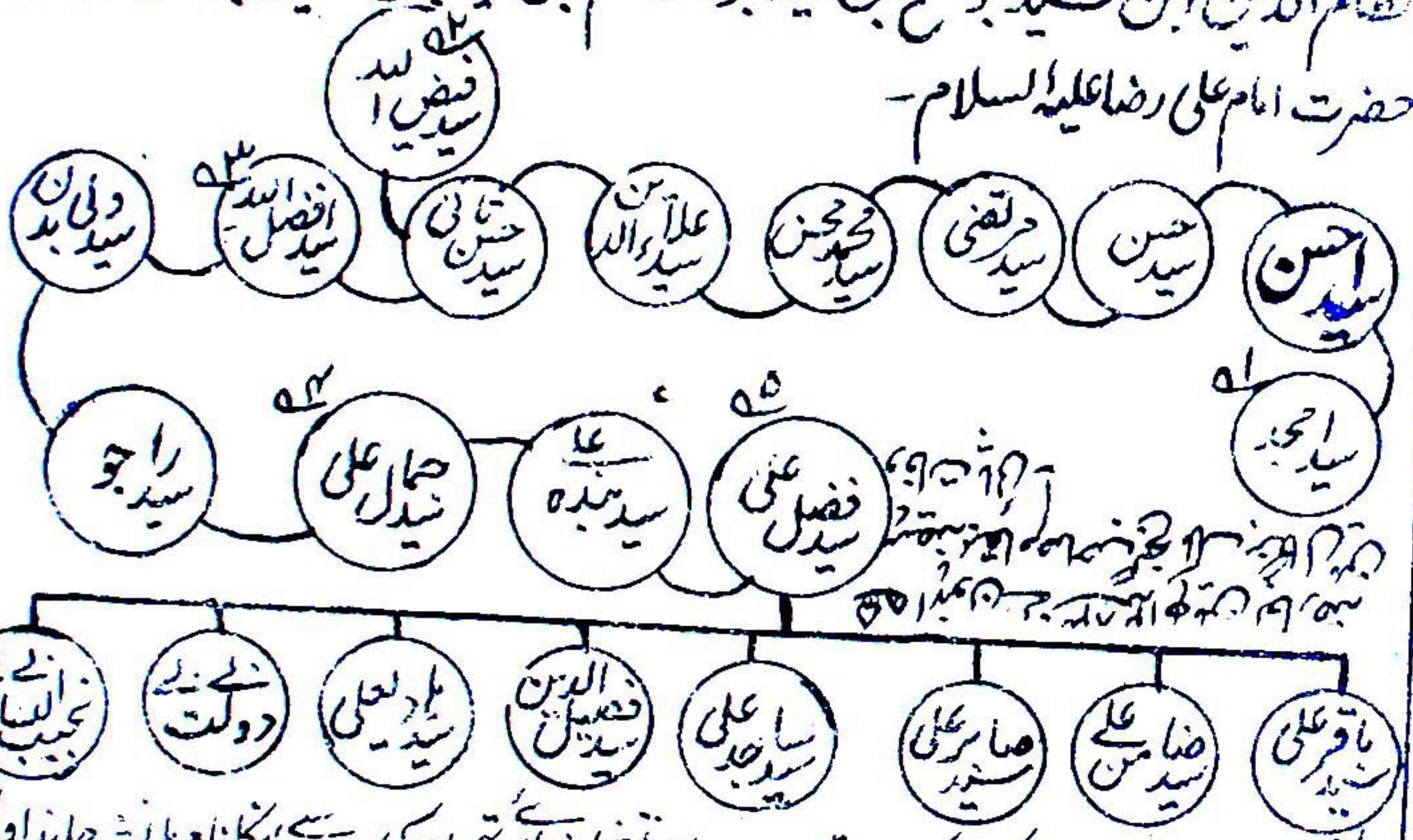


۱ انکی عرفیت سید چاند ہے چونکہ آپکے والد قصبہ ہانس سے تشریف لائے تہے اسکے سبب سے انکا نام ہانسہ چاند اور اولاد انکی سادات ہانسہ چاندی معروف ہوئی قصبۂ مانکپور اور رسولپور و سلون مین اولاد سید چاند کی موجود ہے۔

۲ بزمرۂ امرایان شہزادہ دارا شکوہ ممتاز تہے انہون نے موضع چمرو پور خرید کرکے بازار آباد کیا ۱۰۶۸ھ مین محاربہ راجہ پرتہی پت سنگہ تعلقدار پرتابگڑہ بمقام موضع کہمسرہ شہید ہوئے۔

۳ سید افضل اللہ بعد شہادت سید فیض اللہ مقرب سلطانی ہوئے اور واسطے خوشنودی مزاج دارا شکوہ کے چمرو پور کا نام فیض اللہ نے فیض آباد رکہا تہا انہون نے اوسکو تبدیل کرکے دارانگر نام رکہا تب سرکار دہلی سے معاف ہوا مگر عملداری انگریزی بحیثیت زمیندار مالگذار ہے۔

۴ یہہ آٹہ آنہ حقیت دارانگر کے مالک تہے سلخ محرم ۱۲۰۸ھ مین بعہد نواب آصف الدولہ مداری کے ہاتہہ سے شہید ہوئے بحکم نواب دوسرے حصہ کا آٹہ آنہ حقیت دارانگر اونکے بیٹے بندہ علی کو خونبہا مین ملا۔

Marfat.com

# خاندان شاہ اسمعیل فاروقی قصبہ کڑہ

مورث خاندان شاہ اسمعیل بن شیخ سعد ابن شیخ اسعد بن شیخ عمر ابن شیخ اشرف بن شیخ یوسف ابن شیخ شاہ بن شیخ عدل ابن شیخ حکم بن عبدالعزیز ابن شیخ فاروق بن شیخ بزرجمہر ابن شیخ احمد بن شیخ محمد ابن شیخ عبدالغنی بن شیخ عثمان ابن شیخ ہابان بن شیخ قریش ابن شیخ سلیمان بن شیخ عفان ابن شیخ عبداللہ بن محمد ابن عبداللہ ابن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

شیخ اسمعیل بزمان ہمایون بادشاہ وارد شہر دہلی ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ ملک یمن عرب سے منتقل ہوکر آپ ہندوستان مین آئے اور کمال خان کہکر آپ کا معتقد تہا جب وہ گورنر کڑہ مانک پور مقرر ہوا تو آپ اوسکے ہمراہ وارد قصبہ کڑہ ہوئے گورنر مذکور نے ایک قطعی اراضی ملحق سواد خط کڑہ بنابر وجہ معاش شاہ صاحب کو عطا کی اور قطعہ اراضی مین شاہ صاحب نے اپنے نام سے ایک موضع آباد کیا جسکا نام اسمعیل پور ابتک ہے اور اس موضع مین شاہ صاحب نے وفات پائی اور جب اولاد کو عہدہ متولی معافیات سرکار دہلی سے عنایت ہوا تو متولی کی سکونت خاص قصبہ کڑہ مین ہوئی شاہ ولی محمد کو جو آپکی اولاد چوتہی پشت مین ہے عہدہ متولی عطا ہوا تہا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| شد ولی کامیاب از تقدیر | | بعنایات شاہ عالمگیر | |

اور شاہ ولی محمد کے پوتے کا نقش نگین یہہ تہا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہست نقش نگین باب اللہ | | کلمۂ لا الہ الا اللہ | |

یہہ خاندان متولیان اب موضع علاولیپور ٹیکری پرگنہ کڑہ مین آباد ہے اور یہہ موضع بحقیت زمینداری متعلقہ خاندان ہے اگرچہ نصف موضع کے قریب حقیت اس موضع کی اس خاندان سے جاتی رہی ہے۔ اس خاندان کے متولیان مین شاہ فضل اللہ اور شاہ اصغر علی بڑے نامی گرامی گذرے ہین۔ شاہ فضل اللہ صاحب ایک بزرگ درویش تہے اور آپ مرید آخون شہ سواد بلگرامی کے تہے آپ شہر حیدرآباد دکہن مین تشریف رکہتے تہے کہ بقضائے الہی وہین وفات پائی شاہ صاحب کے صاحبزادگان عالیشان سرکار

Marfat.com

نظام دکن سے ایک اعزازی وظیفہ پاتے ہین جسکی مقدار آٹھ نوسو روپیہ ہواریکی ہے دوسری شاخ اولاد شاہ اسمعیل یمنی کے خاندان مولویان کڑہ معروف ہے ان خاندان مین بڑے بڑے علماء اور فضلا یادگار زمانہ گذرے ہین اور بعض اولاد اس خاندان کی مختلف مقامات مین آباد ہے۔ جیسے قصبہ مانکپور و موضع رشیدمئی وغیرہ۔


شاہ اسمعیل
مولوی غلام نور
مولوی زین العابدین
مولوی امراللہ وکیل
مولوی منظر حسن
مولوی محمد یوسف
مولوی موسیٰ وکیل
مولوی محمد
مولوی ارشاد حسین
مولوی رفیع الدین وکیل
مولوی سجاد حسین
مولوی آل حسن
مولوی عبداللہ
مولوی عطاءاللہ
مولوی فصیح اللہ
مولوی صبیح الدین
مولوی ضیاء الدین احمد
مولوی شیخ احمد
منصف
بی بی صاحبہ
بی بی فضل حسین
بی بی خدیجہ
بی بی رحیم اللہ
بی بی فاطمہ
بی بی بتول
بی بی فاطمہ
بی بی عطاءاللہ
بی بی نور اللہ
بی بی عبدالقادر
بی بی قاسم
بی بی شاہ اللہ
بی بی شاہ محمد
بی بی شاہ ہاشم
بی بی شاہ اسمعیل
بی بی شاہ محمد
بی بی شاہ غلام محمد
بی بی شاہ ولی اللہ
بی بی شاہ محب اللہ
بی بی شاہ باب اللہ
بی بی شاہ بہادر علی
بی بی شاہ اصغر علی
بی بی شاہ امیر علی
بی بی شاہ فضل اللہ
بی بی شاہ احمد اللہ
بی بی شاہ غلام مصطفےٰ
بی بی شاہ علی اشرف
بی بی شاہ محمد اشرف
بی بی شاہ آل احمد
بی بی شاہ آل محمد
بی بی شاہ محمد سلیمان
بی بی شاہ محمد عثمان
بی بی شاہ محمد یحییٰ
بی بی شاہ محمد اسحاق
بی بی شاہ محمد یعقوب
بی بی شاہ محمد ابراہیم
بی بی شاہ محمد اسماعیل

# سادات خجندی قصبہ کڑہ

مورث خاندان سید جلال الدین حسنی خجندی سلطنت مغلیہ مین بعہدۂ چودہری سرکار کڑہ مقرر ہوکر قصبۂ کڑہ مین اقامت گزین ہوا چونکہ اولاد آپکی درجہ فقر مین بزرگ ہوئی اسلئے ہر بزرگ کے نام کے ساتھہ خطاب شیخ مستعمل ہوکر شیخ معروف ہوئی اس خاندان مین چودہری احمد یار بڑے علاقہ دار تھے

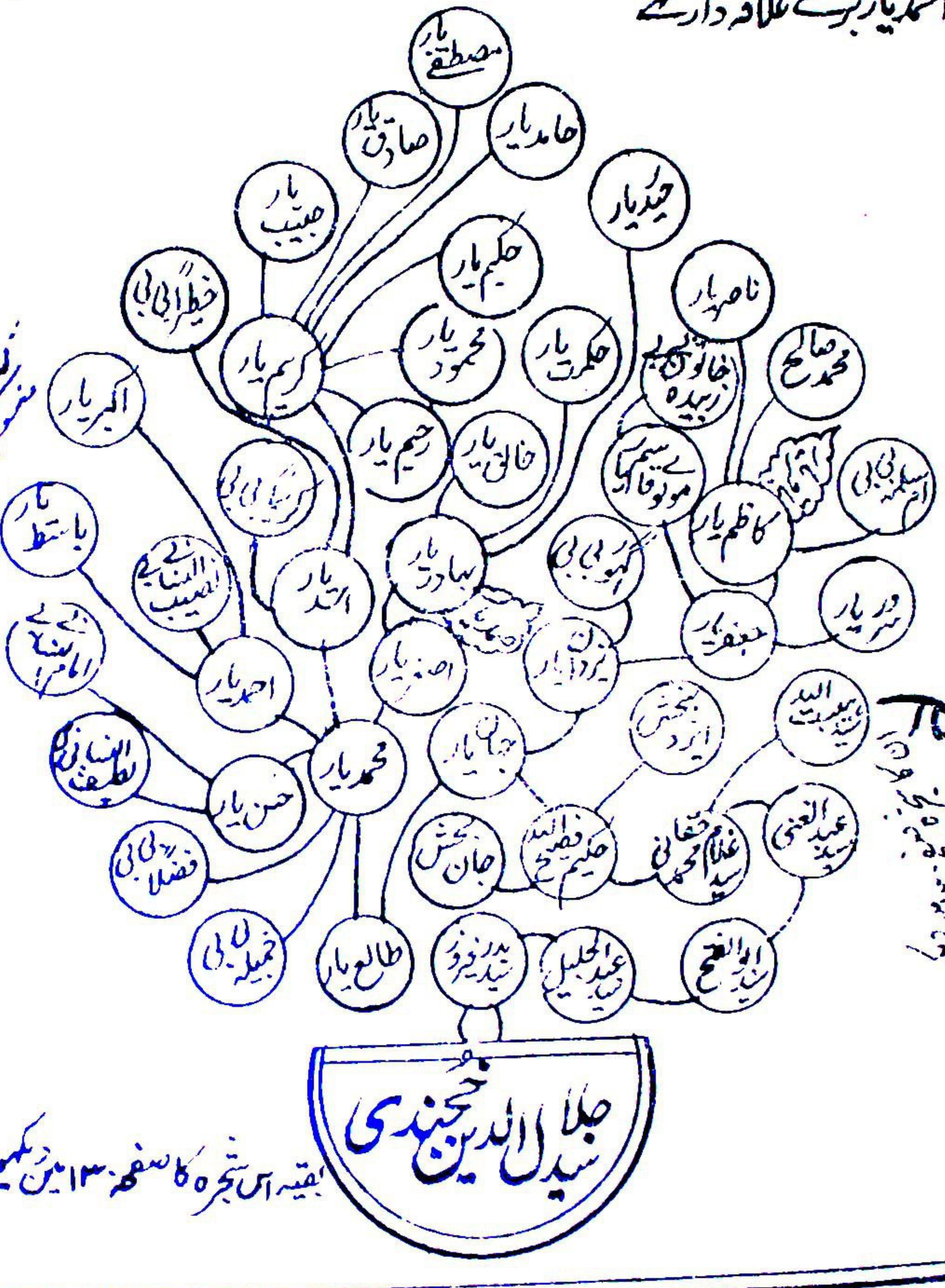


بقیہ اس شجرہ کا صفحہ ۱۳۰ مین دیکھو



Marfat.com

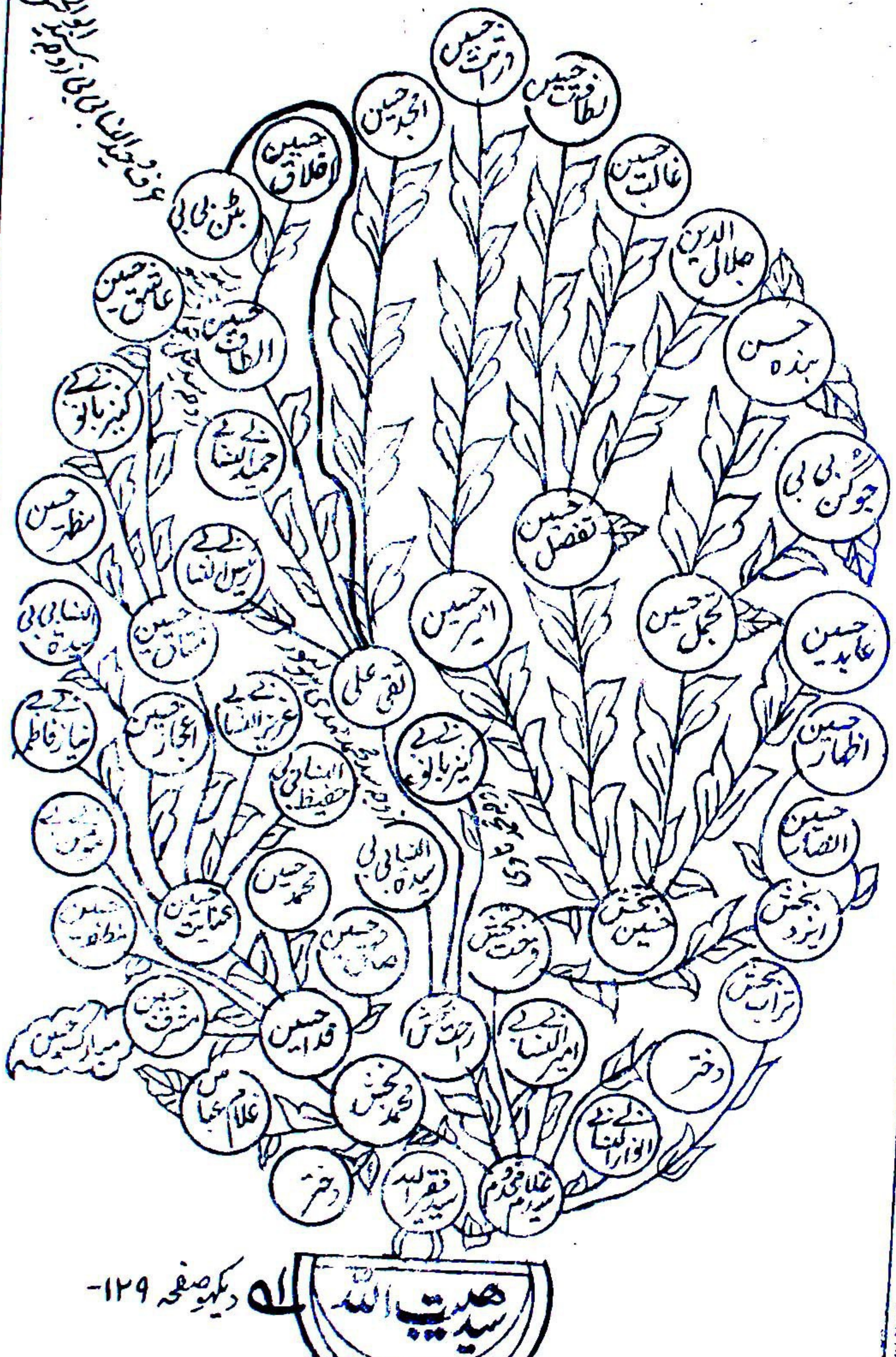
عمدۃ الفنا بی بی زوجہ ابو الحسن
درثت حسین
لطافت حسین
امجد حسین
اخلاق حسین
غالب حسین
جلال الدین
بندہ حسن
جوگن بی بی
بٹن بی بی
عاشق حسین
الطاف حسین
کنیز بانو بے
حمید النسا بے
مظہر حسین
رئیس النسا بے
النسا بی بی سیدہ
ممتاز حسین
تفضل حسین
امیر حسین
تجمل حسین
عابد حسین
اظہار حسین
انصار حسین
بخش ایزد
بخش تراب
دختر
انوار النسا بے
سید غلام محی الدین
سید فقیر اللہ
دختر
بخش محمد
غلام عباس
بخش قدا
مشرف حسین
مبارک حسین
بخش رحمت
امیر النسا بے
بخش حسین
وحید بخش
صادق حسین
محمد حسین
النسا بی بی سیدہ
کرامت حسین
مظفر حسین
بخش حفیظ
النسا بی بی
عزیز النسا بے
اعجاز حسین
نیاز فاطمہ
کنیز بانو بے
بخش علی تقی
عزیز النسا بے
رئیس النسا بے
حمید النسا بے
کنیز بانو بے
عاشق حسین
بٹن بی بی
اخلاق حسین
امجد حسین
درثت حسین
لطافت حسین
غالب حسین
جلال الدین
بندہ حسن
جوگن بی بی
عابد حسین
اظہار حسین
انصار حسین
ایزد بخش
تراب بخش

# شیوخ عثمانی قصبہ کڑہ

اِس خاندان کا مورث قاضی احمد محتسب بزمان سلطنت مغلیہ بعہدہ محتسبی شہر کڑہ ممتاز ہوا اولاد کو وقتاً فوقتاً سرکار دہلی سے مراتب جلیلہ عطا ہوئے اور منصب قضا بھی اس خاندان مین تہا اور بہت سے دیہات بطور آل تمغا اِس خاندان مین معاف تہے عہد انگریزی مین زمینداری مالگذار سرکار ہو کر تلف ہو گئے قاضی شمس الدین نے اندرون احاطہ خانقاہ درگاہ حسامی مانکپور مین ایک دالان تعمیر کرایا ہے جو ابتک موجود ہے اور موضع ابنائے بزرگ قاضی احمد محتسب نے پیرزادگان پاٹی گلی مانکپور کو نذر کر دیا تہا وہ بحیثیت زمینداری مقبوضہ خاندان پیرزادگان مانکپور ہے شیخ صدر جہان و شیخ بدر جہان نبیرگان قاضی شمس الدین مشاہیر روزگار سے تہے اور علم و فضل ان کا ابتک زبان زد عوام ہے اِس خاندان کی اولاد خاص قصبہ کڑہ اور دیگر مقامات مین آباد ہے لیکن زمینداری اور علم و فضل مین کمی ہے طہارت نسبی البتہ باقی ہے۔




Marfat.com

# خاندان تکیۂ گدا علیشاہ قصبۂ کڑہ

اِس قصبے مین ایک خاندان پیرزادگان تکیۂ گدا علی شاہ جو خود کو خاندان قادریہ سے شمار کرتے ہین واقع ہے بانیٔ خاندان دیوان گدا علیشاہ رحمۃ اللہ علیہ مین کہتے ہین کہ دیوان صاحب سرزمین ایران سے شہر دہلی مین تشریف لائے دارا شکوہ شہزادۂ دہلی نے آپ کو اپنی مصاحبت مین رکھا اور جب عالمگیر بادشاہ دہلی سے شہزادۂ دارا شکوہ نے شکست کہائی تو رفقائے دارا شکوہ کو شہر دہلی چہوڑنا پڑا اول دیوان گدا علیشاہ دہلی سے شہر لاہور مین گئے اور شیخ حسین شاہ ڈہڈہا لاہوری کے مرید و خلیفہ ہوئے پہلے اسم شریف آپ کا علی تہا دارا شکوہ کے حضور مین پہونچنے سے دیوان کا اور جب درجۂ فقر مین پہونچے تو لفظ گدا آپ کے نام مین اضافہ ہوا چونکہ آپکو سیاحی کا زیادہ شوق تہا لہذا بطور سیاحی وارد قصبۂ کڑہ ہوئے اور یہان پہونچکر دریائے گنگا کے کنارے مزرعہ سیاہ اکبر پور کے ایک بلند ٹیلہ پر گوشہ نشین ہوگئے جو اب تکیۂ گدا علیشاہ کے نام سے معروف ہے اور واقعی اب بہی یہہ پر فضا مقام ہے ایک روز آپ نشیب سے بلندی ٹیلہ پر جا رہے تہے پاؤن نے لغزش کی اور اتفاقاً بلندی سے نشیب مین گرے اور اس صدمے سے پاؤن آپ کا ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا کہ مرضی معبود یہی ہے کہ مین کڑہ مین ہون اور اس صدمے سے صحت ہوئی اور وفات پائی اور یہین مدفون ہوئے اسلئے تکیہ گدا علیشاہ آپکے نام سے موسوم ہوا کہتے ہین کہ آپ شہزادگان ایران سے تہے اور آپ شاعر تہے ایک دیوان جسمین زبان فارسی کی غزلین ہین آپکی تصنیفات سے موجود ہے جسمین شروع دیوان کی غزل یہہ ہے ؎

| | |
|---|---|
| دمِ تسلیم می باید براہِ عشق او تہا | کہ تا آسان تواں رفتن درین وادی بمنزلہا |
| ہوائے دوست گر داری رضا دوست گر کن رہبر | کہ اندر رہ سفر باید برادر راہ مشکلہا |
| علی مارا اگر جوید دمِ غافل مشو از ما | مرا از نا تواں دیدن بمنزل خانۂ دلہا |

دیوان گدا علیشاہ صاحبِ اولاد نہین تہے اسلئے آپکے مرید و خلیفۂ اول

Marfat.com

شاہ عزیز اللہ سجادہ نشین خانقاہ تکیہ گدا علیشاہ ہوئے اور جب یہہ بہی لاولد فوت ہوئے
تو خلیفہ دوم دیوان گدا علیشاہ۔ مان اللہ شاہ سجادہ نشین ہوئے بعد وفات اِن کے
تراب علیشاہ خلیفہ شاہ عزیز اللہ مسند نشین ارشاد ہوئے اور بعد ان کے عبد الباقی
عرف باقی شاہ خلیفہ تراب علیشاہ سجادہ نشین ہوئے اور نواب صف الدولہ بہادر والی
اودہ نے واسطے مصارف خانقاہ اور تکیہ کے چند دیہات معاف عطا کئے تہے لیکن بسبب
بے پروائی سجادہ نشینان مابعد وہ معافیات ضائع ہوگئین صرف ایک موضع کہارہ پرگنہ
کڑہ بحقیت زمینداری مقبوضہ متولی حال ہے مگر وہ بہی اب زیر بار قرضہ ہے اسکی بہی امید
بقا نہین ہے عبد الباقی شاہ کے بعد وفات آپکی مرید و خلیفہ دلاور علیشاہ مسند نشین
سجادہ خانقاہ ہوئے یہہ بہی لاولد فوت ہوئے تو انکے مرید و خلیفہ حضور علیشاہ سجادہ
نشین ہوئے کہتے ہین کہ حضور علیشاہ عرف حضوری شاہ اولاد سید جلال بخاری سے
تہے بعد وفات ان کے بیٹے سید ظہور علیشاہ سجادہ نشین ہوئے آپکے بعد وفات ان کے
بیٹے وزیر علیشاہ سجادہ نشین تکیہ ہوئے اور جب انہون نے وفات پائی تو انکے بیٹے قطب علیشاہ
سجادہ نشین ہوئے لیکن کار سجادگی اتنے عمدہ طور سے سرانجام نہو سکا تو انہون نے اپنے بیٹے
عارف علیشاہ کو بجائے اپنے سجادہ نشین خانقاہ تکیہ کیا جو اسوقت موجود ہین یہان کا
کوئی گدی نشین تاعمر اپنے تکیہ سے باہر نہین گیا اور اس تکیہ مین چار عرس سالیانہ
ہوتے ہین اِس خاندان مین چار ابرو کی صفائی وقت بیعت ہوتی ہے۔



Marfat.com

# سادات بخاری قصبہ کڑہ

سید سراج الدین سادات بخاری قصبہ کڑہ کا مورث اعلیٰ بزمان سلاطین شرقی جونپور وارد کڑہ ہوا ہے اِس قصبے مین سادات بخاری پہلے زیادہ آباد ہونگے کیونکہ قصبہ کڑہ مین ایک محلہ بخاریون کا انکے نام سے معروف ہے یہہ سادات سید جلال بخاری کی اولاد ہین اور سید جلال کی نسل تمامی ہندوستان مین زیادہ آباد ہے اور نواح قصبہ کڑہ مین مواضعات پتی شاہ وایرالوان ضلع فتحپور ومحلہ دارا گنج شہر الہ آباد مین آباد ہے قصبہ کڑہ کے خاندان کے نہایت طبّاع لوگ تہے اور خصوص شاعری مین انکا حصّہ تہا اور طہارت نسبی انکی اِس سے ظاہر ہے کہ وصلت ومصاہرت دیگر سادات قرب وجوار کے ساتہہ ہے شجرہ مندرجہ کتاب ہین جن نامونپر راقم ہندسہ لکہہ آیا ہے اون کا کلام بطور نمونہ درج کرتا ہے۔

| نام شاعر (تخلص) | شعر | | |
|---|---|---|---|
| ۱ سید حامد علی نثار<br>۲ سید بیدار علی بیدار<br>۳ سید سرار علی جواد<br>۴ سید پرورش علی سخی<br>صاحبِ دیوان | نے سرِ امن کس نے کفِ پائے بگرفت<br>مدت شد بفراق آن شوخ<br>شمع کافوری جلائین اہلِ دولت دو اپنے گہر<br>ایک دن وہ لیگئے لوگونکو ساتہہ<br>اِسمین مجنون ہے اور اِسمین کوہ کن<br>پہر بیٹہ اندوہ میری قبر پر<br>سب نے جب پوچہا کہ اسمین کون ہے<br>بولے ہے ہے یہہ سخی کا ہے مزار | ق | خاکم اُفتادہ درین وادیہ بیکار ہنوز<br>خوابِ گردید زبیدار جدا<br>روزنِ دیوارِ مفلس کا چراغ خانہ ہے<br>ترتبین یہہ کہہ کے دکہلاتے رہے<br>عاشقانِ نازنین جاتے رہے<br>دیر تک افسوس فرماتے رہے<br>آپ جو رہ رہ کے پچہتاتے رہے<br>جان دیدی لاکہہ سمجہاتے رہے |
| ۵ سید عارف حسین عارف | پیئن کے زندان نو طرلقیت شراب حسن شباب کب تک<br>رہیگا بالائے موج دریا یہہ دورِ جام حباب کب تک | | |

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| سید جواد الحسن قایل | آشتی پر تو فراخ بت سفاک آیا | | بارے پیدا ہوئی نالون مین اثر کیصورت |

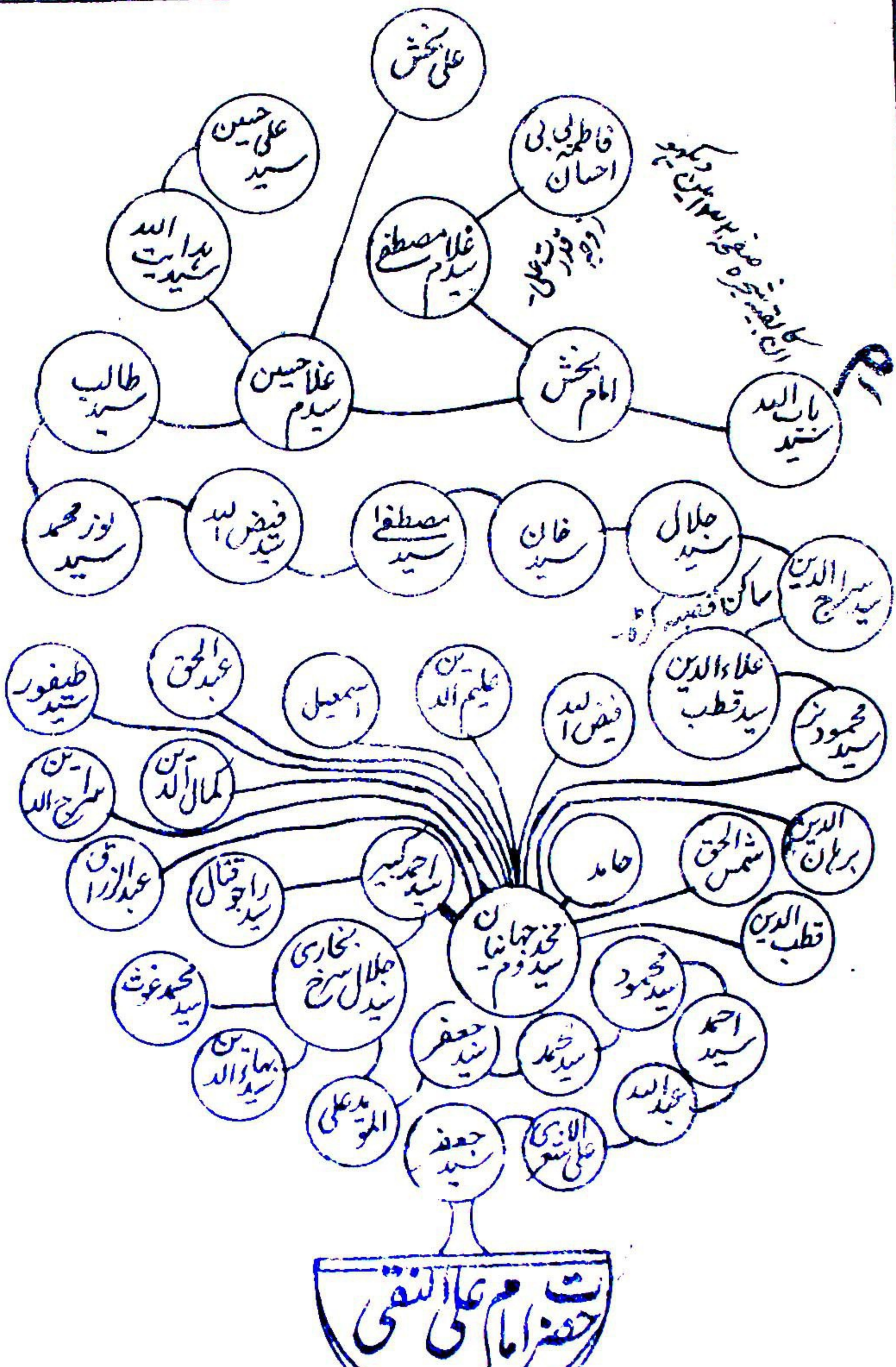


Marfat.com

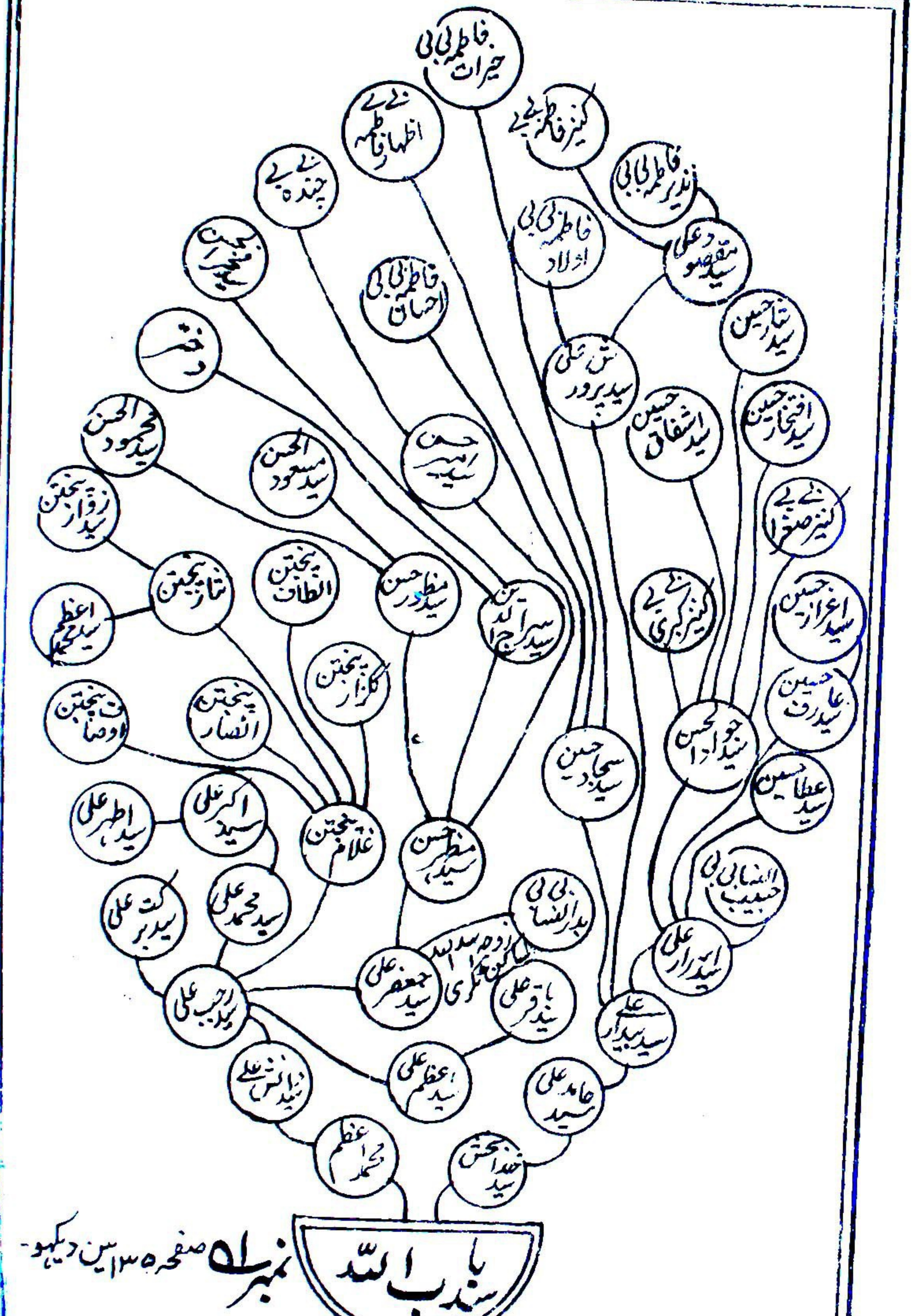


نمبر ۱۵ صفحہ ۱۳۵ میں دیکھو۔

Marfat.com

# خاندان مہنت قصبۂ کڑہ

یہہ خاندان محلہ بہگت قصبۂ کڑہ مین آباد ہے۔ مورث خاندان بابا مملوک داس قوم کہتری بزمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی قصبہ کڑہ مین ایک درویش باکمال فرقہ مہنت ہنود مین گذرا ہے کہتے ہین کہ ان کے کرامات اور کمالات کی ایک شہرت خاص تہی عالمگیر بادشاہ مشتاق ملاقات ہوا اور متواتر قاصد آپ کے طلب مین روانہ کئے اور جو قاصد آپ کے پاس آتا تہا وہ یہین کا ہو جاتا تہا چنانچہ دو قبرین استہل بابا مملوک داس واقع قصبۂ کڑہ مین اون قاصدون مین کے ابتک موجود ہین جب بادشاہ دہلی کا تقاضا زیادہ ہوا تو مملوک داس دہلی مین تشریف لے گئے اور عالمگیر بادشاہ سے ملاقات کے وقت ملاقات ملوک داس نے زبان ہندی بہاشا مین اپنی تصنیفات سے وہ اشعار پڑہے کہ حضّار مجلس دنگ تہے واقعی آپ کے کلام مثل کبیر داس کے پُر اثر ہین۔ بادشاہ کو آپ کا امتحان منظور تہا کہانا طلب کیا گیا اور دسترخوان بچہایا گیا اوسپر ہر اقسام کا کہانا چُنا گیا ملوک داس کو حکم ہوا کہ آپ بہی کہائے فقیر نے ایک نظر اوس کہانے پر ڈالی وہ طعام بنفسہ سب راکہہ ہو گیا بابا ملوک داس نے کہا کہ راکہہ اور خاک فقیرونکا حصہ ہے ایک روز کوئی درویش دہانہ چاہ پر چادر بچہا کر نماز پڑہ رہے تہے اونکو دیکہکر بابا ملوک داس نے کہا کہ بابا خدا کی بندگی مین پردہ کیسا یہہ کہکر وسط دہانۂ چاہ پر دو زانو معلّق بیٹہہ گئے اور عبادت مین مصروف ہوئے بادشاہ نے یہہ سُنکر آپ کی بڑی خاطر کی اگرچہ عالمگیر بادشاہ متعصب مسلمان تہا لیکن بابا ملوک داس سے ایسا خوش ہوا کہ موضع سرا تہو حسب فرمان معافی عطا فرمایا جو اب تک مقبوضۂ خاندان ہے عہد انگریزی مین اوسپر مشخّص ہو کر حقیت زمینداری ہو گئی اور جانشینان استہل بابا ملوک داس کی بے پرواہی سے بڑا حصّہ اوسکا بیع و نیلام ہو گیا بابا ملوک داس نے تاریخ بیساکہہ سودی چودس سمبت ۱۷۳۹ بکرمی مین انتقال کیا بعد انتقال بابا ملوک داس اِس گدّی کے جانشینان مصرحۂ ذیل ہوئے۔ اوّل رام سنئی۔ دوسرے رام کرشن اسنی۔ تیسرے ٹہاکر داس۔ چوتھے



Marfat.com

گوپال داس۔ پانچوین[5] کنجبہاری داس چھٹوین[6] رام سیوک۔ ساتوین[7] شیو پرشاد داس
آٹھوین[8] گنگا پرشاد داس۔ گنگا پرشاد داس نے ۱۲۳۸ھ مین انتقال کیا ان کے بعد
نوین[9] نند و سمیر داس اور دسوین[10] اجودھیا پرشاد گدّی نشین ہوئے اور ان سے
شجرۂ نسل قایم ہوا۔

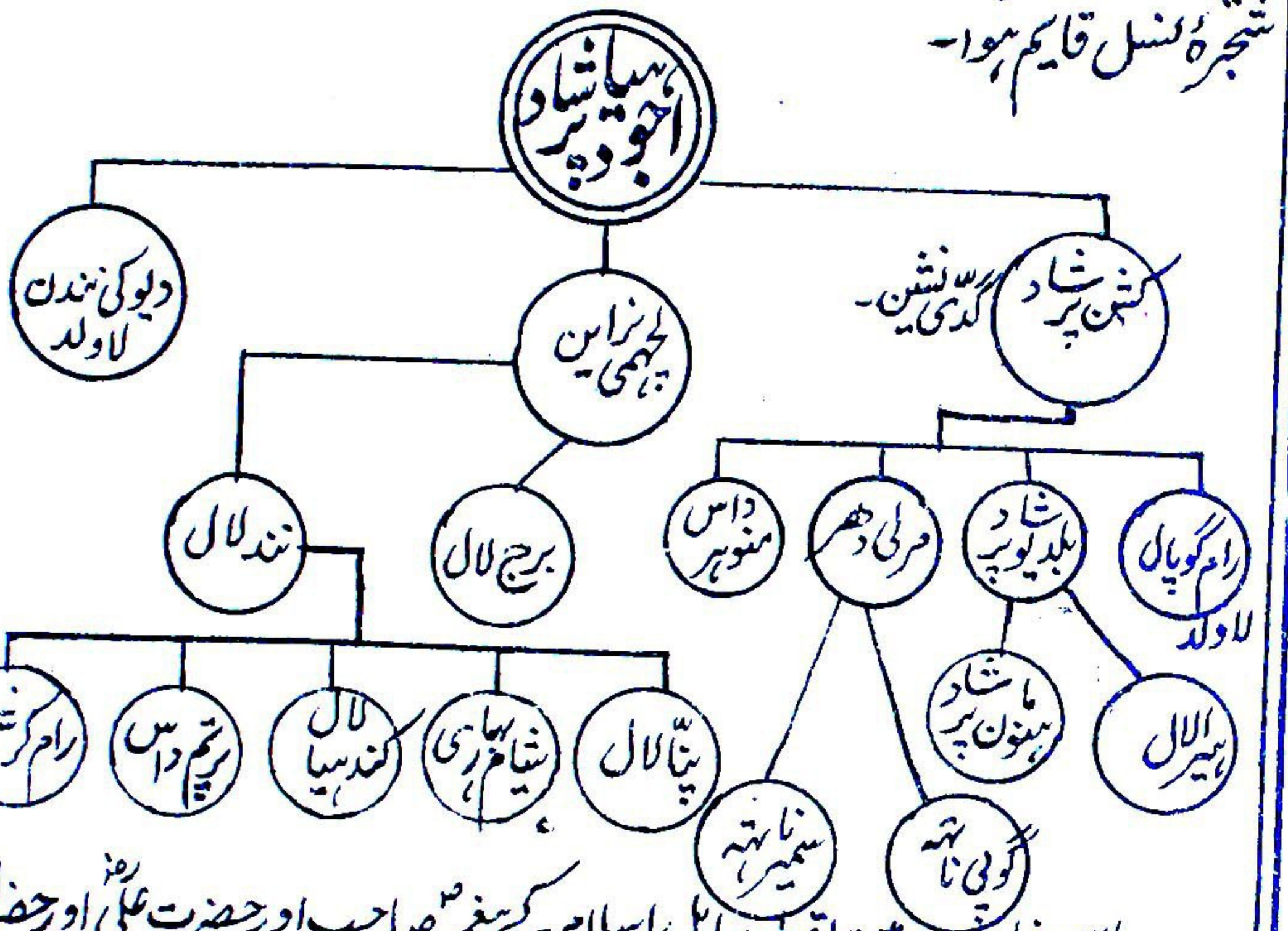


اِس خاندان مین تصاویر اہلِ اسلام کے پیغمبر صاحب اور حضرت علیؓ اور حضرات حسنین علیہما السّلام کی اب تک موجود ہین۔

## سادات موسوی مشہدی قصبۂ کڑہ

سید قطب[1] الدین موسوی بن سید عبد اللہ[2] ابن سید محمد قاسم[3] بن سید محمد اسمٰعیل[4] ابن
سید ضیاء الدین[5] ملقب بہ شیر گش بن سید علی[6] قاسم ابن سید محمد ہاشم[7] بن سید ابو القاسم
ابن سید طاہر[8] بن سید طیّب[9] ابن سید محمد[10] بن حضرت امام موسیٰ[11] الکاظم[12] علیہ السلام ۱۲۵۸ھ
کو ہنگام خانہ شاہ کوخان مغل مشہد مقدس سے جانب ہندوستان عازم سفر ہوئے اور
اثناء راہ مین سفر آخرت درپیش ہوا آپ کے دو فرزند ایک سید ابو المظفر عرف سید محمد
اور دوسرے سید ابو الخیر بعہد سلطان ناصر الدین محمود وارد شہر دہلی ہوئے بعد چندے

Marfat.com

سید ابو المظفر شہر اودہ مین وارد ہوکر اکتساب علوم مین مصروف ہوئے اور شیخ اسحاق گاؤ زونی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت حاصل کرکے حسب اجازت اپنے پیر و مرشد کے قصبہ دریا آباد ضلع بارہ بنکی مین اقامت گزین ہوئے ان کے اولاد مین سید شاہ محمود دریا آباد سے منتقل ہوکر قصبہ نگراؤن ضلع لکھنؤ مین سکونت پذیر ہوئے اولاد انکی اس قصبے مین ہے۔

دوسرے صاحبزادے سید قطب الدین کے سید ابو الخیر وارد قصبہ کڑہ ہوئے اور بود و باش اختیار کی انکی دسویں پشت مین سید شاہ اشرف بڑے بزرگ اور ممتاز ہوئے یعنی سید شاہ اشرف بن سید محمد علی ابن سید محمود علی بن سید نظام الدین ابن سید حسن مفتی الجن و الانس بن سید ابو القاسم ابن سید علاء الدین بن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین بن سید عبد الحق ابن سید ابو الخیر موصوف۔

سیدہ شاہ اشرف کے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے شاہ بیٹے یہہ درویش مجذوب تھے دوسرے شاہ فرید درویش سالک اور عالم متبحر تھے ۸۸۱ھ مین متولد ہوئے اور ۹۸۱ھ مین بعمر سو برس وفات پائی۔

## نوٹ

سیدہ بیٹے کا درویش مجذوب ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر اونکی اولاد عقاب قصبۂ کڑہ مین موجود ہے شاید حالت جذب سے پہلے اولاد پیدا ہوئی ہے۔

مشہدی خاندان کو قصبۂ کڑہ مین روز افزون ترقی ہوئی جیسے اس خاندان مین نسل کی کثرت ہوئی ویسے ہی علوم و ثروت مین افزایش ہوئی اس خاندان مین خان بہادر مولوی فرید الدین احمد ایک نامی بزرگ ہین انہون نے بعد تحصیل علوم عربیہ سند ۱۱۸۱ھ ہائی کورٹ صدر نظامت آگرہ حاصل کی اور اس پیشہ مین بڑے نامور ہوئے اخیر زمانے مین عہدہ کے سب جج تھے اور اب پنشنر ہین آپ کی تقریر و تحریر اور نازک خیالی شہرت رکھتی ہے۔ گورنمنٹ انگریزی سے خطاب خان بہادر حاصل کیا اور اپنے لائق تجربہ سے بڑے بڑے کارنمایان کیئے قومی ترقی کے لئے اسکول انگریزی زبان کا قصبۂ کڑہ مین قایم کیا اور صنعت و حرفت کے سامان اہل حرفہ کے لئے بہم پہونچائے اپنے بہتیجے کی

Marfat.com

تعلیم مین باصراف کثیر کوشش کرکے ولایت بھیجکر بیرسٹری مین پاس کرایا چنانچہ مولوی سید نبی اللہ صاحب بارسٹرایٹ لا شہر لکھنؤ مین اور مولوی سید حبیب اللہ خانصاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا جنٹ مجسٹریٹ ضلع کانپور مین ۱۹۱۳ء تک رہے اور اب ۱۹۱۳ء سے پریکٹیس کیکر شہر کانپور مین بیرسٹری کرتے ہین۔ جناب مولوی صاحب نے مکانات عمدہ تعمیر کرائے باغات متعدد نصب کیئے قصبۂ کڑہ اور اوس کے گرد ونواح مین قلمی آم کے پودونکی کثرت آپ کی ذات سے ہوئی ہے چونکہ آپ کی قابلیت مشہور تہی اس لئے ہر جلسہ وساد اور حکام مین آپ منتخب کیئے جاتے ہین۔ اسوقت اس خاندان عالی مین بہت اشخاص عہدے جلیلہ پر ممتاز ہین شجرۂ خاندان مین اون کے نام کے ساتھہ اونکے عہدہ کا نام بھی دکھلایا گیا ہے اگر علیحدہ تذکرہ راقم درج کتاب کرتا تو بہت طوالت ہوتی لیکن زمانے کا دستور ہے کہ مقلد کیسا ہی نامی گرامی ہو مگر ہو جا کے سامنے اوسکا کچھہ شمار نہین ہوتا اللہ پاک خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد صاحب کی عمر مین برکت عطا فرمائے قصبۂ کڑہ مین آپ کی ذات غنیمت ہے۔

میری اس کتاب کو ایک ماہ تک خان بہادر صاحب موصوف نے بھی نظر عمیق سے دیکھا ہے۔

## نوٹ

کتاب مرتبۂ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۶۵ء سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ قاضی سید محمد یعقوب مشہدی کو شہنشاہ اکبر جبکہ وہ قصبۂ کڑہ مین زمان خان اور بہادر خان حکام کڑہ کے استحصال کے لیئے آیا تہا قاضی صاحب کو اپنے ہمراہ شہر دہلی مین لیگیا اور عہدۂ قاضی القضات پر ممتاز کیا اور قصبۂ کڑہ مین قاضی صاحب کی تعمیر کردہ ایک مسجد ابتک موجود ہے لیکن شجرۂ انساب مشہدی قصبۂ کڑہ جو درج کتاب کیا گیا ہے اس شجرہ مین قاضی صاحب کا نام نامی نہین ہے راقم نے مشاہیر خاندان سے دریافت کیا لیکن کچھہ معلوم نہین ہوا۔

Marfat.com

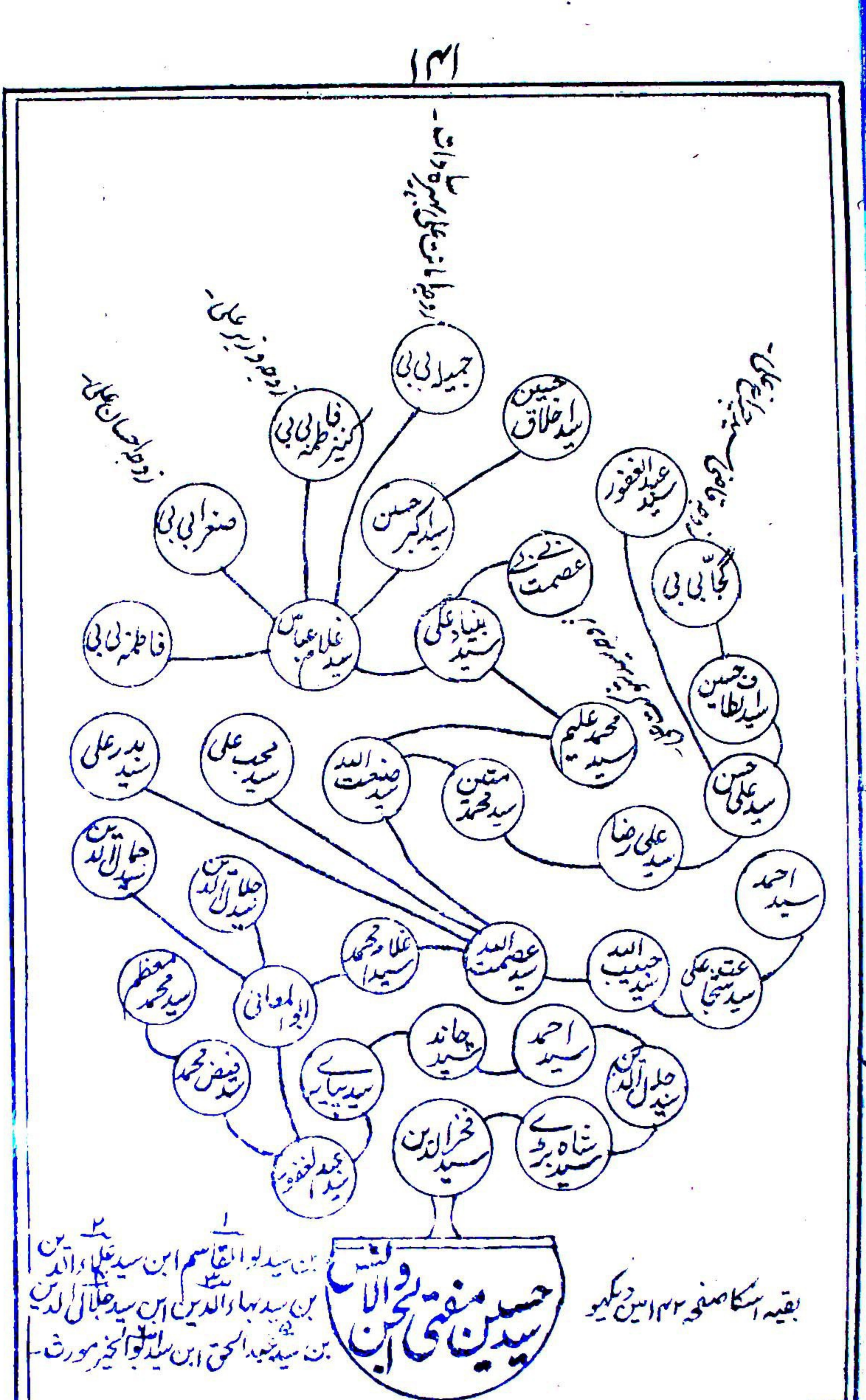


۱ ابن سید ابوالقاسم ابن سید علاء الدین

۲ بن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین

۳ بن سید عبدالحق ابن سید ابوالخیر مورث

بقیہ اسکا صفحہ ۱۴۲ میں دیکھو



Marfat.com

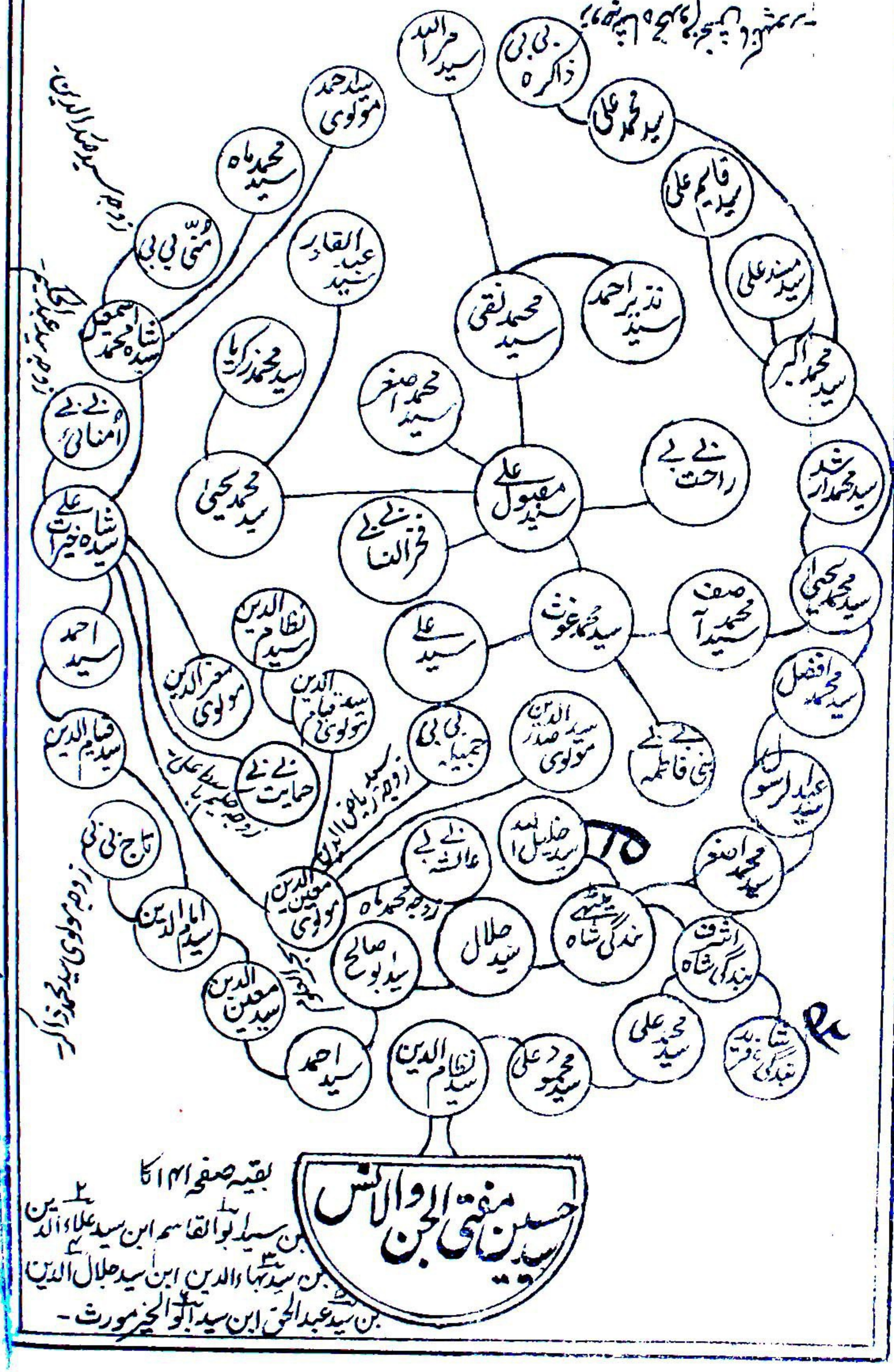


بقیہ صفحہ ۱۴۱ کا

۱ بن سید ابو القاسم ابن سید علاء الدین ۲
۳ بن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین ۴
۵ بن سید عبد الحق ابن سید ابو الخیر مورث۔

Marfat.com

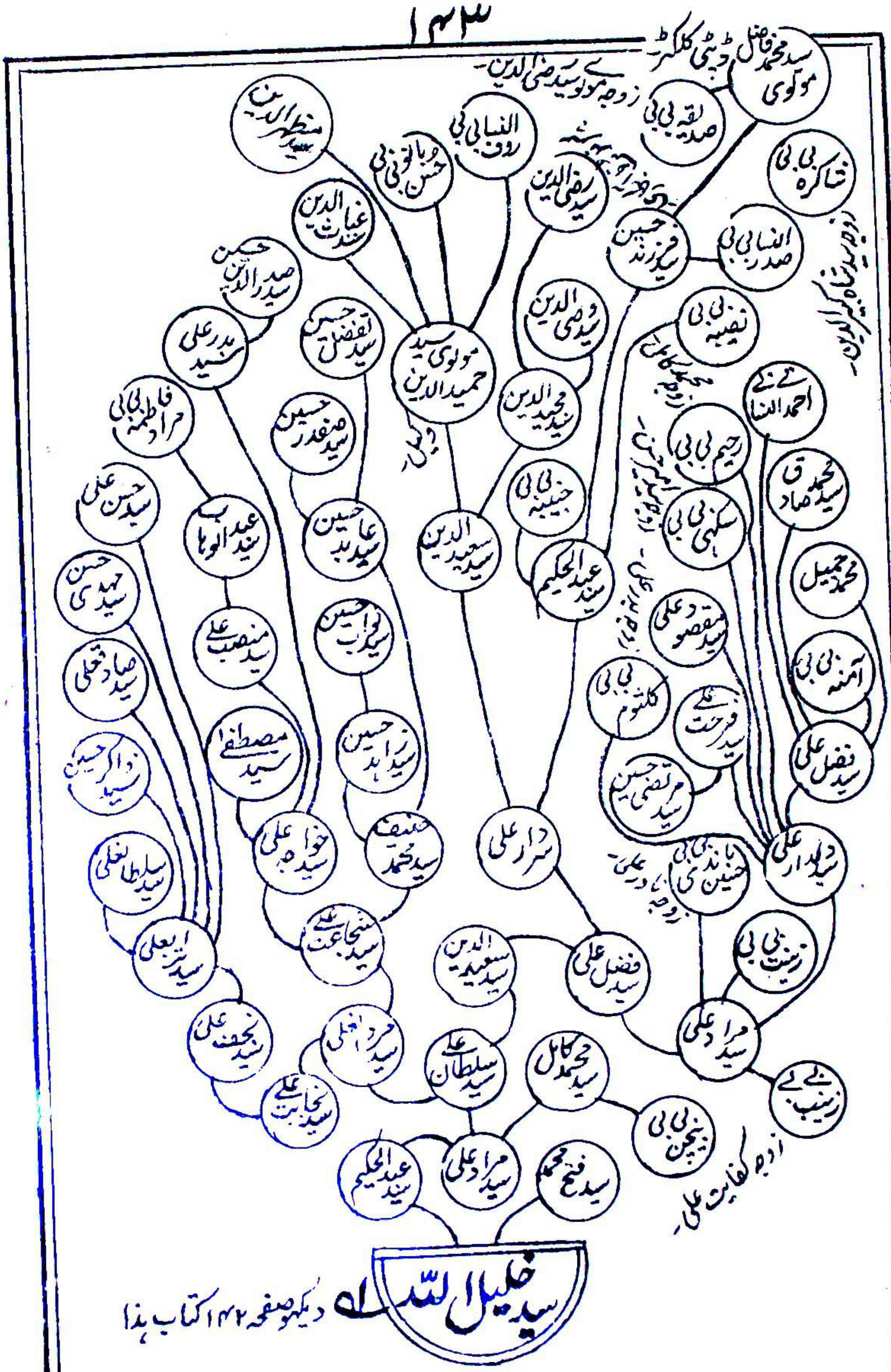


دیکھو صفحہ ۱۴۲ کتاب ہذا

Marfat.com

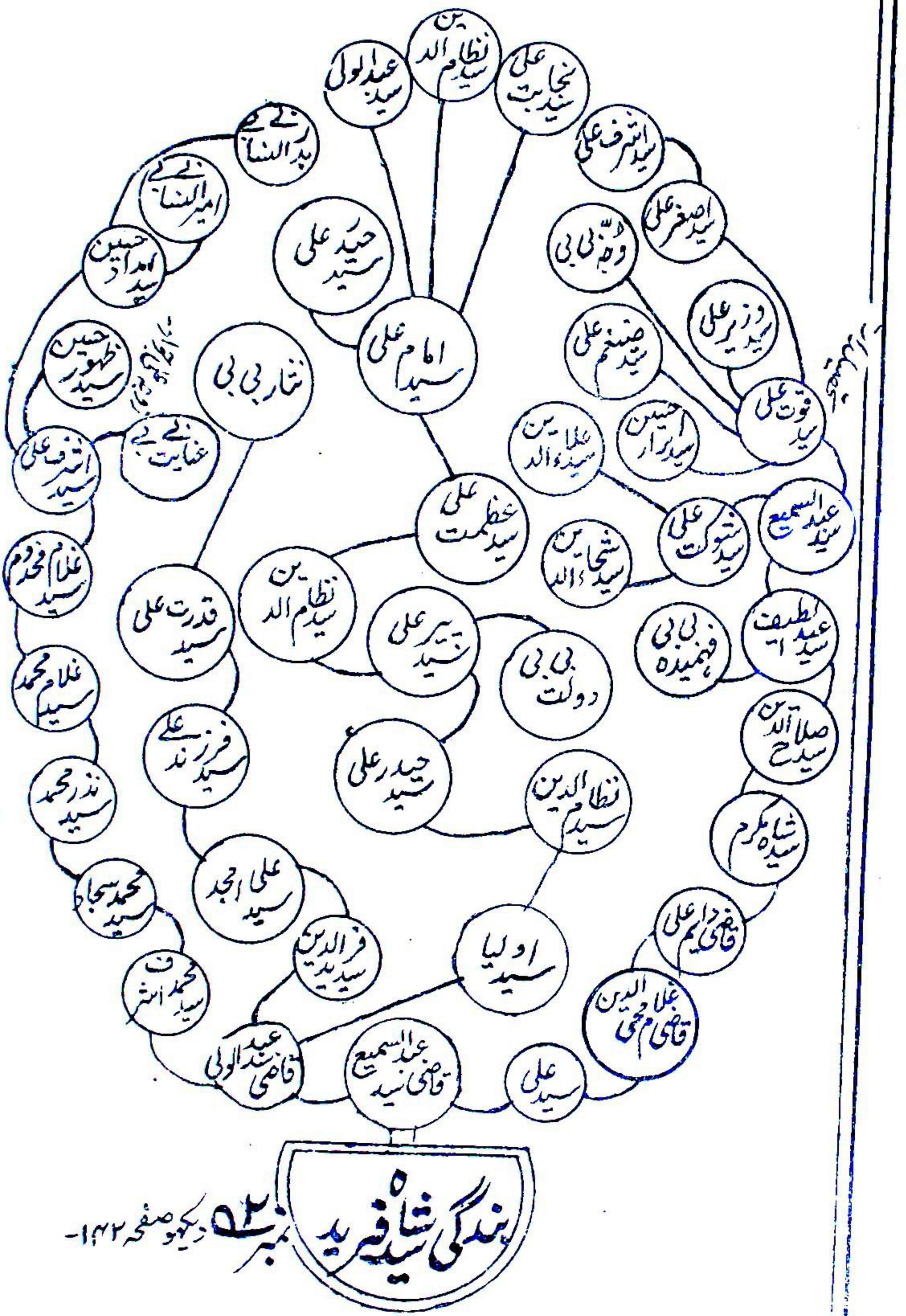


بندگی سید فرید نمبر ۵۲ دیکھو صفحہ ۱۴۲۔

Marfat.com


مختار فاطمہ
سید تصدق حسین
سید محمد ذاکر
سید شہاب الدین عرف مرخور دار
سید عبدالحفیظ
سید حسین علی
حافظ علی
کفایت بی بی
علام مہدی
مہندی بی بی
فہیمہ بی بی
سید لعل محمد
سید کلیم اللہ
سید غلام علی
سید حافظ علی
سید لنا علی
سید انور علی
سید ضیاء اللہ
سید سلیم اللہ
سید عبدالقادر
سید لطف علی
سید رمضان علی
سید امانت علی
سید امانت علی قاضی
سید اسلامت علی
سید عبدالقادر
سید فخر الدین
سید یا اللہ
سید محمد سلف
سید محمد ساداتی
سید محمد
سید بندگی شاہ قدرت
سید مولوی شاہ
سید امیر الدین عرف دانش علی
سید نصیر الدین
سید نذیر الدین
سید حمزہ بخش
فاطمہ بی بی
زوار
جیا بی بی
فاطمہ بی بی
سید عبدالحق
فخر النسا بی بی
سید امیر الدین
سید علی
سید ولایت علی
سید ولایت علی
سید رمضان علی
سید بخشش علی
قاضی سید
نعمت بی بی
سید علی
فضل علی قاضی
سید حسین علی
سید محمد صادق
سید عبدالسمیع
قاضی سید
سید ولایت علی
سید رحیم بخش
سید علی
سید حسین علی
سید محمد
سید محمد
سید محمد

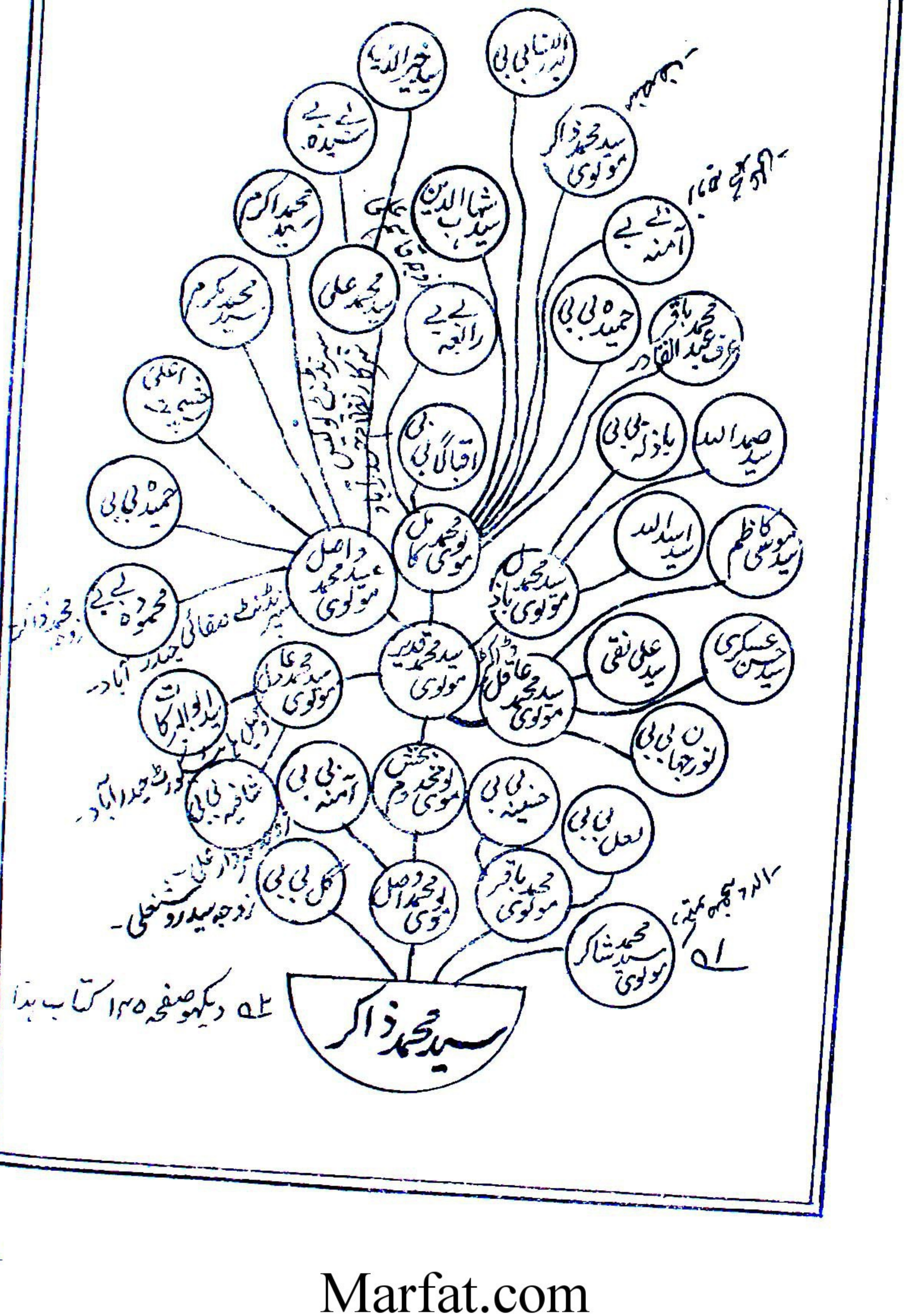
سید محمد ذاکر
مولوی
سید خیر اللہ
بے بے
سفیدہ
بے بے
آمنہ
شہاب الدین
سید
محمد اکرم
سید محمد علی
بے بے
رابعہ
حمیدہ بی بی
محمد باقر
عرف عبد القادر
سید محمد کرم
اعلیٰ
حشمت
حمیدہ بی بی
اقبال بی بی
یاذکہ بی بی
سید صدا اللہ
سید اسد اللہ
سید موسیٰ کاظم
سید علی نقی
سید حسن عسکری
نور جہاں بی بی
حمیدہ بی بی
محمودہ بے بے
سید ابو البرکات
سید محمد عاقل
سید محمد قدیر
مولوی
شاہ فہیم بی بی
آمنہ بی بی
سید محمد دم بخش
حسینہ بی بی
لعل بی بی
کل بی بی
سید محمد اصل
مولوی
محمد باقر
مولوی
سید محمد شاکر
مولوی
سید محمد ذاکر

Marfat.com

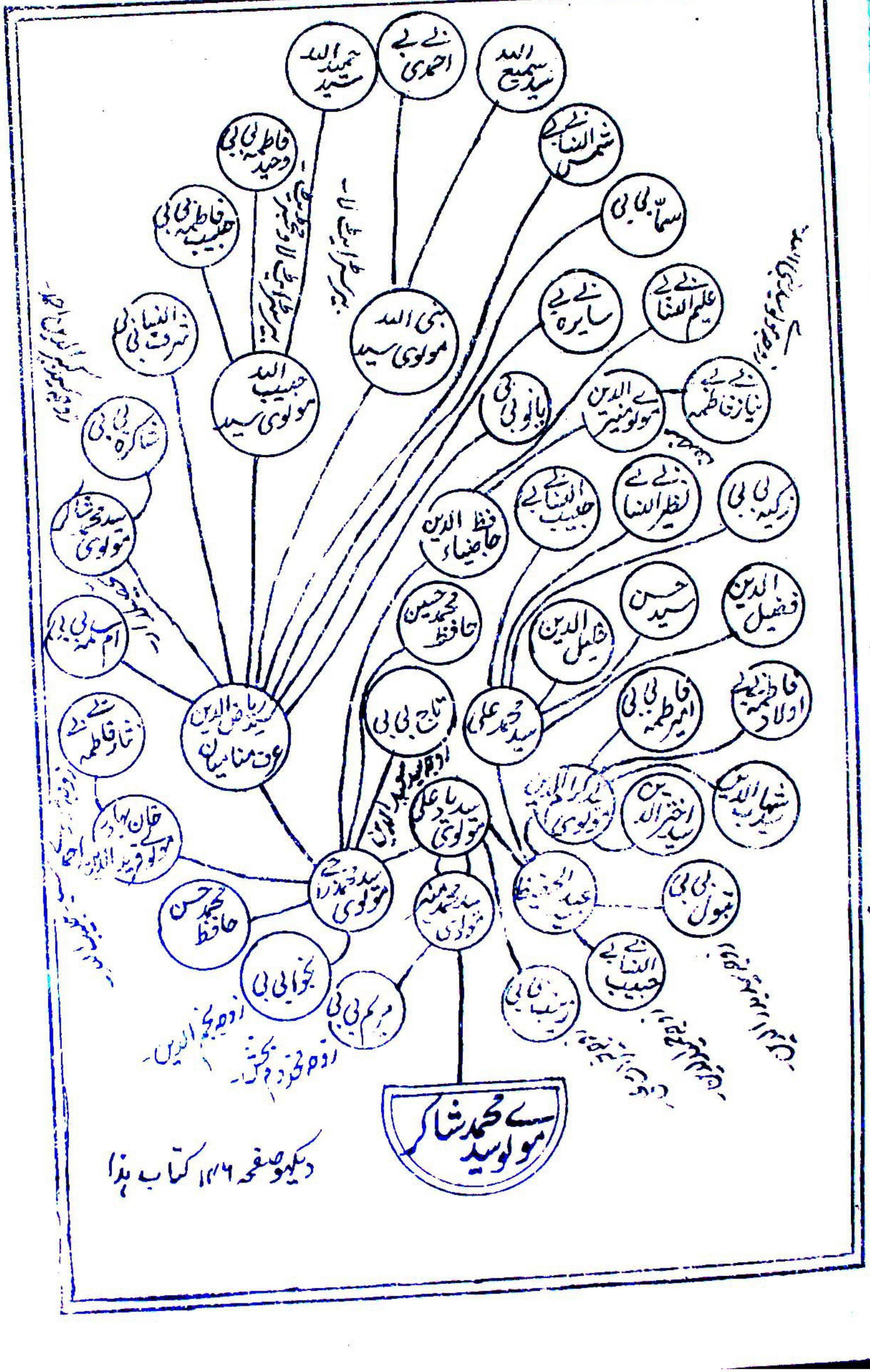


دیکھو صفحہ ۱۴۶ کتاب ہذا

Marfat.com

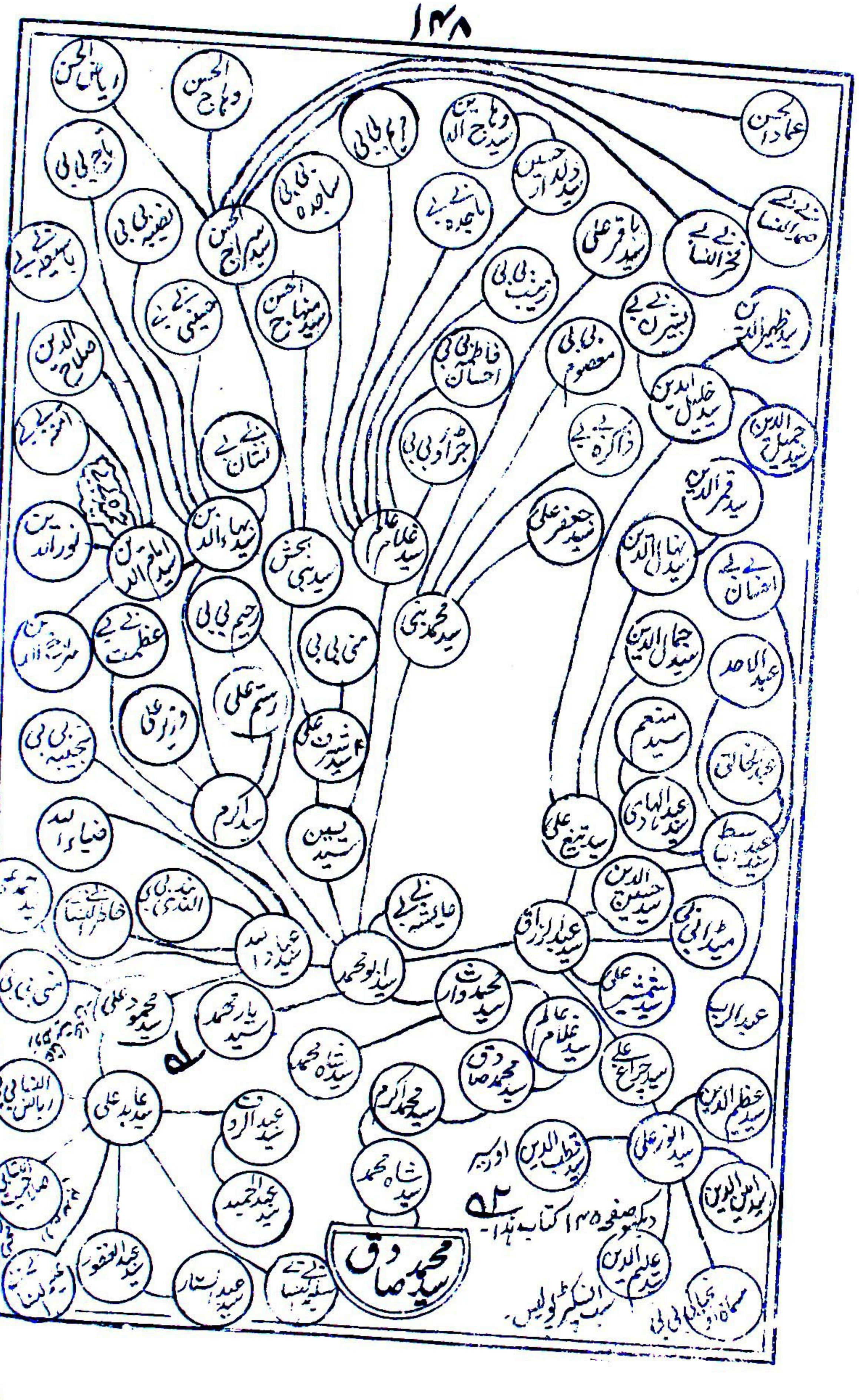
محمد صادق
سید محمد صادق
سید شاہ محمد
سید محمد اکرم
سید عبدالرزاق
سید ابو محمد
سید محمد وارث
سید عبدالحمید
سید عبدالرؤف
سید عابد علی
سید عبدالستار
سید عبدالغفور
سید یار محمد
سید محمود علی
سید عبداللہ
سید غلام عالم
سید بخش
سید بہاء الدین
سید امام الدین
سید نور الدین
سید ضیاء اللہ
سید تاج محمد
سید ابو تراب
سید ابو الحسن
سید ابو الحسن
سید ابو الحسن

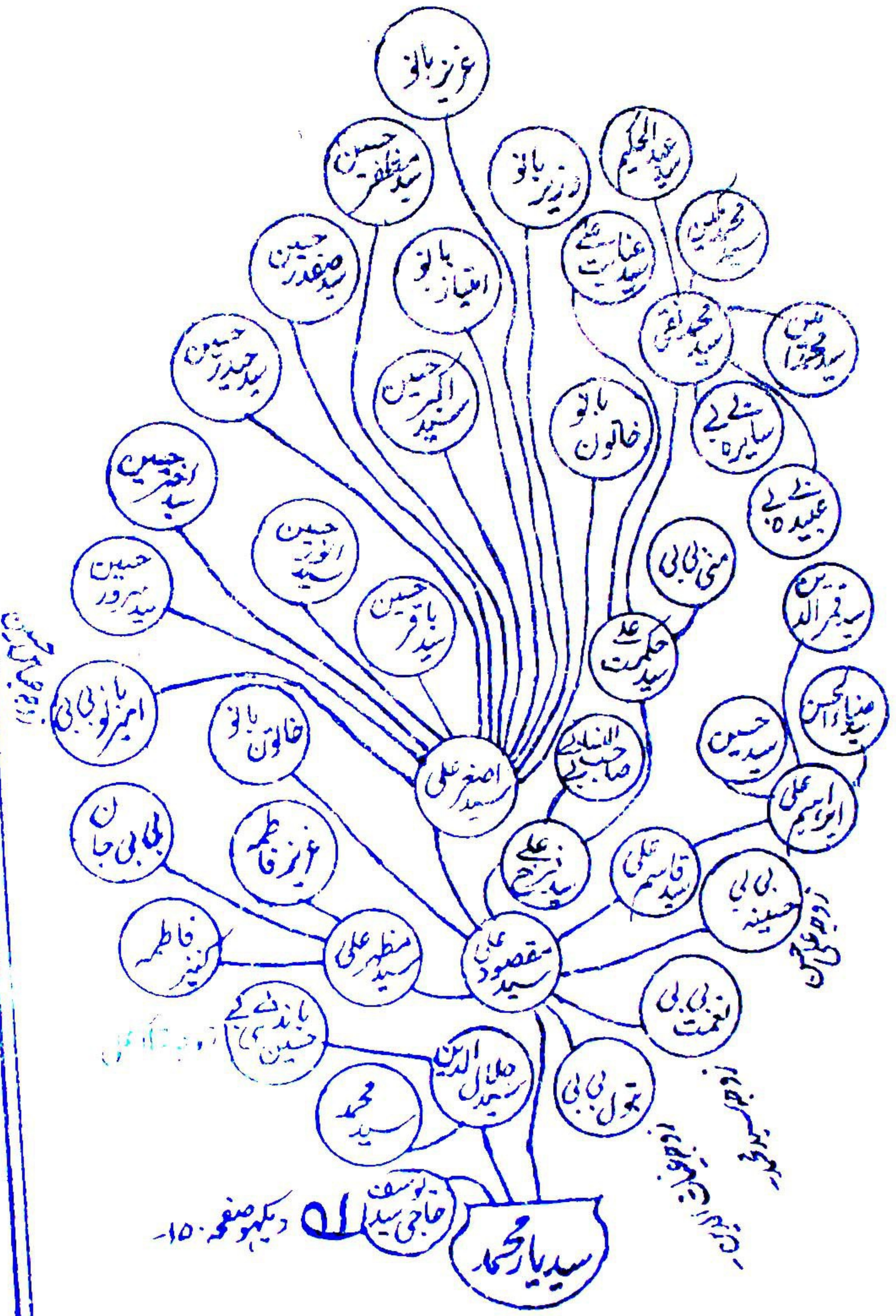


(۳۸)

Marfat.com

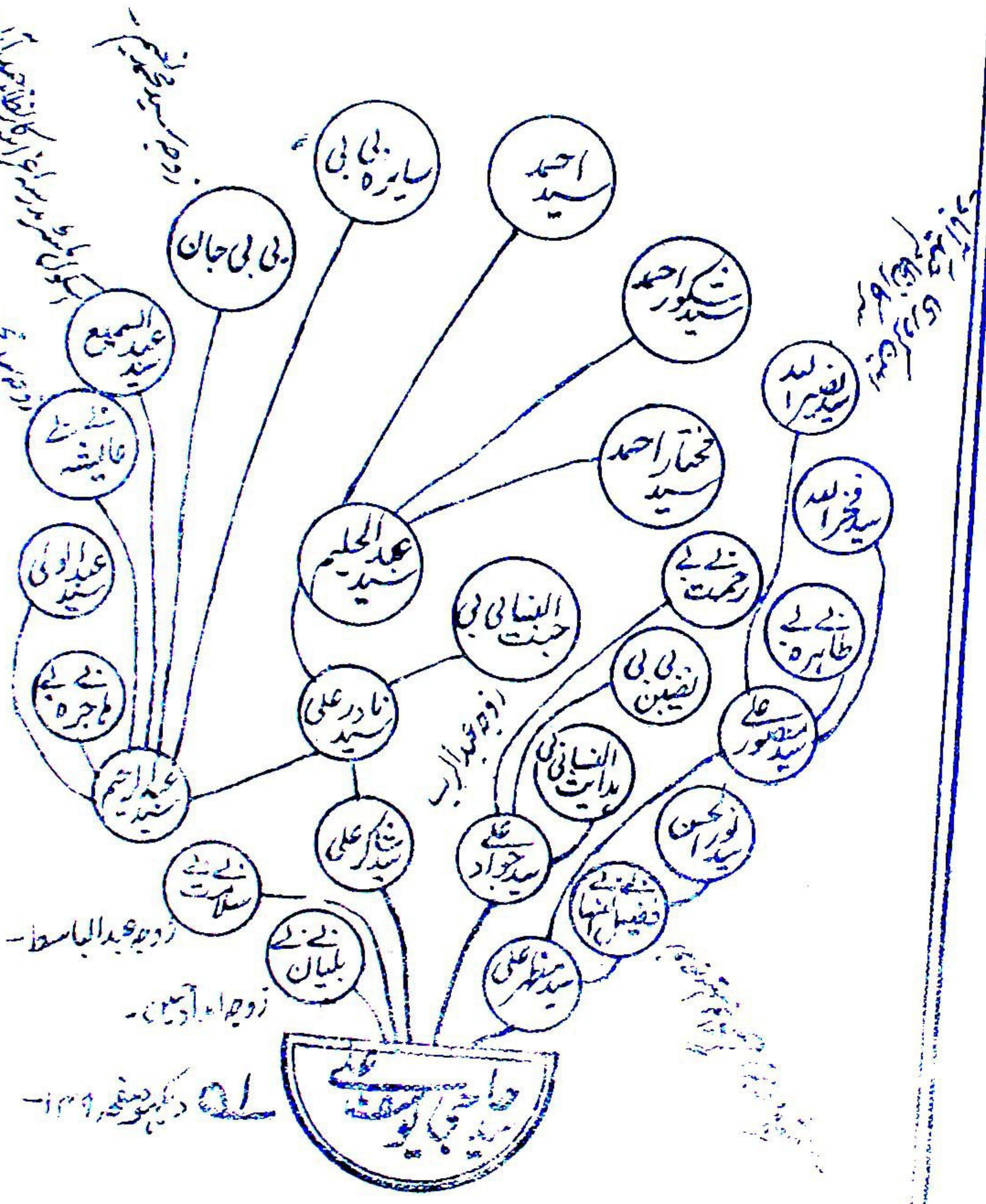
سید احمد
سایرہ بی بی
بی بی جان
سید شکور احمد
سید عبد السمیع
سید نصیر اللہ
سید مختار احمد
سید فخر اللہ
سید عبد الحلیم
رحمت بی بی
حبیب النسا بی بی
طاہرہ بی بی
سید عبد الولی
سید نادر علی
نصیبن بی بی
سید منصور علی
ہدایت النسا بی بی
سید عبد الرحیم
سید شاکر علی
سید جواد علی
سید نور الحسن
سلامت بی بی
بلیان بی بی
سید مظہر علی
زوجہ عبد الباسط
زوجہ امداد حسین

Marfat.com

# دوسرا خاندان حسن الحسینی قصبہ گڑھ

مورث خاندان سید ابوالعباس احمد بن سید صفی الدین صفی ابن ابوالمنصور عبدالسلام بن سید سیف الدین بن عبدالوہاب ابن محبوب سبحانی حضرت مولانا محی الدین ابومحمد خواجہ عبدالقادر جیلانی بن محمد جنگی دوست ابن سید عبداللہ بن سید محمد ابن سید یحییٰ زاہد بن سید شاہ محمد اجن الہ وعیہ ابن سید داؤد بن سید ابوعمر موسیٰ ثانی ابن عبداللہ صالح بن موسیٰ الجیون ابن عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ ابن حضرت امام حسن علیہ السلام بوجہ فتنہ و فساد ہلاکو خان مغل شہر بغداد سے ہجرت کرکے شہر حلب مین ساکن ہوئے۔




۵۱ سید محمد غوث جیلانی وجلی قتل ۱۰۵۵ھ وارد ہندوستان ہوکر مقام قصبہ اوچہ ملک پنجاب مین سکونت اختیار کی۔

۵۲ سید اسمٰعیل کو اکبر بادشاہ نے ایکذا بیگھہ زمین مضافات لاہور مین عطا کی اس باعث سے ساکن لاہور رہے۔

۵۳ سید شمس الدین ساکن قصبہ شاہ جہانی

۵۴ سید عنایت اللہ کی شادی خاندان سادات مین ہوئی اسلئے آپ ساکن قصبہ گڑھ ہوئے۔

مورث شجرہ اولاد

Marfat.com

# تیسرا خاندان حسن الحسینی قصبۂ کڑہ

سید ہیبت اللہ ابن سید ہدایت اللہ بن سید محمد فیاض ابن سید محمد صالح بن سید محمد ابراہیم ابن سید ہیبت اللہ حسن الحسینی ساکن موضع ہیبت پور پرگنہ ننہگام ضلع فتحپور کی شادی مسماۃ عصمت بی بی بنت سید راجے دانشمند موسوی مشہدی قصبۂ کڑہ کے ساتھ ہوئے اسوجہ سے انکی بود و باش قصبۂ کڑہ مین ہوئی یہان ان کے ایک پسر سید محمد سعید عرف کہیسا میان پیدا ہوا اور ان کے پسر سید محمد فیاض اور انکے سید محمد سعید اور ان کے سید محمد شہاب الدین اور انکے سید حسن الدین اور انکے دو پسر سید محمد حسام و سید محمد فیاض پیدا ہوئے اور موجود ہین اولاد انکی ہمراہ خاندان مشہدی قصبۂ کڑہ مین ہے۔

## فہرست شیوخ و سادات حسنی اولاد قصبۂ کڑہ مین موجود نہین ہے اور دیگر مقامات مین ہے

| نام | کہان آباد ہے |
|---|---|
| سید یوسف قتال | اولاد انکی موضع اوریني پرگنہ کڑہ مین آباد ہے۔ |
| سید محمد غوث | اولاد انکی موضع سوئی پرگنہ کڑہ متصل منجھنپور مین ہے۔ |
| سید فخر الدین | اولاد انکی موضع کسار مین آباد ہے۔ |
| شیخ منہاج الدین | اولاد انکی موضع کنتہوا پرگنہ کڑہ مین موجود ہے۔ |
| شیخ ضیاء الدین مفسر | اولاد انکی موضع کہکریڑو تحصیل کہاگا مین ہے۔ |
| شیخ بڈھا انصاری | نامعلوم۔ |
| سالار شیخ بہاؤ الدین عثمانی | اولاد انکی موضع سید سرائان پرگنہ چایل مین ہے۔ |
| سالار حاجی جمال | اولاد انکی موضع دولت پور پرگنہ کڑہ مین ہے۔ |
| قاضی شہاب الدین | اولاد انکی موضع ہاشم پور کنارو موضع عمری پرگنہ چایل مین ہے۔ |

(شجرۂ اشخاص مندرجہ بالا راقم کو نہین ملا ورنہ درج کتاب کیا جاتا)

Marfat.com

# باب دوم متعلق قصبہ مانکپور

## اقوام گہروار - بوندیلہ

گہہ سے مراد گہنا اور گہرا جنگل ہے زبان قدیم مین کڑہ مانکپور اور میان دوآب اور جمنا اوس پار تا سلسلہ کوہ بندہاچل چار پانچسو کوس تک جنگل عمیق تھا اس جنگل مین جو راجپوت خاندان سورج ونشی سے رہتے تہے وہ گہروار راجپوت کہلاتے تہے اہل ہنود کی کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ سری رامچندر جی راجہ اجودہیا کے دو بیٹے راجہ کش اور تو تہے بعد وفات سری رامچندر کش راجہ اجودہیا ہوا اور اسکی اولاد مین بائیس ۲۲ پشت تک فرمانرواے راج اجودہیا رہے اور جب اجودہیا مین دوسرون کی حکومت ہوئی تو اس خاندان کی اولاد اجودہیا سے منتشر ہوکر جہان جہان آباد ہوئی وہان وہان اقطاع ہند مین دوسرے خطابون سے معروف ہوگئی چنانچہ کشن راج سورج ونشی راجہ کاشی کی اولاد کاشی سور کہلاتی تہی راجہ کشن راج کا بیٹا راجہ گہردیپ تہا اور یہ راجہ کثیر الاولاد تہا اسکی اولاد منتشر ہوکر مقامات کوہستانی اور صحرائی مین آباد ہوئی بباعث سکونت جنگل یا بسبب ہونے اولاد راجہ گہردیپ کے گہروار راجپوت کہلائی گئی راجہ گہردیپ کے دسوین پشت اولاد مین راجہ بیر بہدر پیدا ہوا اسکے زوجہ اول سے بہت سے بیٹے تہے اور دوسری زوجہ سے صرف ایک لڑکا راجہ پنچم نام پیدا ہوا جب راجہ پنچم جوان ہوا تو یہ بہادر اور لایق تہا مگر اسکے سوتیلے بہائیون نے اسکو بہت تنگ اور پریشان کیا آخر عاجز ہوکر راجہ پنچم گہروار بندہاچل پہاڑ کی بندباسنی دیوی کے استہان پر گیا اور وہان جاکر ایک تلوار اپنی گردن پر اس غرض سے ماری کہ سر کاٹ کے دیوی کی نذر گذرانی [illegible] گردن جدا نہین ہوئی تہی کہ دیوی نے درشن دیا اور ارشاد کیا کہ تیری نذر قبول ہوئی تو اور تیری اولاد صاحب اقبال اور صاحب حکومت ہوگی اور مین تیری امداد کرونگی اور ہمارے نام پر تیری گردن سے خون کی بوندین گری ہین تیری نسل اب بوندیلہ مشہور ہوگی چنانچہ راجہ پنچم کی اولاد بوندیلہ معروف ہوئی -



Marfat.com

۵۳۵ء مین رام دیو راٹہور راجہ قنوج کا ہوا یہ راجہ بڑا اقبالمند تہا اسکی حکومت کشمیر سے تا ملک بنگالہ قایم ہو گئی تہی اور تمامی ہند مین راٹہور راجپوت نظر آنے لگے تہے راجہ رام دیو نے ۵۴ سال حکومت کی جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ راج قنوج انکے ہاتھ سے جاتا رہا اور پرتاب چند سنودیہ جو راجہ رام دیو کا سپہہ سالار تھا راجہ قنوج کا بن گیا اسوقت بوجہ بدعملی راج قنوج ایک چھوٹی ریاست کی حیثیت پر ہو گیا تھا۔

راے مال دیو عرف مان دیو جو میان دوآب کا رہنے والا اور قوم گہروار راجپوت سے تہا اور راٹہورون کا رشتہ دار قریب تر تھا اس نے اپنی قوت بڑہائی اور ایک جمعیت کثیر کے ساتہہ حملہ کیا اور قنوج و دہلی کو فتح کرکے زبردست راجہ ہو گیا راجہ مان دیو کو آباد کرنے شہر اور قصبونکا بڑ شوق تہا اس نے اول شہر قنوج کو بڑی رونق دی اسکے عہد مین تین ہزار مکانات پان بیچنے والی اقوام تنبولی کی شہر قنوج مین تہی اس راجہ نے دریاے گنگا کے شمالی کنارے پر ۶۴۱ء مین ایک قصبہ اپنے نام سے آباد کیا جس کا پہلا نام مان پور تہا اور بعد مین مانکپور کہلایا اس راجہ نے ۴۲ سال راج پاٹ کرکے لاولد وفات پائی اسکے بعد راج قنوج چہوٹی چہوٹی ریاستون مین تقسیم ہو گیا اور اقوام گہروار اور راٹہور کا بہی ایسا خلط ملط ہو گیا کہ اس نسل کے لوگ کبہی اپنے تئین گہروار اور کبہی راٹہور کہنے لگے۔

## اقوام گہروار مانکپور مع دیگر حالات

سلطان قطب الدین ابتک بادشاہ دہلی نے جب ۵۹۹ھ مین کڑہ مانکپور کو اپنے زیر حکومت کر لیا تو یہان کے راجگان جے چند و مانک چند گہروار کڑہ مانکپور سے بنارس کے قریب قیام پذیر ہوے اور بمقام کیرا منگرول ضلع بنارس مین چودہ پرگنہ کی ریاست قایم کرلے راجہ شیو دیو نے ایک جزو اس علاقہ کا مہاراجہ بنارس کو دیدیا تھا تاہم اسکی اولاد کئی پشت تک بدستور قابض رہی سلاطین لودہی کے عہد دولت مین سرکار دہلی سے ناموافقت ہوئی تب راجہ دیودت نے دین اسلام قبول کیا یہان کی جاگیر بدستور قایم رہی



Marfat.com

اب تک اولاد راجہ دیودت اس پرگنہ مین موجود ہے اور اقوام گہروار پٹہان کے لقب سے معروف ہے علی ہذا القیاس قصبہ مانکپور کے گردونواح موضع بچھا بھیٹ یا قصبہ سلون کے مسلمان گہروار راجپوت بھی پٹہان گہروار کہلاتے ہین۔ اور جب راجہ دیودت نے دین اسلام قبول کیا تو اوسکا بھائی راجہ گودن دیو ایک دلیر و بہادر شخص تھا اس نے کیرا منگرول سے علیحدہ ہوکر اقوام بہر کی ریاست پرتاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور بہرونکو زیر کرکے زیر دامن کوہ بندہاچل بمقام کنتت سکونت اختیار کی اور زبردست راجہ یہانکا ہوگیا راجہ گودن دیو کی وفات پر راج کنتت دو حصون مین تقسیم ہوگیا یعنے ریاست بجے پور ضلع مرزاپور راجہ اوگرسین کو اور ریاست مانڈہ ضلع الہ آباد راجہ شیوراج دیو کو ملی۔ اور اب یہ گہروار راجپوت۔ گنگا اور جمنا کے درمیان اور بندلکھنڈ اور روہیلکھند اور اضلاع گورکھپور۔ بنارس۔ غازیپور۔ مرزاپور۔ الہ آباد۔ پرتاب گڈہ وغیرہ مین پائے جاتے ہین مگر ان سب گہروارون کے سرغنہ راجگان کنتت ضلع مرزاپور اور مانڈہ وغیرہ ضلع الہ آباد ہین لیکن مرزاپور کے راجگان کنتت دعویدار[1] ہین کہ وہ راجگان قنوج راٹھورونکی اولاد سے ہین اور سر اے ایچ۔ ایلیٹ صاحب کے بیان کے مطابق یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا قنوج کے راٹھورون سے پہلے یا اونمین شامل ہونیکے بعد یہ لوگ قنوج سے علیحدہ ہوئے جبکہ شہاب الدین محمد غوری نے آخری فتح قنوج پر حاصل کی تھی اور رائے مان دیو راجہ قنوج جو قصبہ مانکپور کا بانی تھا اوسکے خاندان مین یہان کی حکومت چند ہی روز رہی ہوگی کیونکہ یہ راجہ لاولد فوت ہوا ہے دوسرے ہیون تسنگ سیاح چینی ساتوین صدی عیسوی مین جب وارد کڑہ مانکپور ہوا تھا تو وہ لکھتا ہے کہ یہان آیا مکھی خاندان کے لوگ حکمرانی کرتے ہین اور پہر تین چار سو برس بلکہ مسلمانون کے حملہ مجاہدانہ تک اسکا تعلق راج قنوج سے پایا نہین جاتا۔

سنہ ۱۰۳۶ء مین لشکر سید سالار مسعود غازی سے کڑہ مانکپور اور صوبہ اودہ مین جو لڑائیان ہوئین وہ اقوام بہر رایان صوبہ سے ہوئین تھین اور اسکے بعد بھی شیوخ اسلام جو غازی میان

[1] دیکھو صحیفہ زرین صفحہ

[2] دیکھو رسالہ ایلیٹ صاحب

Marfat.com

کے ساتھی تھے اون سے جو معرکہ جنگ چالیس برس تک درپیش رہا یہ سب اقوام بہر کے
سردار تھے اگرچہ مجاہدین اسلام نے قوم بہر کو شکست دیکر جابجا اپنا قبضہ کرلیا تھا لیکن
سید سالار مسعود غازی کا شہید ہوجانا مسلمانون کی دل شکنی کا سبب ہوگیا اور اقوام بہر بہی
بس یا اور پائمال ہوچکی تھی - سردار گہردار نے بزور راجہ قنوج کڑہ مانکپور پر اپنا قبضہ
کرلیا اور اس خاندان کی حکومت تا دورہ سلطنت اسلام قایم رہی چنانچہ اخیر راجگان
کو سلطان قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے شکست دیکر اس ملک کو شامل سلطنت
دہلی کرلیا چونکہ اسوقت مسلمانون کی حکومت کا دورہ تھا اور اس ملک مین مسلمانون کی
آبادی کم تھی اس لیئے سلاطین دہلی نے واسطے اشاعت دین اسلام اور بقائی سلطنت
کی غرض سے مسلمانون کو معافیات و جاگیرات دینا مناسب خیال کیا تھا کہتے ہین کہ
شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ کی معافیات سید شاہ قطب الدین محمد بدنی کو
اور قصبہ مانکپور کی معافی بطور آل تمغا سید شاہ شہاب الدین گردیزی کو عطا فرمائین اور
یہانکے لوگ سرکش زیادہ تھے اس لیئے ایک قوم شیوخ وامغانی جو نہایت دلیر اور جری تھی
آنکو معافیات عطا کرکے یہان آباد کیا تھا اور وقتاً فوقتاً اس قوم کے لوگون کو سرکار دہلی سے
بڑے بڑے عہدہ اور منصب عطا ہوئے جنکا ذکر راقم قوم کے عروج و تنزل کے ساتھہ
بیان کریگا اسوقت یہ حصہ ملک ولایت کڑہ مانکپور کے نام سے موسوم ہوکر ایک گورنر
یا جاگیردار کی ماتحتی مین تھا اوائل عملداری اسلام مین مانکپور بڑی رونق پر تھا اور سلطنت
افاغنہ مین دہلی کو چک شمار ہوتا تھا کیونکہ گورنران ولایت کی جاے سکونت تھی سلطنت شرقیہ
جونپور مین اسکو زوال ہوا کوئی گورنر یہان نہین تھا بلکہ صوبہ اودہ قرار دیا گیا تھا اور جب
سلطنت شرقیہ کو زوال ہوا تو پھر صوبہ کڑہ مانکپور مقرر ہوا اسوقت سے گورنر کی جائے قیام
خاص کڑہ مین ہوئی اور قصبہ کڑہ کو بہت رونق ہوئی اور سلطنت مغلیہ مین جب
صوبہ کڑہ مانکپور تشکیل ہوکر صوبہ الہ آباد ہوا اسوقت سے قصبہ کڑہ کو بہی زوال ہوا اور
وہ واقعت کڑہ اور مانکپور کی باقی نرہی تاہم ایک ضلع کا صدر مقام
قصبہ کڑہ نہ مانکپور مین تھا -

Marfat.com

سرکار مانکپور مین چودہ محالات یعنے حویلی مانکپور۔ قریات گذارہ۔ قریات پانگاہ۔ ارول (پرتاب گڈہ) جلال پور۔ بلکہر۔ تہولینڈی۔ رائے بریلی۔ دلمؤ۔ جالیئس۔ نصیر آباد۔ سلون۔ کسوت (کہیرون)۔ بہلول تہے۔ اسوقت محالات مذکور مین کل ضلع پرتاب گڈہ اور دو ثلث حصہ ضلع رائے بریلی اور ایک حصہ ضلع سلطان پور مین شامل ہے سرکار مانکپور کے منجملہ چودہ محالات کے تین محال جواب تحصیل کنندہ ہے بصراحت تحریر کئے جاتے ہین۔

| نام محال | رقبہ مزروعہ بحساب بیگہ | جمع بحساب دام | جمع بحساب سکہ انگریزی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| حویلی مانکپور | ۱۱۸۶۰۳ | ۶۲۷۲۳۶۷ | ۱۰۱۲۵۲۱۲ | یہ رقبہ مقبوضہ مسلمانون کا تہا جسکو پانچسو سوار اور چھہ ہزار پیادہ کی بہمرسانی کی ذمہ داری تہی۔ |
| قریات گذارہ | ۵۳۰۰۰ | ۲۷۰۱۷۲۲ | ۴۶۱۵۲۷ | اس محال کی آمدنی افسرونکے لئے مقرر تہی اور زیادہ رقبہ اسمین لبینون کا مقبوضہ تہا اور پچیس ۲۵ سوار اور سات سو پیادہ کی بہمرسانی کی ذمہ داری تہی۔ |
| قریات پانگاہ | ۲۲۱۲۰ | ۱۱۱۷۹۳۷ | ۲۷۹۲۷۱ | اس محال پر زیادہ تر لبین قابض تہے اور بیس سوار اور چار سو پیادہ کی بہمرسانی کی ذمہ داری تہی مابقی آمدنی اصطبل شاہی کے صرفہ مین تہی۔ |
| مجموعہ | ۱۲۵۰۵۳۰ | ۱۰۰۱۷۹۷۳۲ | ۲۵۶۷۹۱۷ | |

## نوٹ

۴۰ دام عہد اکبر بادشاہ مساوی ایک پیسہ سکہ حال انگریزی کے ہین۔

Marfat.com

اور ضلع کے اعلی افسر فوجدار اور چودہری اور عامل تھے اور عہد فرمانروایان اودہ مین سرکار کے بجاے لفظ چکلہ اور محال کے بجاے لفظ پرگنہ استعمال ہوا اور حاکم ضلع کا نام چکلہ دار اور حاکم پرگنہ کا نام تحصیلدار قرار پایا ۱۷۶۲ء مین چکلہ مانک پور شامل صوبہ اودہ ہوا اور نواب آصف الدولہ بہادر نے اپنی بیوہ مان کے نام پرگنہ جات سلون اور جایس اور نصیر آباد جاگیر مین لکھدی اور پرگنہ رائے بریلی ۔ دلمؤ ۔ تہولینڈی ۔ کسوت (کیسرون) چکلہ دار بیسواڑہ کی تحت مین کردی اور پرگنہ اول ۔ بہلول جلال پور ۔ ہکدر ۔ سلطان پور کی نظامت مین شامل کردی اور مابقی حصہ چکلہ مانک پور کے تحت حسب سوم رہا اور سلطان پور مین قسمت یعنے نظامت قایم ہوئی اور نظامت کا نام ناظم تھا پس ناظم سلطان پور کی طرف سے ایک حاکم بلقب چکلہ دار جسکے حدود اختیار مین پرگنہ جات مانک پور ۔ بہار ۔ ڈہنگوس ۔ رام پور تہی جواب تحصیل کنڈہ مین واقع ہین اور مانک پور مین صرف تحصیلدار اور کوتوال سائر تھا عہد انگریزی مین اول تحصیلداری اور تھانہ پولیس مانک پور مین رہا پھر یہان سے تحصیلداری اہلاد گنج اور بہار مین گئی اور اب کنڈہ مین ہے اور تھانہ پولیس سنگرام گڈہ مین گیا اسوقت مانک پور مین چوکی ٹون پولیس اور دیہاتی اسکول اور برنچ پوسٹ آفس باقی ہے اور تنخواہ ٹون پولیس کی ٹنکس گہردواری قصبہ سے دیجاتی ہے ۔

## قوم بسین راجپوت

قصبہ مانک پور مین قوم بسین آباد نہین ہے لیکن حوالی کڑہ و مانک پور مین صاحب ثابت ہے اس قوم کے تین گروہ ہین گروہ اول مواضعات کنا توان ۔ کہمی پور ۔ ایدہ ۔ راجہ پور ۔ تنکردہ ۔ لرو ۔ دہیانوان ۔ مین پور ۔ پورمئی ۔ پورنے موؤ ۔ بہیری وغیرہ تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ مین اور مواضعات کاجوچروا اور موضع برروا وغیرہ تحصیل چایل اور موضع کاستی تحصیل سورام ضلع الہ آباد مین آباد ہے اور اس گروہ کے مورثان کا نام کولہو چیپہ ہے یہ گروہ قبل عملداری اسلام یہان آباد ہوا ہے کہتے ہین کہ اقوام سہر سے انہون نے

Marfat.com

ریاست حاصل کی ہے اور اپنا وطن راج منجہولی بیان کرتے ہین لیکن راج منجہولی سے انکا بہات نہین ہے بوجہ امتداد ایام اس گروہ سے دوسری اقوام مین ایسا خلط ملط ہوگیا ہے کہ دوسرا اور تیسرا گروہ اِنکو بہرون کی ذُرّیات سے خیال کرتا ہے اور اِن کے مورثون کے نام ایسے ہین کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انمین اصلی اقوام ہند کا خون شامل ہے۔

گروہ دوم اِسکی جلاوطنی راج منجہولی سے باوقات مختلف بیان کیجاتی ہے انمین سے بعض مقام کے لوگ اپنی جلاوطنی حکومت اسلام سے پہلے اور بعض سلطنت دہلی کے قایم ہونیکے بعد اور بعض شاہان اودہ کا زمانہ بیان کرتے ہین اس گروہ کے لوگ مواضعات بداؤن وشاہ پور۔ اندہاوان۔ پورب سریرہ۔ پچہم سریرہ۔ وغیرہ تحصیل منجہن پور اور مواضعات دُہمائی اور کنوار تحصیل سراتہو ضلع الہ آباد مین اور مواضعات بچہیاؤن۔ آسرا۔ ایران۔ چہمی۔ پورین۔ رتن پور۔ تہریاوان تحصیل کہاگا اور موضع ساتون نرینی [illegible] ضلع فتح پور مین آباد ہین اس گروہ مین بعض کا بہات راج منجہولی سے ہوگیا ہے اور [illegible] بعض کے پاس تہوڑی زمینداری ہے اور بعض علاقہ دار کلان ہین۔

گروہ سوم۔ تعلقہ داران رام پور۔ دُہنگوس۔ دہنگڑہ۔ بہدری۔ چوراسی۔ دہیانوان۔ شمشپور تحصیل کُندہ ضلع پرتاب گڈہ و تعلقہ دار ضلع گونڈہ ہین۔ انکی اصلیت اور جلاوطنی راج منجہولی سے بصراحت تحریر کیجاتی ہے۔

## اصلیت قوم بسین

میور[1] بہٹ بن راما[2] چارج ابن بہیما[3] چارج بن اسوتہما[4] چارج ابن درونا[5] چارج بن سری پرسرام[6] جی ابن جمدگن[7] بن رچیک[8] ابن اوزبہ[9] بن ایلوان[10] ابن چیون[11] بن تبیس[12] بن [illegible] بہرگ[14] جی۔ میور بہٹ کی پیدایش مہاراشٹ دیش کی ہے اور تعلیم کی غرض سے شہر کاشی مین آئی اور یہان انہون نے چارون وید اور چہہ شاستر پڑہ کے بہٹ کا خطاب حاصل کیا اور موضع ککراڈیہہ پرگنہ بٹہورہ تحصیل مگرا ضلع اعظم گڈہ مین سکونت اختیار کی اور یہان انہون نے ایک عورت قوم کورمی کو اپنی زوجیت مین داخل کیا تھا جسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا

Marfat.com

جو کنبیون کا مورث اعلیٰ ہے اور جسکی اولاد اب تک اس پرگنہ اور دیگر مقامات مین صاحب ریاست وزمیندار ہے۔

میورہٹ ایک بہادر شخص تہے دریاے گہاگرہ یا راوتر کے بہرونکی ریاست پر حملہ آور ہوکر فتحیاب ہوئے اور ایک قطعہ ملک پر قابض ہوگئے یہان انہون نے تین قوم کی عورتون سے شادی کی اول مسماۃ سورج پربہا جو سورج ونشی خاندان راجگان اجودہیا سے تہے اور اسکے بطن سے ایک لڑکا لبوسین نام پیدا ہوا جو اپنے باپ سے بہی زیادہ بہادر اور اولالعزم تہا اسنے راج منجہولی کی بنیاد ڈالی جو اب پرگنہ سلیم پور ضلع گورکہپور مین واقع ہے اور زبردست راجہ ہوگیا اور اسکی اولاد صاحب ریاست ہوئی اور رسین کہلائی دوسری عورت میورہٹ کی قوم بہونہار سے تہی اسکے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام بلکل تہا اور اس لڑکے کی اولاد مین تمکوہی اور کواری کے بگوچہ بہونہار ہین تیسری عورت انکی مسماۃ ناگ سینی قوم برہمنی راجہ مہہ پور کی لڑکی تہی اسکے بطن سے ایک لڑکا ناگ سین نام پیدا ہوا جسکی اولاد مین پیاسی کے مصر ہین۔

## نوٹ

میورہٹ کے زمانے مین شاید قانون بیاہ اسوقت کا نہین تہا۔

## بنا دلی راے ہوم مل مورث تعلقہ داران تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| راے ہوم مل بن ۱ | راے سروپ مل ۲ | راجہ گہوبنس منجہولی ۳ | راجہ کنول کرشن مل ۴ | راجہ بسدیو مل ۵ | راجہ بہادر مل ۶ |
| راجہ شرب مل ۷ | راجہ اردہن مل ۸ | راجہ بلبہدر مل ۹ | راجہ ہیم مل ۱۰ | راجہ دہیر مل ۱۱ | راجہ مادہو مل ۱۲ |
| راجہ انرود مل ۱۳ | راجہ دیپ مل ۱۴ | راجہ بہوپ مل ۱۵ | راجہ ہردیو مل ۱۶ | راجہ دہوم سین ۱۷ | راجہ گنگادت سین ۱۸ |

Marfat.com

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۹ راجہ بیتی دت سین | ۲۰ راجہ دہومر سین | ۲۱ راجہ دہرم سین | ۲۲ راجہ جیت دہر سین | ۲۳ راجہ کریال سین | ۲۴ راجہ جے جیت سین |
| ۲۵ راجہ امرت دت سین | ۲۶ راجہ پرتھوپال سین | ۲۷ راجہ اکلمہ سین | ۲۸ راجہ پرتاب سین | ۲۹ راجہ کرم سین | ۳۰ راجہ پرتھو سین |
| ۳۱ راجہ مان سین | ۳۲ راجہ پال سین | ۳۳ راجہ ارجن راؤ سین | ۳۴ راجہ چکردہن سین | ۳۵ راجہ گمبیر سین | ۳۶ راجہ بیشرودت سین |
| ۳۷ راجہ اندرمان سین | ۳۸ راجہ پرسورام سین | ۳۹ راجہ کریانند سین | ۴۰ راجہ کومل راؤ سین | ۴۱ راجہ دھول راؤ سین | ۴۲ راجہ بلبرن سین |
| ۴۳ راجہ سکرت سین | ۴۴ راجہ بکرم سین | ۴۵ راجہ بھیم سین | ۴۶ راجہ راج سین | ۴۷ راجہ کہڑک سین | ۴۸ راجہ ہرچند سین |
| ۴۹ راجہ راؤ سین | ۵۰ راجہ نند سین | ۵۱ راجہ دیال سین | ۵۲ راجہ کرتا سین | ۵۳ راجہ امراؤ سین | ۵۴ راجہ دھورندر سین |
| ۵۵ راجہ انت سین | ۵۶ راجہ چکر سین | ۵۷ راجہ اودے مال سین | ۵۸ راجہ گجپال سین | ۵۹ راجہ کرتا سین | ۶۰ راجہ کلیان سین |
| ۶۱ راجہ جے مال سین | ۶۲ راجہ مال سین | ۶۳ راجہ منمال سین | ۶۴ راجہ کنک سین | ۶۵ راجہ اندر سین | ۶۶ راجہ داجی سین |
| ۶۷ راجہ منمال سین | ۶۸ راجہ امراؤ سین | ۶۹ راجہ اوتر سین | ۷۰ راجہ جے گوبند سین | ۷۱ راجہ گوپال سین | ۷۲ راجہ گنگو سین |
| ۷۳ راجہ دہیان سین | ۷۴ راجہ گوپال سین | ۷۵ راجہ گرپال سین | ۷۶ راجہ پرتھوی پال سین | ۷۷ راجہ جے پال سین | ۷۸ راجہ ہرپال سین |
| ۷۹ راجہ دہیرت سین | ۸۰ راجہ ہرچند سین | ۸۱ راجہ سنکردت سین | ۸۲ راجہ گوپال سین | ۸۳ راجہ سردی سین | ۸۴ راجہ جیپال سین |
| ۸۵ راجہ گج سین | ۸۶ راجہ پرتھو سین | ۸۷ راجہ مان سین | ۸۸ راجہ مان چین سین | ۸۹ راجہ بیران سین | ۹۰ راجہ نریپ سین |
| ۹۱ راجہ چند سین | ۹۲ راجہ منمال سین | ۹۳ راجہ بیر سین | ۹۴ راجہ منڈپال سین | ۹۵ راجہ بجو سین مہورت | |

## ذکر قیام رائے ہوم مل اور ترقی اولاد اور ریاست

جب حسین شاہ شرقی بہلول خان لودہی بادشاہ دہلی کے حملوں سے منفرد ہو کر پٹنہ کی طرف چلا گیا ہے اور سرگردان چاروناچار حیران و پریشان پھرتا تھا اور جونپور کی حکومت کی تمنا



Marfat.com

اسکے دل مین بہری ہوئی تہی لیکن شہنشاہ دہلی سے کچھہ بس نہین چلتا تھا اس صحرا نوردی مین راجگان کنتت اور راجگان منجہولی سے دوستی ہوگئی تہی اس درمیان مین تیرخان گورنر کڑہ مانک پور اور مبارک خان گورنر کہتولی (ٹانڈہ) سکندر بادشاہ ابن بہلول خان لودہی سے باغی ہوگئے اور حسین شاہ شرقی جو آوارہ پہر رہا تھا وہ بہی انکے شامل ہوگیا اور راجگان کنتت و منجہولی تو اس بلوہ کے بانی تہے ہی اپنی اپنی فوجین لیکر مبارک خان کی امداد کو پہونچے اور لشکر بلوائیان کی تعداد قریب دو لاکہہ کے ہوگئی تہی اب سکندر شاہ لودہی با فوج گران انکے مقابلے کو آیا اور ۸۹۷ھ مین ایک جنگ عظیم کے بعد شیرخان اور مبارک خان قتل ہوگئے اور لشکر بلوائیان پراگندہ ہوکر ادہر اودہر ہوگیا سرداران گہروار نے زیر دامن کوہ ہندہاچل گنگا کے کنارے اقامت اختیار کی اور سرداران منجہولی سے راے ہوم نے صحراے مانک پور کی طرف رخ کیا کیونکہ انکو راجہ مانکچند یا اوسکی اولاد مین تواسہ ہونیکا دعوی تہا پس صحراے مانک پور مین بود و باش اختیار کی اس جنگل مین انکی رائے پورندر پیدا ہوے رائے پورندر نے موضع پور بارہ متعلقہ تعلقہ رام پور آباد کیا جو مانک پور سے بفاصلہ ۸ کوس جانب شمال واقع ہے معلوم ہوتا ہے کہ راے ہوم مل اور انکی اولاد کا یہی مقام مامن تہا اگرچہ بعض روایات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ گروہ بسین کا اول موضع بدگوان مین قیام ہوا ہے شاید پہلے کچھہ دنون اس موضع مین بود و باش رہی ہو رائے پورندر کے راے گوپال پیدا ہوے انہون نے اپنی قوت بڑہائی اور اپنے مقبوضہ جنگل مین مواضعات راے پور بنائین۔ راے گڈہ بہنی آباد کیے اس درمیان مین سوم بنسیان پرتاب گڈہ نے زور پکڑا اور مسلمانان جاگیرداران مانک پور کے علاقہ مین لوٹ مار شروع کردی اور قوم بسین جو اسوقت بہادری مین شہرت رکہتی تہی سوم بنسیان پرتاب گڈہ کی سدراہ ہوئی اور مسلمانون نے بسینون سے موافقت کی اب بسینون نے مابین راہ مانک پور اور پرتاب گڈہ اپنے ڈیرے لگائے سپاہیون کے ڈیرہ لگانے سے اس مقام کا نام ڈیرہ مشہور ہوگیا اور پہر جب آبادی بسینون کی ہوئی تب بہی بستی کا نام ڈیرہ ہی کہلایا اور اب تک موضع کا یہی نام کاغذات مین لکہا جاتا ہے یہان راے گوپال کے راے راگہومل پیدا ہوئے اور انکی دو عورتین تہین



Marfat.com

پہلی عورت سے رائے اسکرن اور رائے کاشی اور رائے کہیم کرن تین بیٹے اور دوسری عورت سے رائے رنجیت اور بابو رائے دو بیٹے پیدا ہوے رائے راگھو مل اور اونکے بیٹے لایق اور بہادر تھے انہون نے ڈاکہ زنی پر کمر باندہی حکام شاہی نے بنظر امن رائے راگھو مل کو عہدہ چودہری مانک پور عطا کیا انکی خوش انتظامی سے خطاب رائے رایان اور ایک وسیع قطعہ آراضیات افتادہ وجنگل مانک پور کے قریب وجہ معاش مین بطور تمغہ انعامی سرکار دہلی سے عطا ہوا اسوقت سے لوٹ مار علاقہ کا سلسلہ تو بند ہوگیا رائے راگھو مل اور اونکی اولاد آراضیات عطیہ سلطانی کے آباد کرنے اور ریاست کے ترقی دینے مین مصروف ہوگئے کیونکہ آراضیات عطیہ سلطانی کو رائے راگھو مل نے اپنی پہلی عورت کے تینون بیٹون مین تقسیم کردیا تہا اور جو موضع اوسوقت خام تحصیل ہوتا تہا اوسکی ولیت اپنے بیٹون کے نام کرادیتے تہے چونکہ رائے رایان راگھو مل وقت تقرری عہدہ چودہری سے مانک پور مین بود و باش رکہتے تہے اس لیے رائے اسکرن بڑے بیٹے اپنے باپ کی حیات مین باپ سے جدا ہوکر رام پور مین جو اسوقت فتحگڈہ کے نام سے معروف تہا سکن گزین ہوے من بعد اسیطرح دوسرے بیٹے رائے کاشی ڈہنگوس مین اور تیسرے رائے کہیم کرن مقام ڈیرہ مین مقیم ہوے اور بعد وفات رائے راگھو مل رنجیت رائے موضع کندولی اور بابو رائے موضع بابو پور مین آباد ہوے اوسوقت سے مانک پور کی سکونت کا تو خاتمہ ہوگیا لیکن اولاد اور ریاست کو انکی روز افزون ترقی ہوتی گئی اور مسلمان جاگیرداران اور معافی داران جیسے بڑے تہے کچہ دنون ترقی پر رہے اور آخر گہٹنے کی نوبت پہونچی اور ایسے گہٹے کہ اب عروج وتنزل کے حالات اونکے لکہنا دشوار ہین ۔

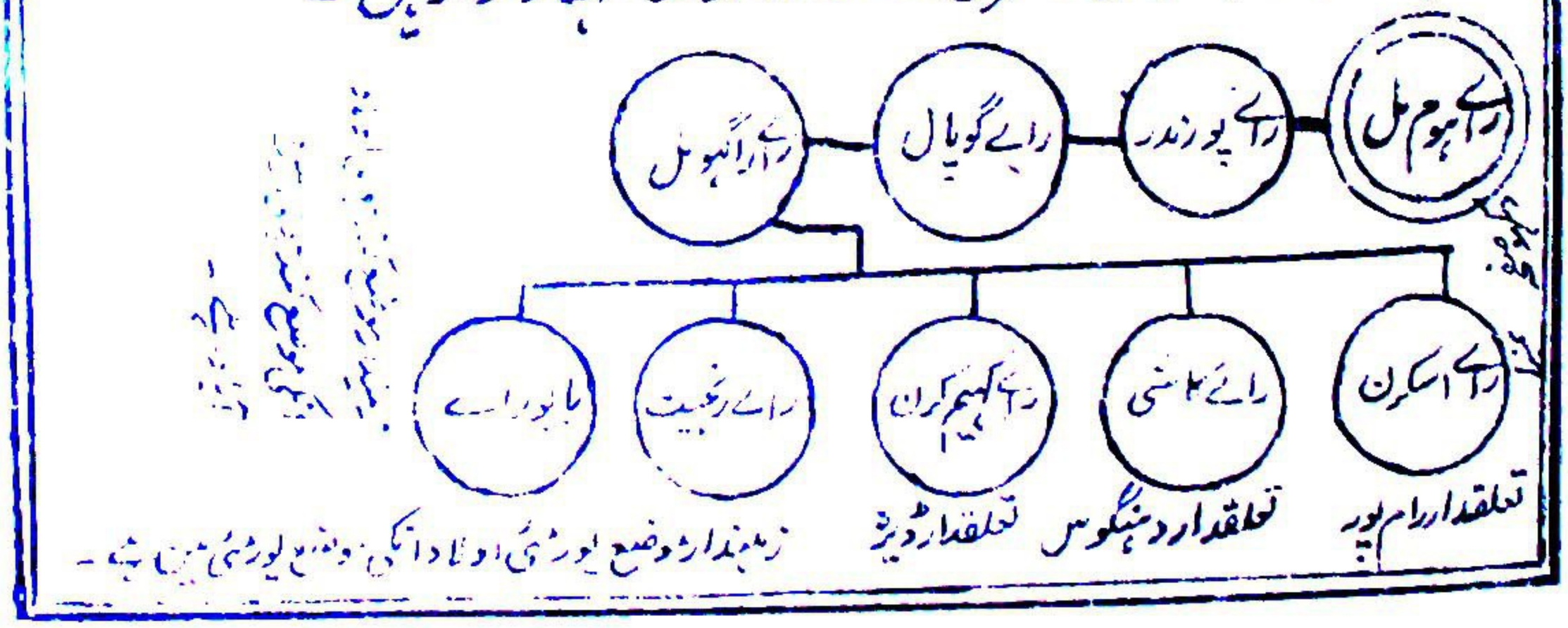


زمیندار موضع پورٹی اولاد انکی موضع پورٹی مین ہے ۔

Marfat.com

# فہرست علاقہ جات سندی اولاد راجہ ہوم مل بسین و قوع تحصیل کنڈہ ضلع پرتاپگڈھ

| نام تعلقہ | نام تعلقدار حال | تعداد مواضعات مندرجہ سنہ (علاوہ علاقہ نوخرید) | محض مالگذاری سرکار (علاوہ رقومات سوائی) |
|---|---|---|---|
| رام پور | راجہ اودے پرتاپ سنگھ | ۲۱۰ موضعات حدبستی علاوہ علاقہ موضعات نوخرید | ایک لاکھ ۔۔۔ کما للعہ ۔۔۔ علاوہ علاقہ دیہات نوخرید |
| ڈیرہ الف | بہدری | ۹۴ مواضعات | للعہ ۔۔۔ |
| | | ۹۱ مواضعات (علاوہ نوخرید) | ۔۔۔ (علاوہ نوخرید) |
| ایضاً (ب) | کونڈ راجیت | ۱۹/۱۷ مواضعات | للعہ ۔۔۔ |
| | ۱ محال شمسپور | | |
| | ۲ محال بڈگون | | |
| | ۳ محال تاجپور | ۱۳/۱۴ ایضاً | للعہ ۔۔۔ |
| | ۴ محال کانٹی | ۱۰/۱۳ ایضاً | ۔۔۔ |
| | محال شراکت نمبر ۱ و ۲ و ۳ | ۸/۱۲ ایضاً | ۔۔۔ |
| ایضاً (ج) | دہیانوان | ۱۰ ۔ مواضعات | ۔۔۔ |
| ایضاً (د) | چوراس | ۱۰ ۔ مواضعات | ۔۔۔ |
| | | ۵۹۸ مواضعات حدبستی (علاوہ دیہات نوخرید) | ۳ لاکھ للعہ ۔۔۔ (علاوہ نوخرید) |

| نام تعلقہ | نام تعلقدار حال | تعداد مواضعات مندرجہ سنہ (علاوہ علاقہ نوخرید) | محض مالگذاری سرکار (علاوہ رقومات سوائی) |
|---|---|---|---|
| ڈنگوس | علاقہ پوانسی | لال شیوپرتاب بہادر سنگھ | ۹۴ مواضعات | للعہ ۔۔۔ |
| | علاقہ دہنگڈہ حصہ ۹ | لال جگدیس سنگھ | ۱۸/۱۰ مواضعات | ۔۔۔ |
| | علاقہ دہنگڈہ حصہ ۹ | لال جیتردھاری سنگھ | ۱۱/۹ مواضعات | ۔۔۔ |
| | بشراکت حصہ ۹ و ۷ | بشراکت ہر دو تعلقداران دہنگڈہ | ۴/۱ مواضعات | ۔۔۔ |
| ڈیرہ الف | بہدری | رائے کرشن پرشاد سنگھ | ۹۱ مواضعات (علاوہ نوخرید) | ۔۔۔ (علاوہ نوخرید) |
| ایضاً (ب) | کونڈ راجیت | لال راگھوراج سنگھ | ۱۹/۱۷ مواضعات | للعہ ۔۔۔ |
| | ۱ محال شمسپور | ایضاً | | |
| | ۲ محال بڈگون | | | |
| | ۳ محال تاجپور | بیوہ لال رام کنکر سنگھ | ۱۳/۱۴ ایضاً | للعہ ۔۔۔ |
| | ۴ محال کانٹی | لال اندرپال سنگھ | ۱۰/۱۳ ایضاً | ۔۔۔ |
| | محال شراکت نمبر ۱ و ۲ و ۳ | ۴ . . . . . | ۸/۱۲ ایضاً | ۔۔۔ |
| ایضاً (ج) | دہیانوان | بابو راج اندر بہادر سنگھ | ۱۰ ۔ مواضعات | ۔۔۔ |
| ایضاً (د) | چوراس | بابو سرب دمن سنگھ | ۱۰ ۔ مواضعات | ۔۔۔ |
| | | | ۵۹۸ مواضعات حدبستی (علاوہ دیہات نوخرید) | ۳ لاکھ للعہ ۔۔۔ (علاوہ نوخرید) |

یادداشت ۔۔۔

Marfat.com

# تعلقہ رام پور

رائے اسکرن بڑے بیٹے رائے رایان راگھوبل مورث خاندان تعلقداران رام پور اپنے باپ سے علیحدہ ہوکر مانکپور سے مقام رام پور جواد موقت فتحگڈہ کے لقب سے معروف تہا اقامت گزین ہوے اور اوسکا نام رام پور رکہا اور اوسکے کوٹ مین مکان اور بادلی تعمیر کرائی جواب تک موجود ہین اور بہت سے مواضعات رائے اسکرن اور اونکی اولاد نے آباد کئے جسکی فہرست آیندہ تحریر ہوگی رائے اسکرن کے ایک بیٹا رائے رودر پرتاب شاہ پیدا ہوا اور مالک ریاست ہوا اسکے دو بیٹے رائے ٹوڈرمل مالک ریاست ہوئے اور چہوٹے بیر شاہ کو موضع بہٹنی وجہ معاش مین دیا گیا رائے ٹوڈرمل کے ایک بیٹا رائے دہارو شاہ پیدا ہوا اور اسنے کوٹ دہارو پور تعمیر کرایا اسکے چار بیٹے ہرمیش شاہ مالک ریاست ہوے اور دوسرے جگت سنگہ کو مواضعات تال پور و بہمن پور و رام پور اور تیسرے بیٹے جگدیش رائے کو جگدیس پور رائے پور بگدہرہ اور روتی پور اور چوتہے بیٹے جگدیو رائے کو موضع پرسنگہ پور وجہ معاش مین دیگئی اور رائے ہربنس شاہ کے چہ بیٹے پیدا ہوے بڑے رائے جے سنگہ مالک ریاست ہوے اور بابو مدن سنگہ و بابو نراین سنگہ و بابو گج سنگہ لاولد فوت ہوئے اور اودے بہان سنگہ کو موضع بلہا اور بابو امیر سنگہ کو موضع سیتل مؤ وجہ معاش مین دیا گیا اور رائے جے سنگہ کے تین بیٹے پیدا ہوے بڑے رائے شیام سنگہ مسند نشین ریاست ہوے دوسرے بابو رام بخش سنگہ لاولد فوت ہوے تیسرے بابو پرتاب سنگہ کو مواضعات چیرگڈہ۔ پرتاب گڈہ اور بٹہاری اسوگ وجہ معاش مین دیگئی اور رائے شیام سنگہ کے پانچ بیٹے پیدا ہوے بڑے رائے سنگرام سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور جب وہ لاولد ہوئے تو دوسرے بہائی اونکے رائے بہادر سنگہ جانشین ریاست ہوے تیسرے بابو کشن سنگہ کو موضع نوڑیہا اور چوتہے بابو بشن سنگہ کو مواضعات اجہارہ سرائے جگت سنگہ۔ کڑہ رائے بہادر سنگہ۔ بلی پور۔ اور نصف استہا پور اور پانچوین بابو ڈینگر سنگہ کو موضع سرائے اندر جیت وجہ معاش مین دیگئی اور رائے بہادر سنگہ کے

Marfat.com

دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے رائے کشل سنگھ مالک ریاست ہوئے دوسرے بابو رسال سنگھ
کو موضع بجئی موجب معاش مین دیا گیا اور رائے کشل سنگھ کے ایک بیٹا رائے بلونت سنگھ
پیدا ہوا اور مالک ریاست ہوا اور اسکے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے لال گجراج سنگھ عرف
لال بیری سال مسند نشین ریاست ہوئے اور دوسرے بابو ہنومنت سنگھ لاولد فوت ہوگئے
لال بیری سال کے کوئی اولاد ذکور پیدا نہین ہوئی ایک لڑکی مسماۃ للو صاحب پیدا ہوئین
جو رئیس ڈونڈیا کھیڑے کو بیاہ گئین تھین بعد وفات لال بیری سال اونکے چچازاد بھائی
راجہ ہنومنت سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے جیسے رائے اسکرن مورث خاندان
مانک پور سے جدا ہوکر یفاصلہ ۸ کوس مقام رام پور مین چلے گئے تھے ویسے ہی اونکی اولاد
کا علاقہ مانکپور کی طرف بڑھتا گیا اور راجہ ہنومنت سنگھ کے حدود ریاست گنگا پر
قایم ہوگئی راجہ ہنومنت سنگھ خاندان لبین مین بڑے نامی ہوئے اور باوجود مقابلہ
شاہزادہ اونکو کوئی نقصان ملکی یا مالی نہین ہوا بلکہ علاقہ کو ترقی ہوتی گئی اگرچہ رائے اور
راجہ کے ایک ہی معنی ہین اس واسطے راجہ ہنومنت سنگھ نے خطاب موروثی رائے کو
ساتھ خطاب راجہ کے بذریعہ مسٹر کرنیل سلیمن صاحب بہادر رزیڈنٹ لکھنؤ ۱۸۴۳ء مین
سرکار شاہ اودہ سے تبدیل کرالیا اور رائے سے راجہ لکھے جانے لگے اور اس خاندان سے
سلسلہ قرابت راجگان خود مختار سے ہے راجہ صاحب نے موضع محمد آباد کی زمین مین
دریاے گنگا کے کنارے ایک قلعہ تعمیر کرایا اور اوسکا نام کوٹ کالا کانکر رکھا اور اس
کوٹ مین لب دریا ایک عمارت عالیشان موسومہ بارہ دری تعمیر کرائی اور دیگر مکانات
بھی تعمیر کراکے اپنی بود و باش اختیار کی اور ایک وثیقہ وقف قایم کیا جسمین موضعات
محمد آباد عرف کوٹ کالا کانکر معہ عمارت بارہ دری اور سنگرام پور۔ سنگرام گڈھ۔
اعظے پور۔ ہنائون شامل کئے۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین جناب کرنیل پیرو صاحب بہادر
چیف کمشنر ملک اودہ اور مسٹر کارنیگی صاحب بہادر کمشنر رائے بریلی مع اون کے
متعلقہ صاحبان کے باغیون کے ہاتھ سے جان بچائی اور پندرہ روز تک اپنے
مکان مقام کالا کانکر مین مہمان رکھکر جب ہنگامہ بلوائیان فرو ہوا تو بحفاظت تمام

Marfat.com

قلعہ الہ آباد مین پہونچا دیا اگرچہ اثناء راہ مین خطرہ کا اندیشہ تھا لیکن درمیان راہ علاقہ زمینداری راجہ صاحب کے بہائی بندونکا تھا ٹہکر این سناد کنور تعلقدار یہ بہدری اور تعلقدار دہیانوان نے مدد دی اور اپنے ملازمان کو ساتھ کر دیا بعد ایام غدر اس صلہ مین راجہ صاحب کو سند خیر خواہی اور ایک پنشن گورنمنٹ عالیہ ہند سے عطا ہوئی۔ راجہ صاحب کے دو بیٹے تہے اور ایک دختر رانی شیو پال کنور جو راجہ صاحب ریوان کو بیاہ گئین تہین اور بڑے بیٹے لال پرتاب سنگہ نے چاندہ ضلع سلطانپور کی لڑائی مین قتل ہو کر تمغہ بہادری حاصل کیا اور چہوٹے بیٹے بابو لچہمن سنگہ کو راجہ صاحب نے مواضعات شیخ پور۔ سہجنی۔ سیلواڑہ۔ کرم گنج۔ انتامؤ گذارۂ وجہ معاش مین عطا کئے اور بڑے لال پرتاب سنگہ مقتول کے پسر راجہ رام پال سنگہ کے نام علاقہ رام پور ہبہ کر دیا اور انکا نام داخل خارج سرکاری کاغذات مین ہو گیا بعد چند روز کے راجہ رام پال سنگہ نے مذہب اور طریق آبادی مین اختلاف پیدا کیا اسپر راجہ ہنومنت سنگہ ناخوش ہو گئے اور ہبہ کی منسوخی اور علاقہ کی بازیافت کا دعویٰ عدالت مجاز مین دائر کر دیا تب فیصلہ ثالثی یہ ہوا کہ اس علاقہ کی ذیل کالا کانکر پر بلا اختیار انتقال راجہ ہنومنت سنگہ اور ذیل دہارو پور و رام پور پر بلا اختیار انتقال راجہ رام پال سنگہ قابض رہین اور بعد وفات ایک دوسرے کے شخص باقیماندہ بلا اختیار انتقال تاحین حیات قابض رہے اور بعد وفات ہر دو راجگان علاقہ کا مالک مستقل بابو لچہمن سنگہ اور اونکے ورثاء ہونگے۔ راجہ ہنومنت سنگہ نے ۱۸۸۱ء مین وفات پائی تعلقداران اودہ مین اس علاقہ کے تعلقداران کی نشست کا چوتہا نمبر ہے۔ راجہ رام پال سنگہ بعد وفات راجہ ہنومنت سنگہ کل علاقہ پر قابض ہوئے یہ راجہ صاحب زبان فارسی مین ایرانیون کی صحبت سے درجہ اول کی قابلیت رکہتے تہے اردوے معلی لکہنؤ مین بڑے فصیح اور شاعر تہے زبان فارسی مین دیوان آپکا شایع ہو چکا ہے ہندی بہاشا کی تصنیفات بہی شایع ہو چکی ہین زبان سنسکرت کے ماہر اور زبان انگلش اور اوسکے علوم ادب کے پورے محقق تہے علاوہ اسکے زبان لاطینی۔ فرانسہ اور جرمنی مین

Marfat.com

بھی مداخلت رکھتے تھے راجہ صاحب عالی دماغ بلندی خیالات مین اپنا جواب نہین رکھتے تھے آپ ولایت مین تشریف لے گئے اور انڈین ایسوایشن کے جلسون مین شریک رہے اور انڈیا سوسایٹی کی صدارت فرماتے تھے ہوس آف کامنس مین نشست حاصل کرنیکی کوشش مین تھے کہ آپکی والدہ صاحبہ نے آپکو طلب کیا بموجب ارشاد مادر گرامی آپ ہندوستان مین واپس آئے اور چند روز بعد پھر آپ انگلینڈ مین پہونچے یہان رانی سوبھاؤ کنور آپکی زوجہ جو عالی خاندان فرمانروائیان راج ریوان سے تھین اور آپکے ہمراہ تھین فوت ہوگئین ادہر ہندوستان مین آپکے جد نامدار راجہ ہنومنت سنگھ نے بھی دنیا سے رحلت کی لہذا دوبارہ ہندوستان مین مراجعت کی راجہ صاحب کو اپنی زوجہ مرحومہ کے ساتھہ عشق صادق تھا اونکی نعش کو حنوط کراکے ایک صندوق مین محفوظ رکھہ چھوڑا تھا ساتھہ لائے اور کالا کانکر مین دریاے گنگا پر مطابق رسم ہنود دگدہ دیا گیا چند روز بعد پھر ولایت انگلینڈ مین تشریف لے گئے بباعث بدانتظامی علاقہ واپس آئے ہندوستان مین اپنے لایق تجربون سے بڑے بڑے کارنمایان کی قومی مجالس اور سرکاری معاملات مین صاحب الراے رہے چھہ سال تک لیجس لیٹو کونسل کے ممبر تھی اور عہدہ کے مجسٹریٹ تو ہمیشہ کے تھے راجہ صاحب کے لکچر - ایڈرس - آرٹیکل - یا مفلٹ یادگار زمانہ ہین اور فنون سپہگری نشانہ بازی بندوق - برچھا بازی شہسواری - ورزش - پیراکی - دوڑ وغیرہ مین فرد تھے اور علوم موسیقی مین کامل تھے کوئی ساز زمانے کا ایسا نہ تھا کہ جسکو خود نچھیر سکتے ہون ملکی صنعت اور حرفت سے آپکو دلچسپی تھی اس لئے بہت سے کارخانہ نیل اور ریشم وچرمی ریاست مین آپنے جاری کئے تھے خوش انتظام ایسے کہ انکے عہد مین حیثیت علاقہ المضاعف ہوگئی بہت سے دیہات خریداری مین آئے رفاہ عام کے لئے مدرسہ وہسپتال قایم کئے راجہ صاحب نے تاریخ ۲۹- فروری سنہ ۱۹۰۹ء کو بعارضہ فالج دنیا سے انتقال کیا بعد وفات راجہ رمیش سنگھ بھتیجہ انکے مسند نشین ریاست ہوئے راجہ رمیش سنگھ ایک نوجوان

Marfat.com

تعلیم یافتہ رئیس تہے فارسی۔ انگریزی۔ سنسکرت کے ماہر تہے افسوس چند روز مین سنہ مین انتقال کر گئی بعد وفات انکے راجہ اودہش نابالغ پسر انکے مسند نشین ریاست ہوئے بوجہ نابالغی رئیس علاقہ ماتحت کورٹ افوارڈس ہے اہل خاندان اس علاقہ کے مواضعات بہٹنی۔ برسنگہ پور۔ راے پور بگدہرہ۔ بلہا۔ ستیل مؤ۔ اجہارہ۔ چیرگڈہ۔ بہٹاری اسلوک نوڑیہا۔ سراے جگت سنگہ اور بجئی مؤ وغیرہ مین آباد ہین۔

## فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران رام پور

| نمبر شمار | نام آباد کنندہ | نام موضع جو آباد کیا گیا | نمبر شمار | نام آباد کنندہ | نام موضع جو آباد کیا گیا |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | راے اسکرن | رام پور خاص | ۱۹ | پرتاب سنگہ | پرتاب گڈہ |
| ۲ | ״ | راے اسکرن پور | ۲۰ | راے سنگرام سنگہ | سنگرام گڈہ |
| ۳ | رودر پرتاب شاہ | رودر پرتاب پور | ۲۱ | ״ | سنگرام پور |
| ۴ | ״ | رامان پور | ۲۲ | ״ | سراے سنگرام سنگہ |
| ۵ | ״ | رام پور | ۲۳ | ״ | جوت سنگرام سنگہ |
| ۶ | ״ | بیجو مؤ | ۲۴ | راے بہادر سنگہ | کرہ راے بہادر سنگہ |
| ۷ | ״ | رام پور والی | ۲۵ | ״ | بلی پور |
| ۸ | ״ | رام گڈہ ریلہ | ۲۶ | راے کسل سنگہ | کسل گڈہ |
| ۹ | ״ | سراے راے راجو | ۲۷ | لال بلونت سنگہ | لال گنج |
| ۱۰ | راے نوڈرمل | نوڈر پور | ۲۸ | لال بیری سال | رام پور تیائین |
| ۱۱ | بابو بیرشاہ | بیرشاہ پور | ۲۹ | ״ | مزرعہ جوت سنگہ |
| ۱۲ | دہارو شاہ | دہارو پور | ۳۰ | ״ | نیکنام پور |
| ۱۳ | راے جگت سنگہ | سراے جگت | ۳۱ | ״ | درہٹ |
| ۱۴ | جگدیش راے | جگدیش پور | ۳۲ | ״ | بازار جلیسر گنج |
| ۱۵ | برؤن سنگہ | سراے برؤن | ۳۳ | ״ | بازار شیو گنج |
| ۱۶ | راے مدن سنگہ | مدن گڈہ | ۳۴ | ״ | مزرعہ بختاور سنگہ |
| ۱۷ | راے جے سنگہ | سراے جے سنگہ | ۳۵ | راجہ ہنومنت سنگہ | کوٹ کالا کانکر |
| ۱۸ | راے شیام سنگہ | پورہ راے شیام سنگہ | ۳۶ | لال پرتاب سنگہ | کٹرہ پرتاب سنگہ |



Marfat.com

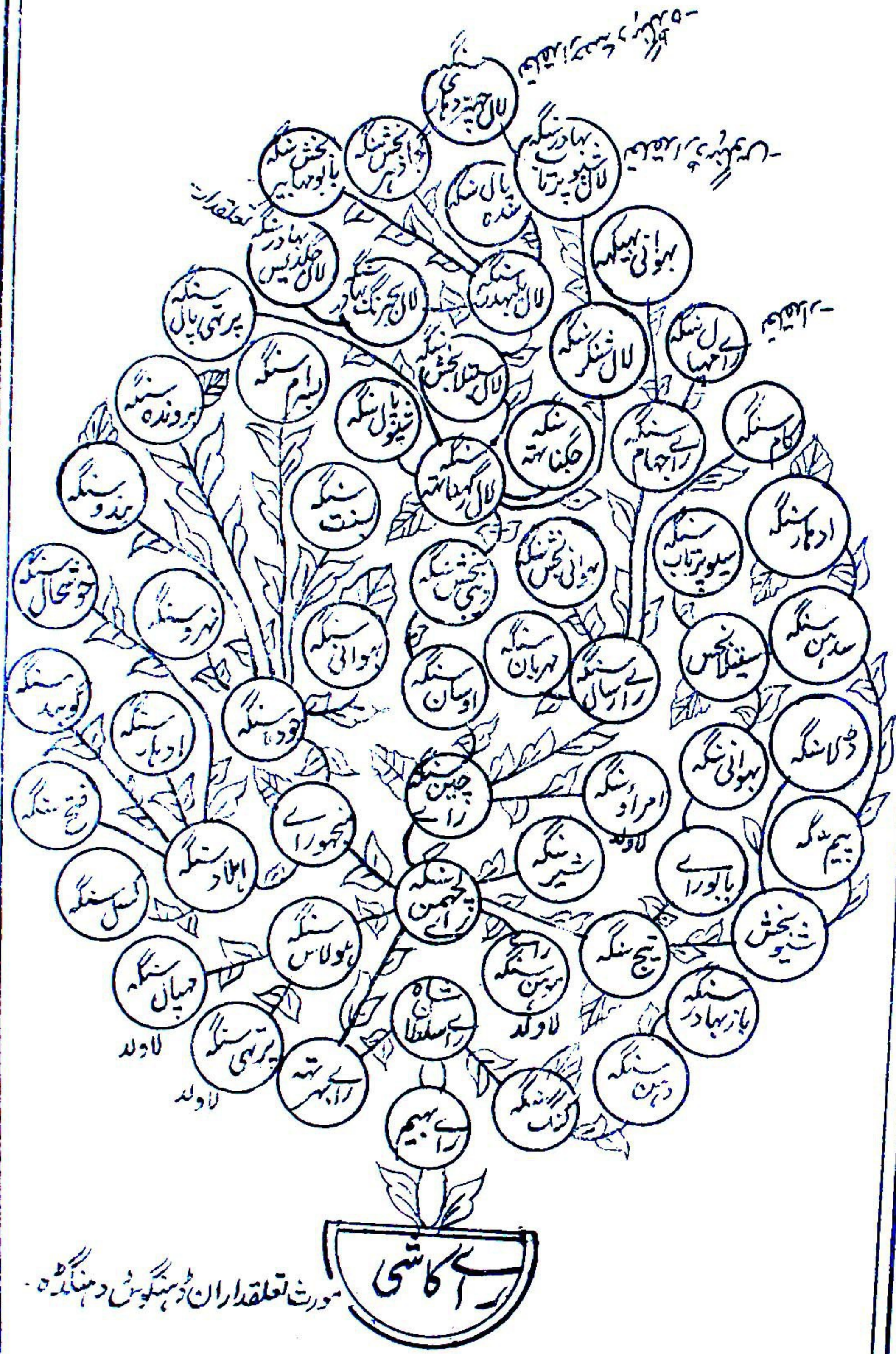


Marfat.com

# علاقہ ڈیرہ

راے کہیم کرن بعد وفات اپنے باپ کے مسند نشین ریاست ہوے اور مواضعات کہیم کرن پور۔ کہنوارہ ہردو کاشی پور۔ کاشی پور بساؤ آباد کیے اور انکے پانچ زوجگان تہین زوجہ اول سے دو بیٹے تہے بڑے بیٹے کلیان شاہ مالک ریاست ہوئے دوسرے لال شاہ لاولد فوت ہو گئے اور دوسری زوجہ سے بھگونت راے ایک بیٹے پیدا ہوے اور اونکو مواضعات بکہرا۔ اُمری سُنساری۔ نارا پور کنی۔ محمد آباد۔ کوٹلہ۔ وجہ معاش مین دیگئی تیسری زوجہ سے جادو راے اور ہرہر رتن اور ہرشنکر تین بیٹے پیدا ہوے اور انکو مواضعات کورہی۔ نارنگ پور۔ دلدری دونون۔ کاشی پور۔ سراے ببوین۔ اور چوتھی زوجہ سے ایک بیٹا فرخ شاہ پیدا ہوا انکی وجہ معاش مین موضع چکوندہ دیا گیا اولاد ان سب پسران کی مواضعات مصرحہ بالا مین موجود ہے اور پانچوین زوجہ سے کوئی اولاد نہین ہوئی اور کلیان شاہ مالک ریاست کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے منجملہ پسران مکتا شاہ نے سراے خاندیو وجہ معاش مین پایا تھا مگر وہ چوتھی پشت مین لاولد ہو گئے مابقی چارون بیٹون مین علاقہ تقسیم ہو گیا۔

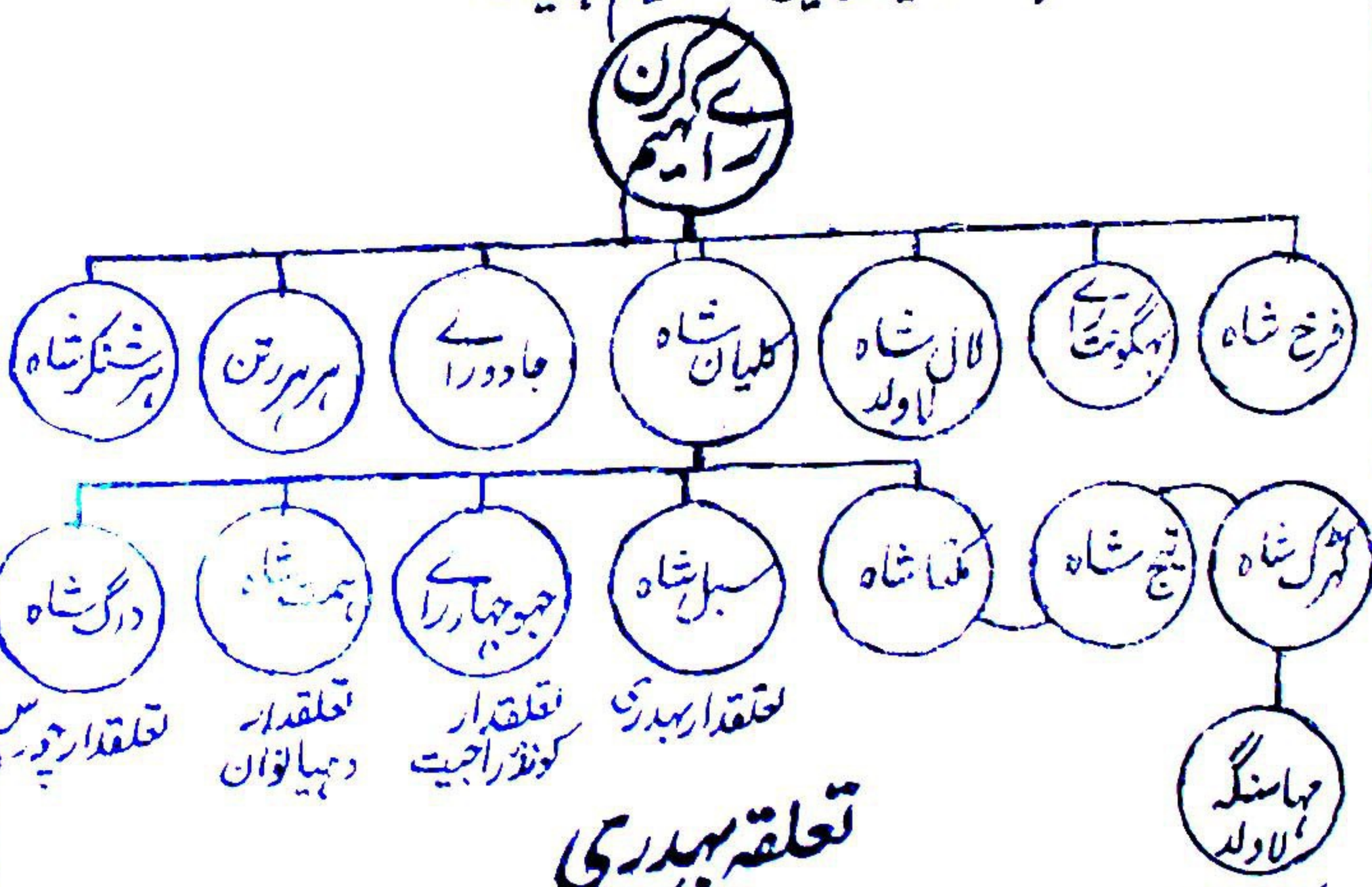


## تعلقہ بہدری

سبل شاہ مورث خاندان بہدری۔ نے جو دیہات تقسیم مین پائے تہے اونمین تالاب

Marfat.com

انگریزی تھی بابت جانشینی کے جھگڑے شروع ہوگئے۔ بابو برج اندر بہادر سنگھ نواسہ رائے مہپال سنگھ اور لال سیتلا بخش سنگھ اور لال شنکر سنگھ تعلقداران دہنگڈہ اور رانی جانکی کنور دختر خورد رائے مہپال سنگھ زوجہ راجہ بچے بہادر سنگھ تعلقدار دیولی پرتاب گڈہ دعویدار ہوئے اور ابتدائے عدالت سے تا عدالت العالیہ پریوی کونسل لڑائیان رہین آخر علاقہ استری دہن قرار پایا اور رانی جانکی کنور دختر خورد رائے مہپال سنگھ کو ملا اور جب رانی جانکی کنور نے وفات پائی تو پھر تنازعات برپا ہوئے تعلقداران دہنگڈہ دعویدار ہوئے اور لال شیو پرتاب بہادر سنگھ تعلقدار حصہ آنہ دہنگڈہ کو بوجہ اولاد اکبر کے علاقہ پوانسی عرف دہنگوس ملا لال شیو پرتاب بہادر سنگھ اس علاقہ کے پانیکی پوری مسرت نہ حاصل کرنے پائے تھے کہ اس علاقہ کو ایک آفت ناگہانی کا سامنا ہوگیا وہ یہ کہ رانی جانکی کنور متوفیہ نے اپنے شوہری علاقہ کے بچانیکی غرض سے بحین حیات اپنے شوہر کے ایک لاکھ روپیہ بکفالت جائداد علاقہ پوانسی بنک لمیٹڈ الہ آباد سے قرض لیا تھا بنک کی جانب سے عدالت مجازمین دعوی ہوا عدالت ابتدائی سے تا عدالت العالیہ جوڈیشل کمشنر اودہ بنک کی ڈگری ہوتی گئی اصل تو زر کثیر اور زمان دراز کا حساب سود اور خرچہ عدالت عوض اس علاقے کے سامان رخصتی نظر آتے تھے چونکہ لال صاحب ایک شخص فیاض اور خدا پرست تھے عدالت العالیہ پریوی کونسل مین انکی طرف سے اپیل ہوا اور وہ منظور ہوگیا اور کامیاب ہوگئے اسوقت حالت علاقہ دہنگوس کی نہایت اچھی ہے۔

علاقہ دہنگڈہ کا مورث اعلیٰ رائے اوسان سنگھ جب فوت ہوا تو اونکے بعد اونکے بیٹے رائے بخش سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے بعد انکے بیٹے لال رگھوناتھ سنگھ مالک ریاست ہوئے چونکہ اس علاقہ کے رئیس حاضر باش کچہری ناظمان وچکلہ داران شاہ اودہ کے تھے ناظمان شاہی نے گیارہ مواضعات علاقہ پوانسی سے برآمد کرکے شامل علاقہ دہنگڈہ کرادی تھی اب تک علاقہ دہنگڈہ ایک رئیس کی ماتحتی مین تھا لال رگھوناتھ سنگھ کے کئے بیٹے تھے لال رگھوناتھ سنگھ نے موضع تریانوان اپنے چھوٹے بیٹے بابو جگناتھ سنگھ کو وجہ معاش مین دیدیا تھا جسکے چند اجزا اب تک قبضہ ورثاء بابو جگناتھ سنگھ ہین بقیہ علاقہ

Marfat.com

دہنگڈہ باتفاق باہمی حصہ ۹ اور حصہ ۷ مین تقسیم ہوگیا حصہ ۷ آنہ لال شنکر سنگہ کو ملا اور بعد وفات انکے لال شیوپرتاب بہادر سنگہ مالک ہوئے انہون نے ازروے ہبہ تملیکی اپنے بیٹے لال چہتر دہاری سنگہ کو عطا کر دیا لال چہتر دہاری سنگہ ایک نوجوان لایق رئیس ہین اور حصہ ۹ کے مالک لال ستیلا بخش سنگہ ہوئے یہ لال صاحب اپنے وقت کے بڑے منتظم تہے اب انکے پوتے لال جگدیس بہادر سنگہ مالک ریاست ہین حصہ ۷ و ۹ ازروے بٹوارہ مکمل تقسیم ہے اہل خاندان علاقہ جات ڈہنگوس اور دہنگڈہ مواضعات امری کوٹلہ ۔ بلّا ۔ ٹانڈہ ۔ چورنگ ۔ جیچند پور ۔ پٹنہ اور رائے کاشی پور مین آباد ہین ۔

## فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران ڈہنگوس و دہنگڈہ

| نمبر شمار | نام آباد کرنیوالے کا | نام موضع جو آباد کیا گیا | نمبر شمار | نام آباد کرنے والے کا | نام موضع جو آباد کیا گیا |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رائے کاشی | رائے کاشی پور | ۱۲ | رائے موہن سنگہ | موہن گڈہ |
| ۲ | ر ر | رائے گڈہ | ۱۳ | فتح سنگہ | پورہ فتح سنگہ |
| ۳ | رائے سلطان شاہ | سلطان پور | ۱۴ | رائے منجہو | پورہ منجہو رائے |
| ۴ | رائے بہر تہہ | بہر تہہ گڈہ | ۱۵ | رائے مہپال سنگہ | بہاری گنج بازار |
| ۵ | رائے کنک سنگہ | کنک سنگہ پور | ۱۶ | اوسان سنگہ | اوسان گنج بازار |
| ۶ | رائے لچھمن سنگہ | لچھمن گڈہ | | | |
| ۷ | رائے دہن سنگہ | دہنگڈہ | | | |
| ۸ | رائے ہولاس سنگہ | ہولاس گڈہ | | | |
| ۹ | رائے تیج سنگہ | تیج گڈہ | | | |
| ۱۰ | رائے تیج سنگہ | تیج پور | | | |
| ۱۱ | ر ر | سرمایانوان | | | |

Marfat.com

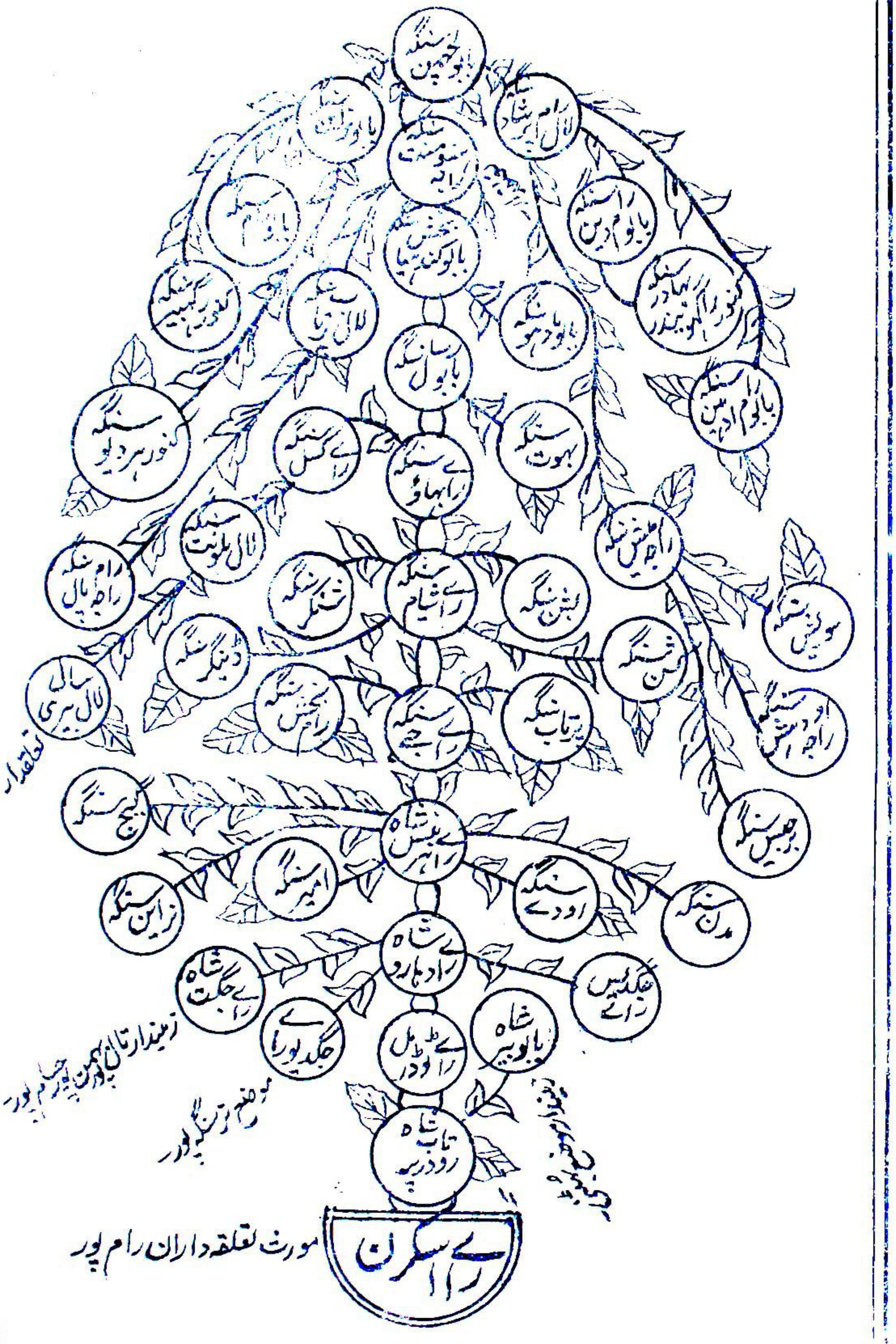
بابو لچھمن سنگھ
لال رام پرشاد سنگھ
بابو رام دین سنگھ
کنور راگھویندر بہادر سنگھ
بابو مادھو سنگھ
بابو رسال سنگھ
بابو رام ادھین سنگھ
بہوت سنگھ
راجہ بھاؤ سنگھ
راے کسل سنگھ
کنور ہردیو سنگھ
لال بلونت سنگھ
راجہ پال سنگھ
راجہ بیش سنگھ
راے شیام سنگھ
بشن سنگھ
شنکر سنگھ
ڈینگر سنگھ
سوریش سنگھ
کشن سنگھ
لال بیری سال
راجہ اودھش سنگھ
پرتاب سنگھ
راے جے سنگھ
رام بخش سنگھ
برجیس سنگھ
گنج سنگھ
راے ہربنس شاہ
امیر سنگھ
نراین سنگھ
اودے سنگھ
مدن سنگھ
راے دھارو شاہ
راے جگت شاہ
جگدیس راے
جگدیو راے
راے ٹوڈرمل
بابو بیر شاہ
تاب شاہ رودر پرتاپ
زمیندار تال پور بہمن پور حسام پور
موضع ترسنگھ پور
زمیندار موضع بہٹنی
راے اسکرن
مورث تعلقہ داران رام پور



Marfat.com

# تعلقہ ڈہنگوس

راے کاشی مورث تعلقداران ڈہنگوس نے اپنی ریاست کا مقام ڈہنگوس قرار دیا اور بعد وفات انکے بیٹے راے ہیم سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے بیٹے سلطان شاہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے دو بیٹے پیدا ہوے بڑے راے بہرتہہ مالک ریاست ہوئے اور چہوٹے بیٹے بابو کنک سنگہ کو موضع چورنگ وجہ معاش مین دیا گیا اور جب بابو کنک کے پوتے باز بہادر سنگہ لاولد فوت ہوگئے تو یہ موضع شامل علاقہ ریاست ہوگیا اور بعد وفات راے بہرتہہ انکے بیٹے راے لچہمن سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے چہہ بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے چین سنگہ مالک ریاست ہوے اور دوسرے تیج سنگہ کو موضع بہٹارہ و چورنگ اور تیسرے شیر سنگہ کو مواضعات سراے غریب اور رومتی پور اور چوتہے منجہو راے کو مواضعات جیچندپور۔ بہلائی۔ کسیمر۔ چورنگ۔ بلا۔ ٹانڈہ۔ راے کاشی پور۔ جہنگور ملکیا۔ مہیوا اور پانچوین ہولاس راے کو موضع دہموہن وجہ معاش مین دیا گیا اور چٹہی موہن سنگہ لاولد فوت ہوئے راے چین سنگہ کے دو بیٹے پیدا ہوئے بعد وفات انکے بڑے راے رسال سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور چہوٹے راے اوسان سنگہ کو بیالیس گاؤن معاش مین دیگئی اسوقت سے علاقہ کے دو تعلقدار شمار ہونے لگے ایک تعلقدار پوانسی ڈہنگوس اور دوسرا تعلقدار دہنگڈہ تعلقدار پوانسی راے رسال سنگہ کے چار بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے جہام سنگہ مالک ریاست ہوئے دوسرے مہربان سنگہ کو موضع امراؤ پتہا اور تیسرے ہردو کام سنگہ کو روز چہتوا آراضی سیر اور چوتہے بہوانی بخش سنگہ کو مواضعات رام گڈہ اور رنجیت گڈہ وجہ معاش مین دیگئی بعد چند روز کے تینون بہائی لاولد فوت ہوگئے مواضعات جو اونکو وجہ معاش مین دئے گئے تہے شامل علاقہ ریاست ہوئے اور بعد وفات راے جہام سنگہ انکے بیٹے راے مہپال سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے مگر انکے کوئی اولاد نرینہ نہین تہی انکی بیوہ ٹہکراین کیلاش کنور مالک ریاست ہوئی اور ۱۸۷۳ء مین جب انہون نے وفات پائی اسوقت عملداری

Marfat.com

وچاہات وباندہ کی تعمیرات کین اور موضع ڈیرہ مین سبل گڈہ آباد کیا انکے دو بیٹے پیدا ہوئے
بڑے بکرم شاہ مالک ریاست ہوے اور چھوٹے کرت شاہ کو موضع سرائے سید خان
وجہ معاش مین دیا گیا رائے بکرم شاہ نے سبل گڈہ کی سکونت ترک کرکے اپنے علاقہ مین
بہدر کالی کی جاے استہاپت کے نام سے ایک موضع آباد کیا جسکا نام بہدری معروف ہوا
اور اوس مین کوٹ بکرم گڈہ کی تعمیر کی اور سکونت اختیار کی اسوقت حیثیت علاقہ
کم تہی انکے تین بیٹے ہوے بڑے رائے چتر سنگہ مالک ریاست ہوئے اور موضع بسیہا
نین بازار اور کوٹ چتر گڈہ تعمیر کرایا دوسرے کام سنگہ لاولد فوت ہوگئے تیسرے پرتاب سنگہ
کو موضع غریب پور وجہ معاش مین دیا گیا اور رائے چتر سنگہ کے دو بیٹے ہوے بڑے
رائے رام سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور چھوٹے رائے تلک سنگہ کو موضع رسولپور
وجہ معاش مین دیا گیا رائے رام سنگہ کے تین بیٹے ہوے بڑے رائے گندہرپ سنگہ مالک
ریاست ہوئے دوسرے رائے جیت سنگہ نے ملازمت بادشاہ دہلی اختیار کی تہی جسکی باعث
اس علاقہ کی حیثیت المضاعف ہوگی جب رائے گندہرپ سنگہ لاولد فوت ہوے تو
رائے جیت سنگہ دہلی مین تہے ملازمت شاہی سے استعفا دیدیا بوقت رخصت عالیگہر
بادشاہ دہلی کے حضور سے انکی عمدہ خدمات کے صلہ مین ایک خلعت گران بہا اور خطاب
رائے عطا ہوا اور حسب فرمان شاہی آٹھ مواضعات شاہ پور۔ بانے مؤ۔ بکرم پور۔ تلوری
مہیوا۔ سرائے کسوت۔ بسیہارا پور اور گوپال پور بندہن معاف عطا ہوئے جب رائے
جیت سنگہ بہدری مین آئے اور مسند نشین ریاست ہوئے تو موضع سکردہ مین کوٹ
تعمیر کرایا اور وہان سکونت اختیار کی انکی زوجہ اول کے نام موضع مؤ دارا تہا کیونکہ زوجہ
مذکور کے مورثان آبائی کو سرکار دہلی سے معاف عطا ہوا تہا جب اس زوجہ نے وفات پائی
تو یہ بہی شامل علاقہ بہدری ہوگیا اور بعد وفات رائے جیت سنگہ اونکے چھوٹے بہائی
رائے گرور سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکی وفات پر انکا بیٹا رائے
دلجیت سنگہ مسند نشین ریاست ہوا اس تعلقدار کے زمانے مین نواب آصف الدولہ
بہادر والی اودہ بتقریب دورہ وارد علاقہ بہدری ہوا تہا اور اس تعلقدار کی خدمات سے

Marfat.com

خوش ہوکر معافیات سابقہ بحال رکھی گئین نہین اور خلعت فاخرہ سے ممتاز کئے گئے
رائے دلجیت سنگھ نے موضع دہمنی آباد کیا اور اوس مین کوٹ تعمیر کرایا مگر مرزا جان ناظم شاہ
اودہ سے لڑائی ہوگئی اور ۱۷۴۸ء مین قتل ہوگئے بعد انکے رائے اظلم سنگھ انکے بیٹے مسند
نشین ریاست ہوئے مگر انہون نے بھی سرکاری خراج ادا نہین کیا اسوجہ سے ناظم شاہی نے انکو
گرفتار کرکے لکھنؤ کو بھیجدیا تہا انکی عدم موجودگی مین ٹہکراین شیوراج کنور زوجہ انکی قابض
علاقہ ہوگئین اور ناظم شاہی سے لڑائی شروع ہوگئی اور آٹھ روز تک محاصرہ رہا
آخر لکھنؤ سے حکم شاہی بنام ناظم صادر ہوا کہ بہادر ٹہکراین کو تعلقہ بہدری چھوڑدیا جاوے
۱۸۱۵ء مین رائے اظلم سنگھ نے لکھنؤ کے قید سے رہائی پائی اور قابض علاقہ ہوئے انکے
تین بیٹے تہے بڑے رائے گوپال سنگھ جو بحین حیات اپنے باپ کے مسندنشین ریاست
ہوئے چھوٹے بیٹے رائے جگموہن سنگھ کو یہہ بات پسند نہ آئی اور کبیدہ خاطر ہوکر
ملک پنجاب کی طرف چلے گئے اور سرکار رنجیت سنگھ والی ریاست لاہور مین ملازمت
اختیار کی کچھ دنون بعد عمدہ خدمات کے بدل مین صوبہ داری کشمیر پر مختار ہوئے اور
شدہ شدہ یہہ خبر علاقہ بہدری مین پہونچی ٹہکراین شیوراج کنور فراق فرزند مین بیقرار
رہتین نہین اور رائے اظالم سنگھ مرچکے تہے ٹہکراین نے متواتر خطوط کشمیر مین رائے جگموہن سنگھ کے
بلانیکو واسطے بھیجے مگر وہ نہ آئے تب خود ٹہکراین مذکور کشمیر مین گئین اور بیٹے سے ملاقات
ہوئی رائے جگموہن سنگھ کو بہدری مین آنا منظور نہین تہا لیکن مان کے حکم سے مجبور تہے آخر
بہدری مین واپس آئے اور یہان پہونچکر لوٹ مار علاقہ پر کمر باندہی نصیرالدین حیدر
بادشاہ لکھنؤ کے عہد دولت مین حیثیت علاقہ اور زیادہ ہوگئی احسان حسین خان
ناظم شاہی سے بابت ادائے جمع سرکاری جہگڑا ہوگیا ناظم نے پچاس ہزار آدمیون سے
بارہ روز تک بہدری کا محاصرہ رکھا بعد مین صلح ہوگئی اسکے دو برس بعد پہر ناظم شاہی سے
تکرار ہوئی اور اس معرکہ مین کل تعلقداران بسین شریک بہدری تہے سبب لڑائی کا
یہہ تہا کہ مالگذاری زیادہ طلب کیجاتی تہے شروع مین بمقام دہارو پور تعلقدار رام پور سے
ناظم شاہی سے جنگ ہوئی اور ناظم نے شکست کہائی پہر ناظم نے ایک فوج کثیر کے ساتہہ



Marfat.com

بہدری پر حملہ کیا راے گوپال سنگہ اور جگموہن سنگہ اور بشنا تہہ سنگہ نے چاہا کہ تینون بہائی بہدری سے عملداری انگریزی مین جو قریب تر تہی چلے جاوین اس ارادہ سے وہ بمقام رام چورہ عملداری انگریزی مین پہونچ گئے مگر ناظم شاہی انکے تعقب مین جا رہا تھا تعلقداران کے ساتھہ آدمی کم تہے اور ناظم کے ہمراہ فوج کثیر تہی لڑائی ہوئی اور تینون بہائی قتل ہو گئی منجانب سرکار انگریزی ناظم کی دست اندازی عملداری غیر مین کرنے کی شکایت ہوئی اسپر شاہ اودہ نے ناظم کو برخاست کر دیا راے گوپال کے قتل ہو جانے پر اونکا بیٹا راے امرناتہہ سنگہ نابالغ مسند نشین ریاست ہوا اور ٹہکراین شیوراج کنور راے امرناتہہ سنگہ کی دادی منتظم علاقہ رہین پہر کوئی فساد نہین ہوا لیکن راے امرناتہہ سنگہ لاولد فوت ہوئے تب اونکی بیوہ ٹہکراین سناتہہ کنور قابض علاقہ ہوئین بعہد محمد علیشاہ اودہ فیمابین تعلقداران بہدری اور ڈہنگوس بابت سر موضع راے گڈہ تنازع درپیش ہوا اور نوبت لڑائی کی پہونچی فوج بہدری نے بلا سردار مذکور لڑنے سے انکار کیا تب ٹہکراین سناتہہ کنور نے اپنے شوہری خاندان قریب ترین رسولپور سے راے جگت بہادر سنگہ کو منتخب کر کے مسند نشین ریاست کیا راے جگت بہادر سنگہ عقلمند تعلقدار نہین تہے اور انکے کوئی اولاد بہی نہین تہی اس لئے انہون نے اپنے خاندان قریب ترسے راے سر بجیت سنگہ کو مستحق ریاست سمجہکر اپنا متبنی کیا اور ۱۸۷۸ء مین راے جگت بہادر سنگہ فوت ہوئے راے سر بجیت سنگہ اوسوقت نابالغ تہے مسند نشین ریاست ہوئے عملداری سرکار انگریزی تہی علاقہ ماتحت کورٹ آف وارڈس ہو گیا اور بلوغیت پر قابض علاقہ ہوئے راے سر بجیت سنگہ نے انتظام علاقہ عمدہ کیا یہ تعلقدار مہمان نواز رعایا پرور تہے افسوس نوجوانی مین ۱۸۹۶ء کو دنیا سے رحلت کر گئے اور وقت وفات انکے خزانہ مین کئے لاکہہ روپیہ موجود تہا اسقدر اندوختہ باوجود خوش معاملگی خاندان بیین مین کسی رئیس کے پاس نہین تہا راے سر بجیت سنگہ کے بیٹے راے کرشن پرشاد سنگہ جو ۱۳ مئی ۱۸۸۴ء مین پیدا ہوئے تہے مسند نشین ریاست ہوئے اور بوجہ نابالغی علاقہ ماتحت کورٹ آف وارڈس ہوا اور تاریخ ۱۸- فروری ۱۹۰۵ء مین بوقت بلوغ واگذاشت ہو کر انکے قبضہ مین آیا اور دوران کورٹ آف وارڈس مین



Marfat.com

اندودہ رائے سربجیت سنگھ اور علاقہ کی بچت سے موضع بیتی حقیت ماتحتی عالی وشمسپور اور چند دیہات علاقہ پٹی سیف آباد حصہ امین خرید کئے گئے حیثیت علاقہ بہدری عمدہ ہے رئیس بہی ایک نوجوان ہین - اہل خاندان اس علاقہ کے مواضعات رسولپور - غریب پور - سرائے سیدن - اُمری بزرگ - مانڈر بہاسون - کورہی بنسیارہ ہیم کرن پور گنی - کوتلہ - چکوند - بابو رائے جہانپور مین آباد ہین -

# فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران بہدری

| نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع | نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رائے سبل شاہ | سبل گڈہ | ۱۴ | رائے گرور سنگھ | گرور گنج |
| ۲ | بکرم شاہ | بہدری | ۱۵ | رائے دلجیت سنگھ | دہمی پور |
| ۳ | 〃 | بکرم گڈہ | ۱۶ | رائے ظالم سنگھ | ظالم گنج |
| ۴ | 〃 | تلوری | ۱۷ | رائے گوپال سنگھ | پورہ گوپال سنگھ |
| ۵ | رائے کیرت سنگھ | سرائے کیرت | ۱۸ | 〃 | لال گنج |
| ۶ | رائے چتر سنگھ | چتر گڈہ | ۱۹ | 〃 | لال گوپال گنج |
| ۷ | رائے کام سنگھ | سرائے کام سنگھ | ۲۰ | رائے امرناتھ سنگھ | بازار امرناتھ سنگھ |
| ۸ | پرتاب سنگھ | پرتاب گڈہ | ۲۱ | ٹھکرائن سنتا تھہ کنور | بازار سنتا تھہ کنور |
| ۹ | رائے رام سنگھ | رام پور | ۲۲ | رائے کرشن پرشاد سنگھ | بازار کنور گنج |
| ۱۰ | 〃 | رام گڈہ بنوہی | | | |
| ۱۱ | 〃 | امان پور | | | |
| ۱۲ | 〃 | دریا پور | | | |
| ۱۳ | رائے رام سنگھ | سرائے رام سنگھ | | | |

Marfat.com

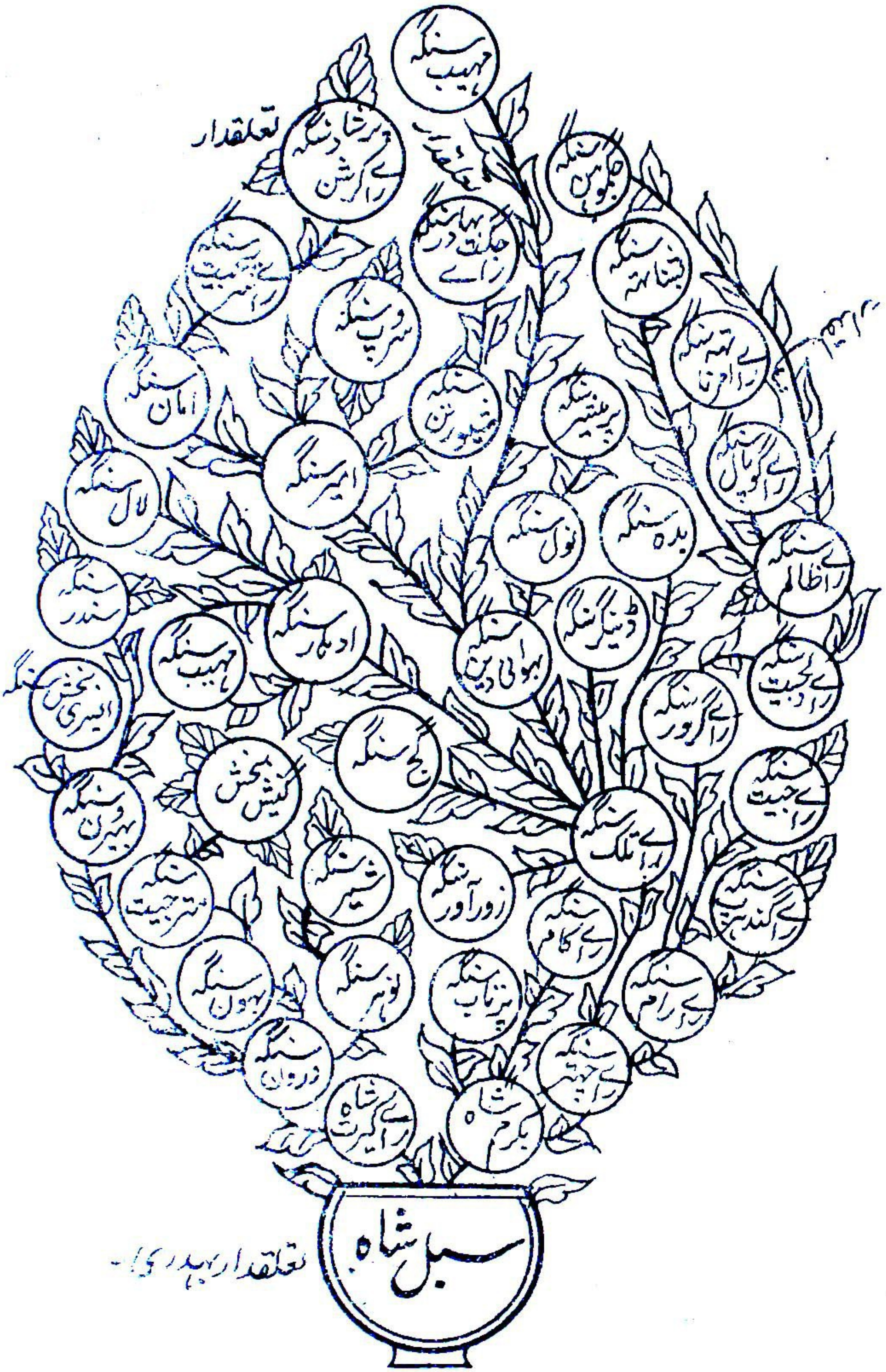
تعلقدار
مہیب سنگہ
پرشاد سنگہ
رائے کرشن
جگموہن سنگہ
جگت بہادر سنگہ
رائے
بشناتھ سنگہ
سروپ سنگہ
رائے امرناتھ سنگہ
امان سنگہ
شیو رتن سنگہ
پرمیشر سنگہ
رائے گوپال سنگہ
امیر سنگہ
لال سنگہ
نول سنگہ
بدہ سنگہ
رائے ظالم سنگہ
سندر سنگہ
ادہار سنگہ
ڈینگر سنگہ
بہوانی دین سنگہ
مہیب سنگہ
رائے دلجیت سنگہ
ایسری بخش سنگہ
رائے گرور سنگہ
گج سنگہ
گنیش بخش
رائے جیت سنگہ
بہیرن سنگہ
رائے تلک سنگہ
شیر سنگہ
زور آور سنگہ
رائے گندہرپ سنگہ
مترجیت سنگہ
رائے کام سنگہ
بہون سنگہ
نوہر سنگہ
پرتاب سنگہ
رائے رام سنگہ
درون سنگہ
رائے چہتر سنگہ
رائے کیرت شاہ
بکرم شاہ
سبل شاہ
تعلقدار بہدری

Marfat.com

# تعلقہ کونڈراجیت عرف شمشپور

رائے جہوجہار مورث تعلقداران کونڈراجیت موضع ڈیرہ سے علیحدہ ہوکر موضع کونڈراجیت مین اقامت گزین ہوا ان کے تین بیٹے تھے بڑے رائے کھڑگ مسند نشین ریاست ہوئے دوسرے جنگ بہادر سنگہ کو موضعات برنان اور جیسانوان جہ معاش مین دیئے گئے اور تیسرے باز بہادر سنگہ کو موضع بہریا کبیر پور دیا گیا اور رائے کھڑگ سنگہ کے بعد انکا بیٹا رائے شیو درشن سنگہ مالک ریاست ہوا اور انکے بعد رائے لوچن سنگہ انکا بیٹا مسند نشین ریاست ہوا رائے لوچن سنگہ سرکار دہلی مین ممتاز تھے بادشاہ نے موضع ہتگوان انکو معاف عطا کیا تھا مگر نواب سعادت علیخان نے اسپر مالگذاری تخصیص کردی رائے لوچن سنگہ کے دو بیٹے تھے بڑے رائے بیر بہدر سنگہ مالک ریاست ہوئے اور دوسرے زبردست سنگہ کو صرف عیسگہ اراضی موضع کونڈراجیت مین دیگئی رائے بیر بہدر سنگہ کی وفات پر ان کے بیٹے شیو دین سنگہ مالک ریاست ہوئے اور انکے تین بیٹے تھے بڑے رائے اجود ہیا بخش سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے یہہ نہایت عقلمند اور ہوشیار رئیس تھے بجلدوئی خیر خواہی اور حاضر باشی کچہری حکام شاہ اودہ دونون پشت موضع لروان کے نانکار مین سرکار شاہ اودہ سے عطا ہوئین اور من بعد بہت دیہات بزور شمشیر دوسرون کے انہون نے اپنے قبضہ مین کرلئے اسوقت حیثیت علاقہ کونڈراجیت المضاعف ہوگئی ان کے چار بیٹے تھے بڑے رائے مہپال سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے دوسرے بختاور سنگہ اپنے بھائی کے شریک رہے تیسرے گلاب سنگہ کو موضع بہیسانہ اور چوتھے سرنام سنگہ کو موضع ساجا وجہ معاش مین دیا گیا اور رائے مہپال سنگہ کے ایک بیٹا لال لسیشر بخش پیدا ہوا اور انکے ایک بیٹا رائے لچھمن سنگہ پیدا ہوا لال لسیشر بخش سنگہ رائے مہپال سنگہ کی حیات مین فوت ہوگئے لہذا بعد وفات رائے مہپال سنگہ انکا پوتا رائے لچھمن سنگہ مسند نشین ریاست ہوا اور اوسوقت ٹھکراین مہیش کنور بیوہ رائے مہپال سنگہ اور ٹھکراین بیجناتھہ کنور بیوہ لال لسیشر بخش سنگہ موجود تھین مگر ۱۲۵۵ فصلی مین علاقہ کونڈراجیت

Marfat.com

کی قبولیت سرکار اودہ سے بنام الیسری بخش سنگہ پسر بجنا ور سنگہ ہو گئی اسپر تنازعات
برپا ہوئے ٹھکراین بیجناتھہ کنور دعویدار ریاست ہوئین کچہ لوگ طرف دار ٹھکراین
اور کچہ لوگ طرف دار لال الیسری بخش سنگہ ہوئے عملداری شاہ اودہ کی تہی کبہی قبولیت
علاقہ بنام ٹھکراین اور کسی سال مین بنام لال الیسری بخش سنگہ ہوتی تہی اس درمیان مین
جو وارث علاقہ سے علیحدہ کیا جاتا تہا اوسکا پیشہ لوٹ مار علاقہ کا تہا ان جہگڑون کے
رفع کرنیکی غرض سے ٹھکراین سبناتھہ کنور بہیڑی اور راجہ مادہو سنگہ رئیس امیٹھی درمیان
مین پڑے اور ٹھکراین بیجناتھہ کنور نے باتفاق ان دونون تعلقدارون کے لال چتر پال سنگہ
پسر لال الیسری بخش سنگہ کو اپنا پسر متبنّی کیا اور ۱۲۵۸ فصلی مین قبولیت علاقہ بنام
لال چتر پال سنگہ کرادی لیکن یہ انتظام بہی بحال نہ رہا اور ٹھکراین بیجناتھہ کنور نے اس
تبنیت پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک دوسرے فرزند لال رگہوراج سنگہ پسر بابو اجمیر سنگہ
بن گلاب سنگہ کو اپنا راس نشین کیا اس مابین مین عملداری انگریزی ہو گئی تو ٹھکراین نے
علاقہ کے چار حصے کر کے چار حصہ دار بنائے اور گورنمنٹ انگریزی سے اسناد اس
علاقہ کے چارون حصہ دار کے نام یعنے ٹھکراین بیجناتھہ کنور اور لال چتر پال سنگہ و لال
سورج پال سنگہ و لال چندر پال سنگہ بحصص مساوی مرتب کرادین حالانکہ بعد منظوری
پہران اسناد کی شکستگی کا دعویٰ عدالت مجاز مین منجانب ٹھکراین دائر ہوا مگر اسناد
عطیہ گورنمنٹ بحال رہین اور چار تعلقدار قرار پا گئے بعد مین علاقہ از روے بٹوارہ
مکمل تقسیم ہوا اور چار محال یعنے محال بڈگون و محال شمس پور و محال کانٹی و محال ہتگوان
ہو گئے اب ٹھکراین نے لال رگہوراج سنگہ پسر متبنّی کو بہی اپنے پاس سے جدا کر دیا لیکن
ٹھکراین کے مرنے پر محال بڈگون پر نام لال رگہوراج سنگہ بحیثیت متبنّی ٹھکراین
داخل خارج کاغذات ملکیت مین ہو گیا چونکہ علاقہ ٹھکراین زیر بار قرضہ تہا اس لئے یہ علاقہ
واسطے ادائے زر قرضہ ماتحت کورٹ آف وارڈس ہو گیا سنہ ۱۹۰۲ء مین قرضہ ادا ہو کر علاقہ
کورٹ آف وارڈس سے واگذاشت ہو کر مقبوضہ لال رگہوراج سنگہ ہوا اس درمیان مین
لال سورج پال سنگہ تعلقدار محال ہتگوان برادر حقیقی لال رگہوراج سنگہ نے لاولد

Marfat.com

وفات پائی یہ علاقہ کچھ دنون اونکی بیوہ کا مقبوضہ رہا اور جب وہ بھی فوت ہوئین تو یہ علاقہ لال رگھوراج سنگھ کو ملا۔

ان ہر چہار علاقہ جات کے اہل خاندان مواضعات کونڈ راجیت، ۔ سرائے مہاسنگھ ۔ نارنگ پور ۔ برنان ۔ ساجا ۔ اور دیوری مین آباد ہین۔

# فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران محالات کونڈراجیت شمس پور

| نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع | نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رائے جوجہار | سرائے جوجہار | ۹ | رائے بیربھدر سنگھ | بیرشاہ پور |
| ۲ | کھڑک رائے | کھرگا پور | ۱۰ | رائے شیودین سنگھ | بازار ڈیرہ |
| ۳ | ؍؍ | کھرگی پور | ۱۱ | رائے اجودھیا بخش سنگھ | بازار اجودھیا گنج |
| ۴ | رائے لوچن سنگھ | لوچن پور | ۱۲ | رائے مہپال سنگھ | بازار مہپال گنج |
| ۵ | ؍؍ | ہرشس پور | ۱۳ | بابو بختاور سنگھ | پورہ بختاور |
| ۶ | رائے شیودرشن سنگھ | شیوگڈہ | ۱۴ | لال لبشیر بخش سنگھ | بازار کنڈہ |
| ۷ | ؍؍ | شیورام پور | ۱۵ | لال لچھمن سنگھ | بازار لچھمن گنج |
| ۸ | رائے شیودین سنگھ | شیرگڈہ | | | |

Marfat.com

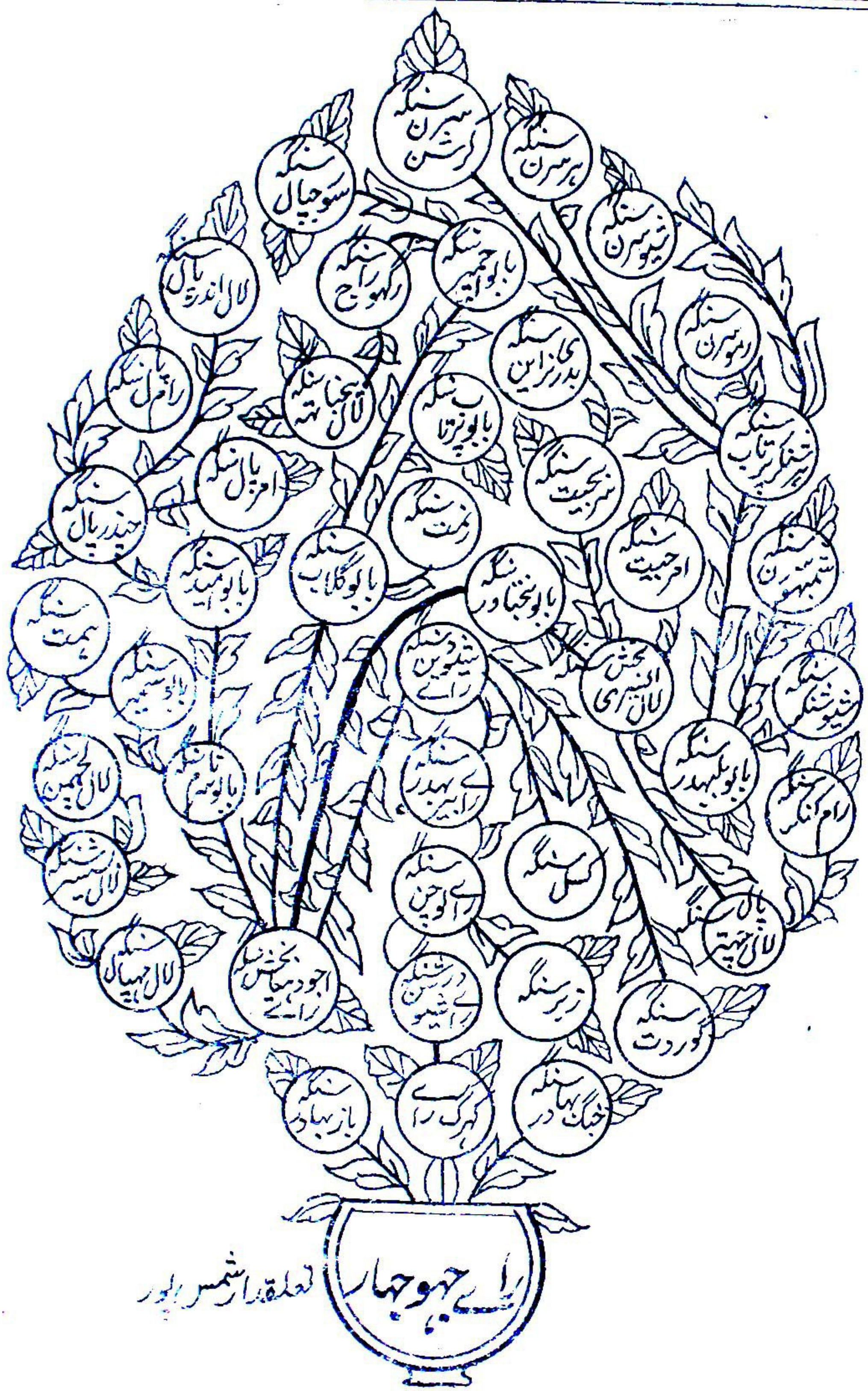

کرشن سرن سنگھ
ہرسرن سنگھ
سوچپال سنگھ
شیوسرن سنگھ
بابو اجمیر سنگھ
رگھوراج سنگھ
لال اندرپال سنگھ
رموسرن سنگھ
بدری نراین سنگھ
رام پال سنگھ
لال بیجناتھ سنگھ
بابو پرتاب سنگھ
ہرشنکر پرتاب سنگھ
امرپال سنگھ
سربجیت سنگھ
چندرپال سنگھ
رنمت سنگھ
امرجیت سنگھ
شمبھورن سنگھ
بابو امید سنگھ
بابو گلاب سنگھ
بابو بختاور سنگھ
ہمت سنگھ
شیودین رائے سنگھ
لال انسری بخش سنگھ
شیوشنکر سنگھ
بابو سمیر سنگھ
بابو بلبھدر سنگھ
رام کنکر سنگھ
لال لچھمن سنگھ
بابو سرتام سنگھ
رائے بیربھدر سنگھ
کسل سنگھ
لال رشیر سنگھ
رائے لوچن سنگھ
لال چھتر سنگھ
لال مہپال سنگھ
اجودھیا بخش سنگھ رائے
درشن سنگھ رائے شیو
زبر سنگھ
گوردت سنگھ
باز بہادر سنگھ
کہرک رائے
جنگ بہادر سنگھ
رائے جہوجہار
تعلقدار شمس پور


Marfat.com

# تعلقہ دہیانوان

ہمت شاہ موسسٹ تعلقدار دہیانوان نے علاقہ ڈیرہ کی تقسیم مین جو حصہ پایا اوسمین موضع دہیانوان کو اپنا دارالریاست قرار دیا بعد انکے بیٹے بابو رام بخش سنگہ مالک ریاست ہوئے اور انکے دو بیٹے تھے بڑے بابو دیبی بخش سنگہ مالک ریاست ہوئے اور بعد انکے برادرزادہ بابو بھیرون بخش سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے تین بیٹے تھے بڑے بابو اجیت سنگہ بعد وفات اپنے باپ کے مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے بعد بڑے بیٹے بابو شیودت سنگہ گدی نشین ہوئے اور انکو سند تعلقداری ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ انگریزی سے عطا ہوئی ایام غدر ۱۸۵۷ء مین جناب کرنیل بیرو صاحب بہادر چیف کمشنر اودہ جبکہ وہ کالا کانکر سے قلعہ الہ آباد کو جاتے تھے بابو شیودت سنگہ نے واسطے حفاظت جناب صاحب بہادر کے اپنے بیٹے بابو بشیسر بخش سنگہ کو ہمراہ کر دیا اگرچہ درمیان راہ باغیون سے مقابلہ بھی ہوا مگر بحفاظت الہ آباد مین پہونچایا اس صلہ مین سند خیر خواہی حاصل کی اور بابو بشیسر بخش سنگہ بعد وفات اپنے باپ کے ۱۸۶۷ء مین مسند نشین ریاست ہوے بعد گدی نشینی صرف پانچ سال زندہ رہے بعد وفات انکے بیٹے بابو مہیش بخش سنگہ مسند نشین ریاست ۱۸۷۳ء مین ہوئے اور یہ رئیس ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوئے تھے مگر تعلیم عمدہ حاصل کی تھی زبان انگریزی کے ماہر تھے اسلئے گورنمنٹ ہند نے انکو یکم جنوری ۱۸۷۳ء کو عہدہ اسسٹنٹ کلکٹر ضلع عطا فرمایا انہون نے ملازمت سرکاری اور انتظام ریاست دونون کام نہایت اسلوبی کے ساتھہ انجام دیئے جس سے امتیاز عہدہ اور علاقہ ریاست کو روز افزون ترقی ہوئی اور دربار قیصر ہند ۱۸۷۷ء سے انکو تمغہ عالیہ عطا ہوا نو سال کی خدمات کے بعد بوجہ علالت ملازمت سرکاری سے سبکدوش ہونا پڑا اور بعد سبکدوشی بھی گورنمنٹ عالیہ نے خدمت آنریری مجسٹریٹ درجہ اول تحصیل کنڈہ انکے ذمہ رکھی تھی اور بابو مہیش بخش سنگہ نے ٹھاکر گنیش بخش سنگہ اپنے برادر سوم کو تعلیم زبان انگریزی درجہ الیف - اسٹنک دلوائی اور گورنمنٹ عالیہ نے ٹھاکر گنیش بخش سنگہ کو عہدہ ڈپٹی کلکٹری



Marfat.com

عطا فرمایا بابو مہیش بخش سنگھ نے ۲۱- اپریل ۱۸۹۵ء مین دنیا سے رحلت فرمائی راقم کو عہد طفولیت سے بابو مہیش بخش سنگھ صاحب مرحوم کی خدمت مین نیاز خاص تہا واقعی یہ رئیس لایق اور فیاض اور رحم دل تہے چونکہ آپ صاحب اولاد نہین تہے اس لئے انہون نے اپنے بہتیجہ بابو رندہیر سنگھ کو اپنا متبنی کیا تہا بعد وفات وہ یکم نومبر ۱۸۹۵ء مین بوقت سن نشینی یہ نابالغ تہے علاقہ ماتحت کورٹ افوارڈس ہوا اور گورنمنٹ عالیہ کے جانب سے انکو تعلیم دلوائی گئی زبان انگریزی مین درجہ ایف - اے تک حاصل کیا اور زبان فارسی کے علاوہ زبان سنسکرت سے ماہر ہوے اور دس برس بعد علاقہ کورٹ افوارڈس سے واگذاشت ہوکر انکے قبضہ مین آیا تب انہون نے عمدہ انتظام و ترقی دیا افسوس زندگی نے وفا نہ کی اور عین شباب مین وفات پائی اب انکے بہتیجہ بابو راج اندر بہادر سنگھ مسند نشین ریاست ہین اور اہل خاندان اس ریاست کے مواضعات ڈنڈوا - اور کالون مین آباد ہین -

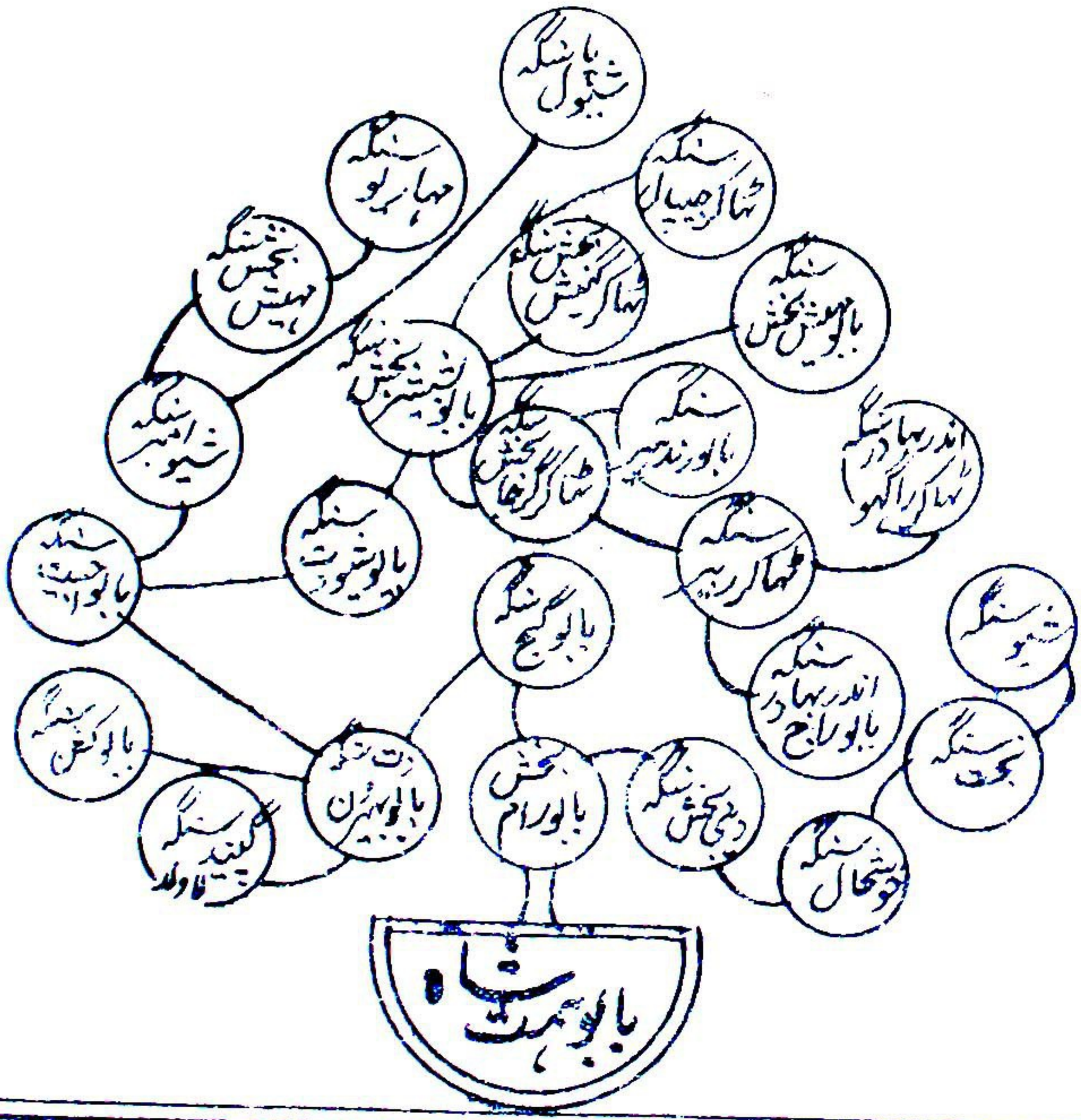




Marfat.com

# تعلقہ چوراس

ورگ شاہ مورث تعلقداران چوراس نے علاقہ ڈیرہ کی تقسیم مین جو حصہ پایا اوسمین موضع چوراس اپنا دارالریاست قرار دیا اور بعد وفات ورگ شاہ کے انکے بیٹے بابو شیو پرشاد سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے چار بیٹے تھے بڑے بابو اندر بھوپ سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور دوسرے بکرماجیت سنگھ کو موضع پڈری اور تیسرے ارجن سنگھ کو اور چوتھے لچھمن سنگھ کو موضع دھنوانسہ وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو اندر بھوپ سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو راج روپ سنگھ مالک ریاست ہوے اور چھوٹے امان سنگھ کو موضع شنجھور وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو راج روپ سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو سیوک سنگھ مالک ریاست ہوئے اور چھوٹے جوت سنگھ کو موضع دیوگرہٹی وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو سیوک سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو بھگوت سنگھ مالک ریاست ہوئے اور چھوٹے چندی سنگھ کو موضع گوگوری وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو بھگوت سنگھ کے بھی دو بیٹے تھے بڑے بابو دھونکل سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور چھوٹے جے سنگھ راے کو موضع پنگری وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو دھونکل سنگھ کے پانچ بیٹے تھے بڑے بابو سرب دون سنگھ مالک ریاست ہوے مابقی لڑکون کو گذارہ دیا گیا اس علاقہ کو کوئی ترقی نہین ہوئی بلکہ حالت زوال مین ہے اہل خاندان اس علاقہ کے مواضعات دھنوانسہ سولنسارون اور پنگری مین آباد ہین۔

Marfat.com

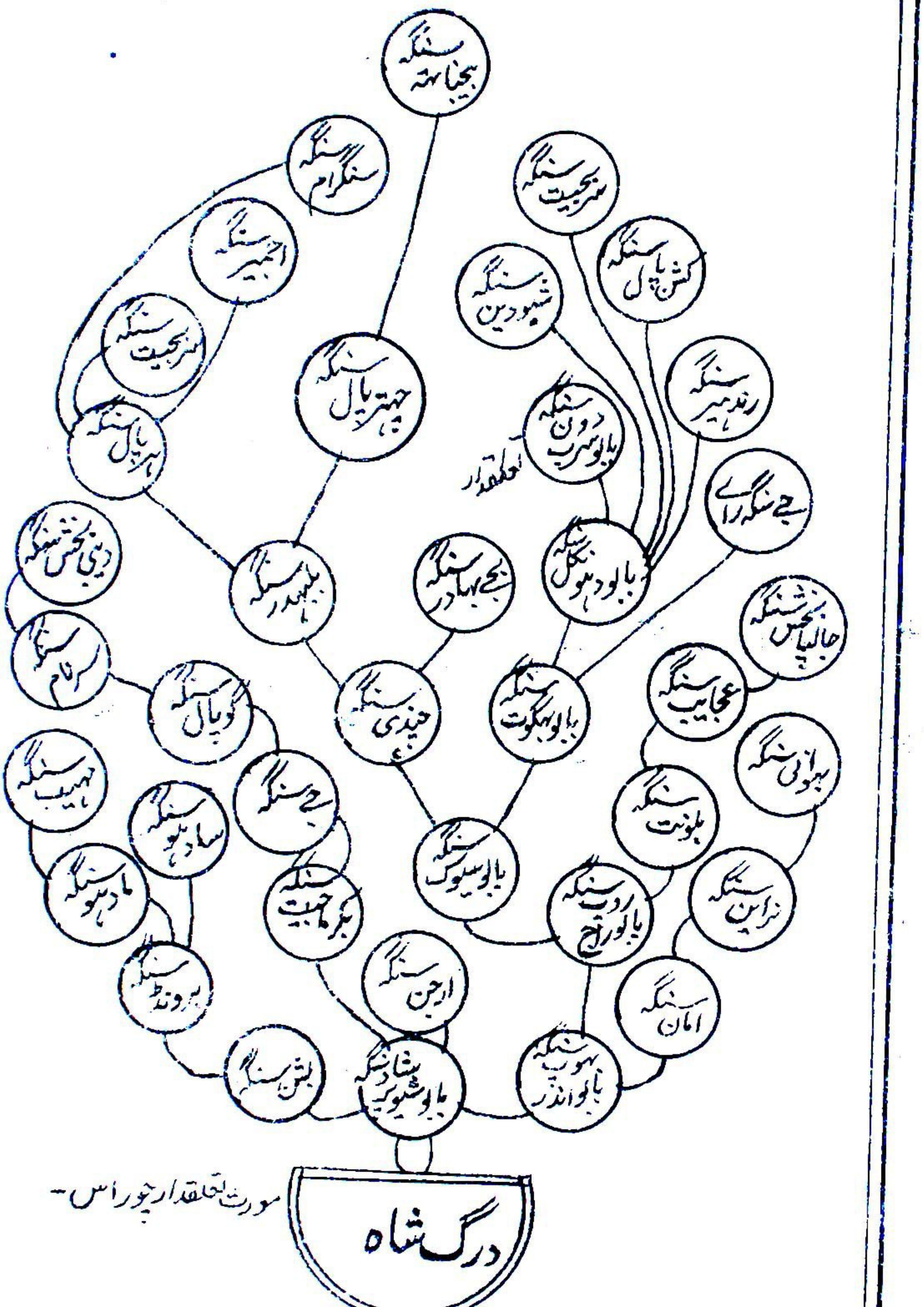


صورت تعلقدار چوراسی۔

Marfat.com

# کایستھ قصبہ مانکپور

قوم کایستھ قصبہ مانکپور مین پہلے زیادہ آباد تہے اور زمینداری بہی آپکے پاس زیادہ تہی اب معدودہ چند باقی ہین اور چند محلّے غیر آباد ہو گئے صرف ایک خاندان کا شجرہ اور حالات تحریر کرتا ہون مورث خاندان سہسر نام داس بزمان مانکچند راجہ مانک پور شہر قنوج سے منتقل ہو کر اور بعہدۂ دیوان ریاست مانکپور مین مامور ہوا اور سکونت اختیار کی اول مکان انکا اندرون آبادی قلعہ رہتاس گڈہ تہا جسکو اہل اسلام اب چینی خانہ کے نام سے موسوم کرتے ہین جو منہدم ہو کر اسوقت آراضی مزروعہ ہے موضع لاٹہہ تارا انکا آباد کردہ ہے یہ قوم سری واستویہ دوسرے آل قنوجیہ گوترا دیمن پرور ہے جب مکانات انکے سابق کے چہوٹ گئے تو دوسرے مکانات مانکپور مین جو کایستھون کا محلہ معروف ہے تعمیر ہوئے یہ مکانات پختہ تہے بوسیدہ ہو کر گر گئے اور کہود گئے کچہ باقی ہین اونکا نزع کا عالم ہے عملداری اسلام مین راے جگدیش داس بعہدہ صیغہ داری مانک پور مامور تہے اور یہ عہدہ سلطنت صوبہ اودہ تک اس خاندان مین برقرار رہا اور نانکار انکی حسب ذیل کاغذات مین مندرج ہے۔

| مانک پور | پرگنہ بہار | پرگنہ دہنگوس | پرگنہ رام پور | جملہ |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

اور ملکیت مقبوضہ حال موضع لاٹہہ تارا بحقیت زمینداری ماتحتی رام پور جمعی [illegible] سالانہ اور چک فیتا حقیف زمینداری اعلیٰ جمعی [illegible] اور چک بولا جمعی [illegible] اور چک آنی جمعی [illegible] اس خاندان مین باقی ہے کاغذات واسناد سابق ضائع ہو گئی اس لئے ایک فرمان کی نقل تحریر کی جاتی ہے۔

نقل فرمان مہر
آصف الدولہ بہادر

شاہ عالم بادشاہ غازی یار وفادار
سپہ سالار رستم
فدوی
شجاع الدولہ یحییٰ خان آصف الدولہ بہادر بزبرجنگ
منصور علی خان صفدر الممالک
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان وزیر
حمیدہ الملک مدار المہام

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ رام پور عملہ پرگنہ مانکپور مصاف صوبہ الہ آباد بدانند۔

Marfat.com

مبلغ دو سو روپیہ رائج الوقت در وجہ نانکار باسم جہاؤرام سررشتہ دار پرگنہ مذکور کہ ہمیشہ دریابی
و اصلباقی پرگنہ مسطور مجرا آمدہ است باید کہ وجہ نانکار مشارالیہ داده باشد لوعلی ہذا ہم
و مستعرض نشوند کہ نامبردہ صرف معیشت متعلقان نمودہ بکار مرجوعہ سرکار بردارد ترسیل سند
مجدد نہ طلبند تاکید مزید دانند مرقوم پنجم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۰۸۰ ہجری مقدس اورسلطنت
انگریزی مین چند اشخاص اس خاندان کے ملازم سرکار ہین اور ایک صاحب منشی جالپرشاد
ایڈیٹر اودہ اخبار لکھنؤ کہ جنکی تعلیم اور نازک خیالی ایک خداداد نعمت ہے اور مولف کتاب
ہذا کے ہم درس ہین اور مولف نسخہ ہذا انکا نہایت مشکور ہے کہ انہون نے اس کتاب کی
تالیف مین پوری امداد کی ہے۔

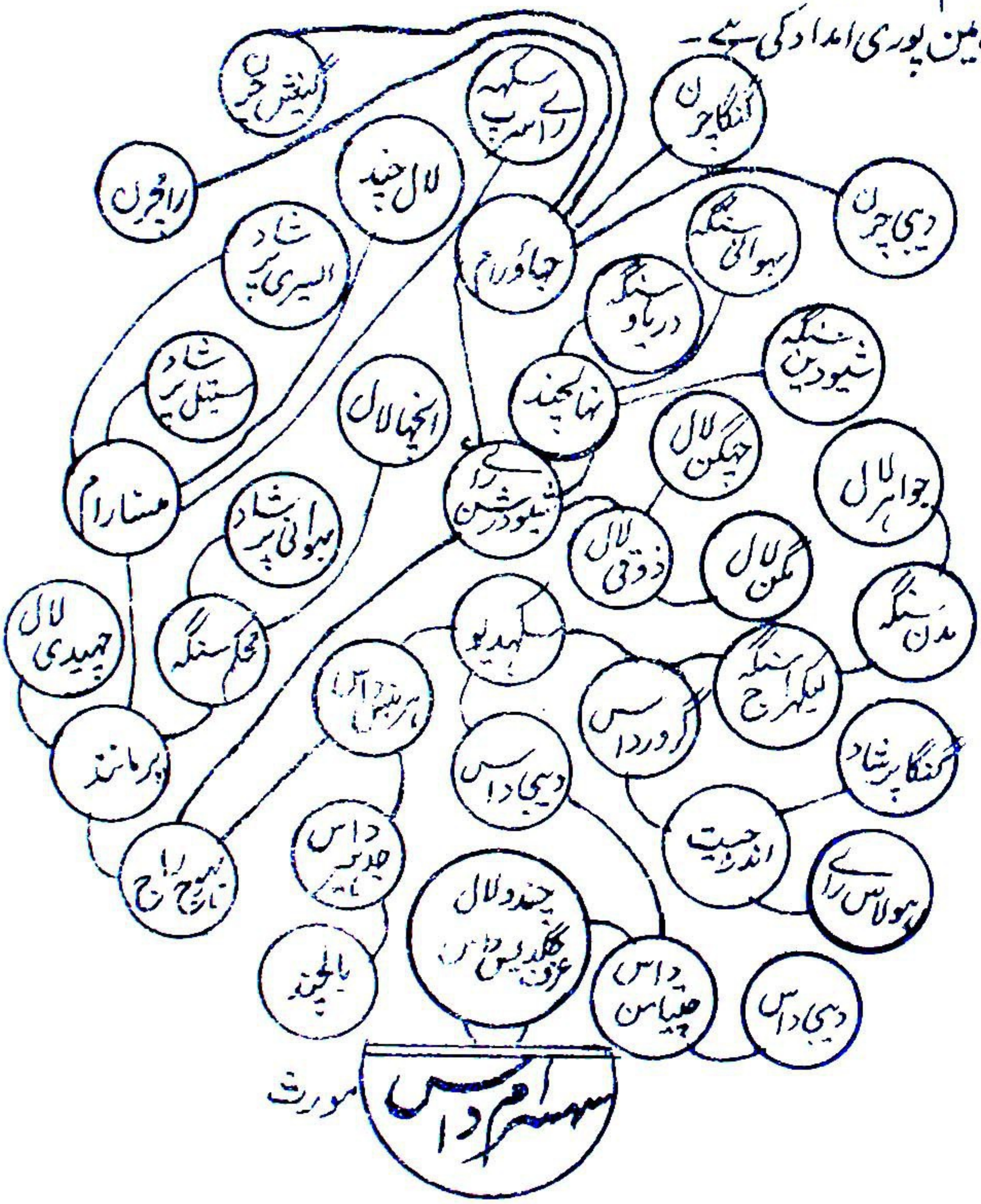


Marfat.com

# عروج وتنزل شیوخ دامغانی قصبہ مانکپور وحالات علاء الدین خلجی

دامغان ایک شہر کا نام ہے جو مابین نیشاپور اور سیستان صوبہ خراسان مملکت ایران مین واقع ہے زمان قدیم مین اس شہر کے باشندون نے ملک غور کو فتح کیا تھا اور سلاطین غور کے لشکر مین شیوخ دامغانی سے عمدہ سپاہی اور افسر فوجی منتخب کئے جاتے تہے قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کی فوج مین یہی گروہ تہا جو شیوخ صدیقی دامغانی کہلاتا تہا کڑہ مانک پور کی تسخیر کے بعد بادشاہ دہلی نے انکو معافیات وجاگیرات یہان کی عطا کر کے کفار کی سرکوبی کی غرض سے متعین کردیا تہا اور رفتہ رفتہ انکو عہدہ جلیلہ عطا ہوئے۔ جب جلال الدین خلجی بعمر ہفتاد سال بادشاہ دہلی ہوا تو یہ بادشاہ شاعر ومہرہ باز تہا تمام عمر اسکی شطرنج بازی اور شاعری مین بسر ہوئی چنانچہ اسکی غزل ہے۔

آن زلف پریشانت نزولیدہ نمی خواہم — وان روے چوگل تارت تفتیدہ نمی خواہم
بے پیرہنت خواہم یکشب بکنار آئی — ہان بانگ بلنداست این پوشیدہ نمی خواہم

کیقباد بادشاہ اور سید مولا کا قتل بیگناہ ایسا پر آشوب ہوا کہ جسکے مکافات مین بادشاہ مبتلا ہوکر خود جان سے مارا گیا جلال الدین خلجی کے چار بیٹے تہے خانخانان۔ ارکلی خان۔ شہاب الدین اور رکن الدین بڑا بیٹا خانخانان نے بادشاہ کے سامنے وفات پائی امیر خسرو شاعر نے اوسکا مرثیہ یہ تصنیف کیا ہے ؎

چہ روزست این کہ من خورشید تابان را نمی بینم — دگر شد شب چرا ماہ درخشان را نمی بینم
شہ اینک سر تخت ونزدیکان صف زدہ ہر سو — ہمہ ہستند لیکن خانخانان را نمی بینم

علاوہ پسران مذکور کے دو دختران پری چہرہ بادشاہ کی تہین ہوا اوسکے دونون بہنیون علاء الدین اور الماس بیگ کو بیاہ گئین تہین اور خصوص ملکزادہ علاء الدین کو بادشاہ نے مثل فرزندان صلبی پرورش کیا تہا۔ اور اول بادشاہ نے جاگیر کڑہ مانک پور ملکزادہ جہجو کو جو سلطان غیاث الدین بلبن کا پوتا تہا عنایت کی ملکزادہ جہجو کو دعوے سلطنت کا تہا سکنائے کڑہ مانک پور اسکے ارادون کو مستحکم کرتے تہے صاحب اقتدار تو تہا ہی اپنی فوج

Marfat.com

اور قوت بڑہانے لگا اور مابین آراضی موضع کہمسرہ اور چوکا پور اپنی تخت گاہ قائم کی اور اس مقام کا نام شاہ آباد اور لشکرگاہ کا نام سپاہ رکہا گیا جو اسوقت نیست و نابود ہے اور جب تخت سلطنت قایم ہوچکا تو ملک جہجو نے اپنا نام مغیث الدین رکہا اور ایک فوج کثیر لیکر واسطے تسخیر دہلی مانک پور سے روانہ ہوا۔ [1]

خان کڑہ جہجوے کشورکشا — وزلب شاہان کڑہ دار دیپا

دہلی مین جب یہ خبر پہونچی بادشاہ نے ایک جرّار لشکر اسکے مقابلہ کو روانہ کیا اور قریب قنوج جنگ ہوئی ملکزادہ جہجو نے شکست کہائی۔ بعد اس لڑائی کے بادشاہ نے ملکزادہ علاء الدین کو یہان کا گورنر اور جاگیردار مقرر کیا اگرچہ یہ بہی حریص اور چالاک تھا بادشاہ بیگم اسکی شوخ چتون سے بدگمان ہوکر بادشاہ سے شاکی ہوئی لیکن بادشاہ نے بیگم کی باتون پر کچہ توجہ نہ کی اب علاء الدین کا روز بروز اقتدار بڑہنا شروع ہوا کڑہ مانک پور کی سرسبزی اور زرخیزی اسوقت تمامی ہند مین درجہ اول پر تہی اور یہان کے باشندے شوخ و چالاک اور مفسد تہے شیوخ و سادات جنکے بدن مین دوران خون عرب کا تہا لڑائی خونریزی انکا موروثی ترکہ تہا ملک جہجو کو بادشاہ سے لڑوا چکے تہے کچہ لوگ اس سازش مین معطوب تہے اور کچہ لوگون کے ان تغیرات مین نمبر ٹہرہ گئے تہے ملکزادہ علاء الدین بہت ہوشیار تہا لیکن سلطنت ہند کی آرزو اسکے دلمین بہری ہوئی تہی مگر دلمین خیال کرتا تہا کہ ملک جہجو کا سا نقشہ نہو جائے یک بیک دعویٰ سلطنت بیکار ہے یہ سمجہکر پہلے اس نے لشکر کی مقدار بڑہانا شروع کی اور باشندگان کڑہ مانک پور اور خصوص قوم دامغانی کو بڑے بڑے عہدے فوجی اور مالی عنایت کئے اور شبانہ روز اسکی مجلس مین لشکر کے بڑہانے اور زر و دولت کے حاصل کرنیکی تدبیرین ہوا کرتی تہین الغرض یہ راے قرار پائی کہ ملک دکہن دولت کی کہان ہے اسکو تاخت و تاراج کرکے دولت کثیر فراہم کرنا چاہئے قوم دامغانی جسنے غور و غزنی اور ہندوستان کے فتوحات مین اپنا نام روشن کر رکہا تہا اسکے ساتہہ تہے ملکزادہ علاء الدین نے پچیس ہزار سواران چیدہ سے بلا اجازت بادشاہ دہلی ملک دکہن پر

[1] دیکہو مثنوی قرآن السعدین

Marfat.com

فوج کشی کی راہ مین گو دشوار گذار جنگل تہا پر بندہاچل پہاڑ کے سلسلہ سے سات سو میل راہ طے کرکے دیوگڈہ مین داخل ہوجانا علاء الدین ہی رستم ہند کا کام تہا راجہ دیوگڈہ اور دوسرے راجگان دکہن سے جنگ ہوئی اور ہر مقام مین علاء الدین فتحیاب ہوا مال غنیمت علاوہ سونے اور چاندی کے ایکہزار من جواہرات لیکر مانکپور مین واپس آیا علاء الدین کا سلسلہ ڈاک کڑہ مانکپور سے دہلی کو ہمیشہ جاری رہتا تہا ملک دکہن کی مہمات مین مصروف رہنے سے چہہ مہینے تک کوئی عرضداشت اسکی بادشاہ دہلی کے حضور مین نہین پہونچی اور یہہ خبر منتشر ہوئی کہ ملکزادہ علاء الدین ملک دکہن کو لوٹ کر بیشمار دولت اپنی جاگیر کڑہ مانکپور مین لایا ہے ملک حبیب حیدر نے بادشاہ سے عرض کی کہ ملکزادہ علاء الدین کی خبرگیری لازم ہے ایسا نہو کہ وہ بہی مثل ملک جہجو دعویدار سلطنت ہوجائے تو پہر سخت مشکل ہو کیونکہ ملک دکہن سے زر و دولت کثیر اوسکے ہاتہہ آگئی ہے اور دکہن کی مہمات مین اوسکی لشکر کا دل بہی بڑہا ہوا ہے اس گفتگو سے بادشاہ کا دل علاء الدین کیطرف سے پہیکا ہو چلا تہا لیکن ملکزادہ الماس بیگ برادر علاء الدین نے عرض کی کہ علاء الدین نے ممالک غیر پر فتوحات حضور ہی کے نام سے کئین ہین اور جسقدر زر و دولت وہ لایا ہے سب حضور کا مال ہے اور پوشیدہ ان خیالات اور معاملات کا ایک مضمون الماس بیگ نے اپنے بہائی علاء الدین کو لکہکر بہیجدیا جب علاء الدین کو یہہ حالات معلوم ہوگئے اوسوقت ایک عرضداشت بادشاہ کے حضور مین بدین مضمون تحریر کی کہ خانہ زاد جوانی کے اومنگ مین غیر مفتوحہ ممالک کی فتوحات کی از حد تمنا رکہتا تہا اور اپنی کوتاہ اندیشی سے خیال کرتا تہا کہ معاندین کی رخنہ اندازی سے سرکار عالی فدوی کو اجازت نہ دینگے تو حوصلہ دلکا دل ہی مین رہجائیگا اس جوش طبیعت نے غلام کو بے ادبانہ ایسے دشوار گذار کام کیطرف رغبت دلائی جسکی وجہ سے اول صعوبات سفر اور مقابلہ غنیم کی برداشت کرنی پڑی دوسرے اب شب و روز کی نیند حرام ہے خود کردہ را علاجے نیست اگرچہ اقبال شاہی شامل حال بندگان عالی بتاکل مہمات مین فتحیاب ہوا اور دولت و مال نصیب اولیاے سلطنت ہوا پر افسوس

سلہ دیکہو تاریخ فرشتہ



Marfat.com

خوشی خانہ زاد کی رنج کے ساتھہ متبدل ہے اِدہر غلام نادم و پشیمان ہے اودہر معاندین کو موقع
میری شکایت کا ہاتھہ آگیا ہوگا اور جہان پناہ کو بدظن اور بدگمان کردیا ہوگا ایسے خیالات نے
غلام کو ہراسان اور پریشان کر رکھا ہے کہ حاضری مین مبادا کوئی سلوک نازیبا میرے ساتھہ
کیا جائے ہر آئینہ خوبی تقدیر سے کوئی چارہ سوائے اسکے نظر نہین آتا کہ صحرا نورد ہوجاؤن یا
خودکشی کرون اس لیئے مال غنیمت امانت سلطانی پیشکش بندگان بارگاہ ہے الغرض اس
عرضداشت اور نذرانہ نے بادشاہ حریص کا غبار خاطر دور کردیا زر و جواہر کی آرزو مین کچھہ
انجام کار نہ سوچا اور بلا مشورہ ارکین سلطنت عازم کڑہ مانکپور ہوا اور الماس بیگ یہ خبر
پاکر کچھہ حیلہ حوالہ کرکے پہلے سے چلدیا تھا اور اپنے بھائی سے جا ملا تھا ادہر بادشاہ شہر قنوج
کے داخلہ پر سفر تری کا عازم ہوا اور بحری اور کشتیان فراہم کی گئین اور بسواری کشتی خود
سوار ہوا اور فوج براہ خشکی روانہ ہوئی تاکہ قبل پہونچنے بادشاہ کے لشکر سلطانی کڑہ مانکپور
مین پہونچ جائے لیکن قسمت سے لشکر سلطانی پیچھے رہ گیا اور بادشاہ کا بیڑہ کشتی مانکپور
مین داخل ہوگیا بقول الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کہ تاریخ ۱۷ ماہ رمضان اور وقت عصر کا
اور بادشاہ روزہ دار تھا اور تاریخ فرشتہ کی بجنسہ عبارت نقل کیجاتی ہے سلطان
جلال الدین فیروز خلجی در کشتی مصحف می خواند و روزہ میداشت بوقت عصر کنار آب
گنگ رسیدہ از کشتی بیرون آمد ملک علاء الدین شرف ملازمت دریافت و بر پای سلطان افتاد
بادشاہ ملک را بچہ از راہ شفقت و محبت بر کنار خود آورده در بر گرفت و بوسہ بر سر او زده گفت من باین همہ
لشکر تو را پیش نرفتہ از خود بزرگ کرده ام ہموار در نظر من از پسران عزیز تر بودہ
ہنوز بوی طفلی تو از جامہ من بر طرف نشدہ چگونہ در حق تو بدی خواہم کرد این گفت و دست
علاء الدین را گرفتہ بجانب کشتی روان شد علاء الدین اشارہ کرد محمود بن سالم کہ از اخلاف
سماله بود بشمشیر سلطان را زخمی ساخت سلطان زخمے خوردہ بجانب کشتی دوید و گفت کہ
علاء الدین بدبخت چہ کردی افتیار الدین کہ پروردہ نعمت بادشاہ بود از عقب در آمدہ
سلطان کہ ہنوز بکشتی در نیامدہ بود بزمین انداخت و ہنگام غروب آفتاب سرش بریدہ
پیش ملک علاء الدین آوردہ و سر آن تاجدار را بر سر نیزہ کردہ در کڑہ مانکپور گردانند



Marfat.com

واز آنجا بشہر آوردہ بردند۔ امیر خسرو شاعر جو اسوقت کا شاعر تہا وہ کہتا ہے[۵۱] کہ جلال الدین فیروز خلجی مانک پور مین قتل کیا گیا اور علاء الدین مانکپور مین تخت نشین سلطنت ہوا۔

زروزہ رفت نصفے یا بہین فسال ... زہجرت شش صد پنج و نود سال
کہ در دولت شد از عون الٰہی ... بمانک پور تخت آرائے شاہی
کف دستش چنان رموج دُر بشد ... کہ مانک پور زر و مال پُر شد
ازان پس با شکوہِ لشکرِ پیل ... روان شد فتح دہلی را بتعجیل
خزانہ زیر شد منزل بہ منزل ... ز زر کردہ کلید کار مشکل

تاریخ فرشتہ کی بعد کی تصنیفات[۵۲] مین ایسا مضمون درج ہے کہ جب سلطان جلال الدین خلجی مانکپور پہونچا علاء الدین بغرض مدد خدمت مین خواجہ کرمک صاحب کے حاضر ہوا خواجہ صاحب نے ارشاد کیا ؎ ہر کہ کند با تو جنگ + تن در کشتی سر در گنگ + پس بمصداق شعر جلال الدین کشتی پر قتل کیا گیا تن اوسکا کشتی پر رہا اور سر دریا مین غرق ہوا اور جس مقام پر سر دریا مین غرق ہوا اوس مقام پر ایک موضع آباد ہو کر نام اول اوسکا گم سرہ اور بعد مین کہمسرہ معروف ہوا اور تاج دریا مین بہتا ہوا ملاحون نے پایا تہا اوس کے صلہ مین جو اراضی اونکو انعام مین ملی اوسکا نام ابتک تاج ملاحان ہے معتبر تواریخ اور روزنامچہ سلاطین سے جو اوسی زمانہ کی تصنیفات ہین۔ تن در کشتی سر در گنگ کا وجود ظاہر نہین ہوتا اور لفظ جنگ کسی حالت مین صادق نہین آتا بلکہ علاء الدین نے خود دغا سے سلطان کو قتل کیا ہے بلکہ خواجہ صاحب کا دوسرا شعر تن در کشتی سر در گنگ کے مخالف ہے ؎ من ترا دادم سر و سلطنت + بر زدہ بر خاک تاج و تخت +

بعد قتل سلطان جلال الدین ملکزادہ علاء الدین ایک سال کڑہ مانکپور مین مقیم رہا

۵۱ دیکھو مثنوی خضر خانی دیول رانی۔
۵۲ دیکھو مفتاح التواریخ۔
۵۳ دیکھو مبارک شاہی تاریخ۔

Marfat.com

اور پھر تخت دہلی پر متمکن ہوا اس بادشاہ کے پاس علاوہ دولت بیشمار چار لاکھ سوار تھے اس کے عہد دولت مین امیرون کے چار درجے تھے خان۔ ملک۔ امیر اور سپہ سالار اور عہدہ داران جلیل القدر کے چھہ درجے تھے۔ نظام الملک۔ وزیر الممالک۔ صدر جہان۔ قاضی القضات۔ صدر السلام اور شیخ الاسلام اور ضلع کے حاکم چودہری۔ متصرف محتسب۔ کوتوال۔ قاضی۔ اور سکۂ تنکہ طلائی برابر اشرفی انگریزی حال۔ اور تنکہ نقرہ مساوی آٹھہ آنہ حال کے اور شرح نرخ غلہ وغیرہ بحساب اور وزن حال یہہ تہا۔

| جنس | وزن بحساب انگریزی سیر | قیمت بحساب انگریزی حال | نام جنس | وزن بحساب انگریزی سیر | قیمت بحساب انگریزی حال |
|---|---|---|---|---|---|
| لہسون | ۱۲ مار | ۲ر۶ پائی | مصری | ۲۴ تولہ | ۸ پائی |
| جو | ۱۲ مار | ۱ر۴ پائی | شکر | ۲۴ تولہ | ۴ پائی |
| شالی | ۱۲ مار | ۱ر۸ پائی | شکر سرخ | ۲۴ تولہ | ۲ پائی |
| چنا | ۱۲ مار | ۱ر۸ پائی | روغن زرد | ۲۴ تولہ | ۴ پائی |
| ماش | ۱۲ مار | ۱ر۴ پائی | روغن تلخ | ۱ مار | ۴ پائی |
| مونگ | ۱۲ مار | ۱ ر | | | |
| نمک | ۱۰ مار | ۴ پائی | | | |

علاء الدین بادشاہ دہلی کے عہد دولت مین شیوخ و امغانی بڑے بڑے عہدون پر ممتاز ہوئے اور اکثر پایہ وزارت پر پہونچ گئے تہے اسوقت مانکپور کا لقب دہلی کوچک کہا تہا اس عہد کی آبادی اب بالکل ویران اور کشت زار ہے ؎ چغد نوبت می زند بر قلعۂ افراسیاب ؎ پردہ داری می کند بر طاق کسرا عنکبوت ؎ نیرنگی عالم قابل دید ہے وہ میدان جسمین نام آوران روزگار متمکن تہے ڈیوڑہیون پر بازار گرم تہا چوبدارون کی دوارون اور نقیبون کے نعرون اور نقارون کی صداؤن سے مشرق سے مغرب تک

Marfat.com

گونج رہا تہا طرفۃ العین مین ایک سیٹی کے ساتہہ ٹہیٹہ کے پردے کے مانند سب کارخانہ اولٹ گیا
کہتے ہین کہ اس قوم دامغانی کی سروت کا ایک نمونہ یہہ تہا کہ نوسو نواسی بالکی نشین ایک دستر خوان پر
کہانا نوش فرماتے تہے کہ سید جلال المخاطب مخدوم جہانیان وارد مانکپور ہوے جاہ وجلال قوم
دیکہکر یا کسی نے کچہہ گستاخی کی ہو درویش نے کہا کہ ملک الموت کا گذر اس خاندان مین
نہین ہوا یہہ کلمہ گویا پیغام اجل تہا اسوقت موت کا بازار گرم ہوگیا جسکی قضا دامنگیر
تہی وہ طعمہ اجل ہوگیا بقیہ لوگ اپنی جانین لیکر مانکپور کو خیر آباد کہکر رخصت ہوگئے
اب یہان کیا تہا ؎ نہ لشکری نہ سپاہی نہ کثرت الناس ۔ ان بیانات کی صداقت
قوم دامغانی کے دستور العمل سے ہوتی ہے کیونکہ یہہ لوگ اب مانکپور مین بود و باش نہین
رکہتے ہین اتفاقاً بیرونجات سے یہان آہی جاتے ہین تو دن بہر یہان رہتے ہین اور شام کو
حدود قصبۂ مانکپور سے چلے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ شب باش ہونا ہمارا باعث ہلاکت
ہے عارضہ دردسر لاحق ہوجاتا ہے علاوہ اسکے خاندان سادات گردیزی قصبۂ مانکپور مین
آباد ہے ان بیانات کی تصدیق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعد تباہی دامغانیان درویش
صاحب ہمارے یہان مدعو ہوئے تہے اور بہ برکت دعا فقیر عہدہ ہاے قاضی
وراجی ہمارے بزرگوار کو سرکار دہلی سے عطا ہوئے جسکا مفصل بیان راقم آئندہ
حالات سادات گردیزی مین تحریر کرے گا لیکن وہ یہہ نہین کہتے کہ اس موقع پر سید
جلال مخدوم جہانیان تشریف لائے یا کوئی دوسرے صاحب کمال تہے زمان دراز
کے بیانات زبانی ہین جو کچہہ ہون ۔ کتاب آئینہ اودہ مولفہ سید شاہ ابو الحسن قطبی سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ سید جلال مخدوم جہانیان بزمان سلاطین شرقیہ جونپور وارد مانکپور ہوئے
اور قوم دامغانیان مانکپور کو دعاے بد دی لیکن سید جلال صاحب شب چہاردہم
ماہ شعبان ۷۰۷ھ مین متولد ہوئے ؎ اور ۷۸۹ھ مین وفات پائی ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تاریخ تولد | ہفت صد ہفت سال ہجری بود | کان مہ برج دین طلوع نمود | ۷۰۷ھ |
| تاریخ وفات | تاریک گشت جملہ جہان بے جلال شاہ | تاریخ بود ہفت صد ہشتاد و پنج سال | ۷۸۵ھ |

یہہ زمانہ سلطنت دہلی مین سلطان محمد تغلق کا تہا اور سید جلال مخدوم جہانیان کا سفر نامہ

Marfat.com

طبع ہوکر شایع ہوچکا ہے مانک پور مین اونکا تشریف لانا درج کتاب نہین ہے سید جلال الدین بخاری کی اولاد قصبہ کڑہ اور محلہ دارا گنج و رسول آباد متعلق شہر الہ آباد اور موضع پٹی شاہ اور قصبہ ایرانوان ضلع فتحپور مین آباد ہے واقع مندرجہ بالا کی تصدیق اونسے بہی نہین ہوتی ان وجوہ سے کہا جاسکتا ہے کہ قوم کی تباہی کا سبب کوئی دوسرے درویش ہونگے اور کتب تواریخ[1] سے اور اسباب تباہی قوم معلوم ہوتے ہین ۷۷۸ھ مین خواجہ شمس الدین دامغانی صوبہ دار گجرات بجرم بغاوت قتل کیا گیا اور غیاث الدین دامغانی محمد تغلق سے منحرف ہوکر کرناٹک کا حاکم خود سر ہوگیا تہا اور اسی سال مین علامہ عصر شیخ نظام مامئن نے کڑہ مانک پور مین دعوی نبوت کیا تہا اور جماعت کثیر مسلمانون مین اس باعث سے ایک ہنگامہ ہوا تہا ممکن ہے کہ بوجہ بغاوت بادشاہ دہلی کے خواہ جماعت اہل اسلام نے اس قوم کو مانکپور سے رخصت کردیا ہو یا اس وقت کوئی درویش باکمال نے بددعا ان کے حق مین کی ہو لیکن قوم کا جاہ وجلال اکثر کتب تواریخ مین مندرج ہے ابن بتوطہ اپنے سفرنامہ مین لکہتے ہین کہ شمس الدین دامغانی بادشاہ سیلان بود۔

قصبۂ لطیف پور ایک موضع مانک پور سے جانب شمال بفاصلہ ۸ میل واقع ہے قدیم باشندے یہان کے شیوخ صدیقی دامغانی ہین انکا بیان ویسا ہی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے لیکن وہ بہی نسبت بدعا کے کسی خاص فقیر کا نام نہین بیان کرتے ہین اس قصبہ مین ایک مسجد پختہ ہے جسکی دیوار مین نشان پنجہ دست بنا ہوا ہے کہتے ہین کہ عبد اللطیف دامغانی کے مرشد ملک شاہ محمد دامغانی کا پنجہ ہے یہہ قوم اکثر مقامات دیہات حوالی کڑہ مانکپور مین آباد ہے طرز معاشرت اونکا مثل کاشتکاران نومسلم کے ہے پوشش زن و مرد کی دہوتی ہے اکثر عورات مغلی پایجامہ بہی پہنتی ہین وصلت و مصاہرت بہی مثل اقوام پارینہ کے ہے اس قوم کے بعض لوگ جو قصبہ جات رودولی و امیٹہی و تہولینڈی وغیرہ مین آباد ہین اونکا طرز معاشرت البتہ مثل شرفائے قصبہ کے ہے مگر اس قوم کے اکابر کی سوانح عمری ہمکو دستیاب نہین ہوئی ورنہ

[1] دیکہو تاریخ فرشتہ و کارنامہ تغلق۔

Marfat.com

ضرور درج کتاب ہوتی اور خاص قصبہ مانک پور مین انکی یادگار مساجد ومقابر سخیتہ اور عمارات منہدم شدہ کے نشانات موجود ہین مگر اونپر کوئی کتبہ یا نوشتہ موجود نہین ہے اب بجز اسکے کہ فاتحہ خیر پڑہین اور کیا ہوسکتا ہے۔

## شیوخ غوری قصبۂ مانک پور

مساجد ومقابر غوری کے اس قصبے مین موجود ہین اور نسل بھی موجود ہے لیکن غوری لقب اب متروک ہے مغربی حصہ رہتاس گڈہ جو سابق کے کاغذات مین بالائے حصار لکھا جاتا تہا یہان ملکیت ومکانات شیوخ صدیقی کے ہین لیکن حیثیت تعمیر مکانات سے زمانہ تعمیر تین سو برس سے زیادہ کا نہین معلوم ہوتا ان شیوخ کے بیانات ہین کہ مورث اعلی ہمارے شاہ برہان الدین عرف شاہ بڈہن بن شیخ قارن ابن شیخ یادگار بن پیر محمد ابن صلاح الدین بن عبدالقادر ابن محمد زاہد بن قطب الدین ابن محمد عابد بن نور الدین ابن ضیاء الدین بن سراج الدین ابن صدر الدین بن محمد صالح ابن عبدالواسع بن عبداللہ ابن عبدالخالق بن امام قاسم ابن محمد حنفیہ ابن محمد ابن حضرت عبداللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ شاہ برہان الدین مورث اعلی کی قبر شام بالائے حصار گوشہ مشرق وشمال صحن دروازہ شیخ امین الدین حسین مین موجود ہے اس قوم کے بیانات ہین کہ مورث اعلی ہمارے ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی بوسیلہ جہاد وارد مانکپور ہوئے واقعی قوم پارینہ ہے وصلت ومصاہرت ان کی دیگر اقوام شیوخ وسادات عظام حوالی گڑہ مانک پور کے ساتہ ہے اور قوم فاتح بہی ہونا اس سے ثابت ہے کہ ان کے مکانات بالائے حصار ہین مذہب اہل سنت جماعت ہے ان کے شجرہ اولاد عقاب مین اب تک شاہ برہان الدین سے صرف پندرہ پشتین ہوتی ہین اور شجرہ اولاد عقاب سید شاہ شہاب الدین گردیزی مین اب تک سید شاہ شہاب الدین سے قریب چوبیس یا پچیس پشت کے گذرین ہین اس شجرہ کے میلان کرنے سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ شاہ برہان الدین سے پہلے کوئی بزرگ

Marfat.com

اس خاندان کے مانک پور مین ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی آئے ہین اور بوجہ امتداد ایام اولاد کو اونکا نام فراموش ہوگیا ہے۔

عہدہ متولی معافیات اور قانون گوئی سرکار دہلی سے اس خاندان مین عطا ہوا تہا جب سرکار شاہ اودہ مین معافیات ضبط ہوگئین تو دفتر تولیت شکست ہوگیا اور عہدہ متولی بہی جاتا رہا صرف عہدۂ قانون گوئی سلطنت انگریزی تک برقرار رہا جب شیخ احمد زمان قانون گو تحصیل کنڈہ نے ۱۸۸۸ء مین وفات پائی اور اون کی اولاد مین قابلیت انصرام کام نہین تہی اسوجہ سے یہہ عہدہ بہی اس خاندان سے رخصت ہوا قدیم زمینداری اس خاندان کی موضع ریولی تہی جو اب شامل علاقہ رامپور ہے علاوہ اسکے چند دیہات مقبوضہ خاندان تہے وہ بہی فروخت ہوگئے مانک پور کے ملحق ایک مزرعہ چک زاہد غوری نام مقبوضہ خاندان ہے اور اونکے مورثون کا آباد کردہ ہے اس لئے راقم نے شیوخ غوری مین اس خاندان کو شمار کرکے ان کا ذکر تحریر کیا ہے بقول فرمان متولی و قانون گوئی عطیہ سلاطین دہلی درج کتاب کئے جاتے ہین۔

نقل فرمان اور مُہر شہنشاہ اکبر بادشاہ (مُہر) طُغرا

جاگیرداران و کروریان و چودہریان و متصدیان مہمات حال و استقبال حویلی سرکار مانک پور را اعلام کنند حکم جہان مطاع گردون ارتفاع از ممکن بلطف مرحمت اشرف ہمایون شرف اصدار و اغرا یافت کہ چون عہدہ متولی عملہ حویلی سرکار مانکپور شیخ محمد بن شیخ منصور بمرحمت ساختہ می باید کہ بموجب مقرر مسلم دانستہ از صوابت تغیر و تبدل مقبول سند مجدد نطلبند چون بتوع رفیق اشرف علی قرین و مجلی گردد اعتبار نمایند تحریر فی انشا شیخ یازدہم رمضان المبارک سنہ جلوس تہنیت مانوس۔

بوجہ بوسیدہ ہوجانے کاغذ فرمان کے عبارت ظہری کی نقل نہین کی گئی لیکن تاریخ عبارت ظہری یازدہم رمضان المبارک سنہ ۹۶۹ھ مقدس مرقوم ہے۔

Marfat.com

نقل فرمان اورمُہر اورنگ ریب عالمگیر بادشاہ

مُہر

طغرا

خدمت قانون گوئی پرگنہ حویلی مانک پور تابع صوبہ الہ آباد از تغیر قانون گویان بمحب اللہ از فصل ربیع استحقاق بیل حب الضمن مقرر باشد کہ لوازم و مراسم و دقیقہ از دقائق دولتخواہی داشتی نامرعی نگذارد و در ازدیاد آبادی و فور زر راو سررشتہ تقسیم موازنہ مشفح و مشخ سال بسال موافق ضابطہ و معمولی بدفترخانہ معاشرت و پیرامون تغلب و تعدی نگردد و رعایا را بحسن معاشرت از خود راضی داشتہ زیادہ بر رسومات خود ندیدہ اند چیزے دیگر از احدے نستاند و مبلغ ہشت ہزار روپیہ پیشکش را مطابق تعہد داخل سازد باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال او را قانون گوے پرگنہ مرفوع القلم دانستہ سند مجدد نطلبند طریق زمینداران و متصدیان و رعایا و مزارعان پرگنہ مسطور آنکہ از سخن صواب دید چیزیکہ متضمن کفایت سرکار والا خواہد بود بیرون نروند تاریخ پانزدہم سوال سال چہلم از جلوس ہمایون فرخندہ فال مطابق ۱۱۰۵ھ مقدس۔ (واضح ہو کہ بوجہ طوالت فرمان کے عبارت ظہری نہیں لکھی گئی)



Marfat.com

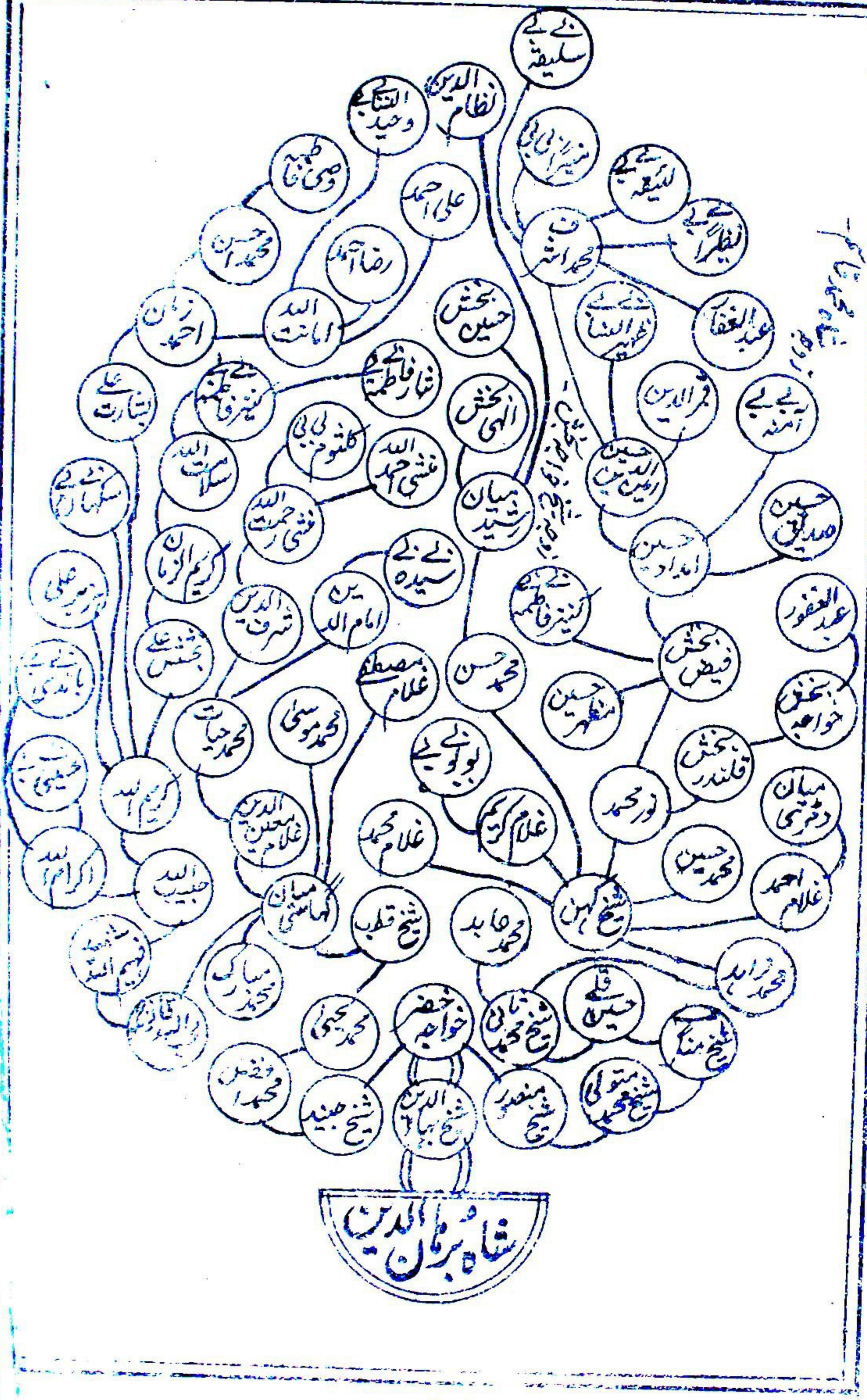


Marfat.com

# مختصر احوالات خاندان قاضیان بلنده ضلع فتحپور و جوده قصبه مانکپور

خاندان قاضیان قصبه بلنده ضلع فتحپور سے قاضی وحاجی عبدالرزاق بن قاضی محمد بخش
ابن حافظ شاہ قطب الدین بن مولوی فرید الدین ابن شیخ ابوالخیر بن شیخ غلام مرتضی
ابن شیخ فتح الدین شیخ بہکاری ابن شیخ نصیر الدین بن شیخ بدیع الدین عرف بدی
ابن خواجہ رکن الدین بن خواجہ بدر الدین ابن خواجہ ضیاء الدین ابن خواجہ صدر الدین
ابن خواجہ معین الدین بن خواجہ نعیم الدین ابن خواجہ صلاح الدین بن امیر بدر الدین ابن امیر
عبدالغفور بن عبدالشکور ابن امیر عبدالحاکم بن امیر ابوالقاسم ابن امیر ابوالہاشم بن امیر ابوالقاسم
ابن امیر عبدالقادر بن امیر عبدالمقتدر ابن امیر عبدالغفار بن امیر عبدالستار ابن امیر عبدالحی
بن امیر عبدالغنی ابن امیر عبدالرحمن بن امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ بوجہ
وصلت ومصاہرت خاندان شیوخ صدیقی وغوری قصبہ مانکپور وارد قصبہ مانکپور ہوئے
چند روز قیام کے بعد ۱۲۳۱ھ میں راہی ملک بقا ہوئے اور ارض مانکپور میں مدفون
ہوئے قطعہ سال وفات تصنیف کردہ مولوی عبدالغفور خلف اوسط مرحوم ومغفور

| | |
|---|---|
| قبلہ و کعبہ ما بادہ رحلت نوشید | کیف شادی مرا کرد زاندوہ تباہ |
| گفت ہاتف سر رحلت زنہال دل خون | از سر رنج وغم و درد و قلق زاری و آہ |

حروف رنج وغم و درد و قلق زاری و آہ کا سر حرف کے اعداد سے ۱۲۳۱ھ نکلتا ہے
مرحوم کے چھوٹے صاحبزادہ قاضی عبدالمجید جنکا سلسلہ ننہالی وصبہ مانکپور [illegible]
اونہون نے اپنی بود و باش بظل عاطفت وحمایت شیخ عبدالغفور [illegible]
کے مانکپور میں اختیار کی قاضی عبدالرزاق مرحوم ریاست بہر تیوری [illegible]
اور معتمد ریاست اور ایک معروف دیانت دار افسر تھے اس خاندان [illegible]
شیخ ابوالخیر بزمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی منصب [illegible]

Marfat.com

نصیر پور پرگنہ جھونسی ضلع الہ آباد سے منتقل ہوکر ضلع فتحپور مین اقامت گزین ہوا انکی اولاد عقاب کو سرکار دہلی سے مراتب جلیلہ عنایت ہوئے ۔ مولوی فریدالدین پسر شیخ ابوالخیر کو سرکار معظم شاہ خلف عالمگیر بادشاہ دہلی سے عہدہ قضا اور قطعہ اراضی موضع براری سے قریب موضع بلندہ پرگنہ ہسنوہ ضلع فتحپور عطا ہوئی اس قطعہ اراضی عطیہ سلطانی کا اول نام چک براری معروف ہوا مگر مولوی فریدالدین نے واسطے خوشنودی مزاج بادشاہ اس اراضی مین قصبہ بنام بہادر شاہ آباد کیا اور اوسکا نام معظم آباد رکھا جو اب تک اونکی اولاد کا مقبوضہ ہے اس خاندان کے لوگ صاحب علم و فضل اور صاحب تقوی اور عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز ہوتے گئے اور زمان حال مین منشی عبدالرحمن صاحب نے علاقہ زمینداری کیطرف زیادہ توجہ کی آخر انکی زمینداری کو ایسی ترقی ہوئی کہ اب شمار انکا تعلقداران ضلع فتحپور مین ہے حافظ شاہ قطب الدین جد امجد قاضی وحاجی عبدالرزاق ایک باخدا بزرگ تھے مولانا انوار صاحب لکھنوی کے خلیفہ تھے جنکا عرس سالانہ قصبہ بلندہ مین ابتک ہوتا ہے ۔ مولوی قاضی عبدالغفور پسر اوسط قاضی عبدالرزاق مرحوم کو مولوی شاہ سکندر علیخان تخلص وصیل قندھاری لکھنوی خالصپوری سے تلمذ ہے اور تخلص آپ کا شاعرانہ مذاق مین نہال ہے جیساکہ قطعہ تاریخ سال وفات مندرجہ ماتبق سے ظاہر ہوتا ہے آپنے بعد حصول علوم درسیہ و متعارفہ سنہ ۱۲۹۶ھ مین فارغ التحصیل ہوکر دستار فضیلت زیب سر کی اور سند انفراغ علوم سے کامیابی حاصل کی آپکی تصانیف سے رسالہ آب حیات در مسائل چاہ و مفید الطلبا و تذکرت النافہ فی بیان العروض والقافیہ اکثر مطبوع ہوچکی ہین ۔

Marfat.com

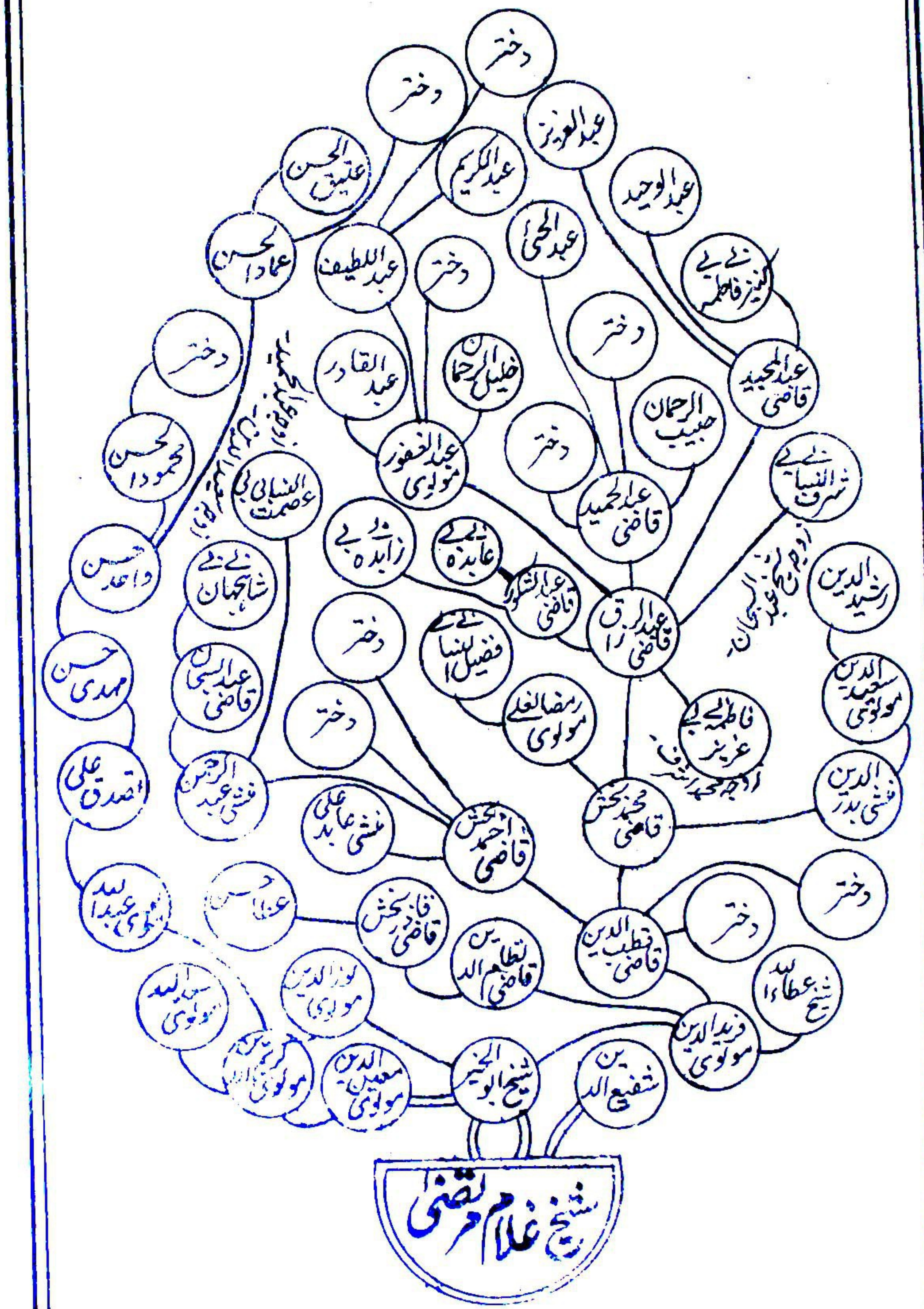


Marfat.com

# سادات نقوی گردیزی قصبہ مانکپور

گردیز ایک قصبہ کا نام ہے جو شہر غزنی کے متصل افغانستان مین واقع ہے اگلے زمانے مین یہہ قصبہ زرّ نام ایک دیوزاد مخلوق کا پایۂ تخت مشہور رہے اور حصار سنگین اس قصبہ کا اب تک موجود ہے اور ایک حاکم امیر صاحب والی کابل کیطرف سے یہان رہتا ہے اور چند خاندان سادات اب بہی اس قصبے مین آباد ہین اور باشندگان قصبۂ گردیز جب یہان سے جلاوطن ہوکر ہندوستان مین سکونت پذیر ہوئے وہ لوگ ہندوستان مین سادات گردیزی کے لقب سے معروف ہوئے اسوقت سادات نقوی گردیز مختلف مقامات ہند مین آباد ہین چنانچہ شہر ملتان کے خاندان سادات گردیزی جعفری کہلاتے ہین اس خاندان کا مورث اعلیٰ سید جمال الدین یوسف ملقب بہ شاہ گردیز رحمۃ اللہ علیہ ہے اور جنکی خانقاہ ایک شہرت خاص رکہتی ہے اور شاہ گردیز کے نام سے ایک محلہ اس شہر مین معروف ہے اور اس خاندان مین خان بہادر سید حسن بخش رئیس ملتان ایک مشہور شخص ہین لیکن دیگر مقامات مثل اضلاع دہلی و گورگانوہ و فرخ آباد و بہرووی و کانپور و الہ آباد و پرتاب گڈہ و رائے بریلی وغیرہ کے سادات نقوی گردیزی مشہور ہین جو دو برادران حضرت سید محمد شہاب الدین و سید احمد شمس الدین گردیزی کی اولاد ہونے کے دعویدار ہین جنمین اضلاع دہلی و گورگانوہ کے سادات اولاد سید احمد شمس الدین کی ہین باقی اضلاع پرتاب گڈہ و رائے بریلی وغیرہ کے سادات اولاد سید محمد شہاب الدین کی بیان کرتے ہین اور اپنی جلاوطنی قصبۂ مانکپور ضلع پرتاب گڈہ سے ظاہر کرتے ہین۔

Marfat.com

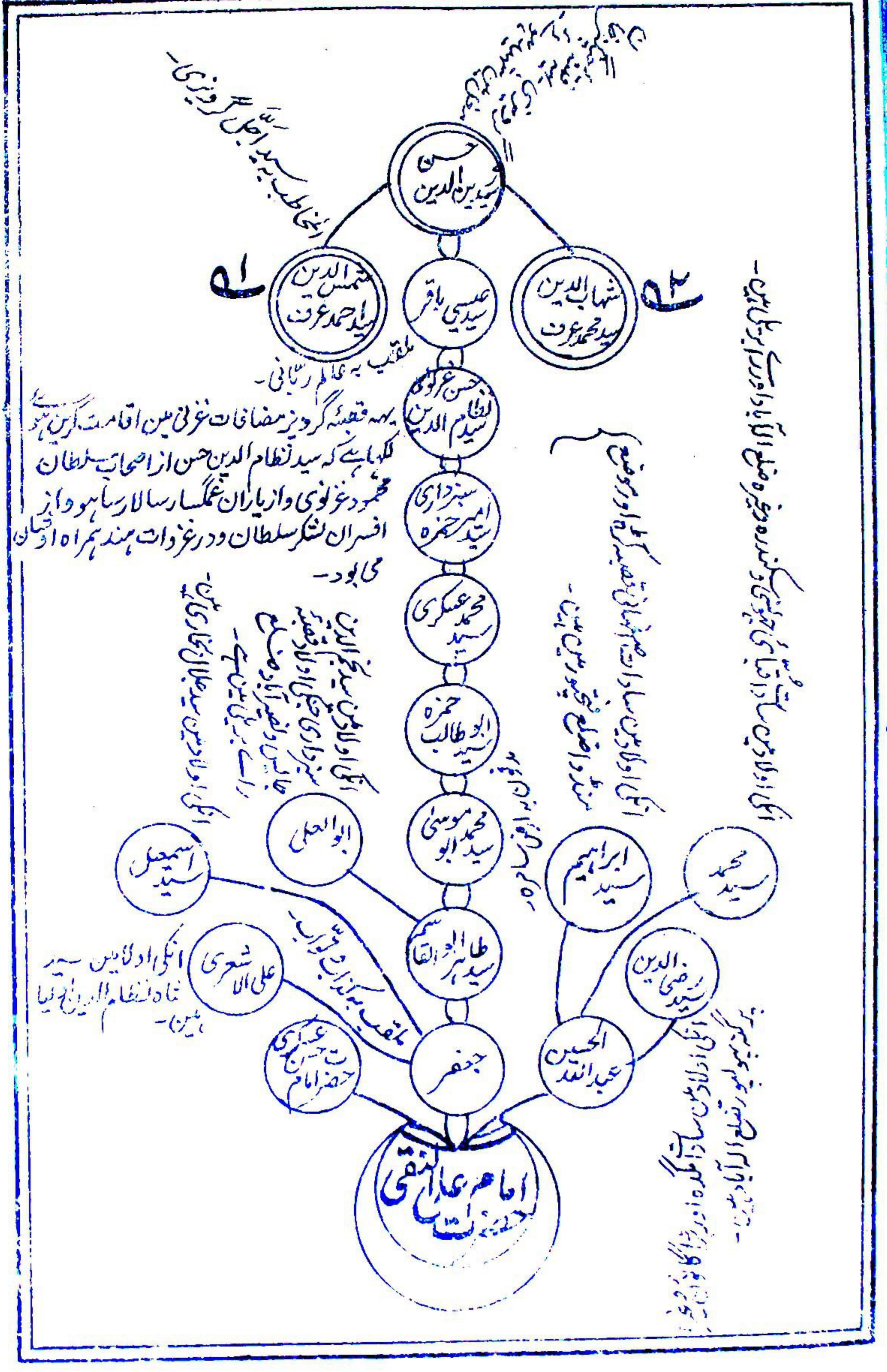


یہہ قصبۂ گردیز مضافات غزنی مین اقامت گزین ہوئے لکہا ہے کہ سید نظام الدین حسن از اصحاب سلطان محمود غزنوی و از یاران غمگسار سالار ساہو و از افسران لشکر سلطان و در غزوات ہند ہمراہ اوشان می بود۔

Marfat.com

کہتا ہے کہ جب سید زین الدین حسن فتنۂ چنگیز خان مغل مین بمقام قصبۂ گرویز قریب زمانہ ۵۹۸ھ شہید ہو گئے تب سید محمد شہاب الدین و سید احمد شمس الدین برادران عینی ابنان سید زین الدین حسن قصبۂ گرویز سے ہجرت کر کے شہر ملتان مین اپنے خال (ماموں) سید جمال الدین یوسف شاہ گرویز کے پاس چلے آئے اور ایک مدت تک اپنے خال سے تربیت و تعلیم پائی اور بعد وفات شاہ گرویز رحمۃ اللہ علیہ دونون بھائی وارد شہر دہلی ہوئے اسوقت دورۂ سلطنت سلطان شمس الدین التمش کا تھا اس بادشاہ نے بوجہ شرافت و نجابت خاندانی اپنے دختر کا عقد نکاح سید احمد شمس الدین کے ساتھہ کر دیا اور جب بیبہ بیگم لاولد فوت ہو گئی تو دوسرا عقد نکاح سید احمد شمس الدین کا مسماۃ راضیہ بیگم دختر سلطان رکن الدین فیروز ابن سلطان شمس الدین التمش کے ساتھہ ہوا اور اس بیگم کے بطن سے دو پسر سید عماد الدین محمد و سید عز الدین متولد ہوئے سید احمد شمس الدین کی بود و باش تا زمان حیات شہر دہلی کہنہ غیاث پورہ مین رہی اور بعد وفات بمقام مہرولی قریب حوض شمسی مدفون ہوئے۔ شجرۂ اولاد عقاب مختصراً تحریر کرتا ہون۔

## شجرہ خاندان صلاح دہلی و گورگانوہ وغیرہ




Marfat.com

اسوقت جبکہ سید شہاب الدین و سید شمس الدین وارد شہر دہلی ہوئے سلطنت اسلامیہ کا آغاز تہا شاہان اسلام اپنی قوت بڑہائے اور استحکام حکومت کیغرض سے مسلمانونکو جاگیرات اور معافیات عطا کر رہے تہے کڑہ مانکپور کا قطعہ ملک اگرچہ سلطان قطب الدین ایبک کا مفتوحہ تہا مگر پورا تسلط ہندوستان پر نہین ہوا تہا ہندو راجگان مفرور اپنے علاقونپر متصرف ہوکر مقابلہ کرتے تہے حکام شاہی اس قوم وسیع کے انتظام مین جو سارے ملک مین پہیلی ہوئی تہی عاجز تہے سلاطین اسلام بہی اپنی قوم کی ترقی مین سرگرم تہے کڑہ مانکپور کی سرزمین کی معافیات تقسیم ہو رہی تہین سید شہاب الدین گردیزی برادر بزرگ سید شمس الدین کہ اتقائے روزگار اور سادات والا تبار تہے قومی امتیاز سے سلطان شمس الدین التمش نے خاص قصبۂ مانکپور کی جاگیر کا فرمان ان کے نام عطا کیا اسوقت معافیداران اور جاگیرداران اسلام مین قومی اتفاق تہا بمقابلہ قوم مخالف ایک دوسرے کی امداد کرتا تہا گویا ایک چہوٹی فوج بادشاہ دہلی کی اطراف ہند مین موجود تہی سید شہاب الدین گردیزی جاگیر کے قبضہ حاصل کرنے کی غرض سے وارد قصبۂ مانکپور ہوئے اور راجہ کا مقابلہ ہوا شاید بے نیل مرام واپس ہوئے جیسا کہ روایتی طور سے مشہور ہے کہ سید شہاب الدین دوبارہ مکر و فریب کے ساتہہ راجہ مانکپور پر فتحیاب ہوئے یعنی سید صاحب نے دو ہزار محملون مین فی محمل دو دو بہادر سپاہی پوشیدہ سوار کرکے اور اونٹون کو مانکپور کیطرف روانہ کیا اور یہہ خبر منتشر کردیگئی تہی کہ دہلی سے ایک ایسا سوداگر جلیل القدر آرہا ہے کہ دو ہزار اشتران مال سوداگری سے بار کئے ہوئے اوس کے ساتہہ ہین راجہ اس واقع سے بیخبر رہا اور بخطیرہ چار ہزار بہادر سپاہی زیر قلعہ پہونچگئے اور کچہہ لڑائی کے بعد قلعہ مانکپور فتح ہوگیا اور راجہ بہاگ کر بنارس کیطرف چلا گیا۔ اسوقت سے سید شہاب الدین گردیزی اور انکی اولاد عقاب کی بود و باش مانکپور مین ہوگئی۔ دوسری روایت یہہ ہے کہ راجہ مانکپور سے سلطان رکن الدین فیروز کا نہایت اتحاد تہا جب سلطان نے اپنی دختر کا نکاح شمس الدین برادر سید شہاب الدین کے ساتہہ کردیا تو راجہ مانکپور نے اپنی دختر کا نکاح سید شہاب الدین گردیزی کے ساتہہ کردیا چنانچہ اس راجہ کی دختر کے بطن سے ایک پسر سید جلال الدین پیدا ہوا جسکی نسل مانکپور اور دیگر مقامات مین ہے



Marfat.com

# نوٹ

یہہ روایت صحیح ہو یا اوس کے حافظہ مین غلطی ہو مگر تجربہ انسانی ضرور اسکی گواہی دیتا ہے کہ قلعہ مانکپور اس قوم کا مفتوحہ ہے کیونکہ قلعہ کے اطراف مین انکی عمارات عالیشان اور مکانات مسکونہ تہے اور زمینداری بہی تمام و کمال ان کی ہتی بجز انکے ایسے مقامات پر جو حکمرانونکا مقام تہا دوسرا کوئی سکونت نہین رکہہ سکتا تہا۔

سادات گردیزی خاص قصبہ مانکپور اور موضع بازیدپور و آئمہ اسبہون عرف اونچاگانون تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ اور قصبہ رسولپور و مصطفے آباد تحصیل سلون ضلع رائے بریلی مین آباد ہین اور ان کے بیانات ہین کہ مورث سید شہاب الدین بزمان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی بوسیلہ جہاد مانکپور مین آئے اور راجہ مانچند کو قلع قمع کرکے یہان کے جاگیردار ہوئے اور سکونت اختیار کی یہہ بیانات ویسے ہی ہین جیسے اقوام پارینہ ہر قصبہ اور دیہات کی اپنے بزرگوار کی مدح مین کرتی ہے۔ اور سوال یہہ ہے کہ سید صاحب تنہا وارد مانکپور ہوئے یا ان کے ساتہہ اور سردار بہی تہے اور اگر تہے تو وہ کون تہے اور جب سلطنت اسلام ہندوستان مین قایم ہوچکی تہی تو بلا حکم بادشاہ جہاد کے ساتہہ ان امور کے جوابات مین کوئی تحریری ثبوت نہین ہے صرف زبانی بیانات قوم ہین یا شہادت مادّی مثل زمینداری دیہات اور عمارات کے موجود ہے اب لازم ہوا کہ زبانی بیانات اور شہادت مادّی اور طرز معاشرت قوم میزان عقل مین تولے جائین اور اوسوقت کی کتب تواریخ بہی دیکہی جائے اور اوسوقت کی رفتار کا اندازہ قیاس سے کیا جائے تو کسیقدر سنید کی زبانی بیانات کے سمجہنے اور اوسکے راست اور کذب کے دریافت کرنے مین ضرور ہوگی سید شہاب الدین کے ساتہی جو شریک جہاد تہے اونکا پتہ صرا ایک خاندان شیوخ مانکپور یہہ دیتا ہے کہ ہمارے مورث شیخ برہان الدین ہمراہ سید شہاب الدین (گردیزی) وارد مانکپور ہوئے سیوا ایک شخص کے اور کوئی دوسرا شخص کبہی دوسری نسل کا شریک جلسہ ہونا بیان نہین کرتا کہ جس سے جہاد کی وقعت ثابت ہو البتہ اوسوقت کے شہدا کے مزارات موجود ہین اور شہدا کے نام شاہ جمال الدین ولیا۔ زندہ سوختہ۔



Marfat.com

میر طوفان ہین یہہ نام اور ان کے مقابر معمولی طور کے نہین ہے بلکہ حیثیت ساخت عمارت سے کسی سردار کے مقابر معلوم ہوتے ہین جنکا ذکر راقم حصہ جغرافیہ مین تحریر کر چکا ہے ان شہداء کی نسل مانکپور مین موجود نہین ہے بلکہ ایسا ثابت ہوتا ہے کہ انکی کوئی نسل بیان نہین تھی اور بنفس نفیس یہ لوگ معرکہ جنگ مین شربت شہادت نوش فرمایا۔ اب دوسرا سوال اس مقام پر یہہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لشکر جس نے مانکپور کو فتح کیا اور بعد فتحابی سید شہاب الدین کو قبضہ مانکپور پر دلوا کر چلا گیا عقل سلیم اسکو ضرور تسلیم کریگی کہ ایسی حالت مین وہ امدادی لشکر ہوگا اپنا کام کر کے چلا گیا ہوگا۔ راقم نے اسقدر بیان بطور مقدمہ حالات اقوام سادات گردیزی کے لکھا ہے تاکہ آیندہ حالات کے سمجھنے مین دقت نہ ہوئے۔

ایک امر اور قابل ذکر ہے وہ یہہ کہ اس قوم کے مشاہیر جو سلطنت مغلیہ مین بڑے بڑے عہدونیر ممتاز ہے وہ اپنے تئین سادات رضوی یعنی اولاد جعفر بن حضرت امام علی الرضا ظاہر کرتے تھے چنانچہ اونکے مواہیر کی نقول تحریر کرتا ہون۔

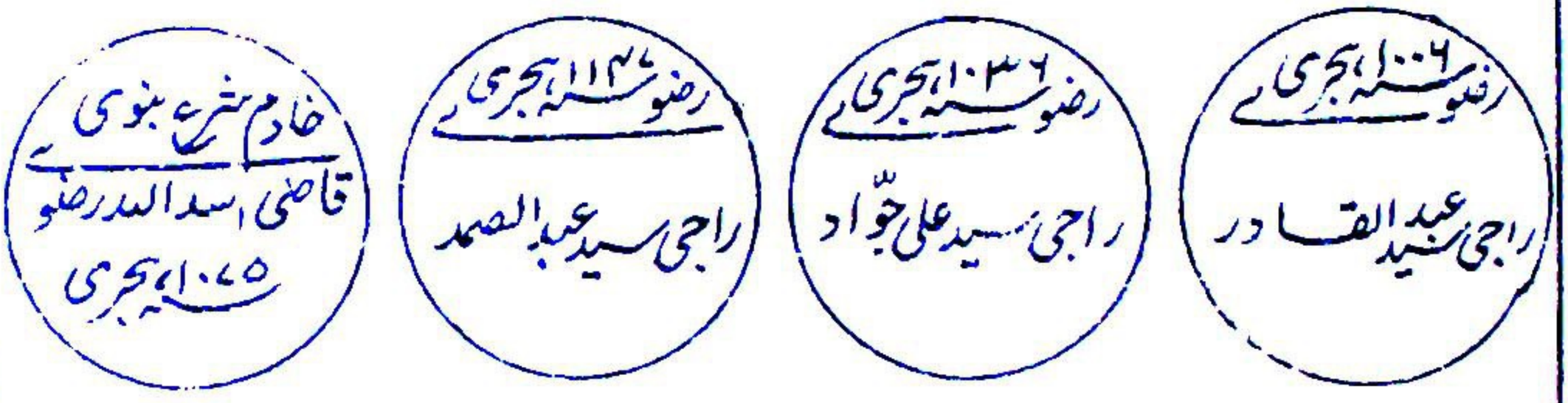


راجی سید عبد القادر میر عدل اور راجی سید عبد الصمد بعہد محمد شاہ دہلی صوبہ دار کشمیر رہے اور قاضی سید اسد اللہ جنکی مہر مصدق ہے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد سے تا زمان حال جیسے جیسے یکے بادیگرے اس خاندان مین عہدۂ قضا تبدیل ہوتا گیا ہر قاضی کے نام کے ساتھہ لفظ رضوی موجود ہے مگر اسوقت یہہ سادات اپنے تئین نقوی کہتے ہین و اولاد سید جعفر تواب بن حضرت امام علی النقی علیہ السلام ہونے کے دعویدار ہین اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرات سابقین نے جو تعلیم یافتہ اور مہذب تھے اونہون نے اپنے مواہیر مین نام کے بعد رضوی کیون تحریر کیا اور برخلاف اسکے حضرات متاخرین اب نقوی ہونیکے کیون دعویدار ہین موجودگی شہادت تحریری اور دیرینہ کیا ایسا دعوی درست ہے، سید جعفر بن حضرت امام

Marfat.com

علی الرضا علیہ السلام کی نسبت اکثر علماء اسلام کا قول ہے کہ سید جعفر نام کوئی اولاد حضرت امام رضا کے نہین تہی اور اگر اس نام سے کوئی پسر ہوبہی تو وہ سید جعفر صاحب اولاد نہین تہی ایسی صورت مین اون کے اولاد ہونے کا ادعا کرنا سراسر غلطی ہے اور درحالیکہ ایسی غلطی تہی تو ایسا غلط دعوی زمان دراز تک کیون قایم رہا سبب اسکا یہہ تہا کہ سید جعفر بن حضرت امام علی النقی کا لقب کذاب تہا اور یہہ لقب حضرات سابقین کو ناپسند تہا اور رضوی و نقوی لکہا جانا دونو صحیح تہا لقب کذاب کے بچنے کی غرض سے رضوی اپنی مہرون مین کندہ کرالیا تہا اب حضرات متاخرین اصلیت کیطرف رجوع ہوئے اور نقوی ہونا تسلیم کیا۔

(نوٹ) شہاب الدین گردیزی کے قبر کے نسبت مانکپور کے سادات کے بیانات نہایت تاریک ہین وہ کہتے ہین کہ جب سید شہاب الدین گردیزی نے وفات پائی تو آپ دریائے گنگا کے کنارے مدفون ہوئے اور جب وہ مقام دریابرد ہونے لگا تو بہت زمانے کے بعد دوسرا مقبرہ اون کا محلہ شاہ آباد اندرون آبادی سنگین تیار کیا گیا جو اب تک موجود ہے۔ (دیکھو حواشیہ کتاب ہذا صفحہ ۳۴)

سید شہاب الدین گردیزی نے ۶۲۹ھ ہجری مین دنیا سے رحلت فرمائی سال تاریخ وفات کا مادہ لفظ "قدس سرہ" ہے سید صاحب کی اولاد اور عقاب مانکپور مین بود و باش رکہتے تہے کچہہ عرصہ کے بعد یہان بدعملی ہوگئی رائے دلکی نے قلعہ کالنجر سے سر اوٹہایا اور کڑہ مانکپور اپنا قبضہ کرلیا اس خاندان گردیزی کی نسلین متفرق مقامات مین مانکپور سے جلاوطن ہوکر آباد ہوئین اور مانکپور یا اوسکے قرب و جوار مین کچہہ لوگ آباد بہی رہے تو وہ صاحب اقتدار نہ تہے اور ایک عرصہ تک قوم گردیزی معمولی حالت مین رہی اگرچہ ناصر الدین محمود بادشاہ دہلی نے ۶۵۰ھ ہجری مین رائے دلکی کو کڑہ مانکپور مین شکست دی اور از سر نو تسلط ہوا تو دوسری اقوام شیوخ و اسفار کو عروج ہوا اور ان شیوخ کا زمانہ سلطنت غلامان اور خلجیان تک رہا جب خاندان تغلق کے دورہ حکومت مین جب اس خاندان کو زوال ہوا تو پھر گردیزی خاندان کو ترقی ہوئی سید شہاب الدین ثانی جو سید شاہ شہاب الدین گردیزی کی اولاد مین سے ہین اور ان سے سلسلہ نسل مانکپور اور اسکے قرب و جوار مین



Marfat.com

زیادہ ہے اسوقت سے انکی اولاد کی ترقیات اور حالات ثروت بخوبی ظاہر ہوتے ہین اقوام سوم بنسیان پرتاب گڈہ سے اور ان سے لڑائیان رہین اسوقت گردیزی اپنی زندگی بطور سپاہیانہ اور بہادرانہ بسر کرتے تہے بعض اکابر قوم کا مقولہ ہے کہ از گردیزیان بوے خون می آید شاید یہہ مقولہ اسوجہ سے مشہور ہوا کہ اول گردیزی قوم گہروار سے برسر جنگ رہی اور پہر سوم بنسیان پرتاب گڈہ سے لڑنا بہڑنا پڑا اس لئے قوم جنگجو مشہور ہو گئی۔

مخدوم شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مانکپوری کا قول مشہور ہے کہ پنبہ نہ شود گوشت و گردیزی نشود دوست۔ شاید رشک و حسد بوجہ جہالت اس قوم مین زیادہ تہا۔ تماتر تحقیقات سے اسوقت مانکپور اور اسکے اطراف مین اس قوم کے دو گروہ زیادہ ہین یعنی قاضی زادگان اور راجے اور ایک تیسرا گروہ اس نسل سے چہچہ موئے کہلاتا ہے اس گروہ کے لوگ رسولپور اور مصطفے آباد مین آباد ہین اور وصلت اور مصاہرت دونون گروہ اول کے ساتہہ ہے یہہ لوگ بہی گردیزی ضرور ہین لیکن اولاد سید شہاب الدین ثانی مین نہین ہین کہ جسکو بعد زوال اقوام دامغانی عروج ہوا بلکہ ان کے اوپر کی شاخ سے انکا سلسلہ نسل ہے اور قاضی زادگان اولاد قاضی سید شرف الدین و راجے زادگان اولاد راجے سید اعز الدین ہین اور یہہ دونون بہائی حقیقی پسران سید شہاب الدین ثانی ہین۔ اس قوم مین کوئی صاحب تصنیفات نہین گذرا جسکا ذکر خیر کیا جاے البتہ زمان حال مین مولوی سید مظہر حسن جنکی تصانیف فقہ مناظرہ مین شائع ہو چکی ہین یا انکے چہوٹے بہائی مولوی سید محمد مہدی ادیب جو علوم عربیہ ادب مین کامل تہے یادگار زمانہ خاندان مصطفے آباد سے گذرے ہین پہر شجاعت جس سے پورانے خیالات کے بموجب علم سے دشمنی تہی اس قوم مین اوسکا حصہ تہا دیہات زمینداری کو بہتر از جان سمجہتے تہے ترکہ دختری کے نہ دینے کا دستور ابتک مثل ہنودان مین جاری تہا مگر اب خاندان کے مہذبین نے یہہ امر خلاف قرآن سمجہکر کچہہ اشک سوئی کی ہے مگر تاہم مکرر ازدواج بیوگان اس قوم مین نادرست ہے نوجوان بیوگان اپنی عمر عزیز ایڑیان رگڑ کے کاٹتی ہین کوئی سرمایہ باپ یا سسرال کا اونکے پاس نہین ہے۔

سادات گردیزی مانکپور کے دوبارہ عروج کا باعث دو برادران حقیقی قاضی شرف الدین

Marfat.com

ورلجے سید اعزالدین ہین اور سلطنت شاہان جونپور کے عہد مین راجے سید حامد شہ درجہ مقربین صاحب
ولایت جونپور تہے بادشاہ جونپور انکا معتقد تہا سادات گردیزی اعزاز کی نظرون سے دیکہے جاتے
تہے اگرچہ زمینداری ان کے پاس پہلے سے تہی مگر اسوقت سے اور ترقی ہوئی اور سلطنت مغلیہ مین
ریاست انکی جوان ہوگئی اس خاندان مین صدہا فرامین سلطنت مغلیہ و خصوص عہد شاہجہان
بادشاہ بابت عطیات معافیات بطور آل تمغا موجود ہین مگر اونکی فہرست دکہلانا باعث طوالت
ہے لہذا ایک فہرست عہدہ داران مشاہیر خاندان سادات گردیزی مانکپور درج کتاب کرتا ہون
تاکہ قوم کے ثروت اور عروج کی حالت دریافت ہوسکے۔

| نام عہدہ دار | نام عہدہ یا منصب | نام بادشاہ عطا کنندہ | نام عہدہ دار | نام عہدہ یا منصب | نام بادشاہ عطا کنندہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ سید عزالدین | قاضی | سلطان محمد تغلق | ۱۱ راجے سید محمد عرف | دیوان بہ صوبہ بہار | فرخ سیر بادشاہ |
| ۲ سید اعزالدین | راجے | ایضاً | دیوان سید راجے | | |
| ۳ راجے عبدالصمد علی | منصب پانصدی[1] | اکبر بادشاہ | ۱۲ سیف الدولہ نواب | صوبہ دار | محمد شاہ |
| ۴ نواب محمد عارف خان | ایضاً | جہانگیر بادشاہ | عبدالصمد خان دلیر جنگ بہادر | لاہور و کشمیر | عدلی |
| ۵ راجے عبدالقادر خان | منصب ہشت صدی میر عدل و | شاہجہان بادشاہ | ۱۳ سید عبدالغفار | سپہ سالار | ایضاً |
| ۶ سید محمد رحیم | میر عدل | ایضاً | خان بہادر | صوبہ الہ آباد | |
| ۷ سید لطافت حسین | میر عدل | ایضاً | سید محمد ماہ | منصب دار | ایضاً |
| ۸ قاضی سید اسداللہ | قاضی | عالمگیر بادشاہ | ۱۵ سید مخدوم علیخان | میر منشی نواب | سلطنت انگریزی |
| ۹ سید محمد اکبر | محتسب | اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ | | گورنر جنرل کشور ہند | |
| ۱۰ سید عبدالحامد | منصب دار | ایضاً | | | |

[1] منصب یکصدی کے دو لاکہہ سالانہ دام سلطنت دہلی مین تہے اور ہر دام کا بحساب سکہ انگریزی
ایکروپیہ ہے اس حساب سے یکصدی منصب کے پانچہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین اور اسی حساب سے زیادہ
منصب کا زیادہ شمار کرلینا چاہیے۔

Marfat.com

راقم پہلے لکھہ چکا ہے کہ دیہات زمینداری کی یہہ قوم حریص تہی خاندان اولاد قاضی شرف الدین بوجہ ملنے جاگیرات معافیات کے مانک پور سے منتقل ہوکر قصبہ سول پور مین مسکن گزین ہوچکا تہا عہد شاہجہان بادشاہ مین جب خاندان اولاد راجے زادگان کا اقتدار زیادہ ہوا تو انہون نے اپنے چہوٹے بہائیون کی ملکیت خرید کرکے انکو مانکپور سے رخصت کردیا مین ایک ستاویز بیعنامہ کی نقل اس مقام پر درج کتاب کرتا ہون جس سے ثابت ہوگا کہ ایک دستاویز کے ذریعے سے کسقدر لوگونکی ملکیت منتقل ہوئی اور انتقال کنندگان کی نسل مانکپور مین نہین ہے۔

## نقل بیعنامہ

۲ الله ۲ اکبر

غرض ازین نوشتہ آنکہ اقرار کردند و اعتراف صحیح شرعی نمودند میران سید عالم ابن میران سید محمود و سید جعفر ابن میران سید محمد اصالتًا از جانب خود و وکالتًا از جانب والده و برادران خود اسمہا سید شہاب الدین و سید عبد الحلیم و سید حسام الدین و ہمشیره البشان و سید عبد الجلیل ابن سید نظام و سید طہٰ ابن میران سید آدم و سید نور محمد ولد سید جمال و جمیع اولاد ورثه مرحومی سید السادات میران سید رجن حال بحال اہلہتم و نفاذ جمیع تصرفاتہم شرعًا برانجملہ کہ فروختہ اند بہ بیعیات ثبات بہ سیادت مآب نقابت پناہ راجے سید عبد الواحد و سیادت مآب مرتضوی انساب راجے سید کرم الله وغیره جملہ سعادت راجے سید عبد القادر ابنو نقاد عظمہ بخبازیده اماجد بقا مغفرت پناہی راجے سید عمر ہمگی و تمامی خانہاے سکنی خود ہا را موازی دو ہزار و دو بست و سبستادیه ذرع بگز الہی کہ واقعہ ہست در پرگنہ مانکپور و محدود ہست بحدود اربعہ معینہ کہ حدشرقی آن پیوستہ ہست بعضے بخانہ سید حسن ابن سید الله داد و حد غربی آن متصل ہست بعضے بزمین سید حسن و بعضے بخانہ محمود و تاج الدین منہار و حد شمالی آن انضمام ہست بشارع عام کہ شرقًا و غربًا واقعہ ہست و حد جنوبی آن محیط ہست بعضے بخانہ مہترین مذکورین و بعضے بخانہ بی بی جان کسائن کہ قبل ازین ہشتہ رین مذکورین

Marfat.com

خریدہ بودند و نیز درین معنی خط علحدہ بدست دارند فواصل در کل حدود علامات ظاہرہ و امارات ماہرہ بجمع حقوق و مرافق آن بمبلغ یکصد و ہفتاد و ہفت و نیم عدد روپیہ رائج الوقت نصفہ ہشتاد و نہ عدد یکتولہ کم موصوفہ و این مشترین مذکورین خریدہ اند زمین خانہائے سکنی را بر وجہ مسطور مع التقابض الصحیح فے البدلین و مکان الدرک الشرعی و این بمن دین بیع را لبیع بمن سیل و قیمت عدل بود بتقویم مقوم عدل بلا یمین و لا غرور شرط فاسد و قابلین بتصدیقہم و فکان ذلک فی یوم الحد بتاریخ نہم شہر ربیع الثانی فی سنہ ۱۰۱۸ الحال کما ذکر و المقال کما سطر کتب بخط حامد طاہا حسینی بمحضر من الشہود و العدول و النصاب حصاد المحلب - میران سید حسن ابن سید مبارک و میران سید ماہر و ابن میران سید جلال و سید قطب ابن میران شرف الدین - میران سید علی اکبر ابن میران سید محمود و شیخ جنید ابن خواجہ خضر و میران سید نظام الدین ابن میران حسام الدین و سید حامد ابن سید شمس الدین و سید محمد ناصر ابن میران سید ضیاء الدین و شیخ عبد الرسول ابن شیخ

| دستخط علامت | دستخط علامت | دستخط علامت |
|---|---|---|
| سید عالم ولد سید محمود | جعفر ولد سید محمد | عبد الجلیل ولد سید نظام |
| شہد بما فیہ | شہد بما فیہ الفقیر حقیر | شہد بما فیہ شہد بما فیہ |
| مہر | قاضی سید شریف مہر | کتب بندہ سید نور کتب بندہ سید عبد الحق |

شاہجہان بادشاہ
شیر خان خادم درگاہ

مہر

| شہد بما فیہ کتب بندہ | شہد بما فیہ | شہد بما فیہ | شاہدات | المشہد قاضی محمد صادق |
|---|---|---|---|---|
| سید باقر | شیخ منصور ابن خواجہ خضر | نظام الدین ابن قطب الدین | فقیر سلطان | |

مہر

قاضی سید شرف الدین و راجے سید اعز الدین برادران حقیقی ابنان سید شہاب الدین مثنی گردیزی کی ترقی کے واقعات یہہ ہین کہ مخدوم جہانیان جہان گشت

Marfat.com

یا کوئی دوسرے درویش بزمان سلطان محمد تغلق قریب ۷۵۵ھ وارد مانک پور ہوئے تھے
اور شیوخ وامغانی کو بد دعا دی تھی کہ وہ قوم تباہ ہو گئی جسکا مفصل بیان حالات عروج
وتنزل اقوام شیوخ وامغانی میں ہو چکا ہے[1] فقیر صاحب خاندان سادات گردیزی میں مدعو
ہوئے تھے سید شرف الدین و سید اعز الدین برادران حقیقی کو دیکھ کر کہ لباس انکا درویشانہ تھا
اور سپاہانہ اسلحہ بدن پر آراستہ کئے ہوئے تھے فقیر صاحب نے سوال کیا کہ درویشی را با
اسلحہ چہ کار تب دونوں بھائیوں نے عرض کی کہ سوم بنسیان پرتاب گڈھ ہماری زمینداری
تباہ و تاراج کر دیئے ہیں اس لئے ہم ادن سے پر سر مقابلہ و مجادلہ رہتے ہیں فقیر نے فرمایا کہ مرحبا!
شرف الدین غازی ہیں جنکا کفار غالب نہ ہوئے اور سید اعز الدین راجی یعنی امیدوار عزو یہ
بعد چند روز کے سرکار دہلی سے سید شرف الدین کو عہدہ قاضی ملا ہوا اور سید اعز الدین کے
علاقہ زمینداری کو ترقی ہوئی اس بابت سے انکو خطاب راجہ بہادر ملے مجہول [illegible]
چونکہ خطاب غازی [illegible] ہوتا ہے اور راجہ بہادر مجہول [illegible]
بضمنت [illegible] لوگوں [illegible]
بیائے مجہول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

اور یہی باعث علیحدہ گی مانک پور سے ہوا۔

راجے سید عبدالصمد علی اولاد راجے سید اعز الدین اپنے وقت کے علاقہ دار کلان تھے سنہ ۹۷۳ھ مین عین خان زمان اور بہادر خان صوبہ داران کڑہ مانکپور و جونپور نے علم بغاوت بلند کیا تھا جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی انکی سرکوبی کی غرض سے براہ دلمؤ و رائے بریلی وارد مانکپور ہوا اسوقت موسم برسات تہا اور دن بہی ختم ہو چکا تہا اندہیری رات مین عبور گنگ دشوار ہوا راجے سید عبدالصمد علی گردیزی نے استقبال شاہی کیا اور ایسی خدمات کی انجام دہی مین مصروف ہوا کہ شہنشاہ اکبر کے دربار مین مقرب سلطانی ہو کر منصب پانصدی عنایت ہوا شہنشاہ اکبر کا ایسے وقت مین مانکپور آجانا سادات گردیزی کیواسطے ایک نعمت غیر مترقبہ تہی کیونکہ اسوقت سے اس قوم کی دربار معلیہ مین پرسش ہونے لگی اور وقتاً فوقتاً انکو عہدہ ہائے جلیلہ سرکار دہلی سے عطا ہوئے ہین

الغرض دوسرے روز علی الصباح بادشاہ بال سند نام ہاتہی پر سوار ہو کر معہ سرداران چیدہ کے مانکپور سے عبور دریاے گنگ کر کے کڑہ مین پہونچا اور خان زمان اور بہادر خان خبر پا کر جانب مشرق قصبہ کڑہ سے علیحدہ ہو کر آمادہ جنگ ہوئے اور محاربہ عظیم کے بعد خان زمان قتل ہو گیا اور بہادر خان بعد مقید ہونے کے مارا گیا اور کڑہ مانکپور مین جو سات برس سے بدعملی ہو گئی تہی لتنظیم ہو گیا اور یہہ لڑائی اوس مقام پر ہوئی تہی جو اب موضع فتحپور سکہی کے نام سے معروف ہے۔

## قطعہ تاریخ وفات خان زمان تصنیف کردہ قائم ارسلان خان

| | |
|---|---|
| چو شد خان زمان باغی و تاغی | ز شہ اکبر کہ مثلش نیست دیگر |
| تفنگ خود ز رعالم رفت و گردن | بہادر کشتہ از کردہ برادر |
| برائے فتح شہ تاریخ جستم | خرد گفتہ مبارک فتح اکبر |
| | سنہ ۹۷۳ھ |

نواب محمد عارف خان کو بعہد جہانگیر بادشاہ دہلی تقرب سلطانی ہوا اور منصب پانصدی حاصل ہوا اولاد انکی رسولپور ضلع رائے بریلی مین ہے۔



Marfat.com

راجے سید عبدالقادر خان بزمان شاہجہان بادشاہ میر عدل شہر دہلی کے تھے
انکا منصب ہشت صدی کا تھا انکو سرکار دہلی سے موضع آئیمہ راجے محمد حیات کو معاف عطا ہوا۔
دیکھو صفحہ کتاب ہذا اور در باب عطائے منصب دو پروانہ حیات کی نقول تحریر کیجاتی ہے

مہر پروانہ

شاہجہان بادشاہ
فضل خان خادم

ملک ۴۲۹۴۶ عطائے ہزار سالیانہ دام

چون حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع مبلغ پانزدہ لک وچہل ودو ہزار نہصد وچہل وشش دام
از پرگنہ قمر پارت پائیگاہ سرکار مانکپور صوبہ الہاباس از تغیر ابا بکر از ابتدائے خریف نیمی سال وغیرہ
بموجب ثمن در وجہ جاگیر سیادت وثقابت پناہ نجابت وعدالت دستگاہ راجے سید عبدالقادر
میر عدل مقرر شد بتاریخ دوم ماہ شہریور الہی سنہ روز چہارشنبہ مکرر بعرض مقدس رسیدہ
می باید کہ چودہریان وقانونگویان ومتصدیان ہزارعان پرگنہ مذکور المبلغ را بجاگیر مشارالیہ مقرر
ومفوض دانستہ مالواجی وحقوق دیوانی از قرار واقع درستی بہ گماشتہ مومی الیہ جواب کردہ چیزے
قاصر ومنکر نگردانند طریق جاگیرداران کہ در آبادانی ومعموری انجا نہایت سعی بکار دارند نوعے سلوک
باہر کہ رعایا وبرایا مرفہ الحال بودہ سرگرم زراعت وعمارت دراماست قدغہ الزام دانند تخلف و
انحراف نورزانند تحریر فی التاریخ دوم ماہ شہریور الہی سنہ

شاہجہان بادشاہ
فضل خان خادم

مہر پروانہ

چون حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع مبلغ چہار لک دام از پرگنہ قمر
پائیگاہ وغیرہ سرکار مانکپور صوبہ الہاباس ہمن ابتدائے نصف خریف [illegible]
الغام سیادت ونقابت پناہ راجے سید عبدالقادر [illegible] چہارم ماہ [illegible] الہی سنہ
روز دوشنبہ بعرض مقدس میدہی باید کہ چودہ [illegible] وقانونگویان ومتصدیان وریایا ودہزارعان
پرگنات مذکورہ المبلغ را در وجہ الغام مشارالیہ مقرر ومفوض دانستہ مالواجی وحقوق دیوانی از قرار

Marfat.com

واقع در استی به گماشتہ مومی الیہ جواب کردہ چیزے قاصر و منکر نگردانند طریقہ شمار آلیہ انکہ در آبادی و معموری انجا نہایت سعی بکار داند و نوعے سلوک ماہر کہ رعایا و برایا مرفہ الحال بودہ سرگرم زراعت و عمارت باشند درین باب قدغہ الزام دانند از غرض و تخلف و انحراف باز دارند مخبر فی التاریخ پنجم دیماہ الہی سنہ ۔

سید محمد رحیم گردیزی بعہد شاہجہان بادشاہ عمدہ کے میر عدل قصبہ مانکپور کے تھے مکان ان کا محلہ منڈی مانکپور میں تھا یہ محلہ اور مکان میر عدل مذکور اب نیست و نابود ہے ان کی اولاد میں میر تصدق حسین عرف بڑی میاں ساکن موضع مڈوا پرگنہ ہتگام ضلع فتحپور ہیں اور سید محمد رحیم کی عمر میں یہ جا منقوش تھی یعنی (شاہجہان لطف بخش عجم + ما ہمہ الرحمۃ السید رحیم) ۔

سید لطافت حسین بعد سید محمد رحیم میر عدل بلدہ مانکپور مقرر ہوئے انہوں نے مانکپور میں اپنے نام سے ایک گنج آباد کیا اب وہ جگہ نام کا گنج تھا اب نیست و نابود ہے قاضی سید اسد اللہ و عالمگیر بادشاہ دہلی نے عہدۂ قضا متعلقہ مانکپور عطا کیا اور جاگیر موضع بجہا ہمیٹ و تیواری پور انکی وجہ معاش ہوئی قاضی اسد اللہ سے قاضی لطف اللہ سوار سے منتقل ہو کر قصبہ مانکپور میں آباد ہوا اور عہدہ قضا اس خاندان کا تا انتزاع سلطنت مغلیہ و تا اودھ برقرار رہا عہد انگریزی میں بھی عہدۂ قضا جاری رہا لیکن عہدہ رضوی دستاویز ات گورنمنٹ انگریزی نے عطا کیا تا بعد چند سے وہ بھی جاتا رہا مگر ایک سند قضا کی انگریزی نے قاضی سید غلام حسن کو عنایت فرمائی ۔

قطعہ سال تاریخ وفات قاضی محمد اکرم نقشبندی مرحوم سید محمد حسین

اکرم سید مطلق آہا

| | |
|---|---|
| محیط علم سحاب کرم جہاں طال | سخی کریم مسافر نواز بندہ نگاہ |
| نگانہ گوہر دریائے دور دان اتقی | شگوفہ چمن گلشن حبیب اللہ |
| جناب قاضی سید غلام حسن مرحوم | کہ او رضا بہ اللہ و رضا بہ او ست اللہ |
| نوزد چون بسا طبع جہاں بسا طحیات | خدایش کرد بجنات عدن منزل گاہ |

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| قلم نوشت بہ لوح مزار آن مغفور | | عطا حسن بکند در بہشت اعلیٰ جاہ<br>۱۳۰۵ ہجری | |

سید محمد اکبر نبیرۂ قاضی سید اسد اللہ کو عالمگیر بادشاہ دہلی نے عہدۂ محتسب قصبۂ مانک پور عطا کیا تھا اب اولاد محتسب شریک اولاد قاضی سید اسد اللہ مانکپور میں بود و باش رکھتی ہے اور زمینداری پیشہ ہے۔

بعد عرصۂ بعید منجملہ اولاد سید امر اللہ برادر قاضی سید اسد اللہ سید حیدر حسین سید ببر علی ابنان میر خورم علی نے [illegible] رسولپور سے منتقل ہو کر مانکپور میں ہمراہ قاضیان سکونت اختیار کی ہے اس لئے اونکا شجرہ خاندانی ہمراہ شجرہ قاضی زادگان مانکپور تحریر ہوا۔

## قطعہ سال تاریخ وفات سید ببر علی تصنیف کردہ سید سیف علی تخلص [illegible]
## موضع منڈوا ضلع فتحپور

| | |
|---|---|
| آج سید ببر علی مرحوم<br>ذاکر حضرت امام حسین<br>انکو کہتے ہیں سب جوانمرگ<br>پر تو زار نے لکھی تاریخ | چمن خلد میں مقیم ہوئے<br>فائز رتبۂ عظیم ہوئے<br>[illegible]<br>داخل جنت النعیم ہوئے<br>۱۳۲۲ھ |

سید عبد الحامد بعہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی منصب [illegible] سلطانی [illegible] موضع رسولپور میں موجود ہے۔

راجی سید محمد عرف دیوان [illegible]

انکا منصب ہشت صدی تھا انہوں نے [illegible]

ایک سرائے ضلع بنارس [illegible]

ایک بڑا قصبہ ہو گیا [illegible]

انہوں نے عمارات [illegible]

Marfat.com

کھو دگئین اور آپ کی قبر بچہ زیر درخت پیپل اس عمارت منہدم کے پورب لب تک موجود ہے۔
دیوان سید راجے نے متعدد نکاح کئے تھے زوجہ اولی سے راجی سید غلام علی ایک پسر تھے جنہون نے
ترکہ پدری نہین لیا آپکی اولاد دختری نے عمارت اور جایداد انکی پائی اور دیوان صاحب کی ایک
دختر مسماۃ نور فاطمہ عرف بلاقی بیگم تھین جنکا مقبرہ سنگین اور مسجد بلاقی پور پرگنہ مانکپور مین اب تک
موجود ہے اور ان کا عقد سید فیاض حسین کے ساتھہ ہوا تھا جنکی اولاد اب تک زمینداری موضع
کاچھی پٹی پر قایم ہے سید عبد الغفار خان گردیزی[1] معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ دہلی کا معتمد
تھا جب سید عبد الصمد خان صوبہ دار الہ آباد مطیع ہوا تو جہاندار شاہ نے سید عبد الغفار خان کو
صوبہ داری الہ آباد پر مامور کیا اور سید عبد الغفار خان بجمعیت بارہ ہزار سوار واسطے محاربہ
سید عبد الصمد خان سادات بارہ کے مستعد پیکار ہوا سید عبد الصمد خان با فوج گران سکا مقابل
ہوا ایک سخت لڑائی کے بعد سید عبد الغفار خان معہ برادران خود قتل ہوگیا۔
سیف الدولہ نواب عبد الصمد خان دلیر جنگ بہادر بعہد فرخ سیر بادشاہ دہلی صوبہ دار لاہور[2]
و کشمیر تھا فرخ سیر نے سیف الدولہ کو بہمراہی سرداران سادات بارہ واسطے معرکہ آرائی معز الدین
جہاندار شاہ کے متعین کیا تھا اور اس لڑائی مین جہاندار شاہ مارا گیا محمد شاہ عدلی کے عہد دولت
مین سیف الدولہ نواب عبد الصمد خان دلیر جنگ خانہ نشین ہوگئے انکے بہت سے دیہات مقبوضہ تھے
جہان ساربان اشتران سکونت رکھتے تھے اوس مقام کا نام اب سروانی پور بگڑا ہوا نام ساربانی پور کا
ہے انہون نے ایک گڈہی تعمیر کرائی تھی جواب گڈہی صمد آباد کے نام سے معروف ہے اور مانکپور
مین قطعہ اراضی تختہ نواب کے نام سے اب تک مقبوضہ اولاد دختری تھی لیکن اب وہ ضائع ہوگیا
مانکپور مین نواب صاحب نے مکانات خشتی و سنگین گوشہ مشرق و جنوب تھا اس گڈہ مین تعمیر کرائے
تھے جواب نسیت و نابود ہین مشہور ہے کہ نواب کے محل سے دہلی کا چراغ دکھلائی دیتا تھا بوجہ رفعت مکانات
لوگون کا مبالغہ ہے البتہ عمارات شاہانہ ضرور تھی نواب آصف الدولہ بہادر والی ملک

[1] دیکھو صفحہ ۳۰۹ کتاب تاریخ سیر المتاخرین جلد دوم۔
[2] دیکھو صفحہ ۳۲۳ کتاب تاریخ سیر المتاخرین جلد دوم۔

Marfat.com

اودہ نے پتھر اس مکان کے کہودوا کر لکھنؤ مین منگوا لئے تہے جواب امام باڑہ آصف الدولہ کے زیب و زینت ہین بباعث تخالف مذہبی یا کوئی اور سبب ہوگا فرمانروایان لکھنؤ نے علاقہ دیہات زمینداری نواب ضبط کر لیا تہا اور جب مسماۃ کنیز فاطمہ دختر نواب کا استغاثہ ہوا تو اوسوقت موضع عبدالواحد گنج جو اونکے دادا کا آباد کردہ تہا وجہ معاش مین نواب شجاع الدولہ بہادر نے بذریعہ فرمان عطا فرمایا تہا جسکی نقل تحریر کیجاتی ہے اس لئے انکی اولاد دختری کو کوئی ثروت حاصل نہین ہوئی۔

سنہ ۱۱۷۱ھ
صفدر جنگ محمد شاہ یار وفادار عدلی
الملک ابوالمنصور خان فدوی
نواب شجاع الدولہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ مانکپور ندانند بطور پیوست کہ موضع مبارکپور و دندولی و عبدالواحد گنج وغیرہ مسکن و آئیمہ پرگنہ مذکور و یک ہزار روپیہ سالانہ بموجب پروانجات نواب و سرکار از قدیم سید عبدالصمد علیخان مرحوم مقرر و معاف قابض بودہ و یافتہ اند درین ولا سند مجدد می طلبند و مزاحمت دارند لہذا قلمی می شود کہ دیہات معافی و آئیمہ و مسکن و نقدی وغیرہ متروکہ المرقوم را از سنہ ۱۱۷۰ فصلی بمسماۃ کنیز فاطمہ بحال دانستہ شد بجمع وجوہ از تکالیف بہینٹ و بیگار و نذرانہ وغیرہ ابواب فوجداری و عملداری معاف دانستہ واگذارند و سالیانہ از تحصیل آنجا سال بسال می دادہ باشند و ہر سال سند مجدد نطلبند کہ صرف معیشت نمودہ بدعاگوئے حرالمستعال در اندما تا صدور حکم پیش خدا و رسول خدا بری الذمہ شدم مرقوم پنجم شہر جمادی الثانی سنہ ۴ جلوسی مطابق سنہ ۱۱۷۶ھ۔

Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

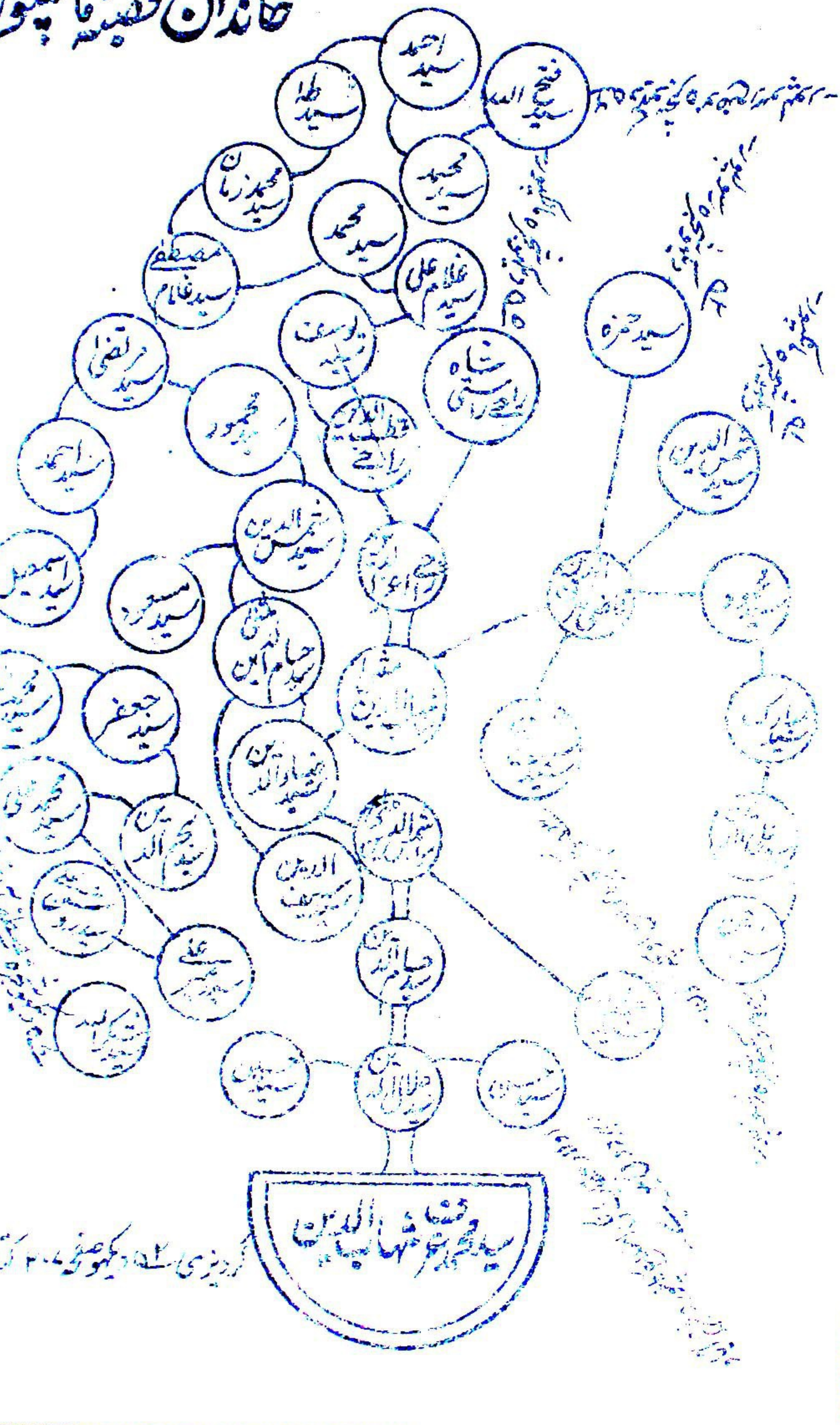


Marfat.com

# سادات موضع مصطفےٰ آباد پرگنہ چایل ضلع الہ آباد

اس خاندان کا مورث سید اسمٰعیل بوجہ ملنے ترکہ نانہالی کے قصبہ مانکپور سے منتقل ہوکر موضع مصطفےٰ آباد ضلع الہ آباد میں آباد ہوا شجرہ حسب مندرجہ ذیل درج کتاب ہے۔

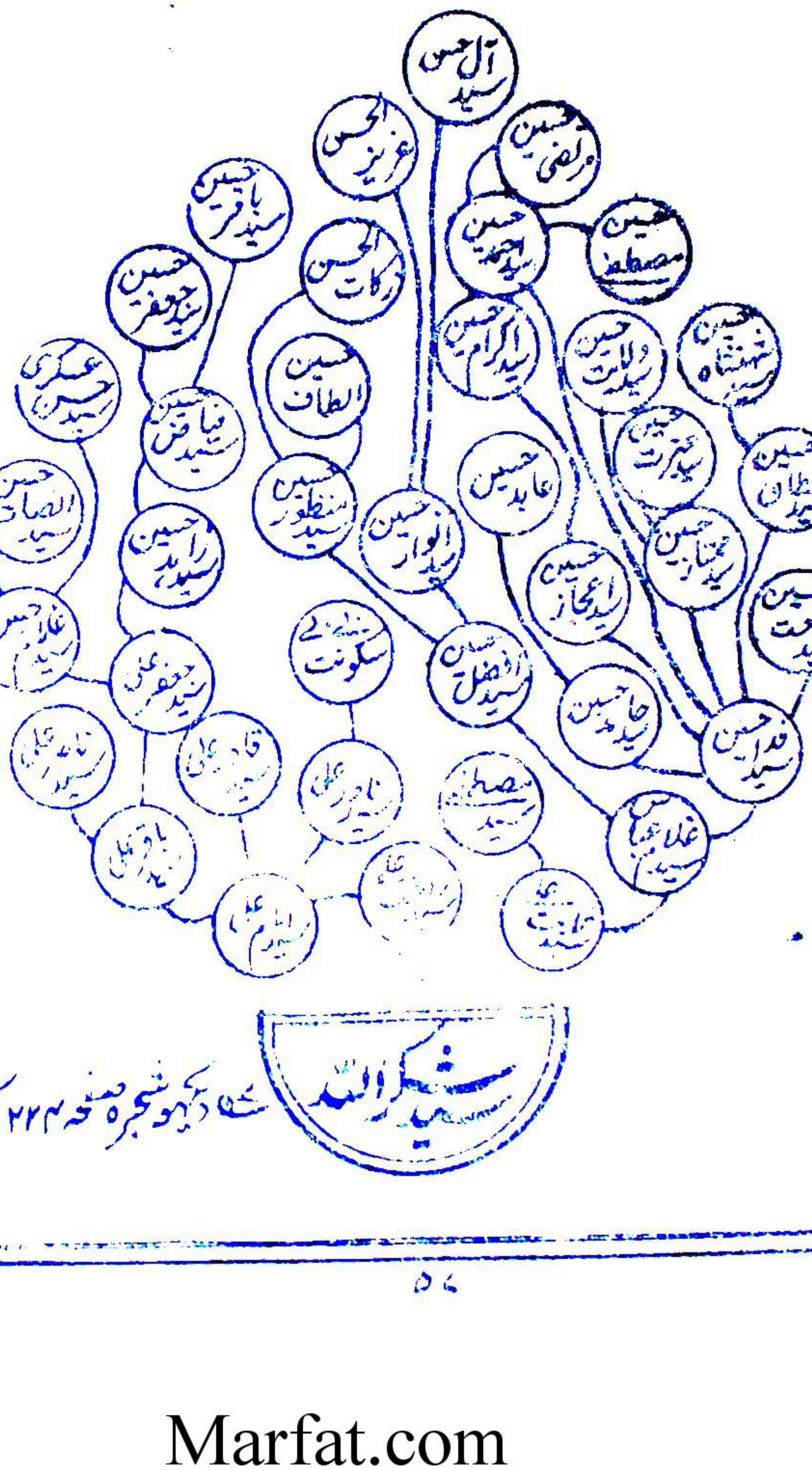


شجرہ دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا۔



Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

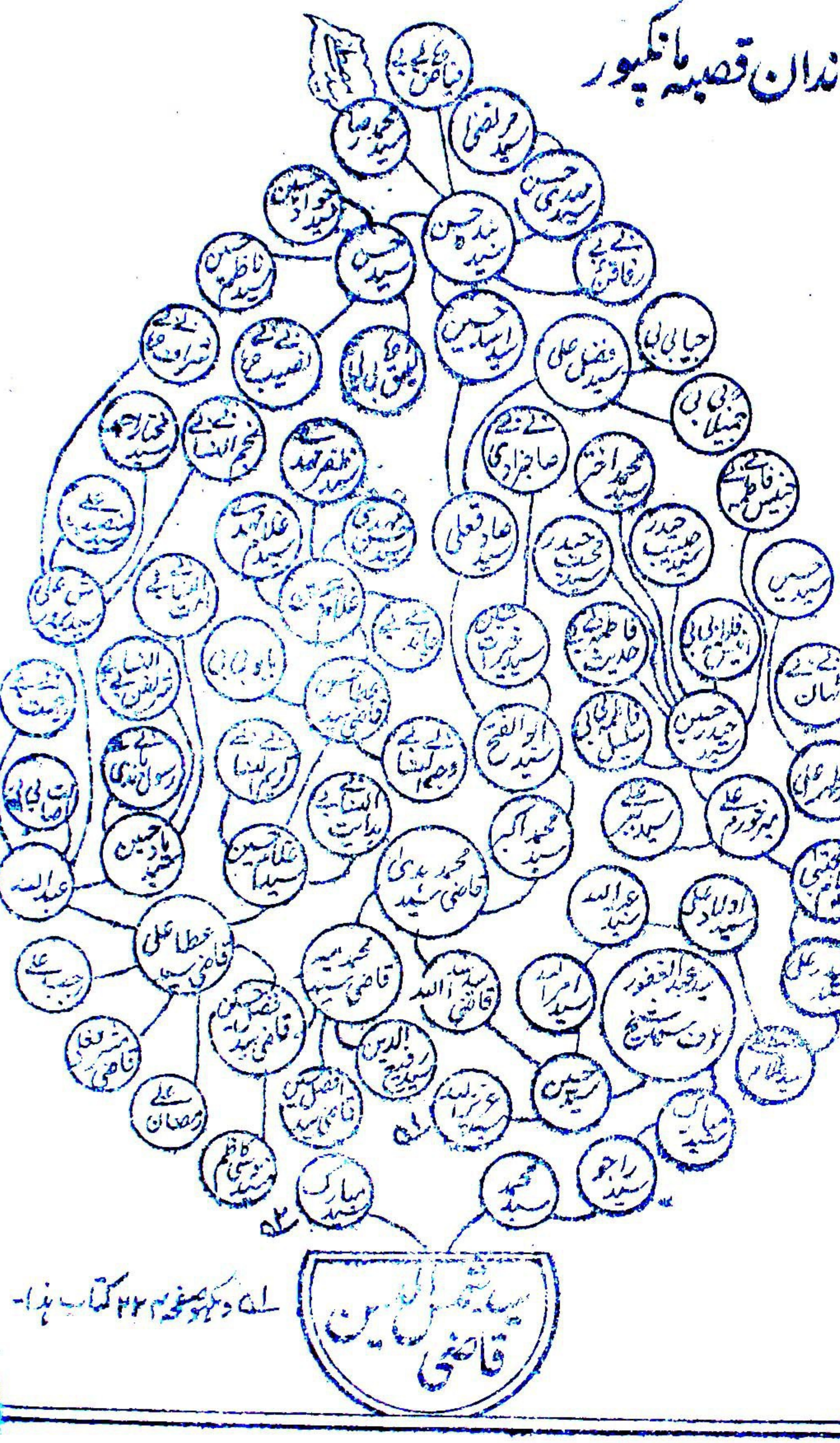


۵۸

Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

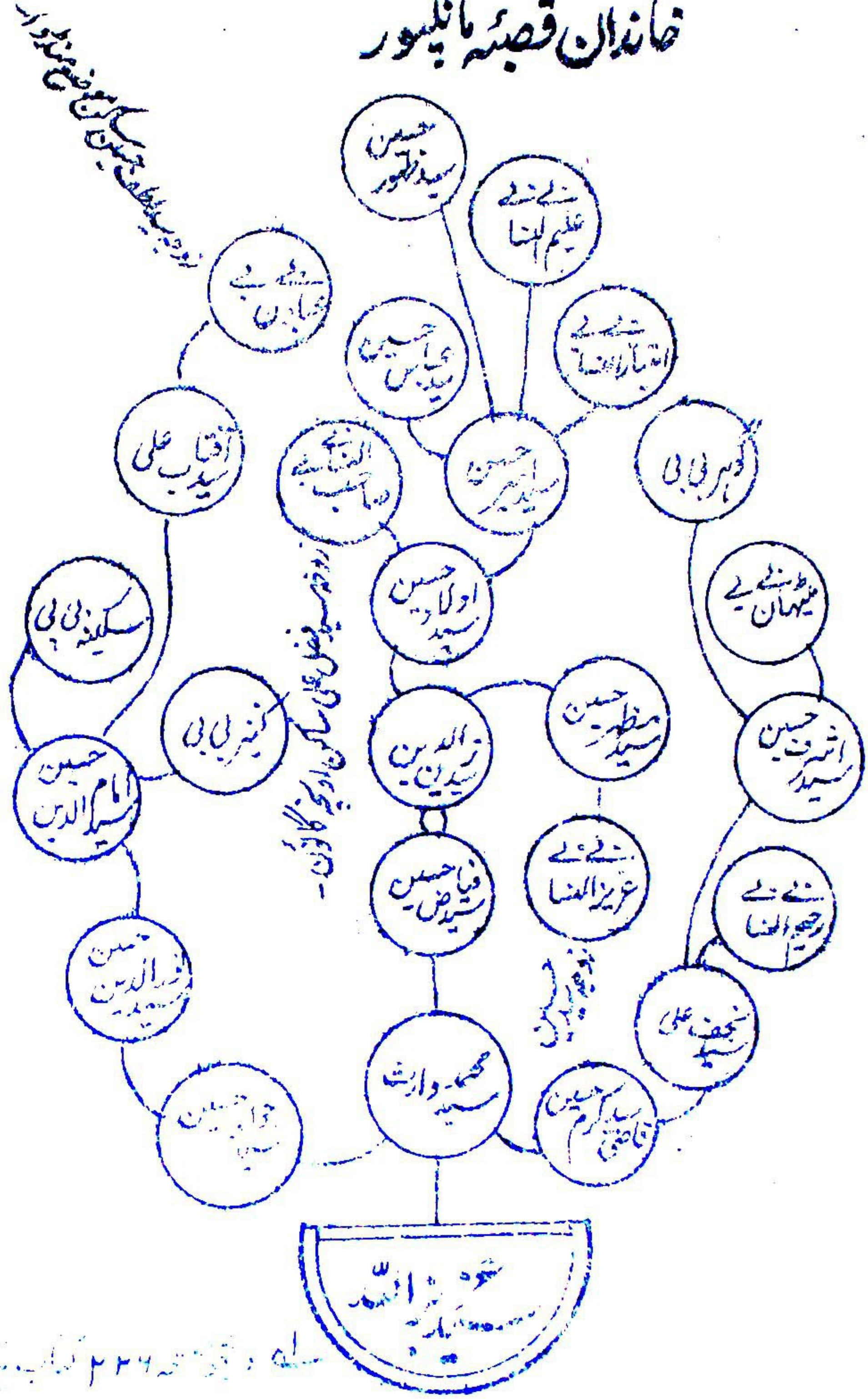
سید مظہر حسین
سید امیر حسن
سید اولاد حسین
سید ریاض حسین
سید وارث حسین
سید مظفر حسین
سید زین الدین
سید امام الدین حسین
سید نور الدین حسین
سید آفتاب علی
سید عباس حسین
سید اشرف حسین
سید نجف علی
سید فاضل حسین
سید حسین
سید محمد
سید حسین
سید حسین
سید حسین

# خاندان قصبہ مانکپور

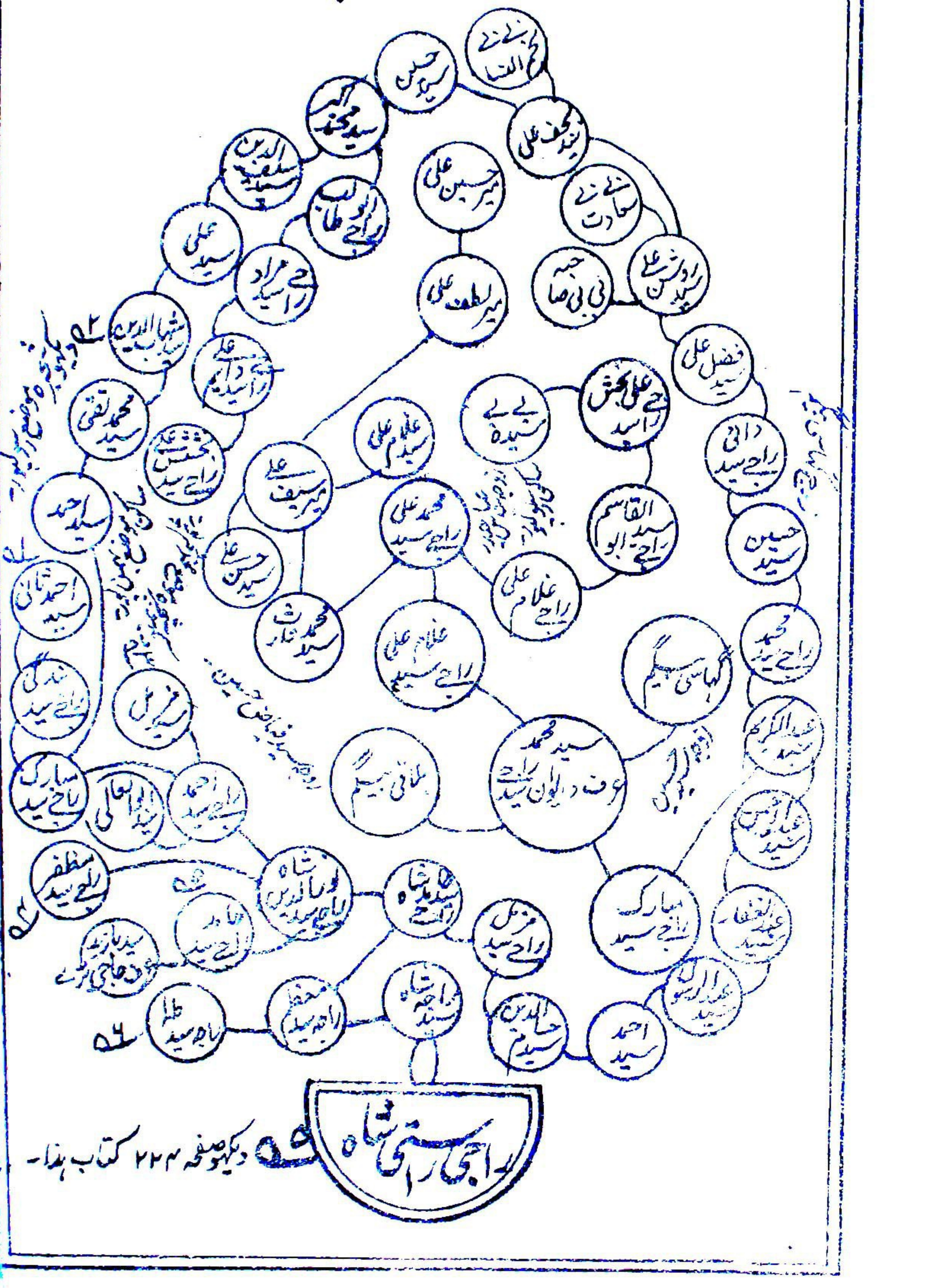


دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا۔

Marfat.com

# خاندان قصبۂ مانکپور

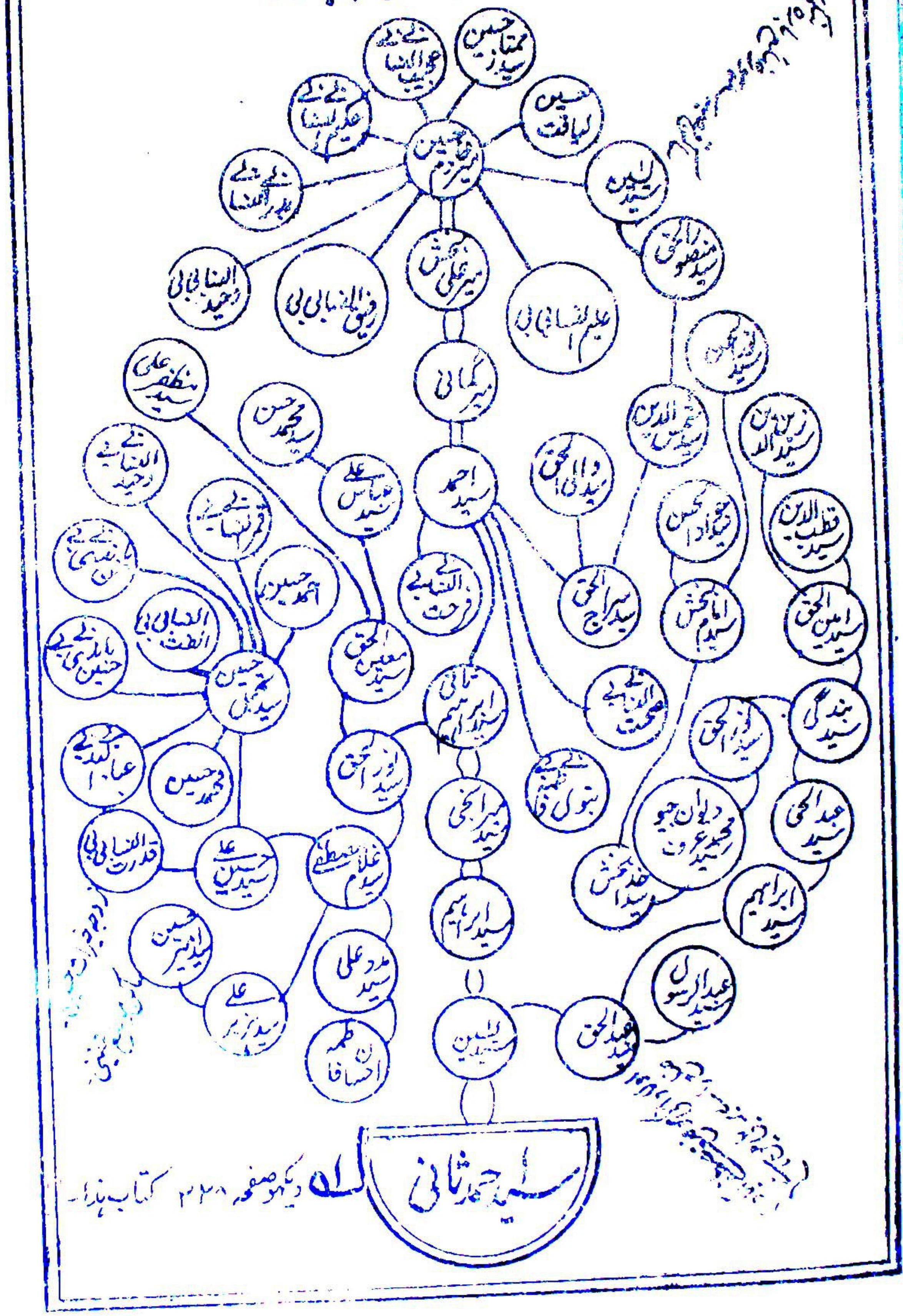


دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا۔

Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

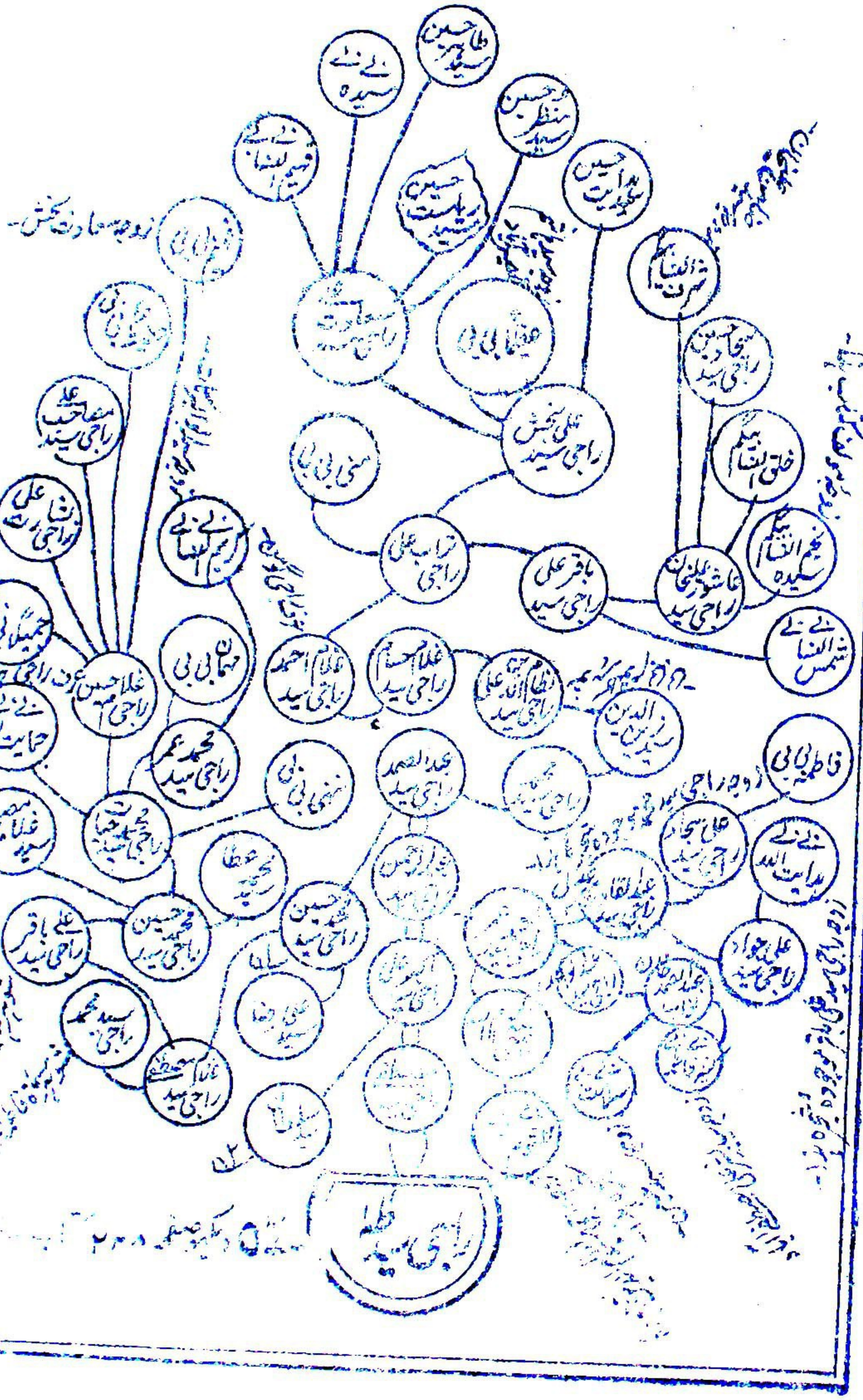

Marfat.com

# خاندان قصبہ سلون

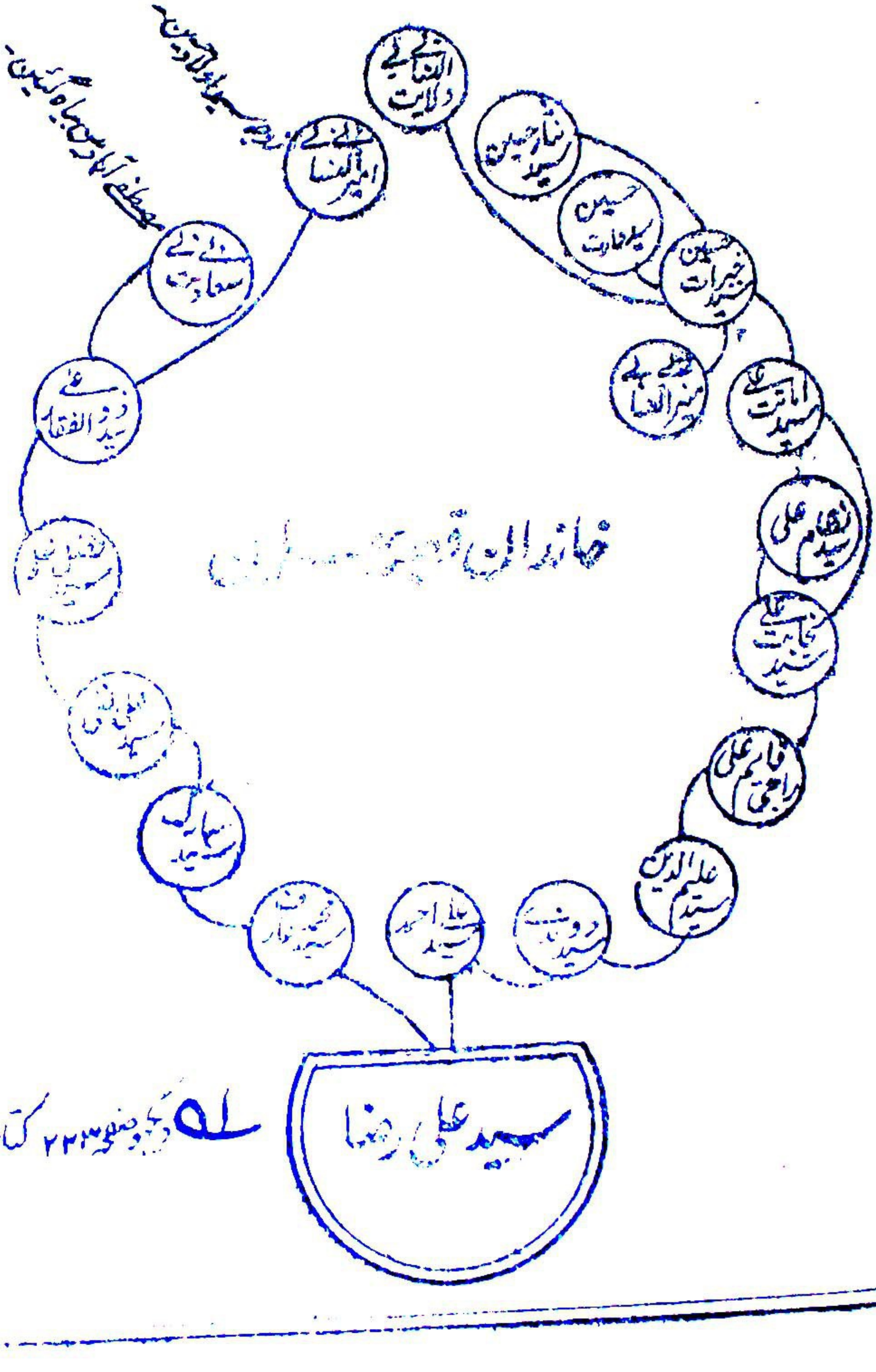


دیکھو صفحہ ۲۲۳ کتاب ہذا

Marfat.com

# خاندان موضع مٹڑھا ضلع فتحپور و قصبہ مانکپور

زوجہ میر سخاوت علی وکیل ضلع کانپور۔

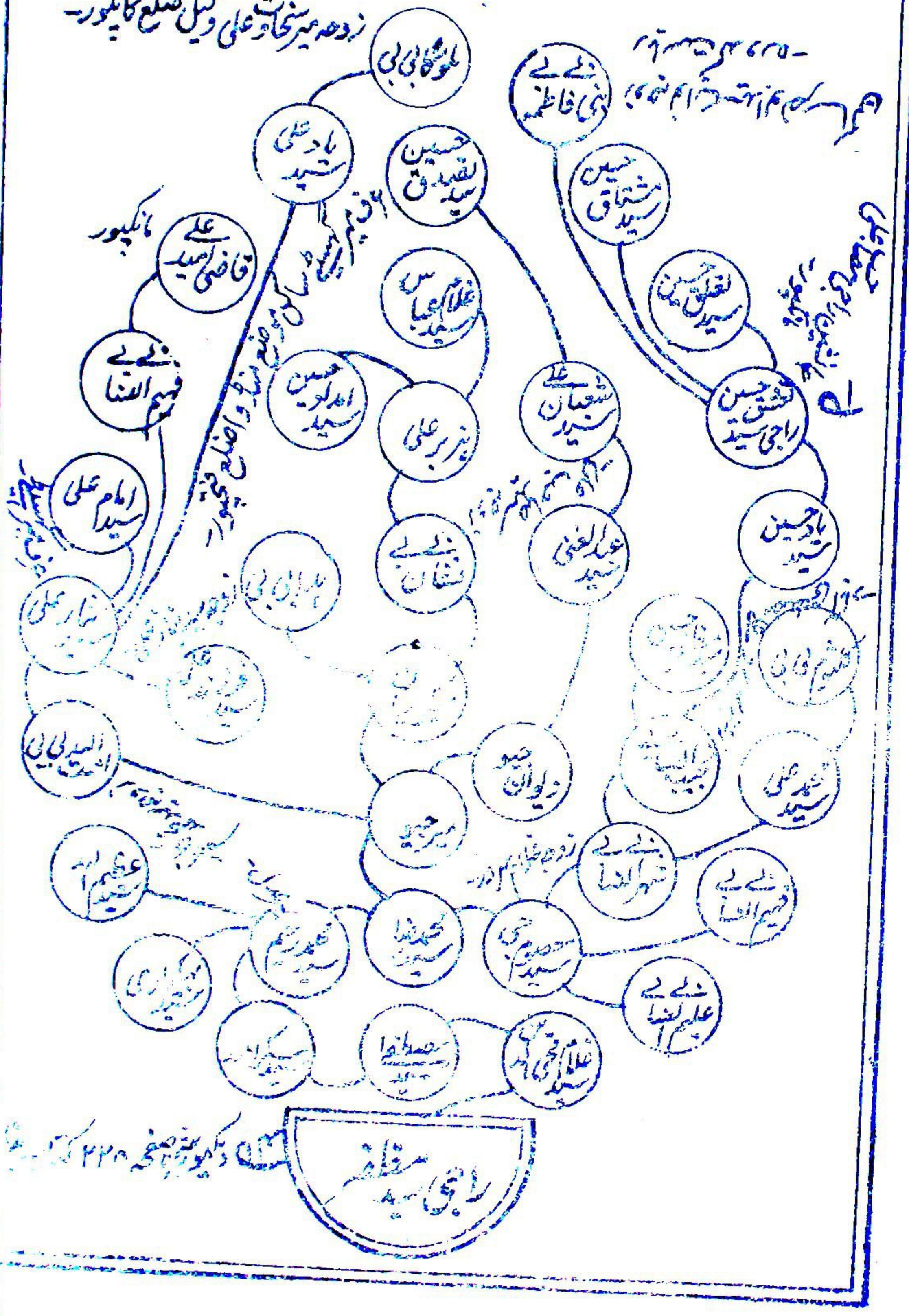
مانکپور
سید امام علی
شمار علی
سید علیم اللہ
سید عظیم اللہ
سید علام محی الدین
سید صدیق حسن
سید صدیق اللہ
سید صدیق حسین
سید نذیر حسین
سید ولی اللہ
سید ولایت حسین
سید ولی محمد
سید ولی احمد
سید ولی حسن
سید ولی حسین
سید ولی علی
سید ولی حیدر
سید ولی رضا
سید ولی مہدی
سید ولی عباس
سید ولی عسکری
سید ولی نقی
سید ولی تقی
سید ولی جعفر
سید ولی موسیٰ
سید ولی ہادی
سید ولی محمد
سید ولی علی
سید ولی حسین
سید ولی حسن
سید ولی احمد

# سادات گردیزی موضع اونچا گاؤن

یہہ موضع آبادی قصبۂ مانکپور سے جانب گوشۂ جنوب و مشرق دو میل کے فاصلہ پہ آباد ہے اس گانوں کی وجہ تسمیہ ٹھیک طور سے معلوم نہین ہوتی کاغذات مین اسکا نام موضع ایمہ اسبہون لکھا جاتا ہے - یہہ موضع عہد سلطان جلال الدین اکبر مین محال پائیگاہ منجملہ چودہ محالات سرکار مانکپور مین واقع تہا اور اس محال کی آمدنی اصطبل شاہی کے مصارف کے لئے مقرر تہی - ایمہ لفظ ترکی زبان بمعنی روزینہ و امیدگاہ یا خانۂ امید کے ہین اور زبان ہندی مین اسکا ترجمہ آس بہون ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آس بہون بگڑکے اسبہون کہلانے لگا اور بعد مین دونون الفاظ ترکی و ہندی شامل ہوکر نام موضع لکھا جانے لگا اور عوام مین نام موضع اونچا گاؤن معروف ہے اس موضع کے مورثان محلہ منہاری ٹولہ قصبۂ مانکپور مین سکونت رکھتے ہے کیونکہ کاغذات پارینہ مین اونکی بود و باش کا پتہ اسیقدر چلتا ہے اور اب تک سادات اونچا گاؤن کی ملکیت زمینداری محلہ منہاری ٹولہ مین چلی آتی ہے -



Marfat.com

# خاندان موضع اونچہ گاؤں




صورت اونچہ گاؤں

دیکھو شجرہ صفحہ ۲۳۴ کتاب ہذا

Marfat.com

# خاندان موضع اوچہ گانوں

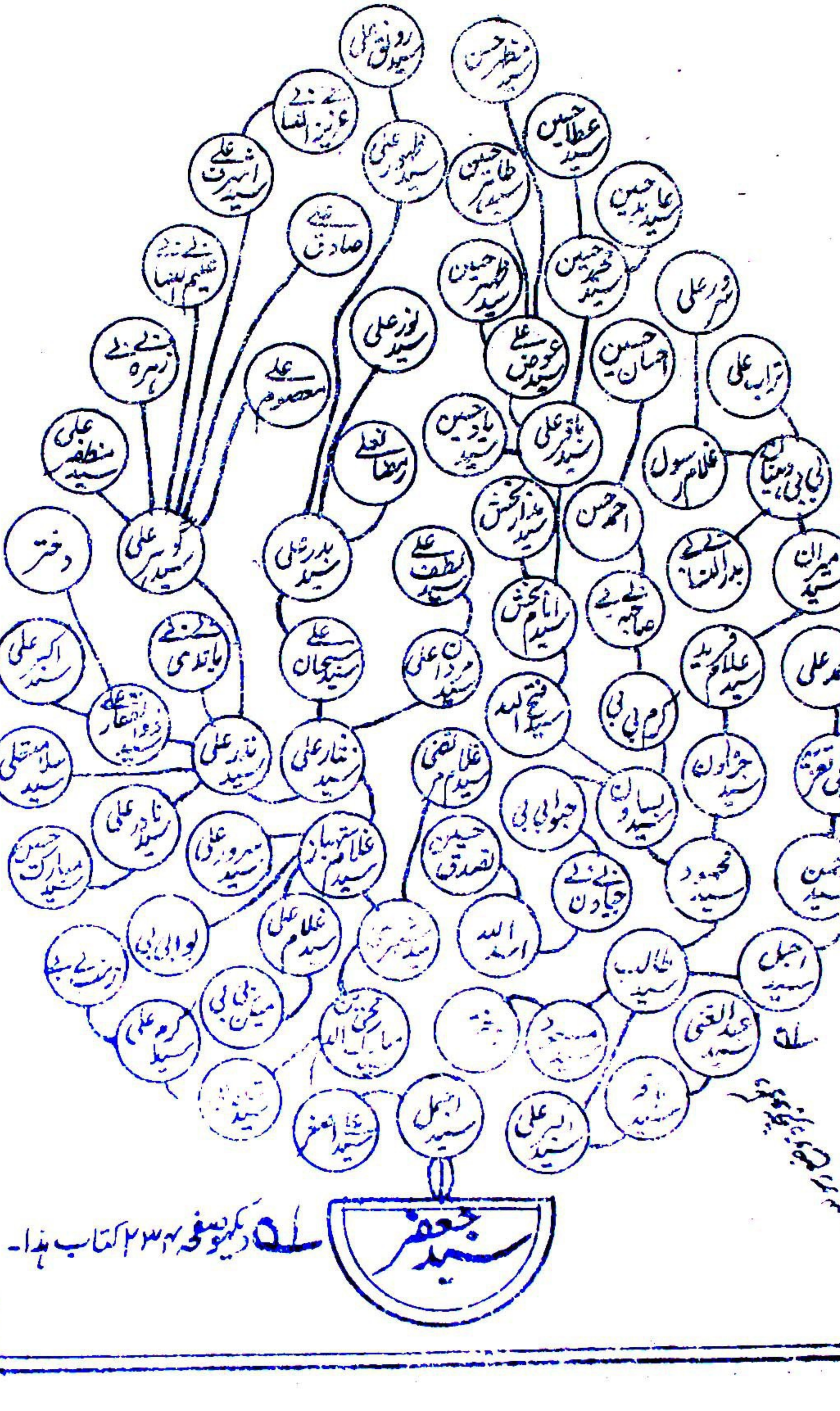


سلہ دیکھو صفحہ ۲۳۴ کتاب ہذا۔

Marfat.com

# سادات قصبہ رسولپور ضلع ریلی

یہہ قصبہ مانک پور سے جانب شمال بارہ ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی آبادی کا صحیح پتہ معلوم نہین ہوتا شاید سلطنت شرقیہ کے عہد دولت مین یا اس کے پہلے اولاد قاضی سید شرف الدین گردیزی مانک پور سے منتقل ہوکر یہان آباد ہوئی ہے اور قاضی سید عبدالرسول بن سید شمس الدین ابن قاضی سید شرف الدین کے نام سے اس آبادی کا نام معروف ہوا ہے کیونکہ خاندان قاضی اول مانک پور سے ہجرت کرکے رسول پور مین آباد ہوا اور بعد مین دوسرا گروہ راجے زادگان اور تیسرا سادات گردیزی ساکنان موضع چہا چہامئو آباد ہوئے ان تینون گروہون کے اولاد اب تک اس قصبہ مین موجود ہے — اس قصبہ مین نواب راجے خان اور نواب محمد عارف خان و سید عبدالحامد خان اور سید عبدالغفار خان مشاہیر روزگار سے گذرے ہین۔

Marfat.com

# خاندان موضع رسولپور ضلع رائے بریلی

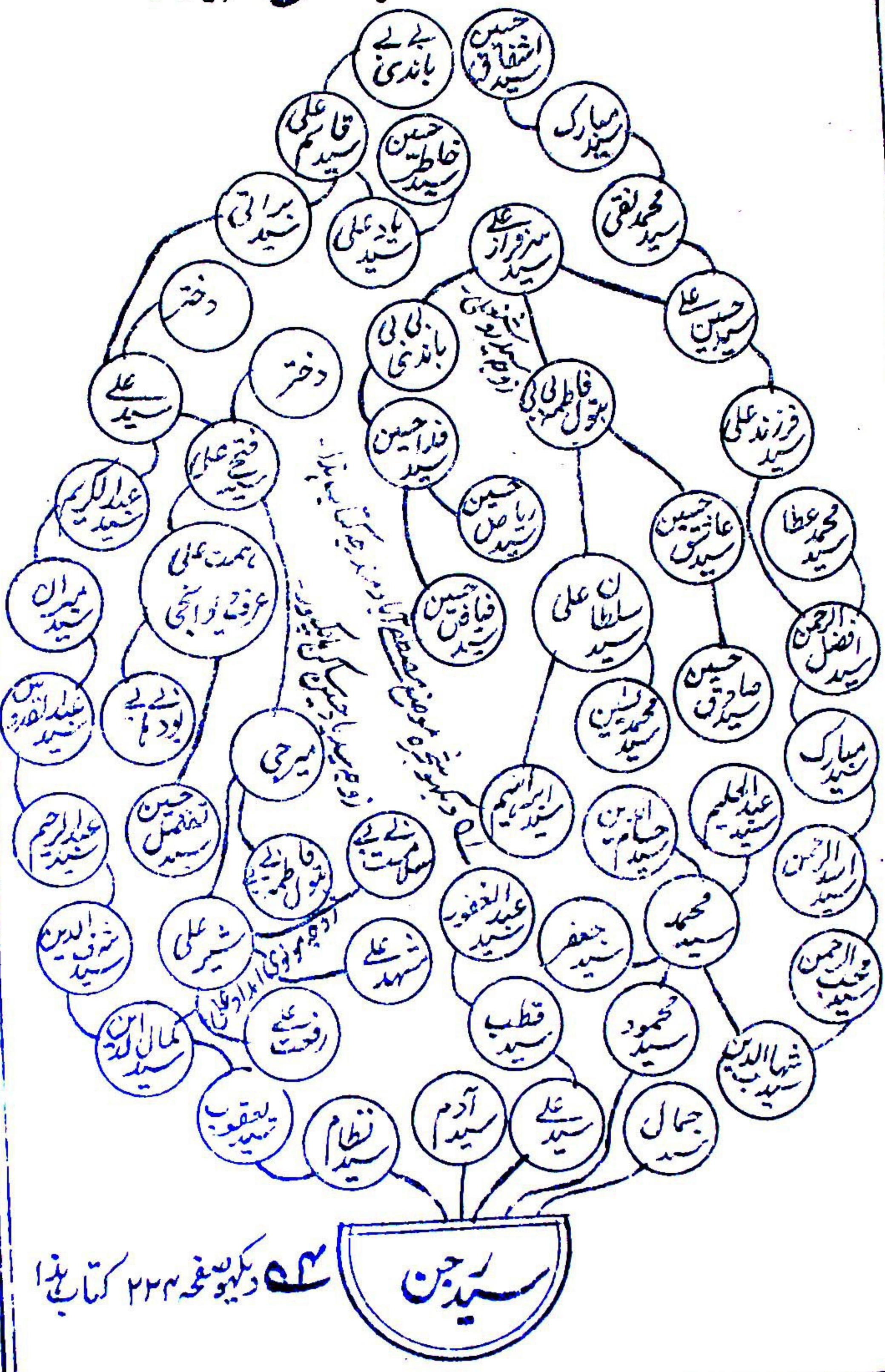
سید جن
سید آدم
سید نظام
سید علی
جمال سید
سید ابراہیم
سید حسام الدین
سید عبدالحلیم
سید مبارک
سید اسدالرحمن
سید شہاب الدین
سید محمود
سید محمد
سید جعفر
سید عبدالغفور
سید قطب
سید رفعت علی
سید کمال الدین
سید شرف الدین
سید شیر علی
سید شہد علی
سید تفضل حسین
سید عبدالرحیم
سید عبدالکریم
سید فتح علی
سید علی
سید عبدالقدوس
سید میران
سید ہمت علی عرف نواجی
سید محمد یٰسین
سید صادق حسین
سید سلطان علی
سید فیاض حسین
سید ریاض حسین
سید فدا حسین
سید بتول فاطمہ بی بی
سید عاشق حسین
سید محمد عطا
سید افضل الرحمن
سید مبارک
سید فرزند علی
سید حسین علی
سید سرفراز علی
سید محمد نقی
سید مبارک
سید قاسم علی
سید خاطر حسین
سید یاد علی
سید براتی
سید اشفاق حسین
سید بے بے بانڈی
بی بی بانڈی
بی بی بانڈی
بے بے بانڈی
بے بے بانڈی
بے بے

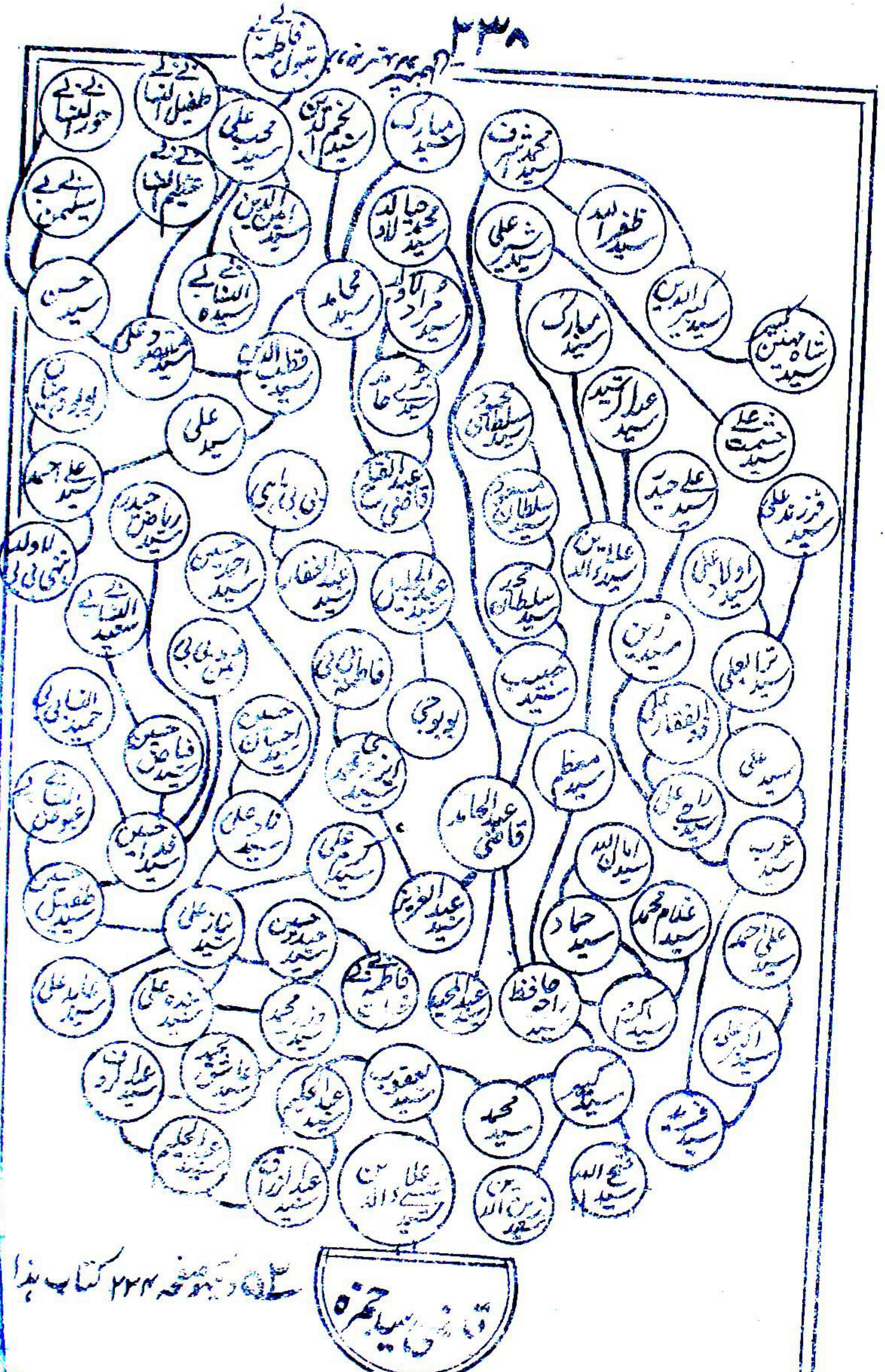

سلسلہ دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا

Marfat.com

# خاندان قصبہ رسولپور ضلع رائے بریلی و قصبہ کڑا ضلع الہ آباد

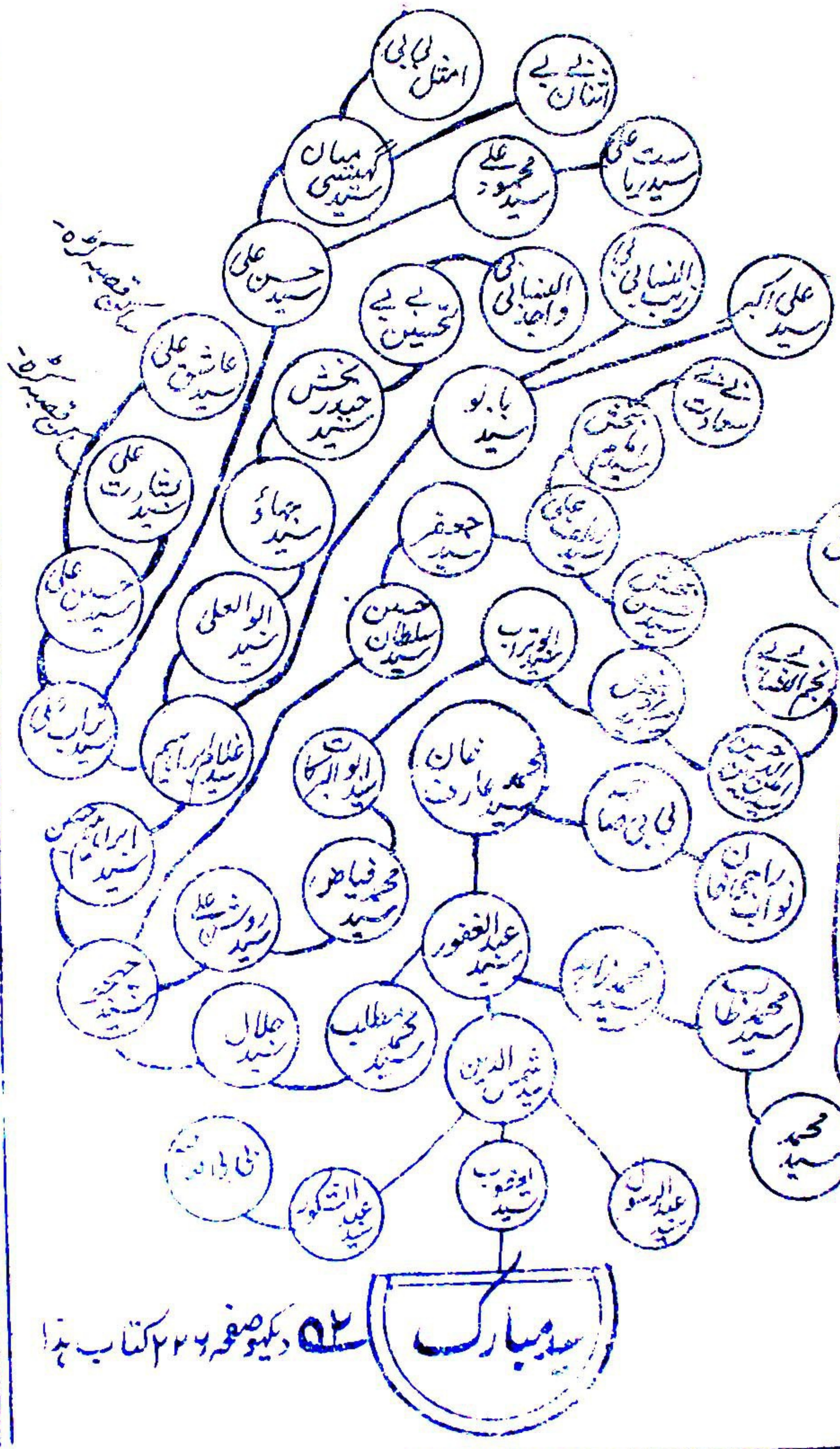


سید مبارک ۵۲ دیکھو صفحہ ۲۲۶ کتاب ہذا

Marfat.com

# خاندان رسولپور ضلع رائے بریلی

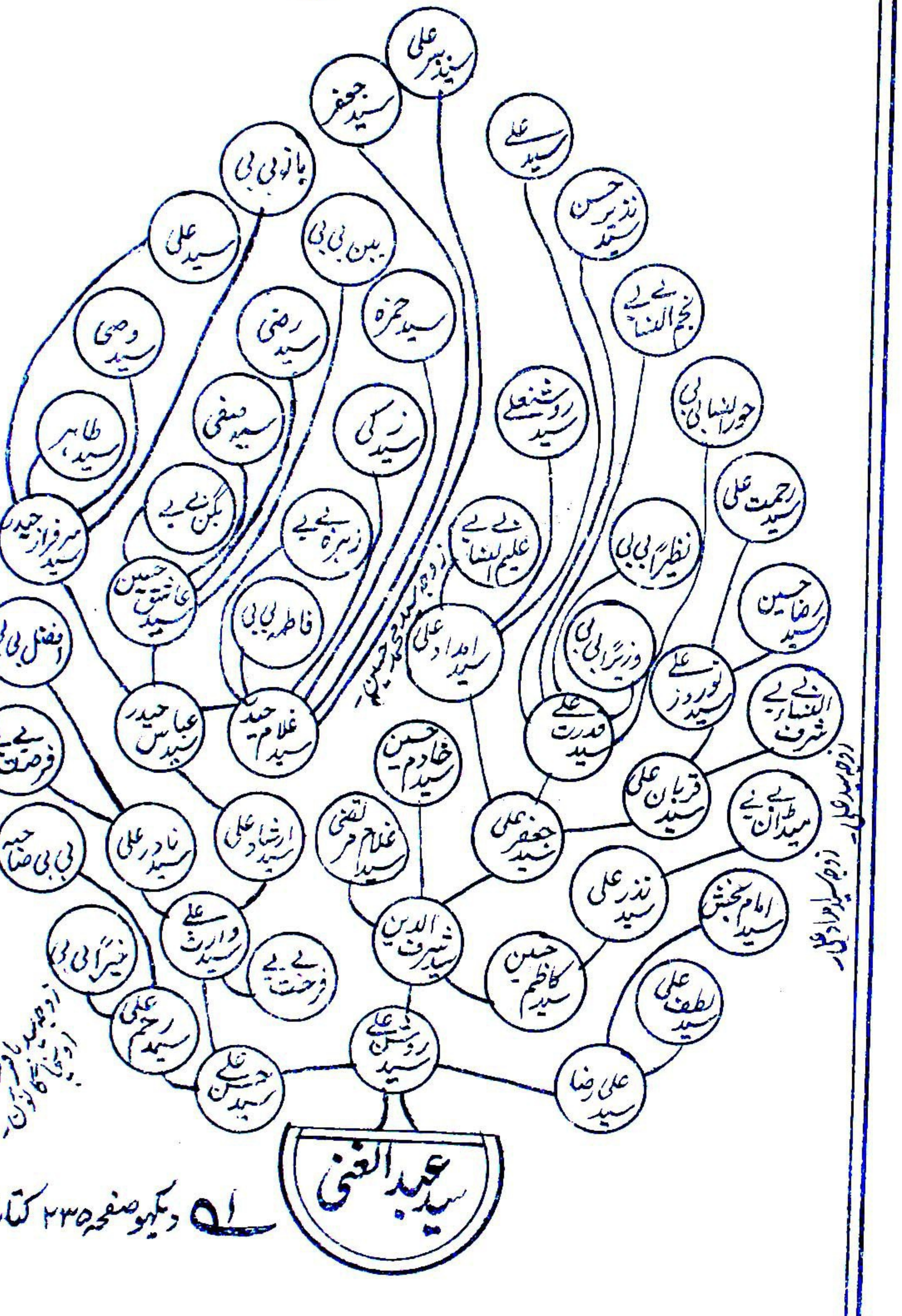


۱ دیکھو صفحہ ۲۳۵ کتاب ہذا

Marfat.com

# خاندان موضع رسولپور ضلع رائے بریلی





Marfat.com

## خاندان رسولپور ضلع رائے بریلی

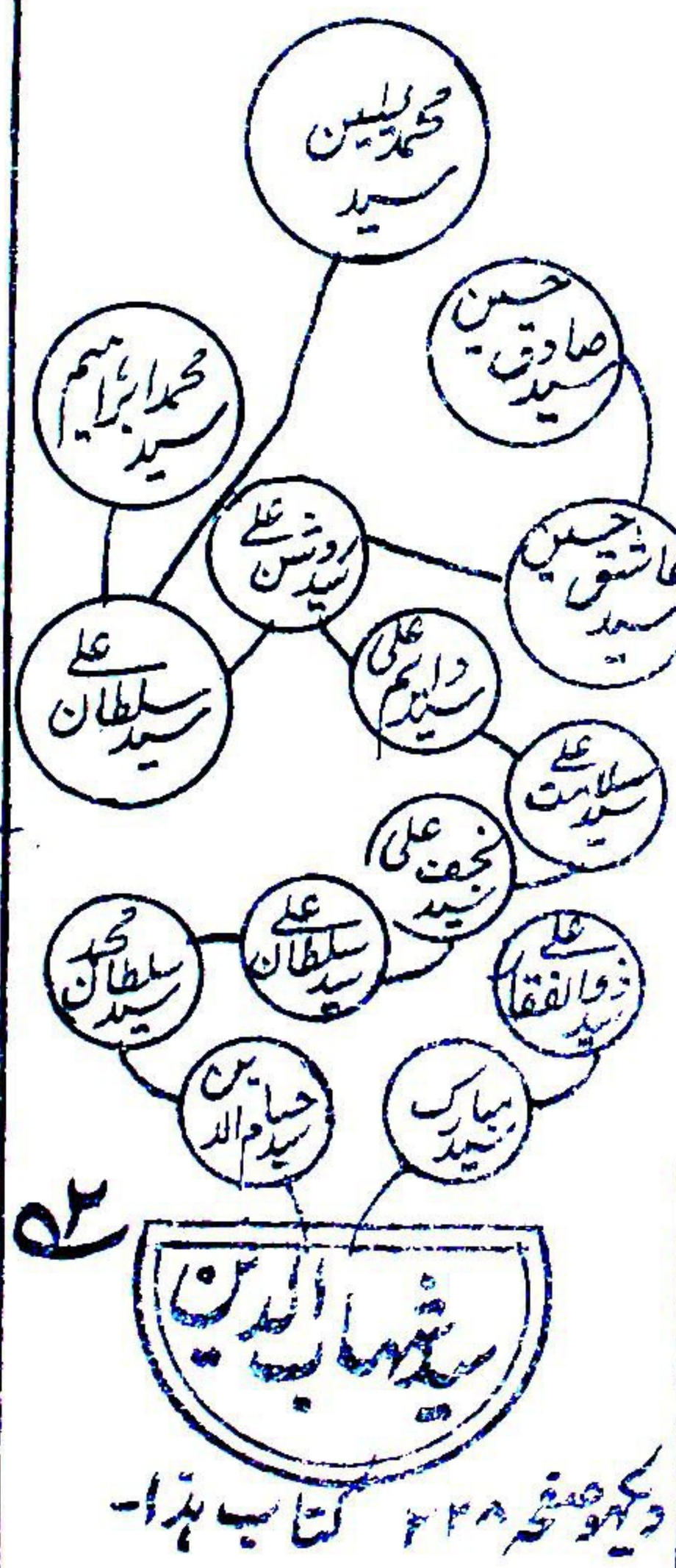


دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا۔

## خاندان محترم پور ضلع پرتاب گڈہ

و پورۂ نظام پرگنہ کڑہ ضلع الہ آباد

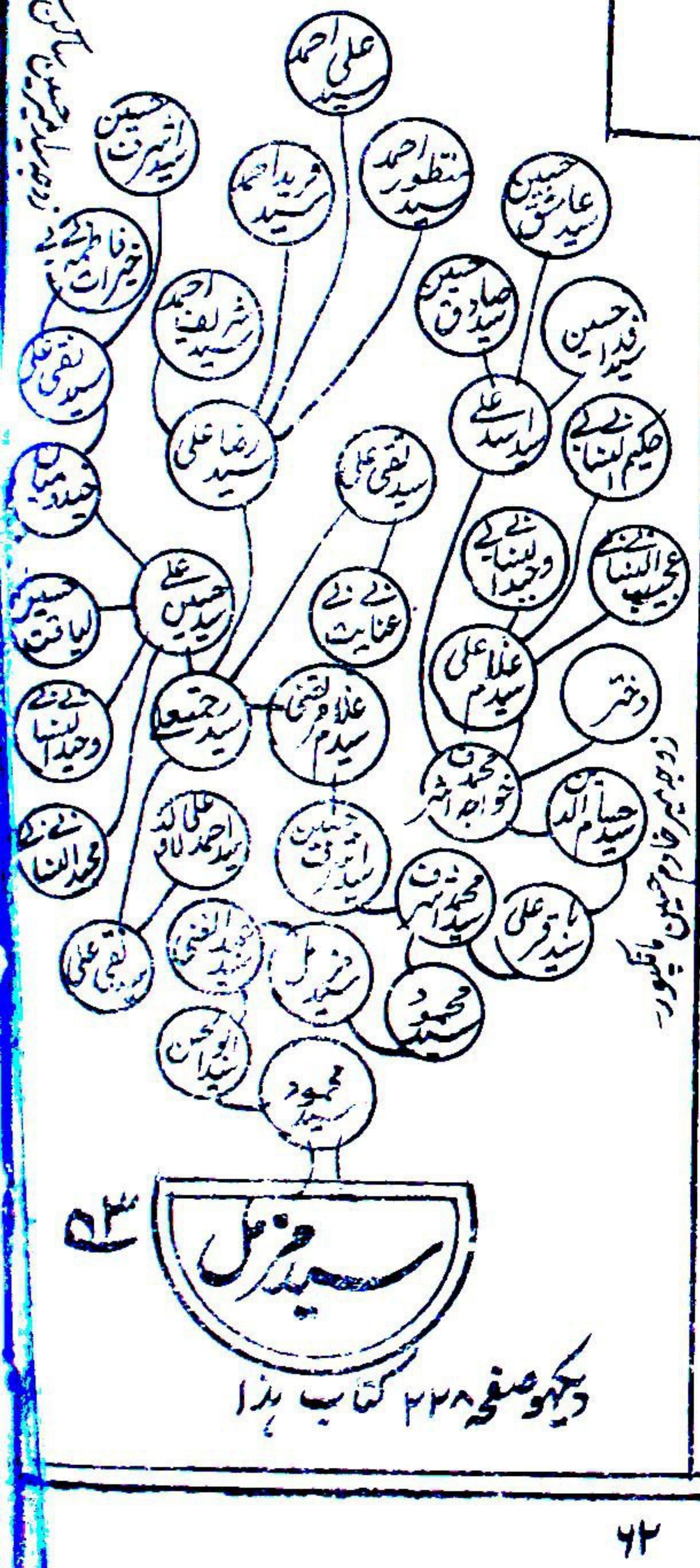


دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا



Marfat.com

# سادات گردیزی موضع بازیدپور

یہہ موضع بازیدپور قصبۂ مانک پور سے ۶ میل کے فاصلہ پر گوشۂ شمال و مغرب مین بالائے سڑک خام جو مانک پور سے رائے بریلی کو جاتی ہے واقع ہے اس موضع کو سید بازید عرف حاجی سید بڑے سے مانکپوری نے آباد کیا ہے اور برائے برکت اس موضع مین ایک مسجد راجے نور صاحب اپنے مورث کے نام سے تعمیر کرائی سب سے پہلے سادات زیادہ آباد تھے جب یہہ موضع شامل علاقہ رامپور ہوگیا تو اوسوقت سے یہان کے سادات منتشر ہوکر مصطفےٰ آباد و قصبۂ دلمؤ و مانکپور وکڑہ وغیرہ مین آباد ہوگئے صرف چند اشخاص اولاد سید بازید اس موضع مین آباد ہین جنکا شجرہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

# خاندان موضع بازیدپور ضلع پرتاپگڑھ

دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا

Marfat.com

# سادات گردیزی موضع مصطفےٰ آباد

یہہ موضع قصبۂ مانکپور سے جانب گوشۂ شمال و مغرب بفاصلہ ۲ میل بالاے سڑک خام جو مانک پور سے راے بریلی کو جاتی ہے واقع ہے اس موضع کا پہلا نام اوسنچا ہار ہے اور مصطفےٰ آباد معروف ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجے سید مصطفےٰ نے بزمان جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی راجے سید لوز صاحب کا مقبرہ مانکپور مین تعمیر کرایا ہے اور انہون نے موضع اوسنچا ہار کو آباد کر کے اپنے نام سے معروف کیا کیونکہ راجے لوز صاحب کی یادگار ایک مسجد یہان موجود ہے جسکو زمان حال مین سید لوز الحسن اولاد راجے سید لوز شاہ نے از سر نو مرمت کرا کے درست کیا ہے اور راجے لوز کے نام سے پہلے یہان ایک میلہ ہوا کرتا تہا جو میلہ شاہ لوز کے نام سے مشہور تہا اس موضع مین تین گروہ سادات گردیزی آباد ہین گروہ اول قاضی زادگان جو دو برادر عینی سید عبد الخالق و سید عبد الجبار کی اولاد ہین اور سید عبد الجبار کی اولاد خاندان جبّاری کہلاتا ہے یہہ خاندان قاضی زادگان بعہد شاہجہان بادشاہ رسولپور سے منتقل ہو کر مصطفےٰ آباد مین آباد ہوا ہے۔ سید عبد الخالق کے دو بیٹے سید نجم الدین و سید معین الدین تہے سید نجم الدین تحصیل علوم کی غرض سے شہر دہلی مین تشریف لے گئے اور بعد اکتساب علوم جب آپ مصطفےٰ آباد واپس آئے تو انکے تعشق مین ایک بیگم شاہی مسماۃ ماہ پرور وارد مصطفےٰ آباد ہوئین آپ کے ساتہہ اس بیگم کا عقد نکاح ہوا یہہ بیگم کہتے ہین کہ اپنے ہمراہ بہت مال و دولت لائین اور اس بیگم کا مقبرہ مصطفےٰ آباد مین اب تک موجود ہے سید نجم الدین نے عالیشان عمارت امام باڑہ کی بتعمیر مصطفےٰ آباد مین کی جو ابتک موجود ہے مگر یہہ صاحب اولاد نہین تہے سید معین الدین برادر حقیقی ان کے منصب دار شاہی رہتے اور انکی اولاد موجود ہے اسمین ناصی گرامی اشخاص گذرے ہین خصوص حسن صورت و ذکاوت اس خاندان کی مشہور و معروف ہے عہد شاہ اودہ مین بہی یہہ خاندان مشاہیر روزگار سے تہا شاعری اور طبیعت داری مین انکا حصہ ہے مولوی سید مظہر حسن علم فقہ و مناظرہ مین بیدیل تہے ویسے ہی ان کے برادر خورد

Marfat.com

مولوی سید محمد مہدی زبان عربی مین بیمثل ادیب تہے چونکہ مہمان نوازی اور فیاضی کا نمبر بڑہا ہوا تہا بہت سے دیہات اس خاندان کی ملکیت سے جاتے رہے شاہی معافیات کا کچہہ جزواب بہی باقی ہے لیکن دریا دلی مین کمی نہین ہے دوسرا خاندان اولاد رشید زادگان جنکا مورث اعلیٰ میر محمد ماہ منصب دار شاہی تہا یہہ خاندان مانکپور سے منتقل ہوکر مصطفےٰ آباد مین بوجہ ملنے جاگیر کے آباد ہوا اس خاندان کے لوگ اولوالعزم اور بہادر رہے عہد شاہ اودہ مین بوجہ عداوت قومی اس خاندان مین ایک ڈاکہ زنی واقع ہوئی تہی جسمین علاوہ خونریزی خاندان دو اشخاص خاندان سادات گردیزی مانکپور ایک سید اولاد حسین زخمی ہوئے اور دوسرے سید علی بخش شہید ہوگئے۔

## قطعہ سال تاریخ

از ماتم آن صدر نشینان سعادت — سازم چہ بیان انچہ چو شد حالت جانکاہ
ہم نام حسین آنکہ یکے بود دلاور — مردانہ بجنگید در آن معرکہ واللہ
زان ہر دو برادر کہ بہم تیغ کشیدند — مجروح بسے گشت در آن حلقۂ گمراہ
القصہ بہم جام شہادت بچشیدند — حق داد بپائے شان بجنان مسکن دلخواہ
بر مہر و مہ میر نجف ہر کہ ستم کرد — عاجز بہ بیانش بود این بندۂ درگاہ
بر آل نبی انچہ دعا کرد ستمگر — در دیدۂ کونین شدہ دشمن اللہ
ایدل مہ سوال دگر بست و نیم بود — در مصطفےٰ آباد شد این واقعہ جانکاہ
قایم بجہان است ازین مصرعۂ تاریخ — این حادثۂ قاسم و عباس شدہ آہ

۱۲۳۴ھ

چونکہ فیاضی حصہ سادات تہا اسلئے بہت سے دیہات زمینداری اس خاندان کے قبضہ سے نکل گئے تیسرا خاندان سادات موضع چہاچہا موے ہے جو بیہج موے کہلاتے ہین اور اس خاندان کے لوگ کم آباد ہین اس موضع مین راجہ درشن سنگہ حاکم شاہ اودہ نے ایسی لوٹ مار کی کہ یہان کی جاگیرات مین زوال ہوگیا۔

Marfat.com

# خاندان مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی

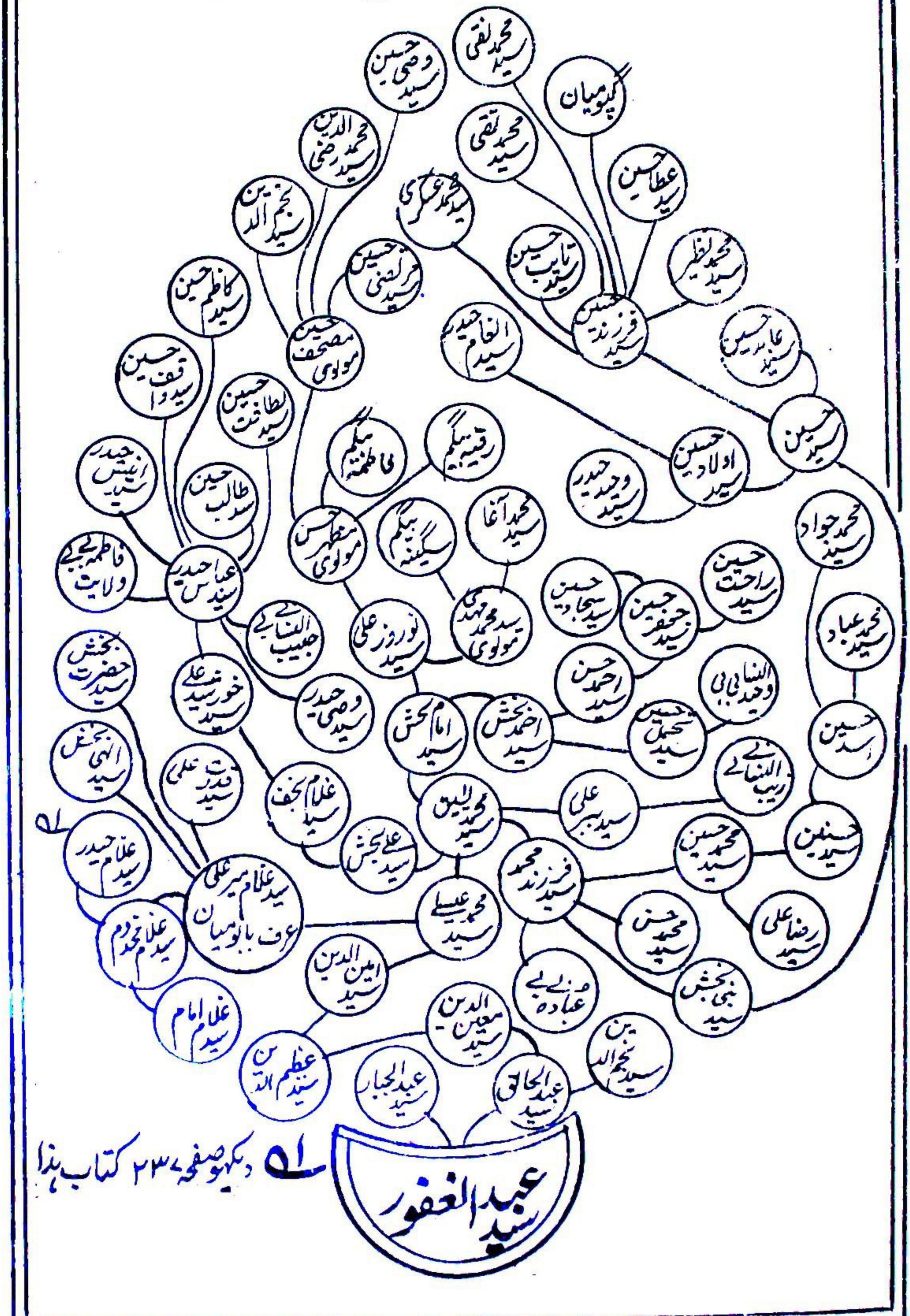


۵۱ دیکھو صفحہ ۲۳ کتاب ہذا

Marfat.com

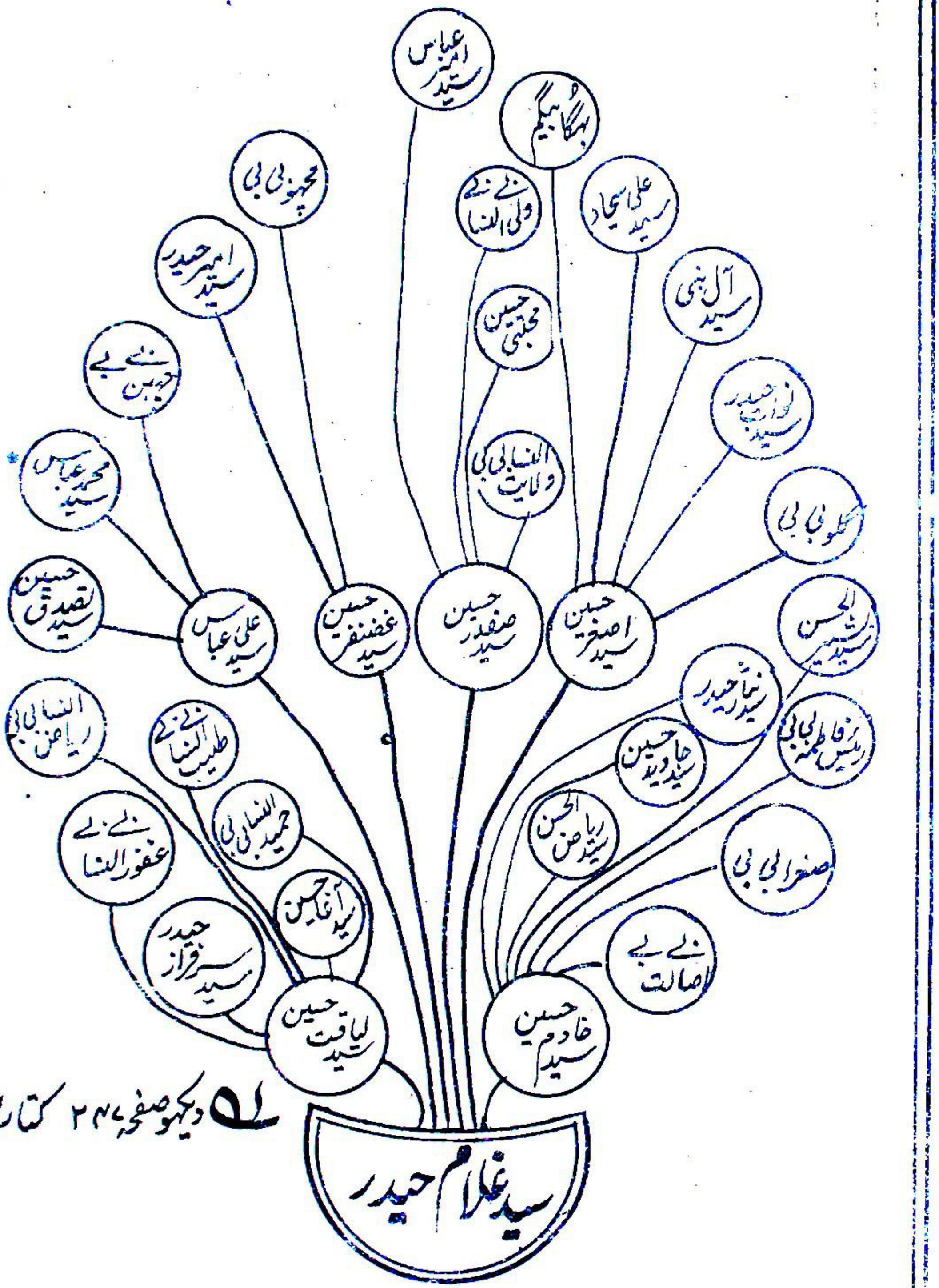


دیکھو صفحہ ۲۴۷ کتاب ہذا

Marfat.com

# خاندان مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی

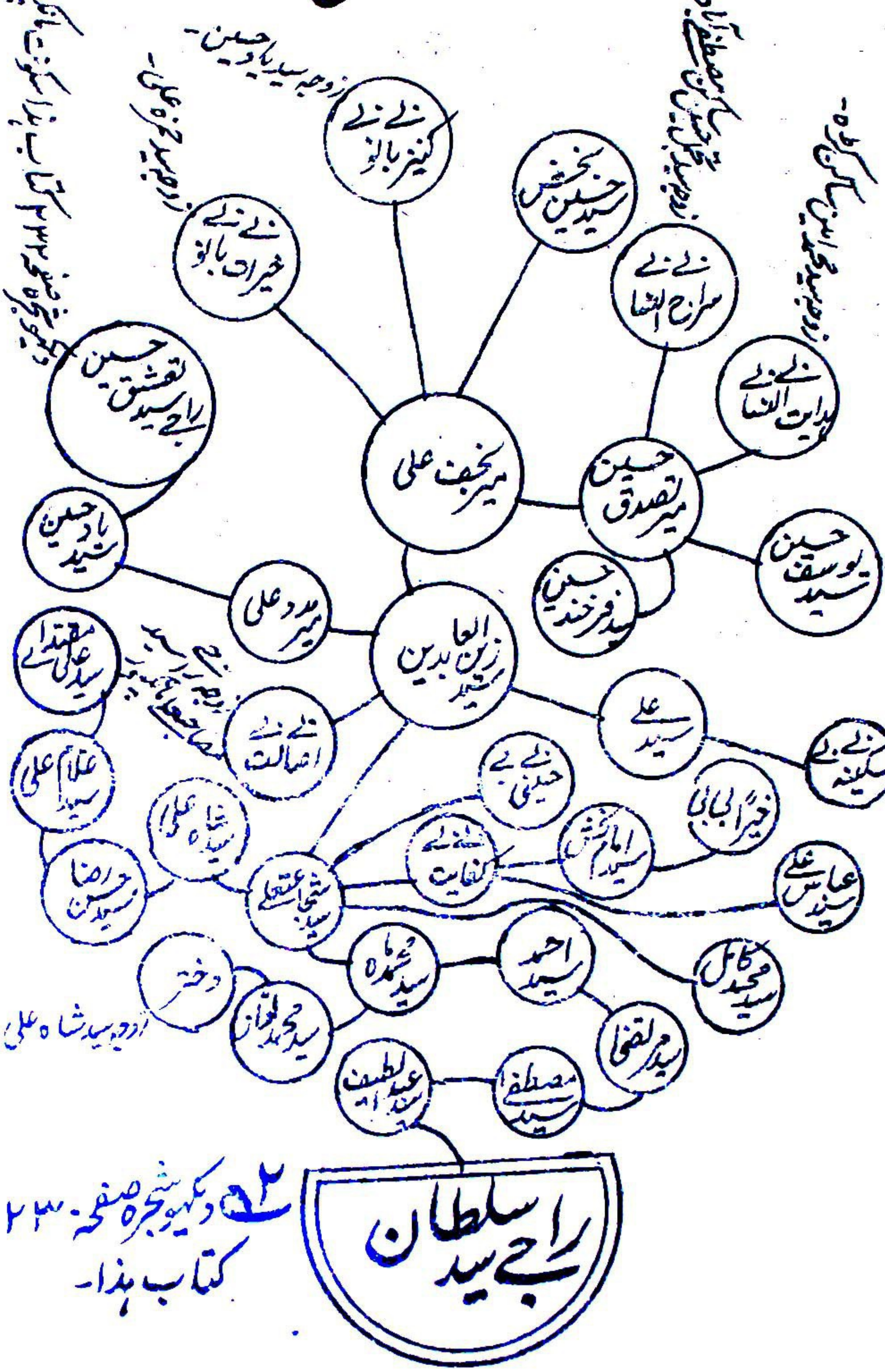


**راجے سید سلطان**

۲ دیکھو شجرہ صفحہ ۲۳ کتاب ہذا۔



Marfat.com

# خاندان حسامی سیرزادگان قصبۂ مانکپور

نقل[1] ہے کہ بحکم یزید بادشاہ شام جب مدینہ طیبہ میں قتل عام ہوا تو اس زمانہ
ناپرسان میں امیر حسن[2] ابن عبداللہ ابن حضرت عمر فاروق[3] رضی اللہ عنہ مدینہ سے ہجرت
کرکے ملک یمن میں تشریف لائے اور بوقت انقلاب سلطنت عباسیہ اولاد امیر حسن
یمن سے منتقل ہوکر سرزمین فارس میں آئے چنانچہ مولانا محمد اسمٰعیل[4] بن مولانا جلال الدین[5]
ابن مولانا برہان الدین[6] بن شیخ جمال الدین[7] ابن شیخ سراج الدین[8] بن شیخ وہاج الدین[9]
ابن شیخ نظام الدین[10] بن شیخ تاج الدین[11] ابن شیخ بہاء الدین[12] بن شیخ علاء الدین[13] ابن شیخ
نصیر الدین[14] بن شیخ نور الدین[15] ابن امیر عبدالرحمن[16] بن امیر حسن[17] موصوف بزمان
سلطنت شمس الدین التمش بادشاہ وارد ہندوستان ہوئے اور چند روز شہر دہلی
میں قیام رکھ کر قصبۂ مانک پور میں آئے اور اقامت گزین ہوئے بادشاہ دہلی
نے ساٹھ بیگہ زمین بنا بر تعمیر مسجد و خانقاہ عطا کی تب سے اولاد عقاب آپکی مانکپور
میں بود و باش رکھتی ہے۔

شاہ محمد یوسف سجادہ نشین خانقاہ کا بیان ہے کہ مولانا جلال الدین پدر
مولانا محمد اسمٰعیل مورث اعلیٰ ہمارے بوقت حکومت قطب الدین ایبک بادشاہ
دہلی مانکپور میں تشریف لائے اور بمقام ملک پٹن اراضی موضع چوکا پور میں اقامت
گزین ہوئے اول مکانات مسکونہ ہمارے بزرگوار کے اس مقام پر تھے چنانچہ مولانا
محمد اسمٰعیل پسر مولانا جلال الدین کی قبر یہیں ہے اور جب یہ مقام ویرانہ ہو گیا
تو اولاد نے دوسرے مقامات پر جہاں اسوقت خانقاہ شریف ہے مکانات تعمیر
کرائے اور بود و باش اختیار کی۔

---

[1] دیکھو دفعہ ۲۳ کتاب آئینۂ اودھ۔

[2] دیکھو تواریخ ضلع پرتاب گڑھ مرتبہ گورنمنٹ انگریزی صفحہ ۳۷۔



Marfat.com

# نوٹ

نقل اول بیان ثانی کے مقتاقض ہے شاید ساٹھ بیگہ زمین کے استحکام کی غرض سے نقل اول مین بیان زاید کیا گیا ہے۔

بانئ خاندان حسامی حضرت شاہ حسام الدین المعروف شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ بن مولانا خواجۂ خضر عرف خواجۂ دانشمند ابن مولانا عبدالرزاق بن مولانا محمد اسمعیل مورث مرید اور خلیفہ رشید حضرت نور قطب عالم پنڈوی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے ان کے مرشد نے درجۂ فقر مین ولایت مانکپور آپ کو عطا کی تھی اور اسوقت ولایت مانکپور مین صاحب ولایت شاہ نصیر الدین پہلوان رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنکو بعض نوشتہ جات مین شاہ نصیر الدین شاہ قلم بھی لکھتا ہے شاہ حسام الحق صاحب کے مرشد نے وقت تفوض ولایت مانکپور فرمایا تھا کہ نصیر تا نصیر او حسام تا قیام۔ نقل ہے کہ جب شاہ حسام الحق صاحب ولایت مانکپور مین تشریف لائے تو نصیر الدین شاہ ولایت مانکپور نے ایک جام پانی سے بھر کر آپ کے پاس اس مضمون سے بھیجا تھا کہ اب آپ کی گنجایش نہین ہے درجواب اوس کے شاہ حسام الحق صاحب نے اوس جام مین گلاب کا پھول ڈال دیا جسکا مطلب یہ تھا کہ اس پانی کو معطر کر دونگا۔ اس نقل کی جو کچھ اصلیت ہو لیکن دو سلطان در یک اقلیم نمی گنجند۔ جب ایک شاہ ولایت موجود تھے تو دوسرے کی کیا ضرورت تھی البتہ شاہ نصیر الدین کی وفات ہو چکی ہوگی اور اونکا جانشین بھی نہوگا اوسوقت محل ارشاد مرشد شاہ حسام الحق صاحب باموقع تھا کہ نصیر تا نصیر او حسام تا قیام بلکہ اس کلمہ سے ایک بزرگی یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ مرشد برحق نے شاہ حسام الحق صاحب کی اولاد تک کو درجۂ ولایت عطا کیا ہے کیونکہ لفظ قیام کے معنی تا قیامت کے ہین۔ حضرت شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بزمان حکومت فیروز تغلق بادشاہ دہلی تقریباً ۷۳۳ھ مین متولد ہوئے اور تاریخ چودہ رمضان ۸۵۳ھ کو بعمر ہشتاد سال راہی ملک بقا ہوئے فقرۂ شمع تجلی اور مصرعۂ بملک لم یزلی پائے برد شاہ حسام۔ مادۂ سال تاریخ

Marfat.com

وفات ہے آپ کا عرس سالانہ تاریخ مذکور پر ہوتا ہے اور اس عرس مین علاوہ روشنی ایک رسم گاگر پانی بہرنے کی ہے اور یہہ رسم آپ کے مرشد کا ایک طریقہ اختیار کردہ ذات خاص ہے۔

حضرت بندگی شاہ قاسم حسامی جو پانچوین پشت اولاد شاہ حسام الحق صاحب مین ہین کہتے ہین کہ انکا عقد نکاح مسماۃ سلیمان خاتون بنت سلیم شاہ سوری بادشاہ دہلی کے ساتھہ ہوا ہے اور جنکا روضہ گنبد دار اندرون احاطہ خانقاہ ہے ہمایون بادشاہ دہلی نے بندگی شاہ قاسم صاحب کو خطاب سلطان العارفین سے لکھا ہے اور سات مواضع معاف عطا کئے تھے من بعد حالی گہر بادشاہ نے تین موضع اور اضافہ کئے جملہ دس دیہات معافیات مین ہین جسکی آمدنی قریب مبلغ ایک لاکھ روپیہ دو ہزار آٹھہ سو اٹھتر روپیہ کی ہے اور یہہ معافی خاندان کے وجہ معاش ہین منقسم ہے اور مصارف خانقاہ اور عرس اور وارد وصادر کے واسطے موضع راجا پور نذر درگاہ ہے لیکن ان جملہ معافیات کا کوئی فرمان شاہی اسوقت خاندان مین موجود نہین ہے۔ اس خاندان کے مرید اور خلفا اقطاع ہند مین صاحب کشف وکمال گذرے ہین حضرت شاہ حسام الحق صاحب کے ملفوظ اور کتب پند ونصائح غیر مطبوعہ موجود ہین منجملہ اولاد عقاب شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ شاہ پیر عبد الکریم صاحب بڑے نامی گرامی درویش صاحب کشف وکمال ہوئے ہین ملک بنگالہ اور اوڑیسہ مین آپ کے کمالات کے معتقد ہو کر صدہا اہل ہنود اور دیگر اقوام اوس ملک کے دین اسلام مین آگئے۔

## نوٹ

راقم نے شہر کلکتہ مین ایک جوان خوبصورت درویش صفت کو دیکھا کہ جسکے جسم پر شنجرفی کفنی اور گلنگی زیب بدن تھی اور لوگ اوس کے ہمراہ ایسے ہی لباس سے آراستہ تھے یہہ واقعہ تو نئے چوک کا تھا دوسرے روز حسن اتفاق سے میرا اور اونکا چند ساعت کیلئے اوس جہاز پر ساتھہ ہوا جو کلکتہ سے مٹیا برج کو جاتا تھا اور خوبی وقت سے جہاز مین موقع یکجائی نشست کا ہوا جوان درویش نے مجھہ سے میرا وطن دریافت کیا راقم نے جواب دیا کہ حقیر ساکن قصبہ مانکپور ملک اودھ ہے جوان نے ہاتھہ بڑھایا اور مجھہ سے مصافحہ کیا راقم کو

Marfat.com

تعجب ہوا کہ یہہ جوان اجنبی مجہپر اسقدر کیون مہربان ہوا تب مین نے استفسار کیا جوان نے جواب دیا کہ مسلمان ہون اور متولی مندر جگناتہہ جی کا ہون جو سمندر کے کنارے ملک اڑیسہ مین اہل ہنود کا معابد خانہ ہے پہر مین نے سوال کیا کہ جناب کے سر اقدس پر چوٹی مثل اہل ہنود کے ہے اور آپ کے ہمراہ ہندو ہین یہہ کونسا طریق فقر ہے در جواب اس کے جوان گویا ہوا کہ مورث اعلی ہمارے حضرت صالح بیگ مرید حضرت شاہ عبد الکریم مانک پور کے ہین اور بباعث برکت مرشد برحق ایک روز جگناتہہ جی جنکی وفات کو ہزارون برس گذر گئے تہے ہمارے مورث حضرت صالح بیگ سے ملاقات کی اور معتقد ہو کر اہل ہنود کو ہدایت کی کہ کوئی شخص مسلمانون سے پرہیز نہ کرے اور آیندہ متولی ہمارے مندر کا صالح بیگ اور اونکی اولاد ہوگی اوسوقت سے متولیان مندر کا سلسلہ ہمارے خاندان مین اب تک ہے۔

پیر عبد الکریم صاحب کے مرید و خلیفہ ارشد شیخ پیر محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سلون ہوئے جنکا ذکر خیر راقم بعد ختم واقعات خاندانی حسامی مفصل تحریر کرے گا نقل ہے کہ شاہ عبد الکریم صاحب روضۂ پاک حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سیدنا محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر حسنی الحسینی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مین چلہ کشی مین مصروف تہے کہ حضور غوثیت سے بشارت ہوئی کہ میرا فرزند سید محمد قادری شہر دہلی مین آپکا منتظر ہے پس آپ وہان جائین اور پاک نعمت میرے سلسلہ کی اون سے حاصل کرین چنانچہ حسب الارشاد شاہ عبد الکریم صاحب شہر دہلی مین داخل ہوئے اور سید محمد قادری صاحب سے ودیت اعظمی جو آپ کے لئے امانت تہی حاصل کی سلسلہ قادریہ اسوقت سے آپ کو تفویض[1] ہوا۔ شاہ عبد الکریم صاحب نے تاریخ ۱۵ صفر [illegible] مقدس مطابق یازدہم سال جلوس شاہجہان بادشاہ بعمر ہفتاد و سال [illegible] رحلت فرمائی اس خاندان حسامی مین خدمت سجادہ نشینی اولاد ذکور کے متعلق تہی لیکن کئی پشت

[1] دیکہو کتاب مطالب رشیدی مصنفۂ مولانا تراب علی شاہ قلندر کاکوری۔

Marfat.com

بعد اولاد دختری نے بوجہ حاصل کرنے درجۂ خلافت خدمت سجادگی علیحدہ قایم کی جیسے
سجادہ نشینان خانقاہ پاٹی گلی جنکا مفصل حال آیندہ لکھا جائیگا اور خانقاہ حسامی کی
سجادہ نشینی متعلق اولاد مذکور تھی جب شاہ محمد عاشق صاحب سجادہ نشین خانقاہ حسامی
نے تاریخ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۷۱ء کو وفات پائی اسوقت دو پسران نابالغ سجادہ نشین صاحب
متوفی کے موجود تھے لیکن سید شاہ محمد اسمعیل صاحب جو اس خاندان مین رشتہ نانہالی
اور دامادی رکھتے تھے سجادہ نشین خانقاہ حسامی ہوئے اب تک سجادگی خانقاہ فاروقی
صورت اور علوی سیرت مین تھے مگر اسوقت سے علوی صورت اور فاروقی سیرت مین
آگئے سید شاہ محمد اسمعیل صاحب سجادہ نشین نے حج بیت اللہ شریف ادا کیا اور عمارات
مسجد و چاہ و خانقاہ اور اوس کے ملحق مکانات جو بوجہ کہنہ سالی اور متواتر بارش کے
شکست ہو گئے تھے اور بعض قریب انہدام تھے از سر نو تعمیر کرائے اور گورنمنٹ عالیہ
انگریزی نے انکو بوجہ اعزاز سجادہ نشینی خانقاہ حاضری عدالت سے مستثنیٰ کر دیا علمی
لیاقت مین زبان فارسی کے ماہر تھے اور صرف و نحو عربی مین دستگاہ رکھتے تھے انتظام
خانگی مین سنجیدہ تھے مگر ذی ولد نہین تھے اس لئے انہون نے اپنی زندگی مین سید
شاہ احمد سعید اپنے بڑے بھتیجے کو اپنا خلیفہ کیا تھا چنانچہ بعد وفات حاجی سید شاہ
محمد اسمعیل صاحب کے سید شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین خانقاہ ہوے سید شاہ
احمد سعید صاحب اسم با مسمیٰ سعید تھے پر افسوس کہ انہون نے عالم شباب ہی مین بعارضہ
فالج تاریخ ۱۲۔ ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ کو دنیا سے رحلت فرمائی ان کے بھی کوئی اولاد
ذکور نہین تھی اسلئے ان کے برادر اوسط سید شاہ زکی الدین صاحب سجادہ نشین
خانقاہ ہوے جو نہایت نیک ہین۔

## جدّی نسب نامہ سید شاہ زکی الدین صاحب سجّادہ نشین کا یہ ہے

سید شاہ[۱] زکی الدین بن سید شاہ ابو الحسن[۲] ابن سید مہدی[۳] بخش خان بن سید
کریم بخش ابن سید محمد ہاشم[۴] بن سید فتح محمد[۵] ابن سید غلام پیر[۶] بن سید محمد[۷] ابن سید پیر محمد

Marfat.com

بن سید حمزہ[۱۰] ابن سید شاہ جلال الدین[۱۱] بن سید محمد اسمٰعیل[۱۲] (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۱ اکتاب ہذا)۔

# سلسلہ بیعت و خلافت حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ

| نمبر شمار | نام | نمبر شمار | نام |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت اور خلافت حاصل کی۔ | ۱۴ | حضرت خواجہ ابو احمد چشتی سے اور انہوں نے |
| ۲ | حضرت شاہ نور قطب عالم پنڈوی سے اور انہوں نے | ۱۵ | حضرت خواجہ ابو اسحاق ابدال چشتی سے اور انہوں نے |
| ۳ | حضرت شیخ علاء الحق پنڈوی سے اور انہوں نے | ۱۶ | حضرت شیخ ممشاد علو دینوری سے اور انہوں نے |
| ۴ | حضرت اخی سراج الحق بن عثمان اودہنی سے | ۱۷ | حضرت شیخ ہبیرہ بصری سے اور انہوں نے |
| ۵ | حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء سے اور انہوں نے | ۱۸ | حضرت حذیفہ مرعشی سے اور انہوں نے |
| ۶ | حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور انہوں نے | ۱۹ | حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اور انہوں نے |
| ۷ | حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اور انہوں نے | ۲۰ | حضرت شیخ فضیل ایاض سے اور انہوں نے |
| ۸ | حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی سے اور انہوں نے | ۲۱ | حضرت شیخ عبدالواحد بن زید سے اور انہوں نے |
| ۹ | حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے اور انہوں نے | ۲۲ | حضرت خواجہ حسن بصری سے اور انہوں نے |
| ۱۰ | حضرت حاجی شریف زندنی سے اور انہوں نے | ۲۳ | حضرت علی علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۱۱ | حضرت خواجہ مودود چشتی سے اور انہوں نے | ۲۴ | حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے |
| ۱۲ | حضرت خواجہ ابو محمد یوسف چشتی سے اور انہوں نے | ۲۵ | ذات باری تعالیٰ عز اسمہٗ سے |
| ۱۳ | حضرت خواجہ ابو محمد چشتی سے اور انہوں نے | | |

Marfat.com

# شجرہ اولاد حضرت شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

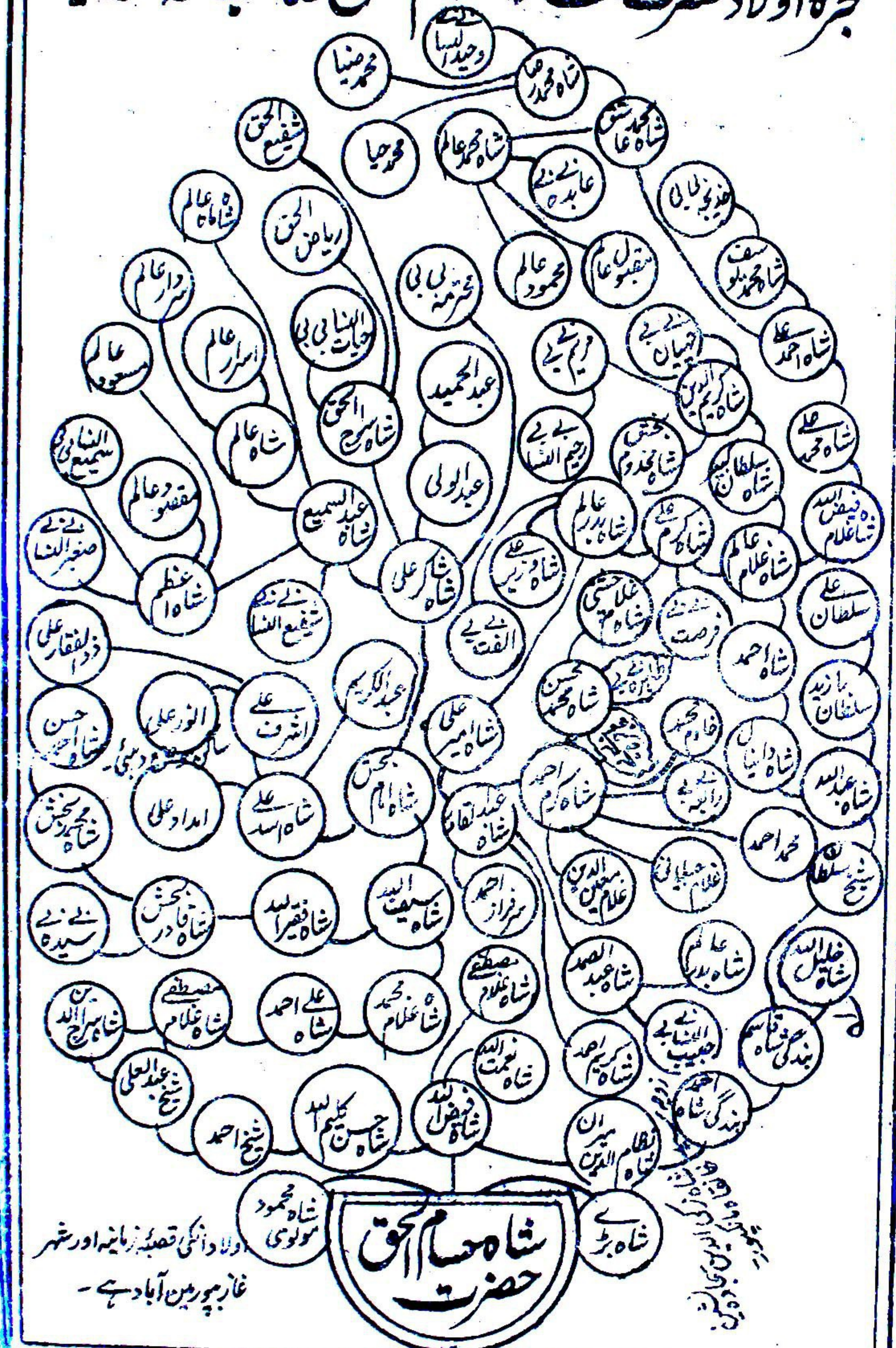


اولاد انکی قصبۂ زمانیہ اور شہر غازیپور میں آباد ہے۔

Marfat.com

# شجرہ خاندان حسامی اولاد شاہ خلیل اللہ جسمیں اس خاندان کی اولاد دختری اور سجّادہ نشینان پاٹی گلی کا مذکور اور شجرہ تا نہانی شامل ہے

سیدہ شاہ خلیل قطبی قصبہ کڑا (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا) کا نکاح دختر شاہ علی رضا حسامی مانکپور کے ساتھ ہوا اور سید شاہ خلیل موصوف کے دو بیٹے سید شاہ باب اللہ و سید شاہ قاسم پیدا ہوئے۔ سید شاہ باب اللہ نے بیعت اور خلافت اپنے نانا شاہ علی رضا صاحب سے حاصل کی اس لئے بجائے شاہ علی رضا صاحب سجادہ نشین خانقاہ پاٹی گلی ہوئے اور سلسلۂ بیعت و خلافت چشتیہ خاندان حسامی مانکپور حسب صراحت ذیل ہے۔

| نمبر | نام | نمبر | نام |
|---|---|---|---|
| ۱ | سید شاہ باب اللہ نے بیعت و خلافت حاصل کی حضرت شاہ علی رضا سے اور انہون نے | ۶ | حضرت شاہ بندگی احمد سے اور انہون نے |
| ۲ | حضرت شاہ غلام مصطفےٰ سے اور انہون نے | ۷ | حضرت شاہ نظام الدین میران شہ سے اور انہون نے |
| ۳ | حضرت شاہ غلام حسن سے اور انہون نے | ۸ | حضرت شاہ فیض اللہ عرف قاضی شہ سے اور انہون نے |
| ۴ | حضرت شاہ خلیل اللہ سے اور انہون نے | ۹ | حضرت مخدوم شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ سے (دیکھو شجرہ صفحہ ۲۵۵ کتاب ہذا) |
| ۵ | حضرت بندگی شاہ قاسم سے اور انہون نے | | |

سید شاہ غلام حسن اولاد سید شاہ باب اللہ صاحب ایسے فرماض باکمال درویش ہوئے جن کے مریدون کی کثرت ملک بنگالہ مین زیادہ ہے اور کہتے ہین کہ قوم اجنّا آپ کے تابع ہتی اور آپ کو عمل یاحی و یاقیوم کا تھا آپ نے تاریخ ۲۔ جمادی الآخر ۱۲۶۷ھ مین وفات پائی



Marfat.com

مادّہ سال تاریخ وفات اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| بود دوم جمادی الآخر | | شد بدر البقا مدار وداد | سنہ ۱۰۶۷ھ |

اور عمارت وخانقاہ سید شاہ عبداللہ کی تعمیر کردہ ہے اور کنج خانہ متصل دروازہ درگاہ حسامہ حسبمین شاہ غلام حسن صاحب چلّہ کشی کرتے تھے اور وہ منہدم ہو گیا تھا سنہ ۱۳۱۶ھ مین سید شاہ فیاض الحسن صاحب سجادہ نشین پاٹی گلی نے ازسرِ نو تعمیر کرایا ہے اور موضع ابنائی بزرگ پرگنہ کڑا جو قاضی شمس الدین رئیس قصبۂ کڑا نے اس خاندان مین نذر کیا تھا وہ اب تک بحقیت زمینداری مقبوضۂ خاندان ہے نسب نامہ جدی سجادہ نشین خانقاہ پاٹی گلی یہہ ہے یعنی سید شاہ فیاض الحسن بن سید شاہ ابوالحسن ابن سید شاہ مخدوم بخش بن سید شاہ غلام حسن ابن سید شاہ غلام پیر بن سید شاہ باب اللہ بن سید شاہ خلیل (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا) اور سید شاہ باب اللہ مورث خاندان پاٹی گلی نے جو بیعت اور خلافت اپنے جدّی خاندان سے حاصل کی اوسکا سلسلہ حسب مندرجہ ذیل ہے۔

| نمبر | نام | نمبر | نام |
|---|---|---|---|
| ۱ | سید شاہ باب اللہ نے بیعت اور خلافت حاصل کی | ۱۱ | حضرت سید شاہ نظام غزنوی سے اور انہون نے |
| ۲ | حضرت شاہ محمد نقی سے اور انہون نے | ۱۲ | حضرت شیخ نورالدین سے اور انہون نے |
| ۳ | حضرت شاہ محمد تقی سے اور انہون نے | ۱۳ | حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے اور انہون نے۔ |
| ۴ | حضرت شاہ محمد متقی سے اور انہون نے | | |
| ۵ | حضرت شاہ رفیع الدین سے اور انہون نے | ۱۴ | حضرت غوث الثقلین سید تاجی الدین ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی سے اور انہون نے |
| ۶ | حضرت شاہ نصیر الدین سے اور انہون نے | ۱۵ | حضرت سید شاہ ابوسعید المبارک المخزومی سے اور انہون نے |
| ۷ | حضرت شاہ محمود سے اور انہون نے | | |
| ۸ | حضرت شاہ فیض اللہ معروف پیر گوشائین سے اور انہون نے | ۱۶ | حضرت سید شاہ خواجہ ابوالحسن سے اور انہون نے۔ |
| ۹ | حضرت شاہ قطب الدین بنیادلی سے اور انہون نے | | |
| ۱۰ | حضرت سید شاہ نجم الدین سے اور انہون نے | | |



Marfat.com

| نمبر | نام |
|---|---|
| ۱۷ | حضرت خواجہ ابوالفرح سے اور انہوں نے |
| ۱۸ | حضرت شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز سے اور انہوں نے |
| ۱۹ | حضرت سید خواجہ عبدالعزیز سے اور انہوں نے |
| ۲۰ | حضرت سید ابوبکر ابوالقاسم سے اور انہوں نے |
| ۲۱ | حضرت سید خواجہ جنید بغدادی سے اور انہوں نے |
| ۲۲ | حضرت شیخ سری سقطی سے اور انہوں نے |
| ۲۳ | حضرت سید شیخ المعروف کرخی سے اور انہوں نے |
| ۲۴ | حضرت امام موسی الرضا علیہ السلام سے اور انہوں نے |

| نمبر | نام |
|---|---|
| ۲۵ | حضرت امام موسی الکاظم علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۶ | حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۷ | حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۸ | حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۹ | حضرت امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۳۰ | حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۳۱ | حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انہوں نے |
| ۳۲ | ذات باری تعالی عزّ اسمہ سے |

Marfat.com

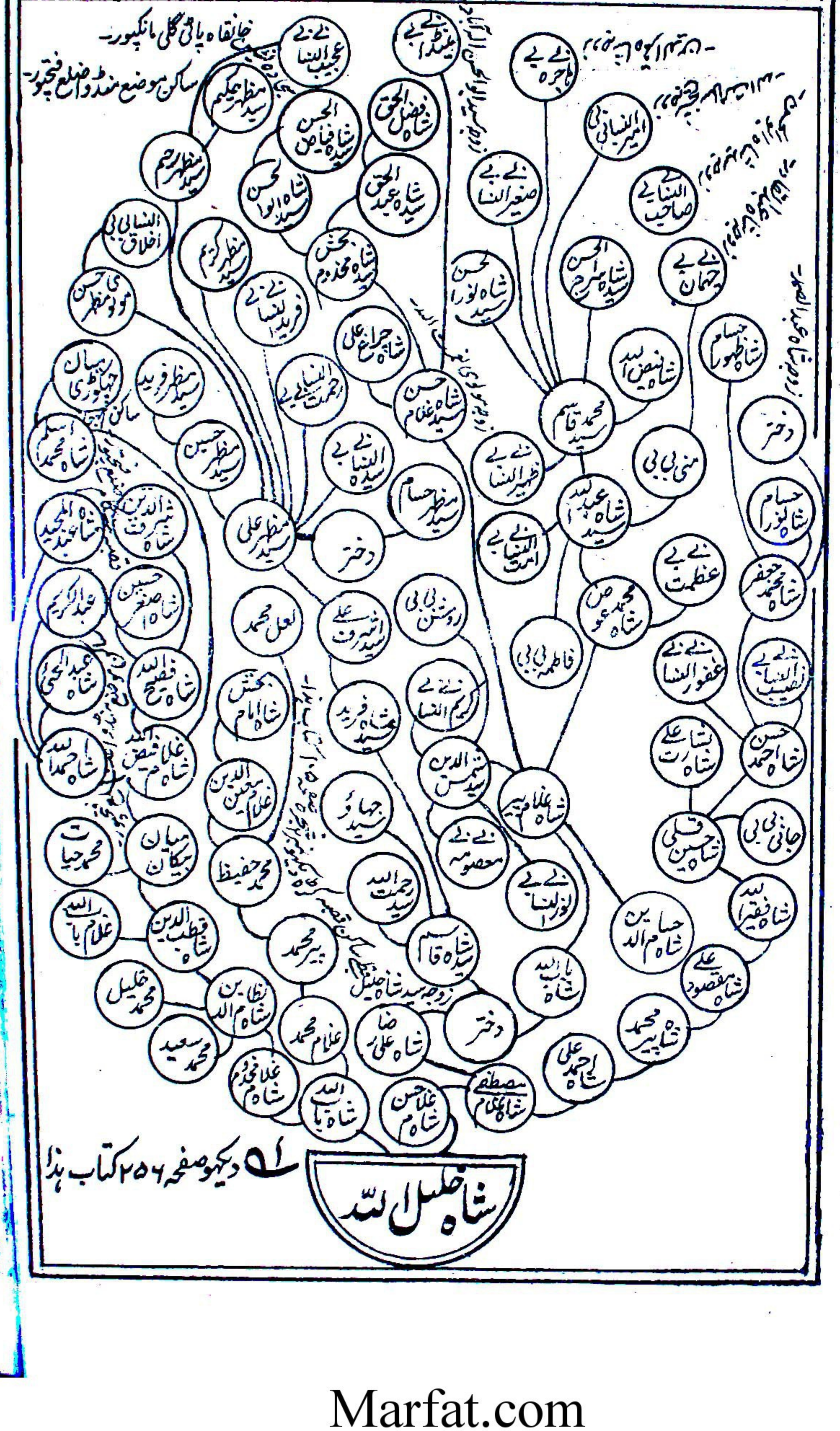
شاہ خلیل اللہ
سید شاہ عبدالصمد
سید شاہ عبدالاحد
سید شاہ عبدالمجید
سید شاہ عبدالحی
سید شاہ عبدالکریم
سید شاہ عبدالرحیم
سید شاہ عبدالرحمٰن
سید شاہ عبدالرحمٰن
سید شاہ عبدالرحمٰن

# حالات خاندان حسامی الکریمی پیرزادگان سلون

حضرت شیخ پیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ عبدالغنی ابن ابوالفتح جونپوری بن ملک العلماء مولانا شیخ اللہ ابن مخدوم شیخ من اللہ عرف شاہ اڈہن جونپوری بن شیخ بہاء الدین ابن شیخ خلق اللہ عرف نہن جونپوری بن شیخ مبارک ابن شیخ ابوالخیر بن شیخ ناصر ابن شیخ محمود بن شیخ احمد ابن شیخ محمد جونپوری بن قاضی حمید الدین ناگوری ابن شیخ معین الدین ناگوری بن محمد عاشق ابن شیخ نظام الدین بن شیخ نور محمد اعظ ابن شیخ حبیب اللہ بن شیخ مخدوم شہاب الدین ناگوری ابن شیخ کبیر ناگوری بن شیخ عبداللہ یمنی ابن شیخ عبدالعزیز بن شیخ سالم یمنی ابن عبداللہ مدنی بن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

شیخ پیر محمد صاحب ۹۹۴ھ میں بمقام سلون ضلع رائے بریلی میں متولد ہوئے اور بغرض حصول علم آپ قصبہ مانکپور میں مقیم تھے اور کالے مدرسہ واقع موضع بجہا بہیٹ متصل قصبہ مانکپور روانہ کئے درس کے جایا کرتے تھے ایک روز حسب دستور مدرسہ کو جارہے تھے اثنا راہ میں حضرت شاہ عبدالکریم صاحب مانکپوری سے ملاقات ہوگئی شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم سبق ہم سے پڑھا کرو آپنے جواب دیا کہ لکل فن رجال یعنی ہر کارے دہر مردے یہہ جواب دیکر آپ مدرسہ کو چلے گئے وہاں پہونچکر یہہ حالت ہوئی کہ معلم و متعلم دونوں خود فراموش تھے نہ شاگرد کو سبق یاد ہوتا تھا نہ اوستاد پڑھا سکتا تھا معلم نے شاگرد سے سبق کے نہ یاد ہونے کا سبب دریافت کیا تب آپ نے گذشتہ واقعات اثنا راہ کے بیان کئے اوستاد نے یہہ سنکر شاگرد کو ساتھ لیا اور خدمت میں شاہ عبدالکریم صاحب کے حاضر ہوکر معافی کے خواستگار ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ شیخ پیر محمد کو اب میں خود تعلیم دونگا چنانچہ اسوقت شیخ پیر محمد صاحب کا سبق ہدایہ و تفسیر بیضاوی کا تھا یہہ دونوں کتابیں شاہ عبدالکریم صاحب نے پڑھائیں اور چھہ مہینے کے عرصہ میں جملہ علوم روحانیہ سے بھی مشرف کرکے اجازت جملہ سلاسل جو حضرت شاہ عبدالکریم صاحب کو مختلف شیوخ سے ہوئی تھی اور خرقۂ کریمیہ ملبوس خاص مرحمت فرماکر صاحب ولایت

Marfat.com

سلون کا فخر عطا کیا اور وقت رخصت ارشاد کیا کہ سید عبد الشکور و سید عبد الغفور جو صاحب
ولایت سلون تہے اون کے قبور پر مراقب ہو کر اون سے بہی اجازت قیام حاصل کرنا تین جب
سلون مین تشریف لائے اوسوقت یہان ایک گروہ سنیاسیان ہنود محیط تہا انکو دیکہہ کر
طالب ظہور کرامات ہوئے آپ نے اونسے فرمایا کہ اظہار معجزات جس طرح انبیاء علیہما السلام پر
فرض ہے ویسے ہی اخفائے کرامات اولیاء کرام پر واجب ہے مگر اونکا اصرار زیادہ ہوا تب
آپ نے فرمایا کہ اپنی انکہین بند کرو چند ساعت بعد کہا کہ کہولو اور ایک درخت املی کیطرف
اشارہ کیا کہ جو درخت اب تک احاطہ خانقاہ سلون مین موجود ہے گروہ سنیاسی نے
جانب درخت نظر کی دیکہا کہ ہر برگ درخت پر صورت آپ کی جلوہ گر ہے اس کرامات کے
معائنہ سے سب نے اسلام قبول کیا اسوقت عمر شریف آپ کی اٹہارہ سال کی تہی اون
ماقبل بیعت شاہ عبد الکریم صاحب کے سلسلہ چشتیہ مین بیعت آپکو سید شاہ احمدؒ
گردیزی بن راجے سید مبارک ابن راجے سید احمد بن راجے سید نور الحق رحمۃ اللہ علیہ
مانکپور سے تہی ۔ سید عبد الستار علی پوری نے جو آپ کے خلفاء اجل مین ہین کتاب
فہرس المریدین مین شمار آپ کے مریدان علماء کا بقدر اڈہائی سو کے لکہا ہے آپ
صاحب تصانیف اور تالیف بہی تہے ہندی اور فارسی مین کلام منظوم آپکے معروف
ہین ۔ دیوان سید بدر الدین جنکی درگاہ راے بریلی مین ہے اور مخدوم سید علاء الدین
سندیلوی آپکے خلفاء کبار سے ہین ۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے آپ کو
طلب کیا تہا جواب رقعہ جو آپ نے لکہا تہا نقل اوسکی تحریر کیجاتی ہے ۔ محبا ۔ فقیر را
این حوصلہ شاہد دہقانی را در مجلس سلطانی چہ کار ۔ کریمے دارم کہ چون گرسنہ می شوم
مہمانی میکند و چون می خسپم پاسبانی میکند گاہے گاہے کسے از راہے می آید در کریم
باز است و کریم ما بے نیاز اللہ بس باقی ہوس ۔ اس جواب رقعہ پر بادشاہ نے موضع
مرزا پور و موضع حکیم آباد عرف پالہی پور مصارف خانقاہ کے لئے معاف عطا کئے ۔
آپ بعمر اکیسو پانچ سال تاریخ ۲۲ ۔ محرم سنہ ۹۹ اہ کو راہی ملک بقا ہوئے اور یہہ
قطعہ سال تاریخ وفات آپ کے روضہ پر کندہ ہے ۔

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| حضرت پیر محمد قطب دین<br>سال تاریخ نسخ شہ ہر دوسرا | | چون ز دنیا با دل آگاہ رفت<br>گفت ہاتف عارف باللہ رفت | |

حضرت شاہ پیر محمد اشرف بن شیخ پیر محمد صاحب ۱۰۷۷ھ مین متولد ہوئے آپ مادرزاد ولی مشہور رہے سطر مستور اور حافظ قرآن پیدائشی رہے خوارق عادات[1] بکثرت معروف ہین ایک مرتبہ آپ بغرض فاتحہ خوانی شاہ مینا صاحب مجذوب لکھنوی کے مزار شریف پر حاضر رہے عالم مراقبہ مین مجذوب صاحب نے ارشاد کیا کہ جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے اپنی قایم مقامی اور ولایت اور قطبیت آپکو عطا کی اوسی طرح ولایت دیار لکھنؤ ہم بھی آپ کو عطا کرتے ہین آپ نے بعمر نوے[90] سال ۱۱۶۷ھ مین وفات پائی لفظ (ذات اللہ) مادہ سال تاریخ وفات ہے آپ قریب قبر اپنے پدر عالیمقدار کے جانب غرب روضہ اشرفیہ مین مدفون ہوئے۔

حضرت شاہ محمد پناہ بن پیر محمد اشرف ۱۱۴۱ھ مین متولد ہوئے آپ وارد اجمیر تھے کہ دیوان سید امام الدین سجادہ نشین خانقاہ کو حضور خواجۂ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سے عالم خواب مین ارشاد ہوا کہ ہمارا عصا شیخ محمد پناہ سلونی کو دیدو چنانچہ عطیہ حضرت تبرکاً اب تک اس خاندان مین موجود ہے اور شیخ حسام الدین بجنوری آپ کے خلفاء ارشد سے ہین خوارق عادات[2] آپ کے معروف ہین اور آپکی تصنیفات سے ایک رسالہ ذکر خفی وجلی مین بمثیل ہے آپ بعمر ۵۲ سال تاریخ ۱۸۔ رمضان ۱۱۹۳ھ کو سجدہ نماز تہجد مین راہی ملک بقا ہوئے مادہ سال تاریخ لفظ (ذات محمد) ہے روضہ اشرفیہ مین پائین قبر اپنے والد ماجد کے مدفون ہوئے۔

شاہ پیر کریم عطا صاحب بن شاہ محمد پناہ ماہ ربیع الآخر ۱۱۷۶ھ مین متولد ہوئے

[1] دیکھو کتاب لطائف کریمی اور خزاین اشرفی۔

[2] دیکھو کتاب چار آئینہ۔

Marfat.com

مصرعہ سال تولد ؎ سندِ راستان کریم عطا ہے آپ کے خوارق عادات مین آپ کے صاحبزادے شاہ محمد پناہ عطا صاحب نے ایک کتاب مفصل تالیف کی ہے نواب آصف الدولہ بہادر ان کے زمان حیات مین وارد خانقاہ سلون ہوئے اور وقت ملاقات آپ نے نواب سے کہا ؎ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را + اس کے جواب مین نواب صاحب نے یہہ شعر پڑہا ؎ نگہبانیٔ ملک و دولت بلا است + گدا بادشاہشت نامش گدا است مگر اس کے بعد نواب سعادت علیخان نواب اودہ نے آپکو طلب کیا تہا آپ نے حاضری سے انکار کیا اور لکہہ بہیجا کہ قطب از جا نمی جُنبد نواب صاحب نے پہر کہلا بہیجا کہ اگر جُنبد فقیر نے جواب دیا نواب اودہ نیز جنبد اسپر نواب کی ناخوشی ہوئی اور باستثناء معافیات بہو بیگم صاحبہ دیگر معافیات ضبط کرلین - آپ نے بعمر ۷۲ سال روز چہارشنبہ ماہ شوال ۱۲۴۸ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ وفات یہہ ہے -

| | |
|---|---|
| رفت بملکِ عدم شاہ سریرِ کرم<br>گفت پناہ عطا از پئے سال وفات | مہدیٔ دین نبی ہادیٔ راہِ خدا<br>قطبِ زمن بودہ است پیر کریم عطا |

شاہ پیر کریم عطا صاحب روضہ اشرفیہ مین جانب مشرق قریب قبر اپنے والد ماجد کے مدفون ہوئے -

شاہ محمد پناہ عطا عرف جی میان صاحب بن شاہ کریم عطا تاریخ غرہ ذی الحجہ ۱۲۱۰ھ مین پیدا ہوئے ظہیر الدین نام تاریخی ہے اور کنیت آپکی ابو فضل ہے آپ علماء کبار مین تھے اور خصوص علم ادب عربی مین عدیم النظیر تہے چار کتابین زبان عربی علوم ادب مین آپ کی تصنیف کردہ قابل درس ہین اور پینسٹھ ۶۵ کتب دیگر علوم و فنون مثل تواریخ و تصوف وغیرہ مین تالیف ہین ۱۲۴۵ھ مین بحیات اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوئے مصرعہ سال تاریخ سجادہ نشینی ؎ شد سلیمان خلیفۂ داؤد -

Marfat.com

دوسرا قطعہ تاریخ مصنفہ میر نوروز علیصاحب رئیس مصطفےٰ آباد۔

| | |
|---|---|
| جناب جی میان مقبول داور | جنہون نے ترک کی دنیائے جیفہ |
| ہوئے مسند نشین حکم پدر سے | کیا الفقر و فخری کا وظیفہ |
| کہا ہاتف نے بہر سال تاریخ | کیا موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ |

مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی اور مولوی رشید الدین خان و مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحریرات سے علمی قابلیت کا اندازہ بخوبی معلوم ہو سکتا ہے قطع نظر اس کے آپ زبان ہائے عربی و فارسی و ہندی بہاشا کے شاعر تہے آپ نے بعمر ۶۵ سال تاریخ ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ ہجری مین وفات پائی اور روضۂ اشرفیہ مین جانب شرق قریب قبر پیر کریم عطا صاحب مدفون ہوئے۔

شاہ محمد حسین عطا تخلص اشرفی ابن شاہ محمد پناہ عطا ماہ صفر ۱۲۳۰ھ ہجری مین متولد ہوئے خورشید علی اسم تاریخی ہے آپ بحین حیات اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوئے تاریخ سجادگی فقرہ (خلیفہ درگاہ کریمی) ہے اور مصرعہ ؎ نمودہ لبس کریمی بتو عطائے کریم۔ ۱۲۳۵ھ ہجری ہے تکمیل علوم عربیہ آپ نے مولوی عبدالقادر ساکن دیوہ اور مولوی عبدالباسط جایسی سے کی اور شاعری مین حکیم نیاز محی الدین سلونی متخلص بہ امیر المخاطب امیر الشعرا سے آپ کو تلمذ تہا۔ ایک دیوان غزلیات بزبان اُردو آپ کی تصنیفات سے غیر مطبوع موجود ہے اور آپ علم موسیقی کے کامل مبصّر تہے آپ نے تاریخ ۲۱۔ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ مین وفات پائی اور روضۂ اشرفیہ مین قریب قبر شاہ پیر کریم عطا صاحب مدفون ہوئے مصرعہ سال تاریخ وفات بصنعت تخرجہ ؎ از محمد شدہ درگاہ مدینہ خالی + اعداد محمد خارج از مصرعہ ہین۔

مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا ابن شاہ محمد حسین عطا صاحب غرّہ ذیقعدہ ۱۲۶۶ھ وقت صبح صادق پیدا ہوئے اسم تاریخی خورشید سیلون ہے چار سال اور چار ماہ کی عمر مین



Marfat.com

رسم تسمیہ خوانی ہوئی گیارہ برس کی عمر مین ۱۲۷۶ھ کو حافظ قرآن ہوئے ۱۲۷۷ھ مین آپ کے والد ماجد نے خلعت خرقہ کریمیہ و دولت خلافت سے سرفراز کرکے تاریخ ۶ شوال ۱۲۸۲ھ کو کہ یوم عرس حضرت شاہ کریم عطا صاحب کا تھا آپ کو سجادہ کریمیہ اشرفیہ پر متمکن فرمایا بعد اس کے آپ تحصیل علوم عربیہ و فارسیہ مین مشغول ہوئے ۱۲۹۷ھ مین جب آپ کے والد ماجد کو سفر آخرت درپیش ہوا تو یوم وفات کی صبح کو مسند نشین سجادہ کریمیہ اشرفیہ ہوئے مصرعہ ؎ صبح ابوبکر بمسند نشست + سال تاریخ مسند نشینی ہے آپ کے خوارق عادات زیادہ ہین آپ زبان فارسی اور اُردو کے شاعر معروف تھے تاریخ ۸ جمادی الآخر روز شنبہ وقت دس بجے دن کے ۱۳۱۸ھ ہجری مین بعارضہ وبائے ہیضہ راہی ملک بقا ہوئے اور روضہ اشرفیہ مین جانب مشرق قبر جی میان صاحب مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات تصنیف کردہ مولف کتاب ہذا جسکے ہر مصارع سے مادۂ تاریخ ظاہر ہوتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| سرمایہ حق شناس سجادہ نشین | سنہ ۱۳۱۸ھ | امید موالات و فرارش درگاہ | سنہ ۱۳۱۸ھ |
| ایام سرور بہشت جمادی اول | سنہ ۱۳۱۸ھ | مفتاح وصال یافت آن عالیجاہ | سنہ ۱۳۱۸ھ |
| بر تارک مرقد پاک بنویس | سنہ ۱۳۱۸ھ | رضی اللہ عنہ انا للہ | سنہ ۱۳۱۸ھ |

## قطعہ ثانی

شاہِ ولایت سلون مرشد کامل ولی
واقفِ اسرارِ حق ماہرِ علمِ خفی

عالم و کامل فقیر ہادیٔ روشن ضمیر
پیرِ عجب دستگیر پاک خفی و جلی

سالکِ راہِ طریق مالکِ ملکِ عتیق
عارفِ کامل شفیق ارشدی و مرشدی

قدرِ رہِ مستقیم صدرِ مقامِ عظیم
بدرِ حسام و کریم اشرفی و اڈہنی

قینسِ عطا ابنِ عطا حضرتِ مہدی عطا
مسندِ او بوریا زینتِ سجادگی

یافت چو حکمِ قضا رفت بہ پیشِ خدا
وا زملک آمدندا و ادخلی جنتی

سنہ ۱۳۱۸ھ



Marfat.com

مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب ابن مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا صاحب تاریخ ۲۴- ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ ہجری کو متولد ہوئے اور پانچوین سال تسمیہ خوانی ہوئی سال تاریخ (نصر من اللہ فتح قریب) ہے اور ساتوین سال بیدایش سے حافظ قرآن ہوئے تاریخ ۱۷- ربیع الثانی یوم دوشنبہ ۱۳۰۸ھ کو رسم ختم حافظہ قرآن ہوئے جسکی سال تاریخ (انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا) ہے اور اسی سال سے درس فارسی شروع ہوا اور ۶ شوال ۱۳۰۹ھ ہجری مین بروز عرس حضرت شاہ پیر کریم عطا صاحب بیعت سلسلہ کریمیہ وچشتیہ حامیہ مع دیگر سلاسل مثل قادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ وامامیہ وساداتیہ وطیفوریہ ومداریہ جو جو خاندان مین علی التواتر زینہ بزینہ وسینہ بسینہ چلی آتی تہین اپنے پدر بزرگوار سے حاصل کین اور خرقۂ کریمیہ زیب بدن کیا اور ۱۳۱۱ھ ہجری سے درس عربی شروع کیا عرصہ تین برس مین صرف ونحو وادب ومعانی اور قدرے فلسفہ مین میبذی تک اور علم مناظرہ وعقاید ختم کرکے تفسیر جلالین ونور الانوار وشرح وقایہ وترمذی عرصہ ڈیڑہ سال مین ختم کیا بعدہٗ اڈہائی سال مین باستثناء میرزاہد امور عامہ قاضی مبارک وصدرہ وشمس بازغہ علوم ریاضی وغیرہ کا مطالعہ کیا اور بعد وفات مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا صاحب اپنے والد ماجد کے ۱۳۱۸ھ مین بعمر ۲۰ سال سجادہ کریمیہ پر متمکن ہوئے سال تاریخ سجادہ نشینی مصرعہ ؎ مبارک تمکو یہ مسند نشینی + اور اسی سال مین تاریخ ۲۸- شعبان روز جمعہ آپ کی شادی کتخدائی دختر شاہ محمد حسام عطا صاحب کے ساتھ ہوئی قطعہ سال تاریخ عقد

برسم اہل سنت چون بعالم
ملایک مشورت کردند باہم
مبارکباد از ہاتف شنیدم
بنائے عقد شاہِ ماہنا دند
کہ بر عرش برین عقدش بسازند
چو با خورشید و مہ پیوند دادند

۱۳۲۱ھ ہجری مین آپ فارغ التحصیل ہوئے چونکہ گیارہ برس کی عمر سے آپ کو شوق تصنیف

Marfat.com

وتالیف تہا اور زبان اُردو مین آپ کو تلمذ مولوی سید علیصاحب تخلص کامل لکھنوی سے ہوا لہذا تصنیف وتالیف مین جو کتب ہائے عربیہ وفارسیہ واُردو آپنے تحریر فرمائی اوسکی فہرست لکھتا ہون۔

| نمبر شمار | سنہ تصنیف | زبان | مضامین کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱ | سنہ ۱۳۱۱ھ | اُردو | تسہیل التراکیب جسمین شرح مائۃ عامل کی ترکیب ہے۔ |
| ۲ | سنہ ۱۳۱۲ھ | عربی | الخصاصہ شرح الخلاصہ فی النحو۔ |
| ۳ | ایضًا | ایضًا | جزالمسہل تکملہ شرح الشرح مائۃ عامل۔ |
| ۴ | ایضًا | ایضًا | الکافی شرح الوافی۔ |
| ۵ | ایضًا | ایضًا | المنطق فی المنطق جو مثل تہذیب کے ایک مختصر رسالہ ہے۔ |
| ۶ | سنہ ۱۳۱۶ھ | ایضًا | شرح مسند دارمی تانصف۔ |
| ۷ | ایضًا | ایضًا | شرح منتقی ابن جارود ایک خمس |
| ۸ | ایضًا | اُردو | دیوان غزلیات موسومہ چمنستان سخن غیر مطبوعہ۔ |
| ۹ | سنہ ۱۳۱۷ھ | عربی | رسالہ سار العین فی رفع رفع الیدین بتائید مذہب حنفیہ۔ |
| ۱۰ | سنہ ۱۳۲۰ھ | اُردو | دیوان غزلیات موسومہ نظم رنگین مطبوعہ۔ |
| ۱۱ | ایضًا | ایضًا | مثنوی مرآت حقیقت مطبوعہ۔ |
| ۱۲ | ایضًا | ایضًا | غزلیات وقصاید ودیگر نظم مجموعہ۔ |
| ۱۳ | سنہ ۱۳۲۲ھ | عربی | کشف القناع عن وجہ السماع بقول محدثین۔ |
| ۱۴ | ایضًا | ایضًا | الفضل العظیم فی النظر الی وجہ اللہ الکریم مسئلہ رویت باری تعالیٰ۔ |
| ۱۵ | ایضًا | ایضًا | زجر العنید فی قول بجواز اللعن علیٰ یزید۔ |
| ۱۶ | ایضًا | ایضًا | رسالہ القول المجید فی جواز اللعن علیٰ یزید۔ |

Marfat.com

| نمبر شمار | سنہ تصنیف | مضامین کتاب | زبان | نمبر شمار | سنہ تصنیف | مضامین کتاب | زبان |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۷ | ۱۳۲۲ھ | میلاد شریف منظوم | اردو | ۲۱ | ۱۳۲۸ھ | الجز المقروط فی النکاح المشروط | ایضاً |
| ۱۸ | ۱۳۲۶ھ | مثنوی معراج عشق | ایضاً | ۲۲ | ۱۳۲۹ھ | شد الوثاق فی امر الطلاق | اردو |
| ۱۹ | ۱۳۲۷ھ | تلمیع حاشیہ تلویح | عربی | ۲۳ | ایضاً | الحج الناصدہ بالتعلقات والثلاث واحدہ | عربی |
| ۲۰ | ایضاً | شرح الصدر فی احیاء القدر | ایضاً | | | | |

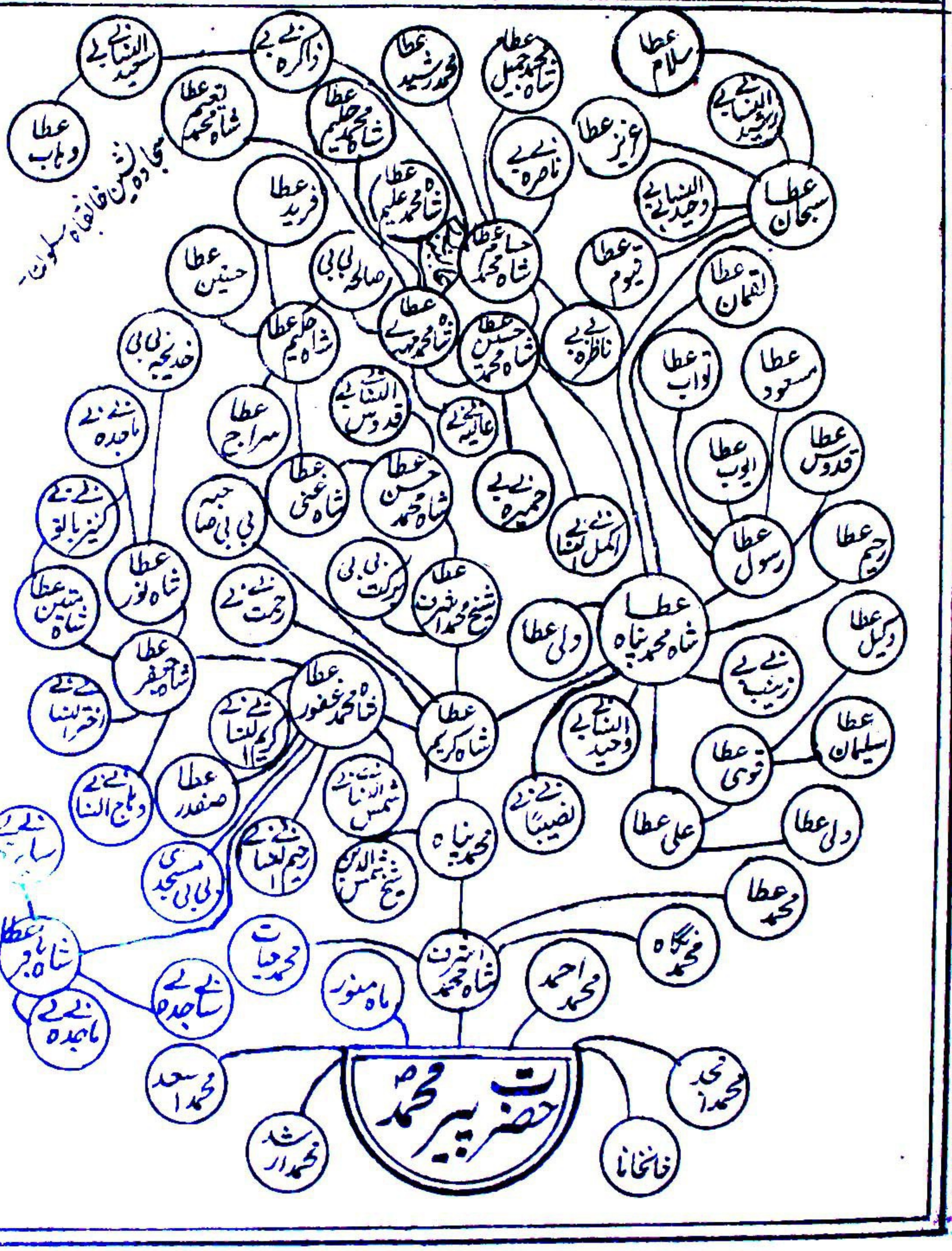


Marfat.com

# خاندان شیوخ فاروقی فریدی مانک پور

مورث خاندان شاہ غلام جعفر[1] بن ابو المعانی[2] ابن شاہ نظام الدین[3] بن شاہ مسعود[4]
ابن شاہ احمد[5] بن شاہ نظام الدین[6] ابن شاہ فرید الدین[7] مسعود گنج شکر[8] بن جمال الدین عرف
جلال الدین ابن قاضی شعیب[9] بن شاہ احمد[10] ابن شاہ یوسف[11] بن شیخ محمد[12] ابن شیخ شہاب الدین[13]
بن شیخ احمد[14] المعروف فرخ شاہ کاملی ابن خواجہ نصیر الدین[15] بن محمود[16] عرف نشیمان شاہ ابن
سامان[17] شاہ بن شاہ سلیمان[18] ابن مسعود[19] بن عبد اللہ ابن واعظ[20] الاکبر[21] ابن ابو الفتح[22] ابن اسحاق[23]
بن ابراہیم[24] ابن ادہم[25] بلخی بن سلیمان[26] ابن منصور[27] بن خواجہ ناصر[28] ابن عبد اللہ[29] بن حضرت[30] عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

## نوٹ

اس نسب نامہ مین ابراہیم بن ادہم بلخی تحریر ہے اور بعض حضرات کو اسمین کلام ہے کہ ابراہیم بن ادہم بادشاہ بلخ نسل عاجل سے تھا اوسکی نسل فاروقی نہین ہوسکتی بے شک یہہ اعتراض قابل تسلیم ہوسکتا ہے لیکن ایسے جلیل القدر خاندان مین اس طرح کی غلطی کا ہونا بھی قرین قیاس نہین ہے مگر تحقیقات انساب سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ نسل فاروقی ہندوستان مین بلخ اور بخارا سے آئی ہے ممکن ہے ابراہیم بن ادہم شہر بلخ مین سوائے بادشاہ کوئی دوسرے شخص نسل فاروقی سے ہون چونکہ اس خاندان کے سلسلہ بیعت مین ابراہیم بن ادہم بادشاہ کا نام شامل ہے اسلئے غلط فہمی سے بعض لوگ ادہم بادشاہ کیجانب منسوب کرتے ہین اور یہہ سراسر اونکی غلطی ہے اس خاندان کے نامی بزرگ حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر ہین جنکے اسم شریف سے یہہ نسل فریدی معروف ہے بابا فرید صاحب ۵۸۵ھ ہجری مین قصبہ کوٹھوال ضلع ملتان مین متولد ہوئے یہہ زمانہ ہندوستان مین سلطنت اسلامیہ کے کچھہ دن پہلے کا ہے اور آپ کے تین زوجگان تھین زوجہ اول مسماۃ ہنر بی بی دختر سلطان غیاث الدین بلبن کے بھتی دوسری مسماۃ سایرہ بی بی اور تیسری مسماۃ شکرہ بی کنیزک تھین جنسے بہت سی اولاد ہوئی چونکہ راقم کو خاندان شاہ غلام جعفر مانکپوری کی تذکرہ

Marfat.com

لکھنا ہے اس لئے دوم وسوم زوجگان کی اولاد کا اظہار کرنا باعث طوالت ہے اور مطالب کتاب ہذا سے علیحدہ ہے لہذا فروگذاشت کرکے صرف اسقدر تحریر کرتا ہے کہ زوجہ اول ہزیرہ بی بی کے بطن سے چھہ فرزند نرینہ یعنی عبدالصمد بیابانی[1] وبدرالدین[2] سلیمان وبہاء الدین[3] عرف شہاب الدین ویعقوب[4] ونظام الدین[5] ونصیر الدین[6] عرف نصیر اللہ اور تین دختران سماتان فاطمہ بی بی وشریفہ بی بی ومستورہ بی بی متولد ہوئین اور منجملہ فرزندان پانچوین پسر شیخ نظام الدین[7] ہین کہ جنکی نسل سے خاندان فریدی مانک پور ہے۔

شاہ غلام جعفر مورث خاندان بذریعہ فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی بعطائے معافیات چک علاول وچک گنگا دہر وچک بینی وچک مرلی وچک علی آباد وچوکا پرسرام پور ۱۰۷۱ھ مین وارد مانک پور ہوکر وسط آبادی مانکپور قریب چاہ باولی اقامت گزین ہوا اس مقام پر پختہ عمارات انکی اولاد کی مقبوضہ ۱۲۶۸ھ تک بہتی بوجہ وصلت ومصاہرت خاندان پیرزادگان پاٹی گلی مانک پوران لوگونکی سکونت اس خاندان مین ہوگئی مکانات پارینہ واقع باولی کی مرمت نہین ہوئی وہ منہدم ہوکر ویران ہوگئے لیکن عرس سالانہ اب بہی بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا پورا امکان کی افتادہ دیوارون کی زمین پر تاریخ ۵۔ محرم کی شب مین ہوتا ہے مراسم عرس یہہ ہین کہ خاندان کے لوگ اور باشندگان قصبہ مانکپور شربت کے گھڑے اور چراغ اپنے اپنے گہرون سے لیجاتے ہین بعد ختم مراسم فاتحہ شربت تقسیم بہی ہوتا ہے اور تبرکا لوگ اپنے اپنے گہرون کو لیجاتے ہین اور حاجتمند چراغ روشن اوٹہا لیجاتے ہین اگر لیجانیوالا گہر تک چراغ جلتا رہا تو فال نیک خیال کرکے امید براری مطلب حاجتمند سمجہی جاتی ہے اور اگر درمیان راہ چراغ گل ہوگیا تو حاجت کے پورے ہونے مین ناامیدی ہوتی ہے دوسرے روز خاندان فریدی سے میٹہی کہچڑی تمام قصبہ مانکپور مین تقسیم ہوتی ہے تاریخ وفات بابا فرید الدین مسعود گنج شکر پانچوین محرم ۶۶۴ھ ہے۔

کتب ہائے خزینۃ الاصفیا۔ سیر الاقطاب۔

Marfat.com

شجرہ مین شاہ غلام جعفر سے اسوقت تک صرف چھہ پشت گذری ہین اس حساب سے فیصدی دو پشت ہوتی ہین جو علم الانساب کے خلاف ہین شاید درمیانی پشت فروگذاشت ہوگئی ہین - کیونکہ شاہ غلام جعفر سے اسوقت تک زمانہ قریب دوسو پچاس سال کے گذرا ہے -

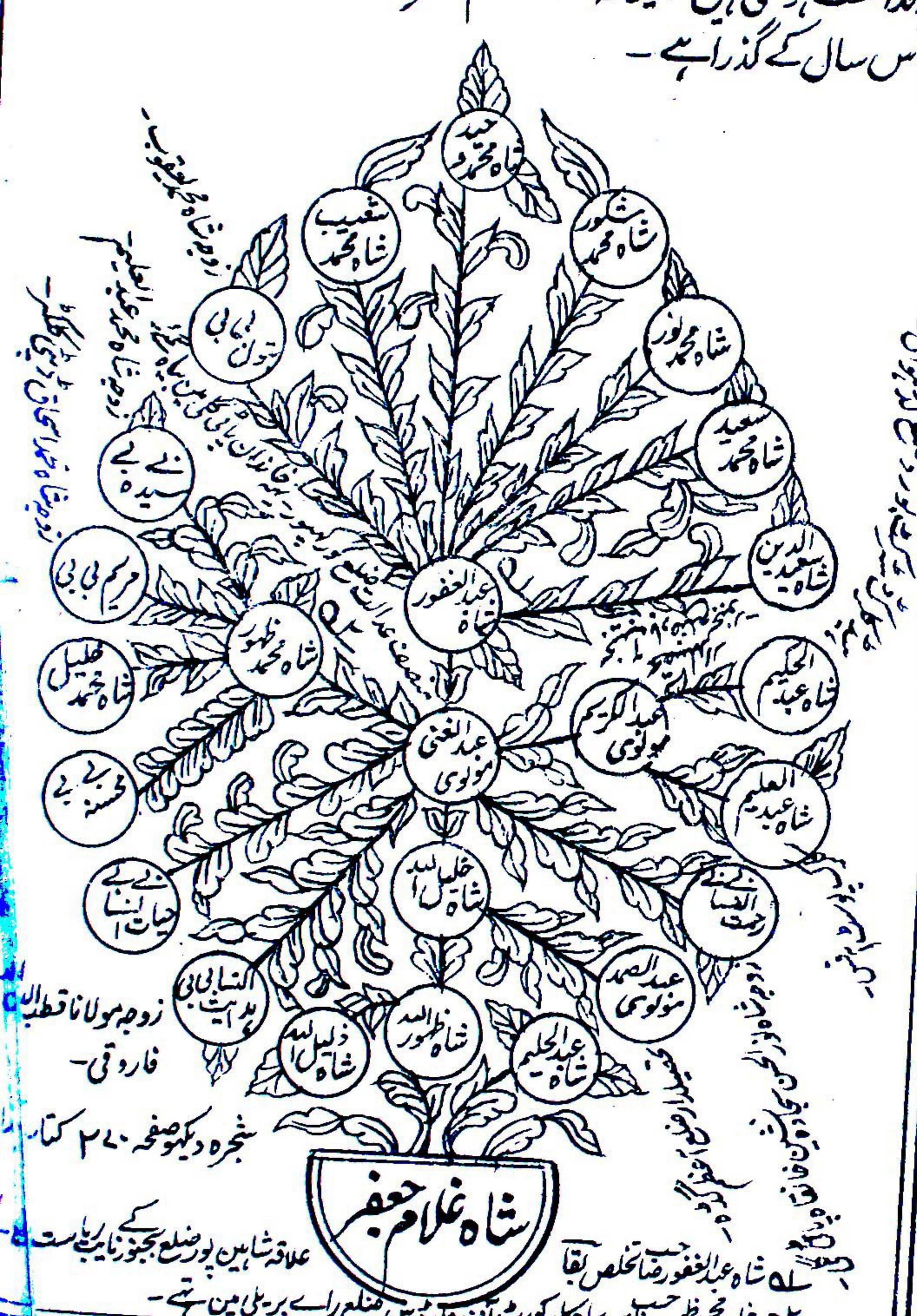


زوجہ مولانا قطب الدین فاروقی -

شجرہ دیکھو صفحہ ۲۷۰ کتاب

علاقہ شاہین پور ضلع بجنور کے نایب ریاست

۱ شاہ عبد الغفور صاحب تخلص بقا

۲ شاہ محمد ظہور صاحب سربراہکار کورٹ آف وارڈس ضلع رائے بریلی مین تھے -

Marfat.com

# خاندان حکیم حیدر علی فاروقی مانکپور

مورث خاندان حکیم حیدر علی ہنگام غارتگری اقوام کہیچر قصبہ کڑہ سے منتقل ہو کر موضع بازید پور پرگنہ مانکپور مین آباد ہوا یہان سے واسطے تحصیل علوم عربی شہر دہلی مین جاکر علوم منطق و حکمت و تفسیر و حدیث عربیہ کی تکمیل کے بعد بعہدۂ میر منشی جنرل لیک صاحب بہادر رزیڈنٹ گوالیار پر ممتاز ہوا اور ایک عرصہ کے بعد اس عہدہ سے استعفا دیکر اپنے وطن کیطرف مراجعت کی چونکہ موضع بازید پور شامل علاقہ رام پور تہا اور لال بیری سال صاحب رئیس علاقہ رام پور سے رابطۂ اتحاد تہا اسلئے رئیس موصوف نے مبلغ ایکسو روپیہ ماہانہ وظیفہ آپ کا مقرر کیا اور قطعہ جنگل و اراضیات افتادہ واسطے آباد کرنے کے عنایت کیا اس زمین مین آپنے اپنے بزرگون کے نام سے موضع قطب الدین پور آباد کیا جو اسوقت قطب الدین پور کا نام بگڑا ہوا موضع قطبن پور مشمولہ موضع ریولی موجود ہے اور معافیات آبائی حکیم صاحب موصوف جو پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد اور پرگنہ کہکریڑو ضلع فتحپور مین واقع تہین وہ اولاد حکیم صاحب کے قبضہ سے جاتی رہین آپ کو عمل حزب البحر اور حرز سیمانی مین کمال حاصل تہا آپ تاریخ دوم جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۳ھ کو ایک پسر مولوی عبد الغنی چہوڑ کر راہی ملک بقا ہوئے اور موضع بازید پور مین مدفون ہوئے اور مولوی عبد الغنی سنہ ۱۱۸۹ھ مین پیدا ہوئے اور آپ نے بعد تحصیل علوم عربیہ اور فارسیہ تکمیل علم منطق مولوی ظہور اللہ لکھنوی اور علم طب ملک الاطبا حکیم مرزا علیخان بہادر طبیب سلطانی سے اور علوم فقہ و تفسیر و حدیث ندوۃ العلما مولوی ذوالفقار علی سے اور علم جفر و حزب البحر و حرز سیمانی اپنے پدر بزرگوار سے کی اور شادی کتخدائی آپ کی دختر سید شاہ شمس الدین خاندان پیرزادگان پاٹی گلی واقع قصبہ مانکپور کے ساتھ ہوئی اور اس قرابت کی سبب سے آپ ساکن مانکپور ہوئے چونکہ سلسلہ درس و تدریس حصہ آبائی تہا اس لئے اوسکو زیادہ ترقی دی بزمان معین اکبر شاہ ثانی مابین سرکار انگلشیہ در باب حدود حکومت معاملہ درپیش تہا اور آپ کے علم اور فضل کی شہرت تہی دربار شاہی سے یہہ کام آپکے متعلق کیا گیا اور آپ نے نہایت اسلوبی کے ساتھ کار مفوضہ کو انجام دیا کہ جسکے حسن خدمت مین



Marfat.com

دربار شاہی سے منصب جلیلہ اور خطاب خان بہادر عطا ہوا اور سرکار شاہ اودہ سے آپ کو ایکسو بیگہ زمین معاف عطا ہوئی جس مین آپ نے موضع چک عبدالغنی اپنے نام سے آباد کیا جو اب تک مقبوضہ اولاد ہے آپ نے تاریخ ۸۔ ذی الحجہ ۱۲۶۵ھ کو وفات پائی۔

## قطعہ سال تاریخ وفات بصنعت تخرجہ حرف میم مصنفہ شاہ حبیب دہلوی

| | | | |
|---|---|---|---|
| رخت رحلت چو زین جہان بربست<br>چون بمرگش گریست پیر و جوان | | در سرائے بقا بحق پیوست<br>نہر ئی غم شکستہ پائے بخوان | ۱۲۶۵ھ |

## قطعہ ثانی بصنعت تعمیہ لفظ آہ مصنفہ شاہ پیر محمد پناہ عطا صاحب سجادہ نشین خانقاہ سلون

| | | | |
|---|---|---|---|
| داخل جنت شد از حسن عمل<br>بہر تاریخ وفات او فزا | | بود در عالم ولی عبدالغنی<br>آہ را بر مولوی عبدالغنی | ۱۲۶۵ھ |

شاہ قطب الدین احمد پسر شاہ عبدالغنی ۱۲۳۰ھ مین پیدا ہوئے اور خرقۂ خلافت چشتیہ اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اور تحصیل علوم عربیہ شہر لکھنؤ مین کی اور خصوص علم طب مین آپ طبیب حاذق تھے آپ کی تصنیفات سے دو کتاب امواج حسامیہ اور انوار العاشقین غیر مطبوع موجود ہین آپ نے ۴۔ رمضان ۱۲۸۴ھ مین وفات پائی اور مولوی شاہ قطب الدین احمد کے پسر حافظ شاہ محمد اسمعیل کو اون کے برادر یکجدی خان بہادر مولوی عنایت حسین صاحب کوتوال شہر حیدرآباد دکن نے طلب کر کے سرکار نظام حیدرآباد مین بعہدۂ تحصیلداری مامور کرا دیا چونکہ حافظ صاحب ایک دیانت دار اور معزز خاندان سے تھے تھوڑے ہی عرصہ مین بعہدہ مددگار عدالت ممتاز ہوئے اور جب انتظام جدید ہوا تو عہدۂ منصف عدالت پر منتقل ہوئے اور تاریخ ۴۔ رمضان ۱۳۱۹ھ



Marfat.com

مین بمقام چھاؤنی ہیگولی ضلع پربھنی ملک حیدرآباد مین راہی ملک بقا ہوئے اور اولاد آپ کی ملک برار عملداری گورنمنٹ قیصر ہند مین بعہدہائے جلیلہ ممتاز ہے۔

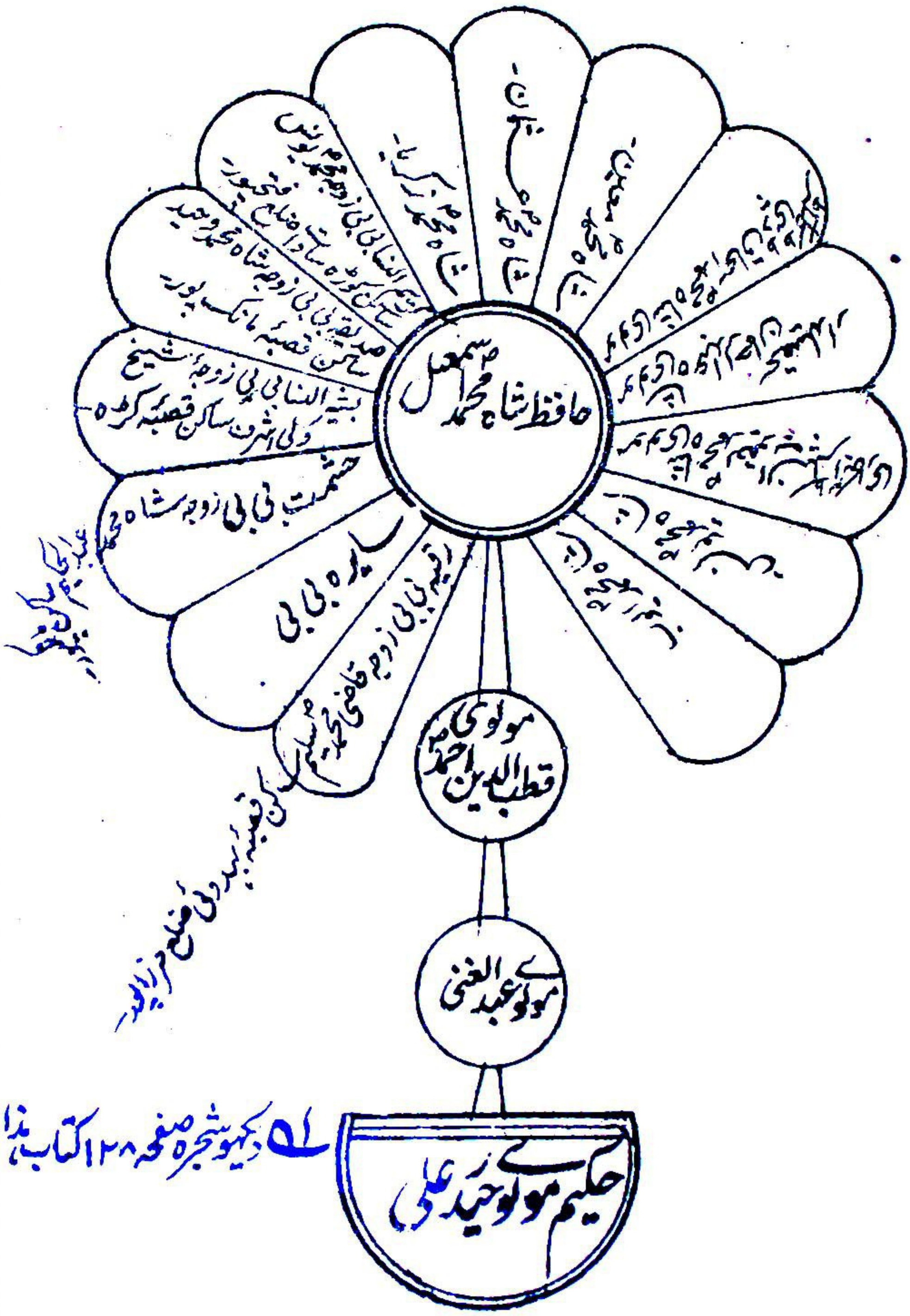


Marfat.com

# خاندان افغانان مانکپور

گوتنی ایک موضع کا نام ہے جو قصبۂ مانک پور سے بفاصلۂ ۵ میل گوشۂ جنوب و مشرق مین لبِ دریائے گنگا واقع ہے اور اس موضع کی آبادی کا بانی کوئی خاص شخص نہین ہے کہتے ہین کہ راجہ مانک جنہ والی قصبۂ مانک پور کی گائین اور مویشی اس مقام پر چرا کرتی تہین اور گھاس تنی یہان بکثرت پیدا ہوتی تہی لہذا گھاس تنی اور گائے سے یہہ جملہ مرکب ہو کر اس مقام کا نام گوتنی معروف ہو گیا اول اقوام بہاٹ کی یہان آبادی ہوئی اور عملداری اسلام مین سادات گردیزی مانک پور کی زمینداری تہی شہاب خان مورث خاندان بنی جو سوداگری پیشہ اور موضع جہانگیر آباد متصل قصبۂ کڑہ مین چند روزہ سکونت رکھتا تہا سادات گردیزی مانک پور سے اس موضع کو خرید کر لیا اور جہانگیر آباد سے منتقل ہو کر گوتنی مین سکونت اختیار کی اور اپنے بیٹے کے نام سے موضع گوتنی کا نام بدل دیا مگر وہ نام معروف نہین ہوا شہاب خان کی اولاد نہایت معزز اور نامور ہوئی اور سرکار دہلی اور لکھنؤ مین عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز ہوئی گوتنی مین شہاب خان کے آباد ہونے کے بعد بزمان مختلف دوسری اقوام پٹہان یہان آباد ہوتی گئی اور آبادی کا نمبر مثل ایک قصبہ کے ہو گیا غدر ۱۸۵۷ء کے کچھ دن پہلے خاندان بنی اولاد شہاب خان اور مابین خاندان اقوام خٹک رنجش پیدا ہوئی اور محمد اسد خان بنی کی رنجش سے خاندان خٹک کے تین اشخاص عبدالرحیم خان و محمد خان والہ داد خان گوتنی سے ہجرت کر کے قصبۂ مانکپور مین سکونت پذیر ہوئے عبدالرحیم خان سوداگری پیشہ تہے ان کے تین بیٹے سعید خان ابوسعید خان و عبدالمجید خان تہے مگر ان کو کوئی سروت دنیاوی زیادہ تر حاصل نہین ہوئی اور سلسلہ نسل بہی صرف پسر اکبر سعید خان سے چلا مگر چھوٹے فرزند عبدالمجید خان نے جنگ جہادی مین مولوی شاہ امیر علی صاحب مجاہد کے شریک ہو کر درجہ شہادت حاصل کیا۔ دوسرے پٹہان محمد خان ان کے پانچ گھوڑے لشکر سواران شاہ اودہ مین بہرتی تہے اور ان کے پسر اکبر عبداللہ خان عہد شاہ اودہ مین عہدے کے تحصیلدار رہے اور بعد غدر ۱۸۵۷ء علاقہ گورا ضلع رائے بریلی مین منتظم ریاست رہے اور جب انہون نے وفات پائی تو ان کے چھوٹے بہائی عبدالعزیز خان انکی جگہہ مامور ہوئے مگر

Marfat.com

وہ چندہی دنون مین ملازمت سے سبکدوش ہوکر خانہ نشین ہوگئے اس خاندان مین بذریعہ خریداری اب اولاد زمینداری پیشہ ہے۔ تیسرے پٹھان الہ داد خان کے تین بیٹے تھے بڑے حاجی مولا داد خان عہد شاہ اودھ مین عہدہ کے تھانہ دار تھے اور عہد انگریزی مین زمینداری اور مہاجنی پیشہ رہے اور حج بیت اللہ ادا کرکے وفات پائی۔ دوسرے بیٹے الہ داد خان کے حاجی رحیم داد خان تھے انہون نے متعدد حج بیت اللہ شریف ادا کئے اور آخری عمر مین ہندوستان سے ہجرت کرکے ساکن مکہ معظمہ ہوئے اور وہین وفات پائی انکی اولاد کی حالت زمینداری پیشہ ہے۔ تیسرے بیٹے الہ داد خان کے محمد حیدر خان تھے یہہ اقبالمند تھے انہون نے لکڑی کی سوداگری مین بہت کچھہ روپیہ پیدا کیا اور علاقہ زمینداری خرید کیا اور متعدد مکانات تعمیر کئے اب مانکپور مین ان سے زیادہ علاقہ زمینداری اور عمارات کسی دوسرے شخص کے پاس نہین ہے انکی اولاد کی حالت مثل دیگر شرفائے قصبۂ مانک پور کے ہے لیکن دولت کے ساتھہ دولت علم کی کمی ہے۔

## حالات خاندان علوی مؤلف و مؤلف کتاب ہذا

سید حنیف[۳] بن محمد حنیفہ[۲] ابن حضرت مرتضیٰ[۱] علی علیہ السلام سرزمین عرب سے ہجرت کرکے قصبۂ صحرام نواح خواف مین جو مابین خراسان اور بغداد واقع ہے اقامت گزین ہوئے انکے بیٹے سید احمد[۴] کثیر الاولاد تھے منجملہ فرزندان قاری سید محمد[۵] اور راون کے فرزند مولانا وجالدین[۶] اور راون کے بیٹے امیر سلیمان[۷] مفسر بغرض حج بیت اللہ شریف شہر مکہ مین وارد ہوئے اور ان کے علم و فضل کی ایسی شہرت ہوئی کہ انہون نے اپنی بود و باش مکہ معظمہ مین اختیار کی یہان ان کے بیٹے مولانا مجید الدین[۸] اور اونکے مولانا شمس الدین[۹] صابر اور راون کے قاری سید عبد اللہ[۱۰] اور راون کے قاری سید سلطان[۱۱] پیدا ہوئے اور انکی شادی کتخدائی [illegible] سید شاہ عبد الرزاق بن حضرت غوث العظیم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ساتھہ ہوئی اور ان سے امیر ابراہیم[۱۲] پیدا ہوئے اور ان کے فرزند حاجی الحرمین قاری سلطان حسین[۱۳] متولد ہوئے اور انہون نے سکونت مدینہ طیبہ مین رکھی اور ان کے برادر سید عبد المجید آستانۂ پاک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربان ہوئے اور انکے

Marfat.com

بیٹے قاری شمس الدین[۱۵] خسرو اور ان کے بیٹے سید عبدالصمد[۱۶] اور انکے بیٹے سید عبداللہ[۱۷] پیدا ہوئے
سید عبداللہ وارد قصبۂ صحرام ہوئے اور انکے بیٹے سید محمد صدیق[۱۸] المعروف ابو محمد
خافی بوجہ ظلم و تظلم حکام ایران مع قبایل وارد قصبہ بسوئی من مضافات شہر بخارا ہوئے
یہان اس خاندان کے بزرگوارمین روضۂ اقدس حضرت خواجۂ احمد یسوئی پیر ترکستان
ایک شہرت خاص رکھتا ہے ابتک اسلحہ بندی ترکون مین روضۂ اقدس پر ہوتی تھے لیکن ابو محمد
صاحب یہان چندروز ہی قیام پذیر رہے اور پھر اہی امیر تیمور صاحب قران ہندوستان
مین آئے اور چندروز شہر ملتان مین قیام کرکے شہر لاہور مین اقامت گزین ہوئے اور یہان
ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے بیٹے قاضی نجم الدین ساکن پٹیالہ ہوئے اور انکی نسل یہان
سے تمامی ہند مین منتشر ہوئی چھوٹے بیٹے امیر نصیر الدین[۱۹] اور انکے اولاد کا قیام شہر بنارس و
غازی پور زمانیہ مین رہا بہت سی اولاد آپ کی یہان سے مقامات ہند مین پھیلی منجملہ اولاد امیر
نصیر الدین کے ایک بیٹے امیر حبیب[۲۰] اللہ شہر اودھ مین ساکن ہوئے اور انکے بیٹے امیر سیف الدین[۲۱]
نے قصبہ کاکوری متصل شہر لکھنؤ مین سکونت مستقل اختیار کی اور انکے بیٹے مولانا نظام الدین[۲۲] عبداللہ
المعروف بہکاری شاہ قصبۂ کاکوری مین سنہ ۹۰۰ھ مین متولد ہوئے یہ بزرگ اپنے اسلاف
کی یادگار اور عالم باعمل اور درویش کامل تھے پابند شریعت تھے فرامیر نہین سنتے تھے مولانا
ضیاء الدین محدث مدنی اور قاضی عبداللطیف ہراتی کے شاگرد تھے آپ کی تصنیفات سے
منہج اور تصوف مین معارف اور ترجمہ ملہمات فارسی ہین آپ نے تاریخ ۸- ذیقعدہ سنہ ۹۸۱ھ کو
بعمر ۹۱ سال وفات پائی مزار شریف قصبۂ کاکوری مین موجود ہے- اولاد آپکی اقطاع ہند
مختلف مقامات مین آباد ہے آپ کی اولاد کو سرکار دہلی اور لکھنؤ اور گورنمنٹ انگریزی سے
عہدہ ہاے جلیلہ اور مراتب عالیہ عطا ہوئے کہ ہندوستان مین دوسری نسل کو ایسی ترقی
روز افزون نہین ہوئی اور علم و فضل اور طبیعت داری مین اس نسل کے آدمیونکا خاص حصہ
ہے- یہہ خاندان سادات علوی[۱] سے ہے چونکہ سلسلہ بیعت اور طریقت اس خاندان مین سابق
سے چلا آتا ہے اسلئے خطاب شیخ ہر بزرگ خاندان کے ساتھہ استعمال ہونے لگا اور بالآخر قوم

[۱] دیکھو تاریخ سیر المتاخرین اور منبع الانساب-

Marfat.com

شیخ زادگان معروف ہوگئی مولانا نظام الدین عبداللہ عرف بہکاری شاہ کے چہہ فرزند۔ شیخ عبداللہ۔ شیخ فتن۔ حافظ شہاب الدین۔ شیخ خواجہ۔ شیخ ثمن۔ شیخ عالم متولد ہوئے اور منجملہ فرزندان مذکور شیخ عبداللہ اور حافظ شہاب الدین کی اولاد قصبۂ کاکوری مین سکونت پذیر رہے مابقی فرزند انکی نسل مختلف مقامات ہند مین آباد ہوئی چنانچہ مولانا شیخ عالم[۲۳] جدنامدار مولف کتاب ہذا اور انکے بیٹے ملا عبدالباسط[۲۴] مقرب سلطانی ہوکر شہر دہلی مین تشریف لائے اور ان کے بیٹے مولانا خلیل احمد[۲۵] عہدۂ قضا سرکار بداؤن شاہان دہلی سے عطا ہوا اسلئے وہ ساکن شہر بداؤن ہوئے اور انکی اولاد اس نواح مین پہیلی اور مولانا خلیل احمد کے دو بیٹے ایک قاضی شہاب الدین دوسرے قاضی شمس الدین[۲۶] متولد ہوئے قاضی شہاب الدین اور اونکی اولاد شہر بداؤن مین رہی اور مولانا شمس الدین کے بیٹے مولانا محمد طالب کو سرکار کمپنی بہادر انگریزی نے عہدۂ مفتی شہر کلکتہ عنایت کیا پس انہون نے شہر کلکتہ مین سکونت اختیار کی اور ان کے دو بیٹے مفتی محمد زمان[۲۷] اور مولوی محمد امان پیدا ہوئے اور مفتی محمد زمان کے مولانا محمد مسیح[۲۸] پیدا ہوئے اور عہدۂ قاضی القضات کلکتہ پر ممتاز ہوئے اور انکے بہی دو بیٹے ایک مولوی غلام مرتضی جو ساکن شہر کلکتہ رہے اولاد انکی محلہ کولہوٹولہ مین موجود ہے دوسرے بیٹے منشی غلام مصطفے خان امتحان وکالت صدر نظامت آگرہ پاس کرکے شہر کانپور مین بغرض کار وکالت تشریف لائے اور نواب گنج متصل کانپور مین اقامت گزین ہوئے مکانات تعمیر کردہ آپ کے ابتک موجود ہین اور بعہد جناب سر چارج کیمبل رابرٹش صاحب بہادر بالقابہ نواب گورنر آگرہ بعہدہ میر منشی ایوان گورنری پر ممتاز ہوئے اور شہر آگرہ مین تشریف لیگئے اور خطاب خانصاحب گورنمنٹ عالیہ سے عطا ہوا اور بعہد جناب سر چارج طامس صاحب بہادر گورنر آگرہ بعمر ۴۵ سال رہگرائے عالم بقا ہوئے اور اندرون احاطۂ درگاہ حضرت مولانا شاہ ابوالعلا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدفون ہوئے مزار شریف آپ کا جو سنگ سرخ سے تعمیر ہوا تہا اب تک موجود ہے۔ قطعہ سال تاریخ وفات مصنفۂ مؤلف کتاب ہذا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| عین سجدۂ نماز فجر مین وفات پائی | ابن ملجم کہ بزد تیغ ستم<br>بہ نمازی کہ ستم کرد قضا | بود در سجدہ علی ذیشان<br>جدّ ام بود میان رمضان | ۱۲۵۵ھ<br>۱۵ رمضان |

Marfat.com

منشی غلام مصطفےٰ خان علوم عربیہ کے عالم اور زبان فارسی کے پورے محقق اور شاعر تھے آپ کی تصنیفات مین نثر پر آشوب شہر رنگون اور نظم مین مثنوی دل آویز غیر مطبوع موجود ہین مرحوم مغفور کے ایک فرزند منشی احمد اللہ خان تخلص مایوس ۳۰ ۱۲۴۸ھ مین بمقام کانپور متولد ہوئے وقت وفات اپنے پدر عالیقدر کے نہایت کم سن تھے بسرپرستی عالیجناب نواب گورنر بہادر آگرہ کالج آگرہ مین زبان انگریزی اور فارسی کی تعلیم پائی اور بعمر اٹھارہ سال نایب سررشتہ دار فوجداری ضلع بجنور مین ممتاز ہوئے اور اسی سال مین آپ کی شادی کتخدائی دختر شیخ یوسف علیخان رئیس شہر نجیب آباد کے ساتھہ ہوئی چنانچہ ۱۸۵۱ء مین ایک فرزند عبداللہ ۳۱ مؤلف کتاب ہذا متولد ہوا اور اسی سال مین آپ بعہدۂ تحصیلداری ضلع دہرہ دون مین ممتاز ہوئے اور اس درمیان مین آپ کی والدہ ماجدہ اور مؤلف کتاب ہذا کی جدّہ نے بقضائے الٰہی شہر نجیب آباد مین دنیا سے رحلت فرمائی ۔ قطعہ سال تاریخ وفات مصنفۂ مؤلف کتاب ہذا

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۴ ربیع الاول ۱۲۷۲ھ | فیض بی بی چو رفت از دنیا<br>بود بست و ششم ربیع اول<br>گفت قیس نبیرہ اش تاریخ | | سیّدہ ذات پاک جدّہ آہ<br>صدمۂ ہولناک جدّہ آہ<br>شد نسب زیر خاک جدّہ آہ<br>۱۲۷۲ ھ |

آپ برائے تعزیت اپنی مادر گرامی کے وارد شہر نجیب آباد ہوئے اور عالی جناب نواب محمود خان صاحب والی نجیب آباد سے مشرف بہ ملاقات ہوئے اور جناب نواب ممدوح کے اصرار پر آپ نے عہدۂ تحصیلداری سے استعفاء دیدیا تب جناب نواب ممدوح نے عہدۂ دیوان ریاست پر آپ کو سرفراز فرمایا چونکہ آپ کے عزیزون کا اقتدار شاہ اودہ کے یہان بڑھا ہوا تھا آپ شہر لکھنؤ مین آئے اور سرکار شاہ اودہ سے آپ کو عہدہ کمان افسری شہر لکھنؤ عطا ہوا من بعد اسکے غدر ۱۸۵۷ء واقع ہوا اور جب صوبۂ اودہ مین تسلط ہو گیا تو گورنمنٹ انگریزی نے عہدۂ نائب تحصیلداری مقام تحصیل بہار ضلع پرتابگڈہ آپکو عطا کیا چنانچہ ۱۸۵۹ء سے سکونت آپکی قصبۂ مانکپور مین ہو گئی اور جب آپ اس عہدہ سے سبکدوش ہوئے

Marfat.com

تو امتحان دیکر پیشۂ قانونی اختیار کیا چونکہ عملداری سرکار انگریزی اس صوبہ مین جدید قایم ہوئی تہی اسلئے اس پیشہ کو بڑا فروغ ہوا آپ زبان اردو کے شاعر تہے آپکی تصنیفات سے ایک دیوان غزلیات غیر مطبوع موجود ہے آپ نے بتاریخ ۱۷- شہر جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۵ھ شب یکشنبہ وقت ۱۲ بجے مطابق ۱۳- نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو بعارضہ تپ محرقہ ایک ہفتہ بیمار رہ کر مقام قصبۂ مانکپور بعمر ۶۸ سال وفات پائی اور باغ منصوبہ خود واقع موضع ایمہ راجے محمد حیات مین مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات تصنیف کردہ مؤلف کتاب ہذا-

بنگر از دیدۂ عبرت بگلستان جہان
کہ بیک لمحہ درین باغ بہاریست خزان

باغبان دوش چنین نالہ ز حسرت میکرد
گل درین باغ بسے بود بسے سرو روان

طوطئ ہند کہ خاموش شد از جور قضا
پدرم بود یکے بلبل گلزار جنان

احمد اللہ کہ معروف بہ نائب صاحب
عرفئ عصر بہ تدبیر فلاطون زمان

فارسی و عربی ہندی و انگلش آموخت
بود در علم و ہنر لایق و فائق ہمہ دان

خوش قلم خوش قلم و منشئ انشا پرداز
شاعرے بود کہ در ملک معانی خاقان

زاین سبب آمدہ مایوس تخلص بدلیل
بعدم رفت کسے رفت دلے پُر ارمان

زر نہ اندوخت کہ بسیار بکوالفت داشت
بود آن بحر کرم صاحب جود و احسان

علوئی نسل بانساب معلی مشہور
جدّ اعلیٰ کہ بہند آمدہ انداز لوران

پشتئ دین شدہ اولاد ازو پشت بہ پشت
مفتئ شرع متین مولوئی با ایمان

گر کسے حاجت تصدیق کلامم باشد
سیر کن نسخۂ تاریخ عیان چہ بیان

حیف از مرگ مفاجات مفر نیست کسے
چہ امیر چہ فقیر و چہ وزیر و سلطان

داد پیغام قضا پیک اجل وا ویلا
آفتاب ند مازیر زمین شد پنہان

شب یکشنبہ دران متصل نصف اللیل
ساعت ہجر ہمین است میان تن و جان

بود آن ہیجدہم شہر جمادی الآخر
سنہ ۱۳۱۵ھ

گریہ کردند بصد نوحہ ہمہ اولادش
آخری جامہ چو پوشید بروے خندان

در غم مرگ پدر قیس حزین مرثیہ خوان



Marfat.com

بگجاہست کہ جوئیم ترا اے یوسف
بہ کجا رفت ندیدیم مثال تو جوان

آہ گر وصل تو حاصل شود از گریۂ من
تا بہ محشر پئے دیدار تو باشم گریان

یاد کن قیس حدیث نبوی صبر بہ است
چہ کند چارۂ تدبیر چہ سازد انسان

احمد اللہ کہ ستد فدیۂ احمد اللہ
مرحبا گفت برآن از در جنت رضوان

حور و غلمان و ملک قیس چنین می گویند
روح مرحوم شدی داخل گلزار جنان

۱۸ جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ

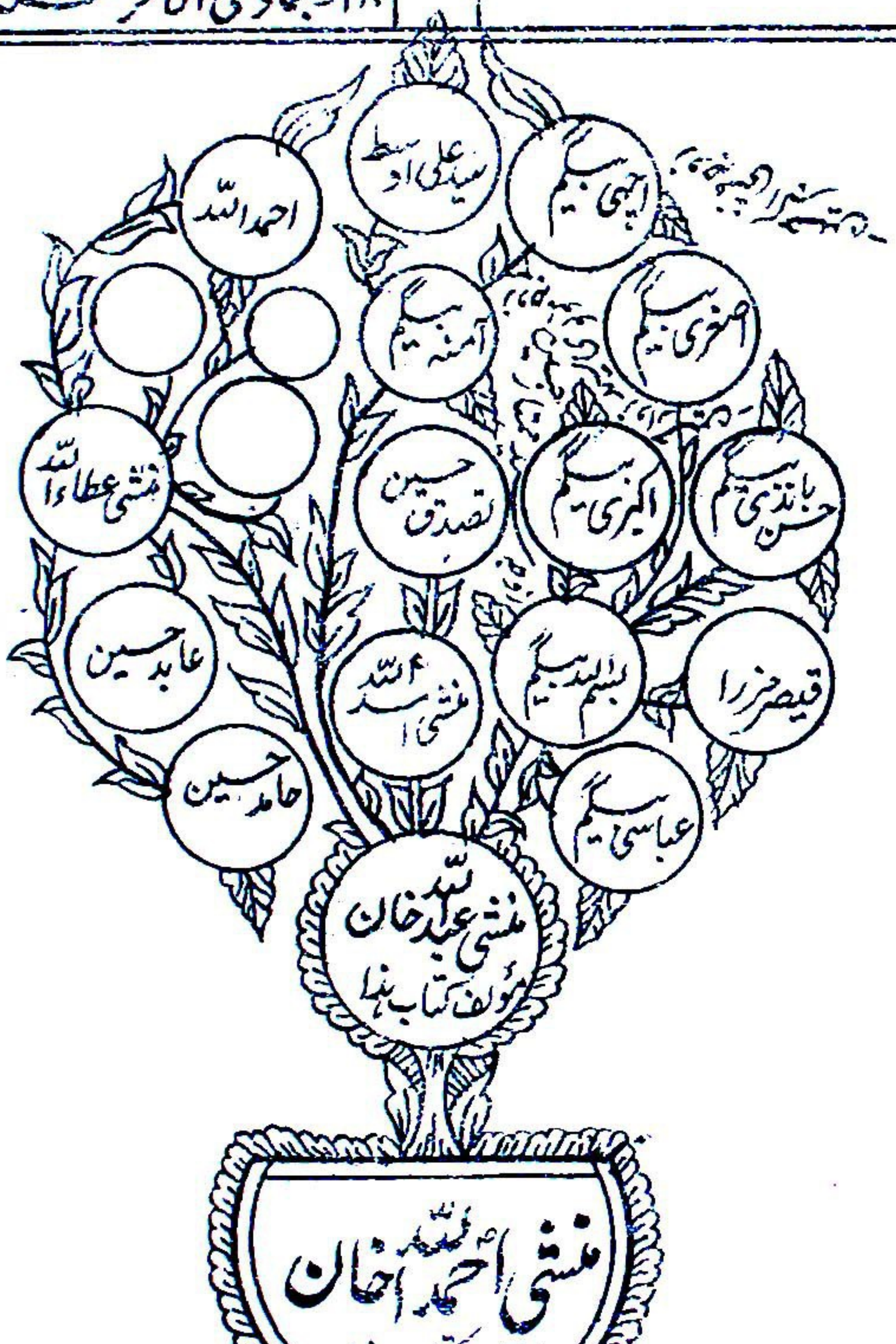




Marfat.com

# حالات خاندان نبائہا کی مؤلف کتاب ہذا

شیخ عبداللہ[4] بن قاسم[3] ابن محمد[2] بن حضرت ابوبکر صدیق[1] رضی اللہ عنہ سنہ ۹۴ھ
مین بہراہی محمد بن قاسم سپہ سالار فوج اسلام ملک عرب سے بوسیلہ حملہ مجاہدانہ وارد
ہندوستان ہوا بعد فتحیابی ملک گجرات جب لشکر اسلام شہر قنوج مین داخل ہوا تو شیخ عبداللہ
بہی شہر قنوج مین پہونچے اور جب لشکر اسلام قنوج سے واپس ہوا تو شیخ عبداللہ اور چند دیگر
اہل عرب نے نواح قنوج مثل بداؤن وغیرہ کے بود و باش اختیار کی یہہ اول مسلمان نسل
صدیق اکبر سے ہین جنہون نے سکونت ہندوستان اختیار کی ہے اور انکے کئی فرزند متولد
ہوئے منجملہ پسران شیخ عبدالروف نے بداؤن سے ہجرت کرکے قصبہ آنولہ مین بود و باش
پسند کی اور انکی اولاد کو ترقی ہوئی بوجہ مرور ایام بہت لوگ اس نسل سے مختلف مقامات
ہندمین منتشر ہوکر آباد ہوئے چنانچہ شیخ عبدالواحد[11] بن عبداللہ[2] ابن اسحاق[3] بن
برہان[4] الدین ابن شیخ محمد[5] بن سراج الدین[6] ابن صلاح الدین بن عبدالقادر ابن
محمد حیات[9] بن ابراہیم[10] ابن شیخ مالک[11] بن قاضی ابوبکر[12] ابن محمد طیب[13] بن یحیی[14] ابن ابوسعید[15]
بن اسمٰعیل[16] ابن نعمان[17] بن شیخ داؤد[18] ابن شیخ اسلم[19] بن محمد ہاشم[20] ابن نورالدین شیخ
صالح[21] ابن عبدالواسع[22] بن عبداللہ[23] ابن عبدالرحمن[24] بن عبدالروف[25] شہر دہلی مین تشریف
رکہتے تہے اور ہمراہ نواب نجیب الدولہ وارد شہر نجیب آباد ہوئے گو کہ اس شہر کو نواب
ممدوح نے آباد کیا تہا لیکن اس شہر کے قریب گوشۂ شمال و مغرب مین ایک قلعہ سنگین کی
بنیاد ڈالی جسکا نام قلعہ پتھر گڑہ معروف ہوا اس قلعہ کی تعمیر کا انتظام شیخ عبدالواحد
کے سپرد تہا ہنوز یہہ تعمیر اختتام کو نہین پہونچی تہی کہ نواب ممدوح نے بقضا [illegible] ہی
وفات پائی نواب کے بیٹے نواب ضابطہ خان نے اپنے نام سے ایک آبادی موسوم ضابطہ گنج
آباد کی اور قلعہ کی تعمیر کی جانب کچہہ توجہ نہین کی اس لئے شیخ عبدالواحد شہر نجیب آباد
مین ساکن گزین ہوگئے ان کے بیٹے شیخ غلام پیر متولد ہوئے اور انکے دو بیٹے بڑے
یوسف علی اور چہوٹے فضل علی پیدا ہوئے شیخ یوسف علی قوی ہیکل جوان تہے جو اپنے

Marfat.com

وقت کے رستم تھے سرکار راجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کی فوج مین ملازمت اختیار کی اور عہدہ
جنرل فوج پر ممتاز ہوئے اور راجہ نے خطاب خان بہادر سے یاد فرمایا کابل کے محاربات مین
انہون نے بڑی جانبازی سے شاہ شجاع الملک والئی کابل کو شکست دیکر گرفتار کیا اور
جب محبوس نے شیخ سے یہہ کہا کہ تو مسلمان ہے اور مجھے قید کرکے حاکم غیر مسلم کے پاس
لیئے جاتا ہے بروز قیامت کیا جواب دیگا یہہ سنکر فوراً رہا کردیا بوجہ رہائی شجاع الملک راجہ
رنجیت سنگھ بہادر کو ملال خاطر ہوا اسپر شیخ نے ترک ملازمت کرکے اپنے وطن کیطرف مراجعت
کی یہان عملداری سرکار انگریزی ہوچکی تھی بوجہ رئیس ہونے اس دیار کے حکام انگریزی
نے آپ کو عہدۂ تحصیلداری عطا کیا آپ لکھے پڑھے نہین تھے احکام پر دستخط آپ کے
بعلامت نشان ہلال ہوتی تھی اور آپ کی یادگار مین مکانات پختہ و دیوانخانہ محلہ شاملی
شہر نجیب آباد مین ابتک موجود ہین اور قبر آپ کی بیرون شہر جانب دکھن بالکے سڑک
بجنور ایک مسجد کے گوشۂ جنوبی مین واقع ہے عمارات اور دیہات زمینداری اولاد
عقاب نے ضائع اور تلف کردیئے قطعہ سال تاریخ وفات شیخ یوسف علی خان
تصنیف کردہ مؤلف کتاب ہذا۔

والئی لاہور کہ رنجیت سنگھ — راجہ کہ شہزادۂ عالی جناب
شیخ کہ در لشکر لاہور بود — یوسف علی خان بہادر خطاب
رستم پنجاب لقب پہلوان — پنجہ کہ پیچید در آن پیچ و تاب
یافت دران عہدۂ سالار فوج — بود شجاع و بجہان انتخاب
تاخت برآورد و بکابل رسید — راجہ و سالار شدہ فتحیاب
شاہ مسلمان بشکایت گرفت — شیخ رہا کرد ز راہ ثواب
دید چو این واقعہ رنجیت سنگھ — آمدہ در جوش بصد پیچ و تاب
گفت کہ اے شیخ ستم کردئی — دشمن ما دوستئ شیخ و شاب
ترک ادب کرد و برنجید شیخ — چون بشنید این سخن لاجواب

Marfat.com

جدّ وابش حامیٔ اسلام بود — سوخت دل شیخ برنگ کباب
هیچ نه گفته مگر از جوش غم — در وطن خویش درآمد شتاب
شیخ ولی بود رئیس دیار — نام درخشنده که چون آفتاب
شد چو در آن سلطنت انگریز — شیخ بحکّام شده فیضیاب
داد باو عهدهٔ تحصیلدار — بود یکے حاکم اُمّی جناب
قیس که جاوید نماند کسے — زیست بدنیاست چو نقش بر آب
شد چو روان حکم قضا و قدر — افسرِ نے ماند نه جائے خطاب
واقع جانسوز رقم میکنم — نالهٔ گستم آه بحالِ خراب
یوسف علی چون پدر مادرام — در جمین دهر بشکل گلاب
از اجل افسوس که پژمرده شد — آن گل گلزار بعهد شباب
شانزده ذیقعده به یوم الخمیس — رفت زجان آه که جنت مآب

۱۶- ذیقعده سنه ۱۲۶۳ھ روز پنجشنبه

آپکے فرزند اور زوجہ بوجہ ضایع ہوجانے ملکیت زمینداری کے مؤلف کتاب ہذا کے پاس نجیب آباد سے ہجرت کرکے قصبۂ مانک پور میں سکونت پذیر ہوئے اور یہیں وفات پائی۔ قطعہ سال تاریخ وفات نعمت بی بی جدّہ فاسدہ مؤلف کتاب ہذا۔

از وفات تو دگرگونہ شد احوال حقیر — پرورش یافتہ ام نام تو نعمت بی بی
چارشنبہ کہ بہ سہ روز گذشت از ذیقعدہ — یعنی این کرد سفر جانب جنت بی بی

۳۰- ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۸ھ روز چہارشنبہ

شیخ فضل علی برادر خورد شیخ یوسف علی خان کو نواب محمود خان والی نجیب آباد نے عہدہ کمیدان فوج عنایت کیا چونکہ یہہ خاندان صاحب سیف تھا اس لیئے رؤسا دیار

Marfat.com

آپکا پاس ولحاظ کرتے تھے شیخ فضل علی ضعیف ہوگئے تھے اور غدر ۱۸۵۷ء میں ریاست نواب ضبط ہوگئی شیخ فضل علی نے محلہ رمپورہ شہر نجیب آباد میں سکونت اختیار کی اور دنیا سے رحلت فرمائی اولاد کی اب حالت شریفانہ ہے اور شہر نجیب آباد میں آباد ہے۔




Marfat.com

## حالات خاندانی نانہال زوجۂ مؤلف کتاب ہذا

مسماۃ سیدہ نجم النساء بیگم زوار کربلائے معلی زوجۂ مؤلف کتاب ہذا بنت راجے سید عاشور علیخان رئیس قصبۂ مانکپور کا شجرہ وحالات خاندان جدّی حالات سادات گردیزی مین سحریر ہوچکے ہین اب سیدہ موصوفہ کا نسب نامہ مادری لکھا جاتا ہے یعنی سیدہ نجم النساء[1] بیگم بنت سیدہ جعفری[2] بیگم بنت مولانا سید فدا علی[3] اخباری لکھنوی بن مولوی احمد علی[4] ابن مولوی حسن علی[5] بن مولوی سید جعفر[6] ابن مولوی سید محمد[7] بن مولوی سید خلیل[8] ابن سید شمس الدین[9] بن سید محمد ہاشم[10] ابن سید جواد[11] بن سید علی اکبر[12] ابن سید بدر الدین[13] بن قاضی علی حسن[14] ابن مفتی نواب علی[15] بن مفتی محمد لقی[16] ابن مفتی محمد نقی[17] بن مولانا حسن[18] طاہر ابن سید محمد جعفر[19] بن سید اسمٰعیل[20] ابن مولانا حسن[21] بن علامہ عصر مولانا ابو الحسن[22] عرف سید رضی ابن حسین[23] بن موسی[24] ابن محمد[25] بن سیدنا حضرت امام موسی الکاظم[26] علیہ السلام یہ خاندان موسوی مفتی زادگان شہر دہلی سے ہے مولوی سید احمد علی میر منشی عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے تھے اولاد اکبر آنکی مولانا سید فدا علی اخباری بعہد نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ شہر دہلی سے حسب طلب بادشاہ لکھنؤ مین تشریف لائے اور بادشاہ نے نہایت تعظیم کے ساتھہ آپ کو رکھا اور آپکا عقد نکاح مسماۃ شکرہ بیگم بنت سید علی ابن میر مہتاب شاہ کشمیری جو شش صغیر شاہ اودھ کے ساتھہ ہوا مولانا فدا علیصاحب اخباریون کے مجتہد اور علم جفر کے کامل اوستاد تھے مولوی گلشن علی بنارسی اور میر محمد شاہ محدث لکھنوی کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل تھا آپ کی شہرت خداداد سنکر آپ کے والد بزرگوار مولوی احمد علی شہر کلکتہ سے لکھنؤ کو آرہے تھے اثنار راہ مین بیمار ہوئے اور بمقام قصبۂ زمانیہ ضلع غازیپور بقضائے الہی رہگرائے عالم بقا ہوئے اور وہین مدفون ہوئے۔

شجرۂ نسب مولانا فدا علی صفحہ ۲۸۸ مین ہے۔

Marfat.com






قطعہ سال تاریخ ختم کتاب تصنیف کردہ عالیجناب مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب سجادہ نشین خانقاہ قصبہ سلون

| | | |
|---|---|---|
| تصنیف لطیف بے تعصب | گردید کہ از وجود معدوم | ۱۲۷۳ھ |
| بہر سن اختتام خامہ | تاریخ صحیح کرد مرقوم | |

قطعہ سال تاریخ طبع کتاب ہذا مصنفہ مؤلف کتاب ہذا

| | | |
|---|---|---|
| للہ الحمد کہ حالات کہن تازہ ہوئے | سب قلمبند ہوئے جو پور کے مذکور | ۱۲۷۶ھ |
| چشم انصاف سے گر اہل نظر دیکھیں گے | داد تالیف کی تب دینگے مؤلف کو ضرور | |
| قیس لو قوم سے کہدو یہ نوید مطبوع | طبع ہان اب ہوئی تاریخ کڑہ مانکپور | |

کاتب الحروف حقیر محمد فضیہ اللہ خوشنویس نقشہ نویس منیجر قیصر ہند پریس شاہ گنج شہر الہ آباد

Marfat.com